THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226494

UNIVERSAL
LIBRARY

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

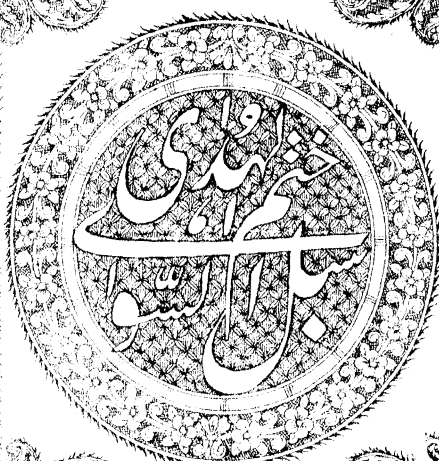

در مطبع دولتی فرنسی بنکلو مطبوع گردید

ختم الہدیٰ کی فہرست

	صفحہ
مولف کا اپنا مولف ختم الہدیٰ کا اسما اور تالیف	
جبلی عدد سے اس رسالہ متبرکہ کی تالیف ہوئی	
انکا نام اور مقدمۃ الکتاب	۱
ابو رجا لکھنے کی جا پر مسود اور ابتدا سواد پر	
ابو رجا کی رجا اور اس خادم الفقرا کے جواب کی	
ابتدا پر ہدایت لکھنے کے اسباب اور مسود کے	
کذب صریح کا ثبوت اسکے معترفے سے	۲
علمائے منکرین کے ایسے عباس کا ابتدا ان	
ہمارے معتقدا پر انکو تبرے سخت کا لیا دینے	۳
مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ کی بھی کے قوانگا	۴
مسود کے پہلے باب اور عقیدہ اول کا رد کہ	
جس سے مسود کی بے علمی ثابت ہی اور مسود کا	
اپنے معتقدا یون کو جاہل بنانا	۵
عقیدہ دوم و سوم جدا کرنا بھی دلیل نا دانی	
مسود ہی اور ثبوت ہمارے امام کی مہدویت کا	
منکرین کے قرار داد کے موافق	۵
مہدی کے منکر کا کفر مسود کے قول سے اور	
کفار کی زیادتی موحدوں کی کمی آخر زمانے	
مین قرآن و حدیث سے	۶
نکتہ منکر مہدی کا کفر عدیم الایمان ہی نہ	
عدیم الاسلام اور سواد اعظم اہل حق کی بحقیق	۶
عقیدہ چہارم و پنجم و ششم کا جواب	
باب پنجم و ششم و ہشتم کے رد مین آئیگا	۶
عقیدہ ہفتم کا افترا مسود بر ہی چوری سے کیا	۶
عقیدہ ہشتم کا افترا مسود کے قول سے ثابت ہی	۶
تقریر عقیدہ ہم بھی دلیل نا دانستگی مسود	
ہی اور یہہ اعتراض مسود کا رسول اللہ	
اور آپکے اصحاب پر ہی کہ عیسوی بھی	
ایسا ہی کہتے ہین	۷
مسود ہمارے لیئے نا دانی مطلق حرام لکھا سو کیا	

ہدیہ مہدویہ کی فہرست

	صفحہ
باب اول عقیدہ اول	۵
عقیدہ دوم و سوم	۵
عقیدہ چہارم و عقیدہ	
پنجم و عقیدہ ششم	۶
عقیدہ ہفتم	۷
عقیدہ ہشتم	۷
عقیدہ نہم	۷

ختم الہدیٰ کی فہرست

	صفحہ
جھوٹ کا ثبوت	۸
عقیدہ دہم کا جواب اور معنی اسلام کا اور	
فرق انبیا اور مومنین کے اسلام کا	۹
مسود کا اعتقاد یہ ہی کہ ہمارے رسول	
بھی سب نبیون کی طرح ہین اور اسلام معنی	
صوفیہ کے نزدیک	۹
خاتم الانبیا کے نور سے ساری جہان کی	
پیدائش کا ثبوت تفسیر حسینی وغیرہ سے اور	
قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا الایہ مین مسود	
کی تحریف	۱۰
عقیدہ یازدہم کا جواب اور جنا ب خاتم الانبیا	۱۰
کے نزدیک سب انبیا کی پیدائش جانبہ	
اور واخلاد کہنے کی صحت حدیث صحیح سے	۱۱
عقیدہ دوازدہم کا ثبوت اور مسود کی	
بیخبری عقیدہ امر عمل کے معنے سے اور	
رسول کا اپنے امتیون کو بھی شرک	
وغیرہ کی نسبت فرمانا اور منکرین کا ایسا ہی	
اعتراض کرنا	۱۲
اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا مین کسی انکھ سے	
دیکھنے کے دلایل اسطور کہ منکر کا سکتہ رہ جائے	۱۳
موسیٰ کو دیدار ہوا مسود دلایل	۱۴
دار دنیا مین دیدار ہونیکے اختلاف کا جواب	۱۵
عقیدہ سیزدہم کی تحقیق	۱۶
آیات و حدیث نبی سے بھی مسلمانون کو	
شرک و نفاق کے حکم وارد ہین	۱۷
عقیدہ چہاردہم کا جواب در مال دنیا کی برائی	۱۷
مسود کا جھوٹ مسود کی کتاب سے	۱۸
مسود قولہ تعالیٰ خذ منہم الآیہ کے معنے مین	
تحریف کیا	۱۹
عقیدہ پانزدہم کا اثبات اور تارک پنجگانہ کا حکم	۱۹

ہدیہ مہدویہ کی فہرست

	صفحہ
عقیدہ دہم	۹
عقیدہ یازدہم	۱۰
عقیدہ دوازدہم	۱۱
عقیدہ سیزدہم	۱۳
عقیدہ چہاردہم	۱۳
عقیدہ پانزدہم	۱۶

حس ہجرت کا ثبوت وجوب قرآن سے ہی سود اسکو				عقیدہ مجدہم کا جواب	۳۰	عقیدہ مجدہم ۳۰
ریاست مقرر کیا اور ہمارے مہدویوں کا حال	۲۰			مسود ہمارے پر افترا کیا کہ عالم مین چند جبر خلق		
ہمارے بیان کا دستور العمل	۲۱			خدا کے نہین جانتے ہین	۳۱	
عقیدہ شانزدہم کا جواب	۲۱	عقیدہ شانزدہم	۱۷	مسود کے تتمہ الباب عقیدہ اتسویہ کا رد وجواب		تتمۃ الباب عقیدہ
اب الصاف پسند و منکوخوہ تامل لازم ہی ہمارا عقیدہ				یعنے ہم پر جھوٹا افترا باندہا کہ رسول کو ہمارے		تسویہ ۳۲
جناب مہدی موعود مین کیا ہی اور معنی نسخ کا	۲۲			امام کے ادنی مریدون برابر جانتے ہین اور حدیث		
مہدی موعود بی متبع ہونیکی احادیث واقوال اور				صحیح سے منکر ہوا	۳۲	
سوال مسود سے اور مسود کے بیان کا ثبوت ہمارے امام پر				رسول ایک قوم میری منزلت مین ہین اور میرے		
نزول السکام کے دعوی کا	۲۳			بھائی فرماے سوا سکا معنی	۳۳	
ثبوت اس امر کا کہ ہمارے امام کا دعوی تعلیم من عند اللہ کا تھا	۲۳			رسول کے امتی قدم دقلب پر بنیاکے ہو کر معراج		
مسود کے مقولے اور دوسرے دلایل سے بعد خاتم النبی کے نبی				و مرتبہ حاصل کرنیکا ثبوت	۳۴	
متبع ہونیکا ثبوت	۲۵			مسود خلافت بنو بین و صدیق بیان کیا اور		
علما ظاہر اور علما باطن کے فرایض واجبات و سنن				آل بیت رسول اللہ شہدا بدر و اہل بیعت رضوان		
وغیرہ کا خلاف ایسا کہ ایک کا مستحب دوسرے کا فرض				کی قطعیت جنت کا منکر ہوا اور جو ہر فرقان کا		
ہی اور مسود کی وحی فرضیہ کا بیان کہ جس سے اسکی نادانی				ثبوت حدیث صحیح سے اور خدا کے کھیلنے کے		
ظاہری کہ شرح عوامل پر بہنے والا بھی سمجھے	۲۶			افترے کا اشارہ	۳۵	
معنی قبلیہ کا اور قرآن کو شامل بطون ہونیکا ثبوت				مسود ہمارے امام کے معراج پر اعتراض کیا سو		
اور قرآن کا معنی باطنی بیان کرنے بعض انجاہل سے				بعینہ علماے عمیویہ وغیرہ کی پیروی ہی	۳۶	
در کر کہ کہ اگر ہم بیان کرین تم ہمکو کافر کہنگے یا				مسود کا باب دوم عماد الدین عمیوی وغیرہ کی پیروی	۳۶	باب دوم ۳۷
گلا کاٹینگے	۲۷			مسود اور اسکے اخوان کے مقولہ سے ہمارے امام		
قرآن کو مستر بطن ہونیکا ثبوت حدیث سے اور معنی				کی مہدویت کا ثبوت اور دوسرے چند دلایل حقیقت کے	۳۷	
ظاہری بیان کرنیوالے اہل باطن کے نسبت				مسود بسبب کم فہمی کے قطعیات خلاف عقل سے منکر ہو		
کرتے بہایم کے مانند ہونے کا ثبوت اور کفار کا				اور ان لوگون کا ذکر جو سالہا بغیر کھانیکے عبادت		
طعنہ اسپر	۲۸			الٰہی کرتے حیات سے رہے اور مسود کی جھوٹ		
مسود کو لفظ مبین کا معنی معلوم نہوا	۲۹			کی دلایل اسکی کتاب سے	۳۹	
عقیدہ ہفدہم کا جواب اور لفظ غیب کا معنی		عقیدہ ہفدہم	۲۸	حدیث لاتمنوا القا العدو کے معنے مین محرف کیا	۴۲	لاتمنوا القا العدو ۵۲
مسود کے لاے ہوے آیات مین اور ہمارا عقیدہ	۲۹			اسکے تصحف عماد کے دلایل اسیکے کتاب سے	۴۲	
ہمارے رسول کو اور دوسرے انبیا اولیا کو امور آیندہ				مسود کے باب سوم کا رد اور اثبات مہدویت		
کا کشف ہونے کے دلایل	۲۹			جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جیونپوری ؒ	۴۳	باب سیوم ۷۶
عرش سے فرش تک متعین بارگاہ مسیحائی کو رائی				سبب توقف علماے سلف وغیرہ آثار و علامات		
کے دانے برابر نظر آنیکا ثبوت	۳۰			مہدی مین	۴۳	

اتفاق اہل سنت جماعت کا ہی کہ حدیث کی صحت			عبداللہ ہی فرماے ہین اثبات اس امر کا کہ ہمارے		
وسند کرنا مجتہد ون کے سوا ے دوسرے کو حرام ہی	۴۴		امام کے والد کا عرف سید خان ہی جیسا ابور جا کا		
ہمارے امائم کی مہدویت کے اتفاقی قطعی دلایل	۴۵		عرف زمان خان ہی	۵۷	
بعض امت محمدیہ یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنیکا ثبوت			مسعود ہمارے امام پر افترا کی کیا کہ آپ رسول کے والد کا		
حدیث صحیح سے	۴۵		نام عبداللہ ہونے سے انکار کرتے ہین	۵۷	
کسی امر مین ہود یکھنے والونکی گواہی منظور نہی سننے والونکی			سننے ہمارے امام کے اس فرمان کا کہ فرماے محمد		
اور مسعود کے دلایل ظنی ہونیکا ثبوت	۴۶		عبداللہ ہی اور مہدی بھی عبداللہ ہونا ضروری	۵۷	
اثبات دلیل اول اور خبر متواتر کی تعریف	۴۷	دلیل اول ۷۷	رسول آپ فرماے مجھے ابن عبداللہ لکھنا سہل ہی	۵۷	
مسعود کے مقولے سے امام کی فاطمیت متواتری	۴۷		متعدد شجرات وغیرہ سے ہمارے امام کا نسب امام		
ہمارے مخالفین مذہب شیخین وغیرہ کے شجرات سے ہمارے			موسی کاظم رضہ تک بیان عبداللہ و بیان نعمت اللہ		
امام کی یاد کا ثبوت کلمۃ حدیث اسم امیہ اسم ابی کے			ہو کر ثابت و صحیح ہی	۵۸	
بیان مین	۴۸		ثبوت اسم امام کا کہ حقیقتاً محمد ہی اور محمد مہدی		
مسعود شعب الایمان زدکھکے لفاظی اور مردم فریبی کیا	۴۹		علیہما الصلوۃ عبداللہ ہین	۵۹	
تاریخ و نسب کے کتب کا اختلاف اور انکی بے اعتباری	۵۰		تیسری دلیل کا ثبوت	۵۹	دلیل سیوم ۹۴
مسعود نسب مین عماد الدین عیسوی کی پیروی کیا	۵۱		مسعود کی غلط فہمی حدیثون کے معنی مین اور ہمارے		
سیادت اور مہدویت کا ثبوت فرمان مہدی سے			امام کی مہدویت کا ثبوت احادیث سلسلۃ الذہب سے		
ایسا ہی جیسا ثبوت رسالت و ابراہیمیت فرمان ہی سے	۵۲		اور مسعود کا امام بخاری اور مسلم وغیرہ ائمہ حدیث		
تنبیہ ثبوت دلایل کے خلاصے مین	۵۲		پر افترا کرنا	۶۰	
فایدہ سید و کی اہانت کرنیوالونکی وعید کے بیان مین	۵۳		چوتھی دلیل کا ثبوت اور روایات صاحب سراج الابصار		دلیل چہارم ۱۰۲
دوسری دلیل کا ثبوت	۵۳	دلیل دوم ۸۹	کو مسعود تسلیم کرنیکا اور مسعود حدیث کے معنے مین		
مسعود کے لکھے اور ہمارے امام سے لیکر آج تک ہمارے			تحریف کرنیکا اثبات	۶۱	
گروہ کے اتفاق سے ثابت ہی کہ امام کے والد کا نام			ہمارے امام کی مہدویت کی تصدیق کا ثبوت		
عبداللہ ہی اور عرف سید خان	۵۳		وجوب احادیث متفقہ الفریقین سے	۶۲	
مسعود مجبوت لکھا ہی کہ ہمارے امام فرماتے ہین کہ میرے			دلیل پنجم کا ثبوت اور اکثر کتب مین وزدان		دلیل پنجم ۱۰۳
باپ کا نام عبداللہ نہین ہمارے یہان کے موضعین کا			دین کا تحریف کرنا	۶۲	
اتفاق اس امر مین کہ ہمارے امام کے والد کا نام محمد			مسعود کا حدیث کے معنے مین تحریف کرنا اور		
ہی اور حدیث یملا الارض قسطا و عدلا کا بیان	۵۴		امور غیبیہ مین دو قول مخالف بیان کرکے ملزم		
مسعود مجبوت لکھا کہ صاحب شواہد الولایت ہی			ہونا اور اولیاء اللہ کو آپ جناب باری مانند		
ہمارے امام کی ان کا نام امینہ لکھے ہین	۵۷		انبیا کے تعلیم معانی کلام اللہ و علام رسل کرنا	۶۳	
مسعود کے لکھے سے ثابت ہی کہ ہمارے امام جیسا رسول			امور غیبیہ مین اولیاء اللہ کی اتباع واجب ہی		
کے باپ کا نام عبداللہ ہی ویسا ہی ہمارے باپ کا نام			اگرچہ علماء ظاہر اسکے خلاف پر بھی ہون	۶۳	

ڈیڑھ ہجری مین مہدی موعود کا خروج قرآن و					
احادیث صحیحہ سے ثابت ہونا	۶۴				
مسود کا تحریف کرنا حدیث علی راس کل مائۃ					
سنۃ کے معنے مین	۶۶				
مسود حدیث منذ یوم خلقت الی یوم قیامت کے					
معنے مین تحریف لفظی اور معنوی کیا	۶۷				
حدیث امام جعفرؒ جو روایت زرین ہی کہ					
جس سے مہدی کا خروج عیسیٰ سے کئے مدت آگے					
ہونا ثابت ہی	۶۸				
مسود کا اعتقاد یہہ کہ رسول بھی امور غیبیہ					
جاننے مین عوام مہ یکے تھے کہ نہین جانتے تھے	۶۸				
ترے دجال کے نایب جھوٹے دجالون کی پہچانت					
اور امام دین کی تعریف اور حدیث مجددین کی صحت	۶۹				
دلیل ششم کا ثبوت	۶۹	دلیل ششم	۱۲۹		
مسود کے خطاؤن کا حساب اور دعوون کے					
تبع کی حقیقت	۷۰				
مسود کی غلط فہمی قیامت کی گواہی کے باب مین	۷۱				
دلیل ہفتم کا ثبوت	۷۱	دلیل ہفتم	۱۳۲		
مسود کا حدیث کے معنی مین تحریف کرکے اپنے	۰				
قول سے آپ ملزم ہونا اور حدیث قحطان کی تحقیق	۷۲				
مسود کی دنیا طلبی اور کفار قریش وغیرہ کی پیروی					
کرکے آیہ وعد اللہ الذین امنوا الآیہ کے معنے مین					
تحریف کرنا	۷۳				
جہاد اصغر جہاد اکبر کا بیان	۷۴				
دلیل ہشتم کا ثبوت فتوحات کی نگرانت اور مسود		دلیل ہشتم	۱۳۴		
کی پہلی تحریف	۷۴				
مسود کی دروغ گوئی ہمارے امام کے رسول					
اللہ سے ہمسخن ہونے مین اور اسکی تحریف دوم					
کہ سراسر کذب ہی	۷۵				
مسود کی تحریف سیوم اور امام کی داد و دہش اور تقسیم					
بالسویہ کے اتہام کا اشارہ اور دوسری اسکے تحریف کا ثبوت					

بواقعت سے	۷۶				
مہدی اور عیسیٰ کا خروج ایکوقت ہونا احادیث					
صحیحہ سے باطل ہی اور دوسرے دلایل بھی	۷۷				
مسود فتوحات کے اشعار کا معنی غلط کیا اور					
صدیق ولایت رہ پر جھوٹا بہتان لگایا اور حدیث					
مین تحریف کیا	۷۷				
مسود کے جھوٹون اور تحریفات کا اثبات مسود					
اور اسکے معتقد کے قول سے اور ہمارے امام کے					
مہدویت کا ثبوت	۷۸				
دلیل نہم کا ثبوت یعنے ہمارے امام کے حال کی					دلیل نہم ۱۴۲
مطابقت شیخ اکبرؒ کے کلام سے	۷۸				
ہمارے امام کے فرزند اور خلیفے اول پر مسود					
جھوٹا افترا کیا	۷۹				
دلیل دہم مقررہ مسود کا رد	۷۹	دلیل دہم	۱۴۴		
دلیل یازدہم کا ثبوت مسود اولوا الالباب کے		دلیل یازدہم	۱۴۷		
معنے اور آیات محکمات متشابہات کی حقیقت اور					
حرف ثم کی تحریف سے اسنکا بے خبری	۸۰				
حرف ثم کا معنی مفسرون اور نحویون کے حوالے سے	۸۱				
آیہ ثم ان علینا بیانہ سے مراد بیان خاتم الاولیا					
کہ وہی مہدی ہی ہونے کا ثبوت	۸۲				
قرآن سے بہت لوگ آخر زمانے مین منہ پھیرنا					
اور مسود کی جہالت شان مہدی سے اور اوسکے					
دلایل ہمارے ہوجانا	۸۳				
گروہ مہدی موعود کے علو مراتب کا ثبوت قرآن سے	۸۴				
مسود کی دنیا طلبی کہ علامت کفر ہی اور حجاب					
مہدی کا فقیر ہونا حدیث مرتضوی سے اور مسود					
کی جہالت لفظ غیب کے معنے سے	۸۵				
حکایت بدشکل عورت کی جو اسکے خوبصورتی کے					
سبب اپنے مرد پر ناز کرنے سے منہ پر تھوک دیا	۸۶				
حدیث صحیح سے ثابت ہی خلافت مہدی کی نہ دوسرے					
سریکی ہی نہ دوسرے کی	۸۶				

دولتمندان کفار بسبب غرور دولت دنیا کے ہمارے رسول اور دوسرے انبیا اور مومنوں کو فقیر و حقیر جانکر دولت پاکر بھی محروم رہنے کا بیان قرآن سے	۸۷			مسعود حدیث کے معنے غلط کرکے اپنے مقولے سے آپ ملزم ہوا اور امام محمد باقر کے فرمان مین تحریف کرکے مہدی کو بادشاہ ٹھہرایا	۱۱۰
ثبوت مہدویت جناب محمد جونپوری احادیث صحیحہ				مسعود کا یہودی کی پیروی کرنا اور مہدی کا ذکر کتب	
بسبب اطاعت اجابت محمدیہ جو اس جناب کی مخالفت ہی	۹۰			انبیاء سالفہ مین بھی ہونا	۱۱۰
فایدہ علماء دنیا پرست و دنیا کی برائی کے بیانمین	۹۱			ثبوت اس امر کا کہ کوئی نماز ہو منکر مہدی کے پیچھے	
دنیا کی برائی کا بیان	۹۲			درست نہین	۱۱۲
فایدہ فقیرونکی بزرگی و مرتبت مین	۹۶			مسعود کو اتنک حاجت کے معنے سے خبر نہین	۱۱۳
دلیل دوازدہم کا ثبوت	۹۶	دلیل دوازدہم	۱۵۳	ہمارے امام سب امور دینی مین نبی کے برابر تھے	۱۱۴
جناب ولایت مآب علی رض کے فرمان کا مسعود منکر ہی اور مہدی کے اصحاب رسول کے اصحاب کے برابر ہونا	۹۷			مسعود آپ چوری کرکے مصنف سراج الابصار پر چوری کی تہمت لگایا اور ہمیشہ مومنوں سے انکار زیادہ رہنا	
ہمارے امام کے اصحاب کے موافقت کلام جناب مرتضوی سے				قرآن سے ثابت ہی	۱۱۴
مقولے سے مسعود اور اسکے مقتدا کے	۹۹			مذہب مہدویہ کی شہرت عرب و عجم وغیرہ ملکون مین ہونکر ظلم و عدل سے زمین بھرنیکا ثبوت اور بعض امت محمدیہ کا مہدی سے مخالفت کرنا احادیث سے ثابت ہی	۱۱۵
جناب مرتضوی کا نوسو پر خروج بیان کرنے پر مسعود تحریف کرکے نو برس کی سلطنت مقرر کیا اور				مغالطہ اس حدیث کا یہ ہی کہ آدمی کا دل قناعت سے غنی ہوتا ہی چنانچہ سعدی فرماے تونگری بدست نہ دل اور ثبوت اس کا کہ مہدی بعض امت محمدیہ کے	
نوسو پر خروج کے دوسری دلایل حدیث وغیرہ سے	۱۰۰				
جناب مرتضوی کے کلام سے ثابت ہوچکا کہ مہدی کے اصحاب فقیر ہینگے	۱۰۱			دلونکو غنی کرینگے نہ کل امت کے اور غنی ہمارے امام کے اصحاب کا مسعود اور اسکے مقتدا کے قول سے اور ہمارے	
دلیل سیزدہم کا ثبوت بارہا مذکور ہوا کہ جس دلیل مین شبہہ ہر ہر تینے کے مومنین کے نزدیک قابل سند لال نہین اور اعتراض مسعود کا بیان چند وجہ نامعقول ہی کہ اسیکو تحریف کہتے ہین	۱۰۱	دلیل سیزدہم	۱۵۵	امام کا تقسیم بالسویہ کرنا	۱۱۶
				ثبوت اس امر کا کہ شان مہدی موعود سے سوا زہل حال ہی	۱۱۷
دلیل چہاردہم کا ثبوت مسعود کا حدیث کے معنے مین تحریف کرنا	۱۰۲	دلیل چہاردہم	۱۵۶	سنت و بدعت کا فرق اور اقسام بدعت	۱۱۸
مسعود کے منصے سے ہمارے حقیقت اور ہمکا بطلان ظاہری	۱۰۳			دلیل شانزدہم کا ثبوت	۱۱۹
ثابت ہونیکا مہدی مسعود کو تیز جہات بھی نہی اور مہدی سلطنت کا نہ سمجھنا	۱۰۵			مہدی کا بعث ہند مین ہونیکا سبب اور مسعود کی نادانی	
دلیل ہفدہم کا ثبوت اور اتباع کے سزاوار علماء مہدویہ ہونیکا بھی	۱۰۶	دلیل ہفدہم	۱۶۰	فہم کلام مین	۱۲۰
مسعود حدیث جبرئیل کی تعریف مین علماء اہل کتاب کی پیروی کیا	۱۰۷			مسعود مطلع الولایت کی عبارت مین تحریف کرکے مانند منکرین رسول کے ہمارے امام پر اعتراض کیا یعنے خلیفۃ اللہ کی گواہی لوگون سے طلب کیا	۱۲۱
امت محمدیہ کے فرقونکے تعیین مین مسعود کا فہم جھوٹا تھہرا کیا	۱۰۸			انبیا وغیرہ کے دعون کی گواہی کی حقیقت اور آیات	
مسعود کا ابتک زکوۃ کے مصرف سے خبر نہین	۱۰۹			رویت کا بیان	۱۲۳

مسرکے الحمد نے دنیا میں خدا کو دیکھنا فرض سو کیا فرض ہے	۱۲۴				
جس آیت سے اہل سنت ثبوت رویت کرتے ہیں مسود اسکے					
منے میں معتزلہ کی پیروی کیا	۱۲۸				
دلیل مفہوم کا ثبوت اور مسود مراج الابصار کی عبارت		دلیل مفہوم	۱۷۷		
میں تحریف کرنیکا سبب	۱۲۸				
مسود کے تحریفا مقصودہ کا بیان کہ اصل اسکے ہمارے امام کی					
مہدویت ثابت ہی	۱۲۹				
اب ہمارے امام کے منکرین سے سوال ہی کہ خاتم الرسل کی					
تصدیق کی کیا دلیل رکھتے ہو اور فرق مدعی کاذب اور					
صادق کا ثبوت و مہدویہ کے لئے	۱۳۳				
مسود ہمارے امام پر تغیری کیا اپنی مخالف جو شش ہو غلط ہی ہے	۱۳۵				
مہدی کا مخالف کوئی امتی ہو مخطی ہونیکے دلایل	۱۳۶				
مسود کے ایسے جہالتہ نکالنا بیان کہ ہمارے امام فرماتے ہیں جو	۱۳۷				
مسود کا کذب اور اسکے احتمال و اشکال کا حل شافی	۱۳۹				
مسود کی بدخلقی اول تحریف کلام امام مبین ہے جو موافقت قرآن و حدیث	۱۴۱	بدخلقی اول	۱۸۷		
مسود کی بدخلقی دوم تحریف و افتری	۱۴۳	بدخلقی دویم	۱۸۸		
مسود کی بدخلقی سویم مکاشفے کو مشاہدہ بنانا	۱۴۳	بدخلقی سیوم	۱۸۹		
مسود کی بدخلقی چہارم منکرین سوال اللہ سے موافقت کرنا	۱۴۴	بدخلقی چہارم	۱۹۰		
مسود کی بدخلقی پنجم بے خوفی مالک السماوات سے اور بے شرمی علانیہ سے	۱۴۵	بدخلقی پنجم	۱۹۱		
مسود کی بدخلقی ششم جسور اور ابلہ فریبی اور تحریف اور بے ایمانی کا	۱۴۶	بدخلقی ششم	۱۹۲		
مہدیٔ فرمائے پیش خبری کا ثبوت	۱۴۹				
قل ہو اللہ کی سند میں بلدہ لولد فرمانیکا خلاصہ	۱۵۷				
فرقہ باطنیہ کی تعریف اور مسود کا اعتقاد رکھنے کا ثبوت	۱۵۹				
مسود کی بدخلقی ہفتم حدیث اور مرتبہ ولایت سے منکر ہونا	۱۶۰	بدخلقی ہفتم	۱۹۶		
الہام و کی خلاف پر قیاس مجتہد ہو تو قیاس باطل ہو سکتا ہے	۱۶۱				
مسود کی بدخلقی ہشتم اور اراث رسول اور صحابہ رسول کو پاد ہونیکے		بدخلقی ہشتم	۱۹۹		
برابر کرنا	۱۶۵				
اسکے کہنے کے لئے جناب صدیق ولایت اجازت دینے کا خلاصہ	۱۶۶				
قرآن کی تحریف اور رسول اللہ کا ترک اسباب کرنا	۱۶۷				
مسود کی [illegible] رسول اللہ ترک کرنیکا منکر ہونے پر اسکا منکر ہونا	۱۶۹	بدخلقی نہم	۲۰۰		
بعض [illegible] رسول اللہ کے کہنے کا سبب اور قرآن کے [illegible]	۱۷۰				

حدیث جعل سنتی تحت رحمی کا معنی اور مسود کی تحریف	۱۷۱				
منع کرنیکے احادیث اور مسود کی تحریف صدیثوں کے معنے	۱۷۲				
مسود کی بدخلقی دوم اہل بیت کے معتقد انکو اسکا خارجی بنانا	۱۷۳	بدخلقی دہم	۲۰۲		
اثبات کفر مرید و مشغول دنیا و مافیہا	۱۷۴				
دنیا کے درجے اور بقدر ضرورت داخل دنیا نہونیکا جو قرآن و حدیث سے	۱۷۵				
مسود کی بدخلقی یازدہم عزلت کو ترک دعوت قرار کرنا اور ملزم ہونا	۱۷۶	بدخلقی یازدہم	۲۰۳		
فضیلت عزلت اور صحابہ وغیرہ کے سماجو عزلت کی فضیلت پر اجماع کا	۱۷۷				
طالبوں کی برائی منع قبول دعوت فاسق کے دلایل اور مسود کی تحریف					
حدیث میں	۱۷۸				
مسود کی بدخلقی دوازدہم اور اسکا جھوٹا فقری کرنا امام پر	۱۷۸	بدخلقی دوازدہم	۲۰۴		
علوم فریضہ حسب حال ہر ایک شخص کے متفاوت ہی	۱۸۲				
حدیث طلب العلم فریضہ کا معنی	۱۸۳				
ہمارے امام کا بیان میں مراد اللہ و مراد رسول اللہ ہونیکے پر دلایل کا	۱۸۴				
مسود کی دعا اور ذکر الٰہی کے شرف و فضل سے جہالت	۱۸۵				
ذکر الٰہی کی فرضیت کا ثبوت قرآن سے و قرات قرآن مستحب	۱۸۶				
حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء کا معنی کہ مراد بیان علماء باللہ ہیں	۱۸۷				
فایدہ علم و علماء ظاہر کے فرق کے بیان میں و در حدیث من عمل بما علم کے معنے	۱۹۰				
مسود کی اس بدخلقی کا خلاصہ	۱۹۲				
علم باطن بن پیر کے حاصل ہو ممکن نہیں کہ جسکے لئے قرآن فیض ہو	۱۹۳				
مسود کی بدخلقی سیزدہم منکر رسول اللہ کے موافق حدیث ثقلین ہونیکا	۱۹۴	بدخلقی سیزدہم	۲۰۸		
مسود کی دغابازی کا ثبوت	۱۹۵				
اللہ تعالیٰ کے خلیفہ انکو جاہل اور وقت پر دعوی کرنا ایسا فرض					
ہی جیسا ہمکو حج و نماز ہی	۱۹۶				
مسود کی بدخلقی چہاردہم حدیث ثقلین میں تحریف اور رکھود داخل		بدخلقی چہاردہم	۲۱۰		
توبہ نہ جاننا اور عدد وحی سے غفلت	۱۹۶				
عدل فی القسمت کا وجوب و قبول ہبہ غیر مجوز کا جواب	۱۹۷				
مسود کی بدخلقی پانزدہم آپ منکر مہدی کو کافر جاننا پھر		بدخلقی پانزدہم	۲۱۱		
اس سے انکار کرنا اور اس کفر کی حقیقت	۱۹۸				
منکر مہدی کے پیچھے کوئی نماز جایز نہونے پر ہمارے امام کا اتفاق	۱۹۹				
ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت اور مدعیانکا کاذب کا ابطال	۲۰۱				
مسود کی بدخلقی شانزدہم شرک کفر کے اقسام سے بیچیزی تارک کو		بدخلقی شانزدہم	۲۱۲		

تحریک ولغو نفاق کا اشارہ	۲۰۲		امت محمدیہ میں ہزاروں کذابی مدعی نبوت پر بشارت کا ظہور		
مسعود کا فریب اور تعصب اور آیات وحدیث میں تحریف	۲۰۳		ثبوت حدیث صحیح سے		۲۲۸
مسعود کی بدخلقی عہد ہم کہنے کی حقیقت میں بے ہودہ کلام کرنا اور		بدخلقی عہد ہم ۲۱۹	ہمارے امام کے معراج پر مسعود کا اعتراض عدم علم عیسوی کا سا جھی جواب		
وہ کتاب جن ہونیکا ثبوت	۲۰۵		رسالت کے معراج پر کہ کہتے ہیں کہ یہ شب میں ہوئی ہے ہوا		
علمائے دنیا پرست ویہ ریاکنے سے بہتر ہونیکے دلایل	۲۰۶		مسعود کے باب چہارم کی بنا کا سبب		۲۲۹
مسعود کی بدخلقی عہد ہم قرآن حدیث کے منشے سے تجاہل اور خوبیہ		بدخلقی عہد ہم ۲۲۰	مسعود کے باب چہارم کا جواب	۲۲۹	باب چہارم ۲۳۰
بایزید بسطامی کی حکایت	۲۰۷		مسعود کے اعتراض کا رد اور سبب	۲۳۰	
زبدۃ المقامات وغیرہ سے اس کا کفر جو مقربان بارگاہ کبریا کا طواف			ایسے آیات محکمات اور احادیث صحیحہ کا ذکر جو دنیا میں بزرگ کی جگہ لیا		
عین حج ہی	۲۰۸		عاقبت میں رسوا ہوا	۲۳۱	
ہمارے امام کے فرمان کا معنی اور حج کو جانا ہمارے امام اور مصدقین جناب کا	۲۱۱		مدعی مہدویت کی سچائی کی پہچانت	۲۳۴	
مسعود اور اسکے امثال کہ خدا کا دیدار ہر جنبہ ہونا ماننے میں بھی جاہل ہیں	۲۱۲		مسعود مشبہ کیلئے جھوٹے بنا اور خواہ مخواہ محبوب سبحانی ہر کی توصیف		
مسعود کی بدخلقی نوزدہم فرمانجناب پیغمبر کیساتھ شاہ و دلاور کی حجت جناب	۲۱۲	بدخلقی نوزدہم ۲۲۲	منافقانہ بکنیکا ثبوت اور ہمارے امام کے فرمان کا معنی	۲۳۶	
مسعود کی بدخلقی بستم تبدیل مقدرات من اللہ تعالیٰ کو حاجز بتانا		بدخلقی بستم ۲۲۲	مسعود کے باب پنجم کا رد اور صحاح مہدی کی بریری محاریب سہل اللہ	۲۳۸	باب پنجم ۲۳۸
اور اسکا جواب اور مغلوبیت و مردودیت کا لکھنا	۲۱۴		مہدی اور اسکا اعتقاد جناب صحابہ میں اور مسعود کے عدم ثبوت کا معنی	۲۳۹	
مقدرات کی تبدیل کے دلایل سکلمین و صوفیہ کے کتب سے	۲۱۳		مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی فضیلت کا اشارہ	۲۴۱	
عماد الدین عیسوی وغیرہ کی مسعود کا پیروی کرنا اور جواب			مہدی کی افضلیت کے ثبوت میں ابی بکر صدیق پر پنجے کے قول سے	۲۴۲	
جھاڑے آدمی کی پیدائیش کا	۲۱۴		مسعود جس حدیث کو موضوع کہا اسکے صحت سے اسکی صحت اور		
مسعود کی غلطی سے فقیہ میں اور تاریخ و تفسیر میں اور امر محال	۲۱۶		مسعود عید دوزخ سے موعود ہونا	۲۴۳	
مسعود کی بدخلقی بیت دیکم ہمارے امام پر عمل خلاف سنت کا الزام کرنا	۲۱۸	بدخلقی بست و یکم ۲۲۴	مسعود کے باب ششم کا جواب اور اسکی جھوٹ کا اثبات اسکے لکھنے سے	۲۴۴	باب ششم ۲۴۶
مسعود کا رسول اللہ پر افترا کرنا اور جھوٹا ہونا نماز کے بیان سے			ہمارے امام اور رسول اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی موافقت	۲۴۵	
اوشاکر دعا مانگنے میں	۲۱۹		مسعود کے افترا کا ثبوت اسکے قول سے جو نشانات ہیں	۲۴۸	
مسلم نے جو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اسکا خلاصہ صحیح کے ماتحت اسکے میں	۲۲۰		مسعود کے باب ہفتم کا جواب اسکی کلام اللہ و حدیث رسول اللہ		باب ہفتم ۲۴۹
فرض نماز کے پیچھے ہاتھ اٹھانے کے قطع نظر فقط دعا مانگنا بدعت			سے جہالت کا ثبوت	۲۴۸	
مکروہ ہونیکے دلایل	۲۲۱		یہ اور فرض نماز میں دعا نہ مانگنے کے انکار کرنیکا ہم پر نہیں بلکہ انہوں اللہ		
مسعود سب انبیا کیطرح جسمانی اور بکریان چرانا سنت لکھ کر جھوٹ نکلا	۲۲۳		اور ان سب انبیا میں جنہیں سلف ہر ہی کہ وہ سب بھی ان میں	۲۵۲	
ہجرت کی فرضیت اور مسعود کا انکار اس فرض سے	۲۲۴		مسعود کا ہمارے سوالات کا جواب جو مسعود نے دیا ہے کہ جواب سوال اول	۲۵۵	سوال اول ۲۵۴
مسعود عاصیوں کی مدد کو خدا اور رسول کی اتباع سے عار دلایا	۲۲۴		سوال دوم و سوم کے جواب اور مسعود کی ذاتی فہم کلام امام میں	۲۵۷	سوال دوم ۲۵۵ سوال سوم ۲۵۶
سراج الابصار کی عبارت پر مسعود کا اعتراض بچانکا	۲۲۵		سوال چہارم کا جواب اور مسعود کی جہالت اصطلاحات صوفیہ سے	۲۵۸	سوال چہارم ۲۵۶
مسعود کو ابھی تک مراقبہ اور مشاہدہ کا فرق معلوم نہیں اور خواب کے			سوال پنجم کا جواب کہ اشارہ بلند بالا کا اور نہ جھنڈے جانیکا	۲۵۹	سوال پنجم ۲۵۷
اقسام اور اسکی تعبیر کے	۲۲۶		مسعود کے باب ہشتم کا جواب اور ثبوت تسویہ سوال مہدی کی حدیث سے		باب ہشتم ۲۵۷
اولیاء اللہ کو بھی معراج ہونیکے دلایل	۲۲۷		کل مطلب مسعود باطل ہو	۲۶۰	

مسود کا تفسیر بالرای کرنا آیہ ماکان اللہ معذبہم الآیہ		مطلب اول	۲۵۸
مین اور احادیث صحیحہ سے ثبوت تسویہ	۲۶۲		
حدیث ابن سیرین کی صحت اور مسود کی بددیانتی و تحریف			
کنز الدلایل کی عبارت مین	۲۶۳		
مسود کے مطلب دوم کا رد اور اسکا ہندی عبارت نہ سمجھکر		مطلب دوم	۲۷۳
منکرین رسول کے مانند مسخری کرنا	۲۶۴		
مسود کو ابھی مہدویت مہدی اور ثبوت خاتم النبی سے			
جزئی نہ آنحضرت کے مراتب سے علیہا السلام	۲۶۵		
مسود کو ابھی تک ذات کے معنے سے جزئیت اور دلایل			
تسویہ سے	۲۶۶		
مسود ہمارے امام کے اصحاب کا اتفاق اتحاد حقیقتہ			
خاتمین کا ہونے پر نبوت کے کبھی ہونیکا خیال کرکے امر دینی			
مین صدرہ کی دلیل لایا سو بھی بے محل	۲۷۰		
مسود کا اعتقاد یہہ ہی جزء خروج مہدی کا انکار کفر ہی			
نہ ذات مہدی موعود کا	۲۷۲		
ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت دلیل واضحہ سلسلہ مسود سے			
اور سفیانی کی خبر کا ضعف و بطلان	۲۷۳		
شیخ اکبر اور صاحب شرح مقاصد وغیرہ کے اس کلام کا			
خلاصہ کہ ولی درجے کو نبی کے نہین پہنچتا اور مہدی کا			
اس سے مستغنی ہونا احادیث و آثار سے	۲۷۵		
ابن سیرین کی روایت کی صحت مع اسکے دوسرے سنوا کے			
اور اصحاب ائمہ سے اعتقاد تسویہ کی تحقیق ہونیکا سبب	۲۷۶		
مسود دلایل فضل رسول اللہ مین بھی اپنی کور باطنی ظاہر			
کیا سو ثبوت اور تسویہ فصوص اور اسکی متعدد شرحون			
خاتمین مین علیہما السلام	۲۷۷		
شیخ اکبر رح خاتم الولی کو خاتم النبی علیہما الصلوۃ کے ایک			
حصہ کلی کے سوا اسکا معنی کہ جس سے تسویہ خاتمین ثابت			
ہی نہ فضل و نزول	۲۸۲		
خاتم الانبیا کی خصوصیت کا ثبوت تاویلات سے			۲۸۵
جو مین فضیلت خاتم الاولیا ہی			
تنبیہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن و حدیث مین ہونیکے			
بیان مین اس مین دو حکمت ہین حکمت اول ختم خاتم			
ولایت کا ذکر قرآن و حدیث مین کنایتہ ہونیکے اسباب			۲۸۷
ایسے احادیث کہ جنمین ختم ولایت کا ذکر ہی اور بعض			
آیات بھی اسی قبیل کے			۲۸۹
حکمت دوم اس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلایل مین جو			
خاتم نبوت سے مشارکت حقیقی رکھتے ہین			۲۹۱
مسود کی وحی فرضیہ کا رد و جواب			۲۹۲
مسود کا جہوت اور افتری مقام محمود اور بی بی آمنہ			
و مریم کے نکاح کے بیان مین			۲۹۴
مسود کا اعتقاد یہہ ہی کہ ہمارے رسول بھی سب			
نبیون کے برابر ہین اور آنحضرت کو امتیاز مرتبہ مدت			
تک معلوم نہ تھا			۲۹۵
مسود کے ایسے واہیات کا بیان ہی کہ جس مین			
علماے عیسویہ کی پیروی کیا			۲۹۵
ہمارے یہان کے تیس فرضون اور نماز لیلۃ القدر کا تحقیق			۲۹۶
تیس فرضون کا اثبات قرآن و حدیث سے			۲۹۸
عشر کی فرضیت کا ثبوت قرآن سے			۳۰۰
ہمارے امام کی دعا کی مقبولیت ہماری نجات			
کے لئے مسود کے مقولے سے			۳۰۱
مسود کے خاتمے کی برائی اور معنے ختم ولایت			
کا لغت اور اصطلاح کے موافق			۳۰۲
سوال ہمارے امام کے منکرین سے			۳۰۳

تمت

تقریض ہذا چکیدۂ کلک جواہر سلک تلمیذ ادب انگیز مصنف مدظلہ اعنی برخوردار شجرۂ صحبت اصحاب علم و یقین میان شیخ شہاب الدین مہدوی سلمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اللہ اللہ کیا موجب فور سرور ہی۔ واخرین منہم لما یلحقوا بہم کا ظہور ہی۔ سبحان اللہ کارخانۂ خدائی مین بہت اچھے اچھے ازمنے گذرے پر ایسا خوش وقت مبارک زمانہ نہ آیا کہ جسمین حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب اصل محبوب بالود و حضرت میزان سید محمد مہدی موعود سافر و فرید نے بالاخانہ وجود عنصری پر سر نہ رکھا یا یہ امام ہمام مرجع مقصد و مرام ہی کہ جسکی آرزو مین برسون بزرگون کی پریہ دولت کیلئے ہاتھ نہ لگی مگر ہم بندگان ضعیف البنیان پر اس صاحب کا احسان بے پایان ہی جو ایسے مقدس قرن معلی زمن مین کہ تمام نابودی سے میدان وجود کی راہ دکھایا اور اس امام علیہ السلام کے تابع تمام بنایا کہ جسنے والہ الی ولمن اتبعنی کا مژدہ سنایا تو ایسے منعم حقیقی کے شکر و سپاس کی عہدہ برائی کس منہ سے ادا ہو کہ جسکے در دولت سے نعمت بے نہایت بے غایت بر مسلسل مترتب ہی مثلث مثلا اس گروہ قلیل مین ایسے ایسے علمائے جلیل القدر اجل الاشہر پیدا ہوئے کہ جنکے سیوف اقلام ہدایت انجام نے بڑے بڑے مجاہدین سرکش و مخالفین حاسد کو رام کیا جسکو چاہا تمام کیا کوئی وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علمائے مہدویہ کے ذات بنا نظر ایسے خفت و ذلت نہ اٹھایا فضل خدا کس دراخیر مین بھی یہ فتنہ و شر پرنے ایسا سر نہ اٹھایا کہ اپنے بڑے بڑونکے کان کترا یا کیونکہ انہون نے تو ہمارے امام علیہ السلام کی سیادت و ولایت کے قایل اور اپکی مہدویت کے رد و قدح کے مانع تھے مگر اس متعصب لاعلم نے جو اس گروہ مین آیا ایسے امور مسلمہ کو اس انداز سے اڑا کے انکے علم و فراست کی صاف دامنی پر جہل و نادانی کا دھبا لگایا اما الفجوای لا یحیق المکر السیی الا باہلہ جسکا مکر اسیکے پیش آیا کہ انہین کے ہم مذہب ہر انصاف پسند کو یہ مشورہ نہ بھایا سو ہر ایک نے بدل التمام ایسے ایسے کرتے فقرے کہہ سنایا کہ رجا کو یاس ہوئی انکے ہوا خواہونکو یاس ہوئی

ع توان بخلق فرو بردن استخوان درشت ۔ ولی شکم بدر و چون بگیرد اندر ناف ۔ چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے عجب نام کیا کہ رد بر مصنف کے ہدیہ مہدویہ کا کام تمام کیا قطع نظر اس مار و ملامت خفت و ندامت کے علمائے مہدویہ کا شور و غلبہ تو جیسا لگا ہی گفتگوی شیرانہ ہی کہ رد بعد رد و جواب بعد جواب رسالہ پس رسالہ کتاب پس کتاب ایسے عمدے عمدے طرز و آئین سے زیب و زینت طبع پائے ہین گویا کہ ان مصنفین پر تکمین نے ہدیہ مہدویہ کے حرف حرف و بیان آراستے ہین خصوصا تصنیف ہذا جو ہستاذ الاساتذۂ زمانہ فرد فرید یگانۂ واقف حقایق فروع و اصول کاشف حقایق احادیث و نقول خلاصۂ خاندان مصطفی اقتداوۂ دودمان مرتضی ازدونیا و مافیہا مجرد استادی و مولائی حضرت میان شیخ محمد صاحب اعلی اللہ درجتہ علی الحاضر و الغایب کے در یائے علوم فیض لزوم کے رشحات متبرکات سے ہی سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب ہی کہ سبل السوی ختم الہدی جسکا القاب ہی کیون ہو کہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم تحقیقی کی حقیقت کے بیان اور ثبوت ذات و خصوصیت ختمیت کے نشان سے جدا کر کے کتاب کو اسم با مسمی کر دیا حق تو یہ ہی کہ ہفت دریائے نظم کو سبو چہ مین بھر دیا

جزاک اللہ کیا کلام عمدۃ المرام ہی کہ جیسکے ہر مقام مین تناسب و تقابل مباحثہ اہل کتاب کا التزام ہی ہر سخن پر آیات قرآن ہر بات پر احادیث رسول سبحان اللہ جیسے جیسے مثل و کنایات عمدے نقل و حکایات بندش عبارت سلیس و درست مضامین و مطالب چست ایسے ہین کہ ہر ایک کے فہم مین آئین کوئی انکے سمجھنے مین دقت نہ اٹھائیں مین غرض ہر فن کے خوبیون سے بھری ہی لہذا ہر اہل انصاف کی محک امتحان پر کھری ہی واقعی اسکی خوبی مضامین و استواری دلایل دیکھنے پر منحصر ہی دو ہنین ہر منصف منزج کے پیش نظر ہی چاہیے کہ امعان نظر سے دیکھین اور خوب سوچ لوجہ کر زبان کھولین منصفانہ سخن بولین سر موطرفداری کا خیال نہ ہر ہر حمیت برادری کو انصاف کی پامال کرین نا حدیث شریف رحم اللہ من انصف کے مصداق ہنین اللہ ہمین باقی ہوس قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون -

قطعہ تاریخ ختم کتاب مستطاب از نتائج افکار کہربار مرغوب طبایع شیخ وثناب میان سید شہاب الدین الملقب بہ شہاب

حضرت استاد عالی مرتبت ظل خدا	جسکے اتمام پہ بیضل السوی ختم الہدیٰ	بے سر انکار بولا موجد تاریخ کہن	رد ہدیہ خاص جی بیضل السوا حق یعطا ۹

ومنہ قطعہ تاریخ طبع ختم الہدیٰ در مطبع ذوالفقار دوسی دوس مقصا

بیضل ختم الہدیٰ چون زینت فردوس شد	نزگس اہل نظر واشد پی شوق لقا	پس موزخ ہم پہ ہر گس عرض دارد یا حی	از سر انصاف بین ختم الہدیٰ حق نما ۱۲ ۹۱

التماس

علمائے موافقین سے جو تالیف رد ہدیہ مہدویہ کا خیال رکھتے ہین یہہ ہی کہ اس سے کوئی دلیل و حجت پسند فرماوین تو بے مضایقہ اپنی کتابون مین دوسرا لباس دیکر داخل کرلین اگر اسمین خطا لفظی سمجھین اغماض کرین کہ یہہ خادم الفقرا اپنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خطائے معنوی دیکھین اپنی تصنیفات مین اسکا تدارک اسطرح پر کرین کہ معترض کی زبان بند ہو اور مقبول کو نہایت پسند ہو اور علمائے منکرین کو لازم ہی ابتدا سے انتہی تک اس کتاب مین بدیدۂ انصاف نظر کرین نہ بعض بعض مقام پر چشم اعتساف دیکھکر جھوٹا حرف دہرین واللہ یہدی من یشاء الی دار السلام اور یہہ منظور ہے کہ مین بے عند الطبع فقط اپنی کتاب کی صحت پر ہی حتی الامکان سعی کیا اور ہدیہ مہدویہ کی صحت کو بسبب ہم مذہبی مولف کتاب مردودہ ارکان مطبع پر سونپ دیا اور ختم الہدیٰ بعد حسن اختتام سرانجام حلیہ طبع سے مزین ہوتے تساہل کا باعث یہہ ہوا کہ جسکی مدد سے اسکی بنا ہوئی عین طبع کے ایام مین اس جہان فانی سے مکان جاودانی کو انتقال فرماے اللہم اجعل مثواہ اعلی علیین اور چند مبلغ جو اتمام کے لئے ضرور تھے اپکے ورثہ سے طلب کئے اتفاق نہوا جب انکی بی بی حسین بی بی کہ بذل و سخا مین اپنے شوہر کے ہم پہلو ہین ادائے عدت سے فراغت پائی بحر دا سخا اس حقیقت کے اپنے دیور سید نیان صاحب کہ شجاعت و شہامت وجود و عطا مین بھی حقیقتاً مرحوم مغفور سے برادری رکھتے ہین کہے کہ جو مبلغ ضرور ہون بلا تامل دیدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور مین ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہین تین سو پچاس ۳۵۰ روپیہ جواہر و ضرور تھے دلوائے اور الحاق الفرام طبع ہوا

رباعی از مولف کتاب در تاریخ اختتام

شکر جناب کبریا چون از طفیل مصطفی	ہم مہدی آل عبا از ابتدا تا انتہی	ختم آمدہ رو در جہان پہر تاریخش ملا	از غیب آمد این ندا ختم الہدیٰ بیضل السوی ۱۲ ۸۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۴	نادیل	تاویل
۹	۲	تولہ	یک تولہ
۱۴	۱	اورالله	اورالله
″	۱۸	سمع	سمعہ
۱۶	۵	فی الدنیا	فی الدنیا
۱۹	۱۰	برائی	برائی
۲۰	۱	القاعدین	القاعدین
۲۵	۱۱	خلاصا	خلاصا
″	۱۷	ماذال	مازال
۲۸	۱۴	هوالظهر	هوالظهر
۳۱	۱۲	مظهر است	مظهر است
″	۱۳	اس	اسے
۳۶	۴	اعوذ	واعوذ
″	۲۰	بیہ کتاب	اس کتاب
۳۷	۱۲	انا	وانا
۳۹	۸	جہت اور تشریف	بیان ہی بیلا ہی درجہ تعریف کا
۴۵	۲۲	ہوالاصی	ہوالاصی
۴۶	۱۹	بدالبطلان	بہی البطلان
۵۱	۳	علیہا	علیہم
۶۰	۲	عود چنانچہ	عود جیسے سوداگر کی بھی چنانچہ
″	۵	جائیکہ	جانکہ
۶۱	۳	بیہہ روایات	بہی روایات
۶۳	۲۲	اور کہنا	اور کہنا
۶۵	۲۰	النظر صحیح	النظر مہم
۶۷	۱۲	ہبوط	ہبوط
″	″	فنا	فناء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۳	الیسا	ولیسا ہی
۷۱	۴	تعالی تعالی	تعالی
۷۵	۱۸	پنجبقضایل	شواہد الولایت
″	۱۶	عین تقضات	عین القضات
۷۹	۱۴		
۸۰	۲	نہوئی	نہوا
۸۱	۲۲	سمجھتے	سمجھے
۸۳	۱۵	آدنی	ادنیٰ
۸۴	۱۵	ہونے	ہوتے
۸۵	۱۴	اتصرون	التصبرون
۸۵	۱۹	فقیر	فقیری
۸۶	۱۲	بیہہ شکل	ہدشکل
″	″	ستری	ستری
۸۹	۶	بہ نسبت	بہ نسبت
″	۱۴	مختار	مختال
″	۱۹	ہی ہی الاولیٰ	ہی الاولیٰ
۹۰	۵	لاتے پر	لاتے پر بھی
″	۲۰	نسبی	لیسی
۹۳	۲	نامید	نامند
″	۱۵	بآد	باد
″	۲۰	صحابہ	صحابہ را
۹۴	۱	نہ حمت	زحمت
۹۷	۱	سال	سأل
″	۱۰	کے لئے	تا جونکے لئے
″	۲۲	لوک	یہہ لوک
۹۹	۹	آپ نے	آپ کے
″	۲۰	بیتنے	بیتنے
۱۰۲	۶	کسی	کس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۶	بس	پس
″	۱۹	محمدیہ رہے	محمدیہ ہے
۱۰۳	۹	نکلے	نہ نکلے
″	۱۶	البذر	البدن
۱۰۴	۹	ظاہر	دستی
۱۰۶	۱۳	صحبت	صحت
۱۰۷	۱۴	العالیۃ	العالۃ
۱۱۱	۳	اسفار	اسفار
″	۱۲	آنا	انا
″	۱۵	کنے	کہنے
۱۱۳	۱	چاہئے	معلوم رہے
۱۱۴	۱۹	بالکفر	بی الکفر
۱۱۵	۱۹	مناقص	مناقض
۱۱۶	۲۲	ہوگئی	ہوگی
۱۱۷	۳	خذف	حذف
۱۱۷	۴	سامل	شامل
″	″	قام	تمام
″	۱۱	ضع	صنع
″	″	ایان	ایمان
″	۱۶	بداۃ	بذایہ
″	۱۷	حکم بی	حکم ہیئی
۱۱۸	۴	فصوص شیشہ	فص شیشہ
″	۹	ولایۃ	ولایۃ
۱۲۰	۵	انبیاء بعث	انبیاء کا بعث
۱۲۲	۶	آپ جوکہ	آپ کو
۱۲۳	۱۵	بریدن ذات	بریدن نسبت
۱۱۴	۵	الاہی	الہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۱۷	حس سے	حس بصر سے
۱۲۵	۴	انسان	انسان بین
۱۲۶	۴	بھیجی	پہنچی
۱۲۷	۷	نظر آیا	نظر آنا
″	۱۷	ندکہیوگا	ندکہوگا
۱۲۸	۲۱	ایسا عیسیٰ	ایسا ہی عیسیٰ
۱۲۹	۱۶	مانند چمکتے نور کو	جیسا چمکتے نور
۱۳۰	۵	روحانیون	روحانی
۱۳۳	۱۸	غیر محال	نیز محال
۱۳۴	۵	جانب	اجانب
۱۳۷	۷	ہوگا	ہوگی
۱۴۲	۹	دل	دال
۱۴۳	۱۵	آمنا	اَمِنَا
۱۴۴	۱۴	یعنے	پس
۱۴۹	۱۹	کے	کئے
۱۵۰	۹	دیکھنے	دیکھئے
۱۵۳	۱	ادرک	ادراک
۱۶۰	۹	اسیکے	اسکے
۱۶۴	۵	یقین	تعین
۱۷۰	۴	تھا	تھتا
۱۷۱	۳	کامل پر	پیر کامل
″	۱۹	گرادانے	گردانے
۱۷۷	۱۱	فضیلت کو	فضیلت پر
۱۸۱	۱۹	رسایل	وسایل
۱۸۲	۱۱	ہدایت راہم	ہدایت راہم
۱۸۸	۱۱	ذات	ذرۃ
۱۸۹	۲	پڑہ سیکھے	پڑہے سیکھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۰	۱۷	ورثہ	ورثہ
״	۱۸	ادنا	ادنی
۱۹۲	۵	حجحہ	حجج
۱۹۳	۲	ہوچلی	ہوچکی
״	۱۹	غلای	غلام
۱۹۷	۵	رضیت	رضت
۲۰۰	۱۰	متردد	مترود
۲۰۳	۱۶	آیت	یہہ آیت
۲۰۸	۱۸	کشتم	کشتم
۲۱۰	۲	ہونا	ہوتا
۲۱۱	۶	باب الحج	باب الحج
۲۱۲	۱۳	ہنونیکا	ہونیکا
۲۱۹	۵	صحابہ	صحابی
۲۲۵	۶	الحارث	الحارص
۲۲۷	۵	رایۃ	رایۃ
۲۳۸	۱۷	ہوئے	ہوئے
״	۱۸	اس	ناس
״	۱۹	ہوئے	ہوئے
״	۱۷	دلایت	ولایت
״	۱۹	تہرا	تہری
۲۴۳	۱۷	خروج	خروج
۲۸۰	۱۰	علی	مسلی
۲۸۳	۳	بحقیقتہ	بحقیقۃ
״	۱۰	عنصری	عصری
۲۸۵	۲	باین	باس
״	۱۹	حظ	حصہ
۲۹۰	۱۵	قولہ علیہ السلام	قولہ
۲۹۱	۵	ہونے	ہوتے
۳۰۱	۶	شرجی	سرخسی
۲۶۹	۳	حمومی	حموی
۲۷۰	۵	بنوت	بنویت
״	۱۸	اس	ناس
۲۷۱	۴	ہونے	ہوئے
״	۱۷	ولایت	دلایت
״	۱۹	تہری	تہرا
۲۷۳	۱۷	خروج	خروج
۲۸۰	۱۰	مسلی	علی
۲۸۳	۳	بحقیقۃ	بحقیقتہ
״	۱۰	عصری	عنصری
۲۸۵	۲	باس	باین
״	۱۹	حصہ	حظ
۲۹۰	۱۵	قولہ علیہ السلام	قولہ
۲۹۱	۵	ہوتے	ہونے
۳۰۱	۶	سرخسی	شرجی
۲۵۰	۱۹	اسوفت	اسوقت
۲۵۳	۲	فبشتہ	فبشتہ
״	״	بشتہ	بشتہ
״	۹	انہوں کہا	انہوں نے کہا
۲۵۴	۷	سنے	سنے
۲۵۸	۳	لہ	لہ
״	۴	بعض	بعض
۲۵۹	۴	فتوحات مین	فتوحات کے
״	۱۲	پاہتاہی	چاہتاہی
۲۶۰	۱۶	اعتراضات	اعتراضات
۲۶۱	۲	منزل	منزل
۲۶۴	۱۰	کسینے	کسنے
۲۶۸	۶	بظہور	بظہور
״	۱۱	صلبی	صلبی
״	۱۶	کں	کی
۲۴۸	۵	الان	الاان
״	۱۰	احوال	حال
״	״	بہ برکۃ	ببرکۃ
۲۳۶	۱۱	تابعی	تابعی
۲۳۶	۵	ان ایات	اس آیات
۲۳۷	۸	رسل اللہ و	رسول اللہ باوجود
۲۳۸	۸	بجج	بجج
۲۴۴	۱۲	چاہنے	چاہے
۲۴۵	۲	مختلفہ مین	مختلفہ مین
۲۴۷	۸	سلف نے	سلف سے
۲۴۹	۱	الکمالات	الکملات
״	۱۶	کو رسول اللہ	کو رسول اللہ نے
״	۱۷	فرمائے	فرمایا
״	۲۰	کا ہے	کا بھی
۲۵۰	۷	ماہینہ کان	باہینہ کان

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

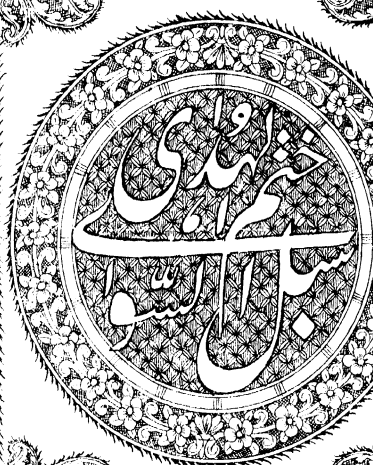

در مطبع دوولفه فرسی بنکلور مطبوع گردید

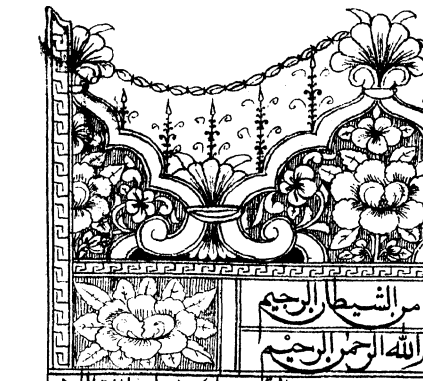

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولی الذین امنوا ھو واجب الوجود الصلوٰۃ والتحیات علی خاتم الانبیاء والمقام المحمود

وعلی باطنہ وخاتم ولایتہ ھو المھدی الموعود وعلی الھما واصحابھما فمن اعرض عن اتباعھم

فلیس الورد المورود اما بعد خادم الفقرا الراجی الی رحمۃ الحنان سید شاہ محمد المعروف بہ شاہ حسان میاں ابن

جناب سید السالکین زبدۃ الواصلین میاں سید احمد عرف مبارک سید میاں صاحب وغلام جناب قبلہ وکعبہ العارفین ہادی الکاملین عالم

ربانی واقف اسرار یزدانی میاں سید محمود عرف مبارک سید و میاں صاحب قدس اللہ اسرارہما وجعل مثوٰہما اعلی علیین وخانزاد

پیر ومرشد زمان قطب المدار دوران جناب میاں سید شہاب الدین عرف مبارک صاحب میاں صاحب مدّ اللہ اظلالہ

علی رؤس المعتقدین کہتا ہی کہ حضرت میاں سید عیسی المعروف بہ عالم میاں صاحب میاں صاحب زاد اللہ برکاتہ قبل چند

روز کے بعض رسالے بثبوت مہدویت سید الاولین والآخرین جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری خاتم الاولیا مہدی موعود

محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وتسلیما کثیرین اور کچھ روز قبل واے منکرین بھی کر کے چھپوا کر علما، منکرین ہمعصر سے درخواست

انصاف کے لئے بہ ہر شہر ودیار وبہ ہر کوچہ وبازار دوادوی وجہد وسعی کرتے پھرتے حیدرآباد مین بھی اسی

خیال محال سے شدہ شدہ قاضی البلد تک پہنچنے سے اونہون نے اپنا حال پریشان وخیال بے سر وسامان دیکھکر ابو جا محمد المعروف

بہ زمان خان یوسف زا، رام پوری حال وارد حیدرآباد مذکور مولف ہدیہ مہدویہ پر حوالہ اسکے حل وکشف کا بتایا پس مولف کتاب

مردودہ نے بحیلہ وفریب ودغا طلب کتب مذہبیہ کرنے سے حضرت ممدوح کہ ازبس سادہ ہیں فریب کو اوسکے نہ سمجھکر

کتب مطلوبہ وغیر مطلوبہ بحوالے کردیا چنانچہ ابو جا نے اپنی کتاب کے باب دوم مین لکھا ہی وہ بزرگ اس سخن سے یعنے طلب کتب سے امیدوار

تصدیق کے ہو کر اسقدر خوش ہوئے کہ کتب مطلوبہ وغیر مطلوبہ بھی جس جا سے بہم پہنچین لاکر حاضر کردین الخ یا وقیت کے

فصل ثالث مین علی بن فارح کے حوالے سے لکھا ہی سواد اس کا خلاصہ یہہ ہی کہ کتب اہل طریقت کو اوسکے منکرین کے حوالے

کرنا کیسا ہی جیسا کہ کسنے قرآن کو اوسکے منکرین کے حوالے کیا اور وہ اوسکی مسخری کرین پس وہ جہنم کے انگارین پڑے

اور یہہ حق قتل ہی انتہی پھر اوسنے بے لحاظ اصطلاحات ودقایق وحقایق معارف کے وہ کتاب مردودہ تیار کر کے بہ

وسیلہ طبع تشہیر کیا سو خبر اس خادم الفقرا کو حضرت میر انجی میاں صاحب ساکن پنگیری کی جانب سے کہ سخاوت مین عدیم

بیدم شیرازی

صدر بزم رجا محمد

گذارش نامۂ کاویہ کاکبری

اردو مین نہیں آیا ہوا ہے کیا

کہ جو مین سنے نہیں بلکہ دیکھا ہے

مخصوصاً اطراف دکن مین

المثل اور شجاعت و شہامت مین بے بدل ہین پہنچی اور حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اگر تو اسکے رد لکھنے کی ہمت کرے تو احسن ہی مین نے عرض کیا کہ اسکو اسباب چاہئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرا ذمہ ہی پھر اوسی وقت حسب درخواست اس بیچدان بہ نسبت فقرا مہدویہ اولی العلم والشان کے ایک رسالہ مردودہ اور چند کتب ضروریہ مثل بیضاوی مدارک وغیرہ مسگا دئے اتنے مین علما حیدرآباد نے بھی کہ درپی تحریر جواب رسالہ مردودہ مذکورہ تھے درپی خریدی کتب ضروریہ کے ہوکر جناب میرانجی میانصاحب موصوف کو بھی اسکی مدد کے لئے ایما کئے سو آپ نے ایک ہزار روپیہ سکہ انگریزی حیدرآباد کو روانہ کرکے مجھے فرمائے کہ تو بھی حیدرآباد کو جاکر حسب الاتفاق تنظیر کتب و تحریر جواب مین متساعی رہنا بہتر ہی تو مین نے اس امر کثیر الخیر کو کہ مفتا مفت ہاتھ آیا اور جو محنت و تکلیف کہ اس مین ہو موجب ازدیاد خیرات بلکہ سبب نجات ہی قبول کرکے عزم صمیم قلیل مین حیدرآباد کو تو پہنچا مگر لیفجوا من ارادالخیرات وقع فی البلیات کے تا قیام بلدۂ مذکورہ بہ ہزار پریشانی و نغص و شیطان کی کشاکشی کی حیرانی مین رہکر عند الغرصت درپی مطالعہ و تحریر بھی رہا آخر الامر شیطان بدکردار و گردش زمانہ ناہنجار نے تا اتمام رسالہ وہان رہنے نہ دیا سو پھر اوسی پنگری مین داخل ہوکر ۱۲۸۹ھ ہجری شہر ذیحجہ کی پچیسوین کو اس کتاب معتبر کے حسن اتمام سے فراغت پاکر اسکا نام **حتم الہدی سبل السوی** رکھا کہ اسکی تاریخ بھی اسی سے نکلتی ہی امید ہی کہ بہ طفیل کتاب اللہ کہ جسکی شان ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ہی یہ کتاب بھی موجب ہدایت عالمین ہووے آمین ثم آمین یا ہادی المضلین چونکہ بعد اتمام اسکے بعض مواقعہ و دقیقہ کی تحقیق جناب پیر و مرشد سے کیا تھا پھر اسکی توفیق کے لئے حضور فیض معمور واقف اسرار الٰہی سالک مسالک فنافی ذات الباری مین حاضر ہوکر بعد صحبت جناب میرانجی میانصاحب ممدوح سے اسکے طبع کے مدد چاہا تو آپکے خواہش دل و قرار بلکہ ملازم جناب اور وہان کے فقرا بھی متقاضی ہوے کہ ہم کو بھی اس حسنات جاریہ مین داخل رکھین کہ آپ تو ایسے کئی نقد ثواب کے خزانے جمع کئے ہو پھر حسب درخواست سبھون کے کچھ اون سے بھی لیکر آپ نے اوسکا حسن اتمام سرانجام کردیا کہ تخمیناً اس کے بھی ہزار روپیہ ہوے

مقدمہ

امور ضروریۃ البیان مین یہہ مشتمل ہی چند سبیل پر

سبیل اول کل امت محمدیہ سے التماس ہی کہ اگر کوئی جناب سید الانبیا یا اہل بیت و اصحاب علیہم الصلوۃ والسلام کی خدمات مین الفاظ مشنیعہ اور القاب قبیحہ سے خطاب کرے تو مومنین کو اوسکے ساتھ کسطور سے پیش آنا لازم ہی سو منظور چشم انصاف پسند رہے

سبیل دوم جسوقت اس رسالے کے مطالعہ کا اتفاق ہو ضرور ہدایۃ المسلمین عماد الدین بھسوی بھی دیکھتے جاوین تا معلوم ہو کہ ہدیہ مہدویہ کا بانی عین اوسکی پیروی ہی

سبیل سوم اگر اس رسالے مین بسبب ضرورت محل مولف رسالہ مردودہ یا اوس کے اخوان و معتقدیون کے حق مین سخت و سست الفاظ ہون تو اپنے مولوی کے کلام پر بھی نظر کرین کہ اوس مین کس کو استقدام و استعلا ہی اور حرارت

طبعی کو کام نفرماوین کہ یہہ کیفیت امر حق کے حصول سے بازرکھتی ہی اور تعصب وتعسف مذہبی سے مکیسو ہوکر تامل کرین تا فرق حق وباطل وصدق وکذب ظاہر ہو

سبیل چہارم معلوم رہے کہ اس سالے مین جہان ابوالمحامد زمان خان لکھنا ضرور ہو مسود پر اور جہان سے اوسکے سواد کی ابتدا ہو کلمہ رجنا پر اور اس خادم الفقرا کی عبارت کا بانفعط ہدایت پر اکتفا کیا جائیگا کیونکہ عقیدۂ چہارم مین اونہون نے لکھا ہی مسود اوراق نے ہر چند بادہ احتیاط الخ اور رجا و ہدایت لکھنے کا سبب ظاہر ہی کہ وہ اونکی نیت ہی اور یہہ اس کتاب کی اصل حقیقت

سبیل پنجم مسود کے چند کذب ومفتریات کا بیان ہی کہ مشتی نمونہ خروار ہو

پہلا جھوٹ کل قوم ہندو پہ طرف شروشورش کی نسبت کرنا۔ جاننا چاہئے کہ اگر شروشورش سے مراد علی العموم اظہار مذہب ہی تو تمام جہان سوائے شیعہ کے اسمین مبتلا ہوے اگر مذہب باطلہ کا اظہار مراد ہو تو بھی وہی صورت درپیش ہی کیونکہ ہر فرقہ اپنے مخالف کے بطلان کا خیال رکھتا ہی اگر مراد دشنام سے ہی تو مسود کو چاہئے کہ پہلے اپنے مقتدایونکو اس خطاب سے مخاطب کرے کہ ابتدا اس امر کا اُنہین سے ہوا کہ ناحق ہمارے بزرگون کو گالیان دینے کے قطع نظر گھرون اور شہر دن سے نکال دینے قتل کے فتوے دئے کہ کی جاے مانع صلوۃ وتسبیح ہوکر قتل کئے چنانچہ اسکا ذکر مسود خود اپنی کتاب کے باب دوم وغیرہ جایون مین کیا اور آج یہہ طریقے پر آپ بھی قایم ہی کہ اپنی کتاب کی ابتدا سے انتہی تک کیا کیا طرح کے گالیان دیا اور لوگون کے لئے اغوا فساد کی طرح ڈالا ہی پس اس صورت مین ہمارے بزرگون اور ہمکو انبیا اور اون کے توابع کی پیروی ثابت ہی مسود اور اوس کے مقتدایون اور برادرون کو منکرین انبیا اور اولیا کی جیسا کہ واقعیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی سواد سکا خلاصہ یہہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التحدث بالنعمہ وغیرہ مین لکھا ہی سب سے سخت تر بلا زدگان انبیا ہین اور عیسیٰ پر وحی اوتری کہ ہرنی اپنے ملک مین بجز مت ہوا ہی اور لکھا ہی ہر وقت مین جو بزرگ لیعنے صاحب دعوت الی اللہ ہوا تو اوسکی دشمن کمبختی خلقت یعنی غرور ان دنیا طلب بنے چنانچہ آدم کو ابلیس اور نوح کو حام اور داؤد کو جالوت سلیمان کو صخرہ عیسیٰ کی پہلی حیات مین بخت نصر ہوا اور آگے دجال ہوگا اور ابراہیم کو نمرود اور موسیٰ کو فرعون اور محمد مصطفیٰ کو ابوجہل اور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وغیرہ کے لئے بھی ویسا ہی چنانچہ عبداللہ بن زبیر کو دجال کذاب اور منافق مقرر کرکے عین نماز مین آپکے سر پر ایسا گرم پانی ڈالے کہ آپکی پوست نکل گئی اور وہ اس سے بچ رہے اور ابن عباس کو نافع بن الازرق نے بہت ایذا دیا اور کہا کہ یہہ تفسیر ہمارا رد کرتا ہی اور سعد بن ابی وقاص کو اہل کوفہ نے بہت رنج پہنچایا اور عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کئے کہ اس کو نماز پڑھنا نہین آتا ہی ائمہ اربعہ کو بھی لوگون نے ایذا دیا چنانچہ امام مالک رح پندرہ برس ایسا چھپے رہے کہ نماز جمعہ بلکہ جماعت پنجگانہ کو بھی حاضر نہو سکے اور امام احمد حنبل کو بھی مار مار کے اور قید مین ڈالے اور بخاری کو بخارے سے اخراج کئے اور بہت سے اولیا اللہ کو ایذا دئے خصوص بایزید بسطامی رح کو سات بار علمانے بسطام سے اخراج کروایا اور ذوالنون مصری کو غل وزنجیر کرکے

زندیقیت کا اطلاق کرتے بغداد کو لے گئے اور سمنون المحب پر ایک عورت کی جانب تہمت زنا کروائی اور سہل بن عبداللہ
اور جنید پر علاوہ ظاہر نے تکفیر کا فتوی کیا اور ایسے بہت اولیاء اللہ کا نام لکھا ہی کہ اونکو اخراج و قید و قتل و تکفیر کے انتہی

دوسرا جھوٹ لکھا ہی کہ کسی جا اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد کیا نہ گیا الخ باوجود اس
دعوے کے قریب اوپر کل قوم مہدویہ طرف نسبت شر و شور ش کی کیا کہ معنی اوسکا بدکاری اور فتنہ اندازی ہی پس مرد
لفظ تمامی جہان کے گالیون کو جامع ہین اور بعد دعوی مذکور کے تخوت و تکبر کا خطاب کیا کہ یہہ بھی بڑے گالیون سے ہی اور عقیدہ
اول مین جناب ختم الاولیا کے بہ نسبت لکھا ہی کہ زمرۂ اہل سنت سے ہونا مستلزم ہی یہہ گالی کیا کم ہی اور باب سیوم دلیل پنجم
مین جناب امام کے بہ نسبت لفظ دجال کا اطلاق کیا اور دلیل سیزدہم مین لکھا ہی **ع** تجھے کیا کام ہی مولی علی سے **ع** تو
اپنے شیخ سدو کو منالے کہ یہہ بہ نسبت جناب امام طرف کیا ہی اور اکیس بار بد خلقی سے خطاب کیا خصوص اپنی بد خلقی دہم مین
آدھے تیر آدھے تیر لکھا ہی بلکہ ساری کتاب بہ غور و انصاف ملاحظہ کیا جاوے تو ایک دفتر شام اور سخری کا دہوم دہام
ہی گویا کہ بھانڈون کا سا کلام ہی **تیسرا جھوٹ** لکھا ہی کسی عالم سنی نے کچھ اونکو لکھا الخ ای منصفوا زبرائے خدا مسود کی جھوٹ
اور مردم فریبی پر نظر کرو کہ یہان کسکو استقدام و استعلا ہی بلکہ مسود آپ اپنے بزرگون کی طرف سے ابتدا کا قایل
ہی اب مسود کے مقتدایون نے جو ہمارے امام اور قوم ذوالکرام کو گالیان دئے سو لکھے جاتے ہین مصنف شہب محرقہ

لکھا ہی قد لبس ابلیس علی جماعۃ فزکوہ الصراط المستقیم و ہو سنۃ محمد و کل من اخذ جادۃ من تلک الجواد المنتہۃ الی النار و تبعہ علیہا
فریق من عوام السفہاء الاحلام فضلوا و اضلوا خلاصہ اسکا یہہ ہی ایک جماعت کو ابلیس نے فریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ
ایسی راہ لے کر وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر ایک فرقہ عوام بیوقوف نے متابعت کیا سو آپ گمراہ ہوے
اور لوگون کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام مین صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالت کی ہی مگر فرق اتنا کہ انہون نے
رسول اللہ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیا کو ہی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزیزیہ نے
والضحی کی ابتدا مین لکھا ہی اور انہون نے جناب ختم الانبیا کے مومنین کو کہا انومن کما امن السفہاء اور کہا ہولاء الضالون
تو اسنے لکھا ہی عوام السفہاء الاحلام الخ اور ایک جا اوسی نے لکھا ہی ہکذا خبث الشیطان مایوسوس من ان یعید الخبیث
اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہی ایسے سخنان و سخت و بیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات نہین جناب امام مین کرنے سے صاحب
کنز الدلایل قدس سرہ اور اسکے جانب خطاب شقی و ناپاک کے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین والآخرین اور
اوس جناب کے مومنین مصدقین کے لئے لکھا ہی فما وجدت تمثیلا لہولاء الطایفۃ الا کتمثیل شخص اخذ بقۃ و ربطہا علی رأس
خیطا لطیفا و امسک فی یدہ و جاء الی رجل و قال من یشتری منی الفیل قال الرجل فاخبرتہ قال کذا و کذا فقال الرجل بات

نشتری مفتح وقال ہذا فتعجب الرجل من حمقہ وقال کیف تقول لہذا فیلا قال اماتری لہ خرطوما فمثال ہذہ الطایفۃ مثل

ہذا الرجل بحر وعلمہم انہ من اولاد رسول اللہ واسمہ محمد ویعتقدون انہ ہو المہدی اعاذنا اللہ من جہلہم اسکا خلاصہ یہہی

کہ کیسنے ایک مچھر کے پاؤنین دوری لگائے مٹھی مین داب کر کسی سے کہا کہ ہاتی خریدوگے اوسنے کہا کہان تو بتایا

اور کہا کہ دیکھو اسکو بھی سوندہی پس بحر داود اور رسول اللہ اور محمد نام ہونے کے مہدی اعتقاد کرنا ایسا ہی ہی کہ اللہ تعالی

انکی جہالت سے پناہ دیوے انہی اسی لئے صاحب سراج الابصار شیخ مردود کو خاصتا ایسے ہی سخنان گفتے ہین اب

بدیہۃ الضعاف نظر کرین کہ بنا فساد کا کسکے جانب ہی اور کون کسکو تہمت لگا گیا لیان دیا مثلا کوئی جناب ختم الانبیا اور

اصحاب مین علیہم الصلوۃ افضلہا والتحیات اکملہا ایسے سخنان کرے اگر اسکو کچھ بولین تو برا ہا اور کس کے جانب ہوا بلکہ

کسی کے باپ کو کسی نے بد کہا اور وہ اوسکو تو یہان کسکو غلبہ ہوا **سبیل ششم** اس رسالے کی بنا ہندی ہونے سے

تفہیم بالتعمیم کے نظر کرتے مین نے حتی الامکان طریق مناظرہ کلامیہ سے اجتناب کیا بلکہ جہان ہندی کتاب سے دلیل ملی

فارسی سے اور جہان فارسی سے ملی عربی سے نہ لیا مگر عند الضرورت **سبیل ہفتم** کم علم والون کو بعضے عالم دہوکا دیتے

ہین کہ مہدی کا ذکر قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث متواتر سے اسلئے آپ پر ایان لانا فرض نہین اور منکر انکا کافر نہین یہہ

سخن یا بسبب عدم دیانت ہی یا بہ سبب اسکی تحقیق مین کوشش نکرنے کے خود بخبر ہین کیونکہ مہدی کی شان مین کم و بیش

تین سو حدیث بہ طرق متعددہ دال بین من حیث المجموع یہی ثابت ہی کہ اولاد فاطمہ سے ایک شخص امت کی مدد و ہدایت

کے لئے مہدی ہونیوالا ہی اور خبر متواتر کی تعریف یہہ ہی کہ کسی امر کی روایت رسول سے ایسی ایک جماعت کرے

کہ احتمال کذب باقی نرہے پس یہہ خبر بھی راویون کی کثرت کے سبب سے صحی ہونے مین کسی نمط کا شک و تردد باقی نرہا اور

انکار مہدی موعود کا انکار متواتر ہوگا کفر ہی اور تصدیق فرض ہوئی ورنہ منکرین رسول اللہ بھی یہی بول سکتے ہین بلکہ وہان سے

یہان مجی موعود اوضح دابین ہی اور اکثر علما منکرین جو مجی کے قایل ہین کہتے ہین رسول اللہ سے تاریخ صریح مہدی کے آنیکی

وارد نہونے سے مہد یہ جو دسوین صدی مقرر کرلئے ہین غلط ہی تو اوس کا جواب یہہ ہی کہ مہدی آخر کسی ایک تاریخ مین

آنا ہی تو ہمکو عدم ورود تقرر بھی مقرر ہونیکے قطع نظر دسوین صدی کے تقرر کا بیان باب سیوم و پنجم و دوازدہم مین بخوبی

ہوگا پس جبکو ورود تاریخ مین شک ہو دسوین کی مجی کا انکار کرنا محض جہالت ہی ورنہ اگلے زمانے کی تاریخ کی سند کیسکو ہو

احادیث صحیحہ سے بتا دے اور باوجود صحت تاریخ کے اخلاق جناب ائمہ اور اس جناب کے قوارع کے مانند اخلاق انبیا اور

اون کے قوارع کے ہین اور معجزات و کرامات کا بیان اس واسطے نہوا کہ جو اخلاق پر ایمان نہ لایا۔ معجزے کو

سحر خیال کیا یہہ بحث ابتدا دلیل مہدی مین انشاء اللہ تعالی بخوبی بیان ہوگا۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسودہ کے پہلے باب کا رد کہ جس سے اسکی بیعلمی اور جھوٹھ اور تعصب ظاہر ہو۔

رجا عقیدۂ اول الخ ہدایۃ مسودہ اشعار اعتقیدے بطور اصول لکھا سو دلیل ہی دانستگی ہی کہ انمین بعض تفصیل و توابع و فروع و بعض اصول کے ہین اور بعض مفتریات مثلاً عقیدۂ اول تو اوس سے عقیدۂ دوم کے ہی کہ مہدی خلیفۃ اللہ سید الاولیا ہین اسکی تحقیق اور توضیح محل پر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مسودہ جہان کہ اقوال و افعال امام علیہ السلام کے بیان کیا ہی وہان ظاہر ہوگا کہ وہ مطابق کتاب و سنت ہین مگر ہمارے امام علیہ السلام کو برائی لگانیکے لئے مسودہ اپنے معتقدین کو جاہل بنایا کہ اتنے بڑے امر مین بے تحقیق منہہ کھولے فمایہ مقولہ عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی صاف پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب سے پہلی فصل مین جناب خیر الانبیا کے نسبت لکھا ہی کیونکہ وہ جاہل آدمی تھے اور جاہل جلن انکا خراب تھا الخ نعوذ باللہ عما قال الظالمون رجا عقیدۂ دوم الخ عقیدۂ سوم الخ ہدایۃ یہہ دونو عقیدے جدا بیان کرنے سے مسود کی نادانی بدیہی ہی کیونکہ عقیدۂ دوم عین عقیدۂ سوم ہی اگرچہ جواب اور ثبوت اسکا باب سوم آخر کتاب مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر یہان اتنا معلوم کرین کہ ولایت مین جناب امام علیہ السلام کے منکرین کو اختلاف ہی اسلئے کہ بعض معاندین جناب امام ع کے اقوال و افعال کو موافق کتاب و سنت کے نہین جانتے ہین جیسا یہہ مسود جب اقوال و افعال موافق کتاب و سنت و جماعت ثابت ہون و لایت یقینی ہوئی مگر مہدویت کہ اسمین بھی دعوی من جانب اللہ ہونے مین منکرین کو خلاف ہی کہ بعضون نے بحالت سکر قرار دیا ہی اور بعضون نے بحالت صحو مگر یہہ فقط انکا قیاس و خیال ہی لیکن گواہی اہل معاینہ کی معتبر ہی سو اگر علما کہ جنکا دم و قدم مانند علما، صحابہ رسول اللہ ع کے تھا علیہم السلام گواہی دیتے ہین کہ انکا دعوی صحت و صحو پر شاہد ہی

سین تھا کہ اسپر اخلاق اس جناب کے مانند اخلاق خاتم الانبیا کے تھے اور آج کچھ کم چار سو برس کا زمانہ ہوتا ہی اخلاق و
اعمال مین اس قدر مشترک کے فقرا کثر اولیا اللہ سے شباہت رکھتے ہین کہ پیروی باطن رسول اللہ کی ہی مگر احادیث ثابتہ
کی موافقت اسکے محل پر بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مہدی کے منکر کا کفر خود مسعود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی تصدیق
ہمارے امام عہ کی حرام اور انکار انکا واجب ہی بسبب لزوم تکذیب مہدی حقیقی کے پس معلوم ہوا کہ تصدیق مہدی حقیقی کی
فرض ہونا چاہئے اور انکار اسکا کفر کیونکہ حرام وہ شی ہی کہ نہی اسکی قطعی ہو تو ضد اسکا کہ امر ی موجب فرض مامور بہ ہوا یعنے
مہدی غیر حقیقی کی تصدیق جب حرام شرعی تصدیق مہدی حقیقی فرض ہوگئی پس منکر فرض بالاتفاق کافر ہی اور حقیقت
اگر کثرت پر ہو تو آج تیرہ سو برس مین اسلام بسبب قلت و تناسل غیر بہ بیسے تھے کفار سے برابر تو کجا بلکہ نصف النصف ثالث
الربع تک بھی نہین پہنچا ہی چہ جائیکہ زیادہ ہوا سی لئے اللہ تعالی فرماتا ہی لیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا و

کفرا و القینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور فرمایا جل جلالہ قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان امنا باللہ

وما انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فاسقون اور حدیث صحیح مین ہی کہ قال قال رسول اللہ
بدا الاسلام غریبا سیعود کما بدا فطوبی للغربا اور رواہ مسلم فرماے رسول اللہ بنا ہوا اسلام غربت کی طور پر قریب ہی کہ ویسا ہی
ہو جا بگا پس بشری ہی غریبون کے لئے آپکی آیت اور حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ آخری زمانہ مین مسلمان کم رہینگے یعنے اکثر اہل
امت محمد یہ بسبب ترے مسلمان رہینگے اور تاریخ خروج مہدی کی صحت باب سوم و فصل پنجم اور دوازدہم وغیرہ مین ہوگی
انشاء اللہ تعالی **نکتہ** کفر منکر مہدی کا عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام اور اس امر کی توضیح مسعود کی بر خلقی یازدہم مین
ہوگی انشاء اللہ تعالی اور جب ثبات ایمان کا مہدیون کے واسطے صحیح ہی کتاب سنت کی پیروی بھی انہین کے واسطے ثابت ہی پس
یہی خاص اہل سنت ہین نہ انکا مخالف جیسا عبد الوہاب شعرانی نے موافقت کے ابتدا مین لکھا ہی کہ سفیان ثوری اور امام
بیہقی رح فرماتے تھے اہل سنت وجماعت وہی ہی جو حق پر ہی اگر ایک بھی ہو ایسا ہی سواد اعظم بھی رہا عقیدہ چہارم
و پنجم و ششم الخ **ہدایہ** چہارم و پنجم تو ابع و تفصیل سے عقیدہ ششم کے ہین باب پنجم و ششم اور ہشتم مین اسکے دلایل بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالی رہا عقیدہ ہفتم الخ **ہدایہ** مسعود یہ افترا ہم پر تری چرنی سے کیا ہی لیکھے ہمارا اعتقاد یہ ہی اگر
کوئی حدیث مخالف کتاب اللہ یا احوال و اقوال امام ہو تو اس حدیث کے راوی کی خطا ہی کہ مہدی کے شان مین رسول اللہ
لا یحبی فرماے ہین اور سب اصحاب وغیرہ را و یا نکو خطا ہی ایسا ہی تغیر بھی اور یہی اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی نہ یہ کہ
حدیث و تغیر غلط ہی نعوذ باللہ من شرور المغرضین الکاذبین اور اسکا بیان مفصل باب سوم و دلیل ہفدہم کے ثبوت کی ابتدا
مین ہوگا انشاء اللہ تعالی رہا عقیدہ ہشتم الخ **ہدایہ** مسعود عقیدہ شانزدہم اور باب ہشتم کے مطلب دوم مین

لکھا ہی کہ ہمارے امام م فرمائے ہین مجھے اللہ تعالی کا حکم ہوا ہی کہ بول مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول اللہ کا ہون اور اپنی بر خلقی میت دیکھر مین لکھا ہی کہ ہمارے امام کا دعوی رسول کی تعیت نامہ کا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ ہم پر یہ افترا ہی اور انہون نے جو کیا اور کہا دو سرون پر فرض ہو گئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن و حدیث ہی تو یہہ بھی کذب افترا ہی اگر موافق کتاب و سنت ہو تو سنت جماعت تو کیا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اسکی تحقیق مع جواب مفصل مطلب دوم مذکور مین جہان سید میر انجی برج کے رسالے کی سود نے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالی۔

رجا عقیدہ نہم الخ **ہدایت** جن امور کو مسود نے اپنی عندے مین مخالف نقل و عقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی بالفصل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر باقی کو بھی قیاس کر لیوین یعنے فرمان سے بندگیمیان سید خود مدبر کے ظاہر ہی کہ یہہ امر فرضیہ فقط عقاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا یا ان جواب سے بھی نہ سمجھا کہ ہمارے کہا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر بہ سند صحیح پہنچے اسپر ایمان لاوین اور تابع اپنے نفس و ہوا کے نہووین بلکہ یہہ اعتراض مسود کا ہم پر نہین رسول اللہ اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر ہی کہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہین کہ پہتر کو جہنم فرماتا ہین عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاءا بین المشرق والمغرب من مشکوۃ فی باب دخول مکۃ اور یہ افسوس کے مسود کو اللہ تعالی ادھے نور کو بھی ادا نہ کرے اگر نہ بجھتا اور کانوز اللہ مشرقی تقریب کے درمیان سب روشنی ہوتا

حجت مین ہی فان قیل وقد فی الجزان کتاب العہد والمیثاق مسطور فی الحجر الاسود وان الحجر یمین دفاوا لسانا وہذا غیر معقول فی العقل فالجواب ان کل ما عسر علینا تصورہ یعقولنا یکفینا فیہ الایمان والاستسلام وزد معناہ الی اللہ تعالی انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی حجر اسود کو آنکھین ہین منہہ ہی زبان ہی اور کتاب عہد و میثاق اُسمین ہی مگر یہہ بات عقل مین آتی نہین ایسے باتون کو اللہ تعالی پر سونپنا اور ایمان لانا پس معلوم ہوا کہ رسول کے فرمان کا بھی مسود منکر ہی و گرنہ رکن و مقام کا پتھر بنا صاف نظر آتا ہی اور حجر اسود کو ایک چھوٹا پتھر ہی اسمین وہ کتاب عہد کیسا رہ سکتی ہی اور آنکھ کہان ہین مگر جو کہ دیکھے اسپر گواہی بھی دیتے ہین چنانچہ اسکے نیچے یواقیت مین لکھا ہی شیخ اکبر نے کہا ہی کہ مین نے دیکھا اس

مسود کو نہ عقاید اسلامیہ سے خبر ہی نہ احادیث رسول پر نظر ایسے لوگون کے لئے، اللہ تعالی فرماتا ہی کل ما جاءہم رسول بما لاتہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون وحسبوا ان لا تکون فتنۃ اور رسول آکر مین مٹی پھینکے کہ اللہ تعالی کی طرف نسبت کرنا، اور معراج و بہشت و دوزخ کا حال بیان کرنا بھی ایسا ہی ہی کہ جسکے لئے سب عقلاے منکرین امر محال قرار دیتے ہین چنانچہ آسمت عیسوی دین حق کے تحقیق کے ۱۷ وین صفحے پر لکھا ہی کہ بعضے سورہ اور بعضے باتون کو محمد صاحب نے اپنے ذہن سے نکالا ہی چنانچہ سورہ لطیف مین بہت سی باتین بہشت اور دوزخ کی بابت مین لکھین ہین ۳۴ وین صفحے پر لکھا ہی

کہ بالفرض اگر قرآن و حدیث کی باتین سچ ہون تو خدا کا عقل نہین الخ پس مراد عقل صحیح سے عقل مومنین ہو تو ثبوت
ہمارے مقصد کا ہی کہ اصحاب رسول سے لیکر آجتک اہل صدق بھروسے لیے باتونکے ایمان لائے اور مبشر اس بشارت
کے ہوے قولہ تعالی ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب اگر مطلق اہل عقول سے مراد ہو تو منکرین کا احوال ترس لئے فاما
عجب تر یا جرا یہہ ہی کہ مسودنے تاویل کو مطلقا حرام مقرر کرو یا کر جسکو دلیل قطعی ضرور ہوتی ہی ہمارے ایام مہکے اصحاب
مہاجرین کا قول اتباع سلف صالحین کے ہی یا واقعیت کے ۱۸ اوین مبحث مین لکھا ہی نحن متبعون للسلف التسلیم ونتہم الخلف التاویل
اور صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر مہکے رسالے کی عبارت صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ انہین احکام کے لئے
خاصتہ ہی کہ اس رسالے مین مذکور ہین رسالے کی عبارت یہہ ہی ای طالبان حق کہ مہدی را گرویدہ اید معلوم باد این احکام
کہ مذکور ست از اول تا آخر وقت حلت آنذات تا دام کہ این بندہ در صحبت وی بود در ہیچ حکم از ان احکام تغاوت نیافتم
و بر لجملہ اعتقاد و ایمان داریم ہر کہ در بیان وی چیزی تاویل و یا تحویل کند مخالف بیان آنذات باشد تمت اور بندگیمیان
سید قاسم جو مجتہد بیشر ہین قدس اللہ سرہ میزان الاعتقاد مین فرماتے ہین چنانچہ در قرآن محکمات و متشابہات ست در نقل نیز
ہست ہر آئینہ وقتیکہ در کلام اللہ محکمات و متشابہات باشد در نقل مہدی چرا نباشد اور اسکے بعد یہہ احکام محکمات سے ہین
کرکے انہین احکام مبینہ بندگیمیان سید خوندمیر مہ کو لکھے ہین اور رسالہ دلیل العدل والفضل مین موتاویل جنید
نقشبی کے جواسمین بعض نقل مودود اعتراض مسودبھی ہین لاکر فرماتے ہین کہ از ینجا تحقیق شد کہ در مثل چنین نقول شرح و
تفسیر واجب ست اس واجب سے غرض وجوب مصطلح شرعیہ نہین پس اب انصاف کی جاے ہی باوجود بندگیمیان کہ ہمارے
دین کا مدار آپ ہی کے فرمان پر ہی فرماتے ہین اسی احکام کے بیان ہین جو تاویل یا تحویل کرے مخالف اُس ذات کے
بیان کا ہی اور بندگیمیان سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محکم اور متشابہات نقول مین بھی ہین اور مسود کہتا ہی مطلق
کلام امام مین ہمارے بیان تاویل حرام ہی غذب اللہ المفترین عذابا شدیدا **رجا عقیدہ دہم الخ ہدایت** اگر
مسود کو اسلام کا معنی اور اسکی حقیقت معلوم ہوتی در جہ اسلام کمتر ہی در جہ نبوت و رسالت سے الخ بشمول عامہ
نہ لکھتا کیونکہ لغت مین معنی اسلام کا گردن نہادن اور اصطلاح شرع مین گردیدن بحکم خدا جل جلالہ و رسول وی ہی
اسکی تفصیل باب سوم و لیل یازدہم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی مگر جن آیات مین کہ اسلام انبیاء مذکور ہی اوسکی مراد
سب مفسرین توحید اور اخلاص بیان کئے ہین الحاصل اگر مرتبہ اسلام مطلقا نبوت اور رسالت سے کم ہوتا انبیاء
مرسل کیون دعا مانگتے کہ یا اللہ ہمکو مسلمان مار اور اپنی اولاد کو کیون وصی کرتے اور اللہ تعالی اکثر جا قرآن مین
کیون اسکا ذکر کرتا اور باوجود اللہ تعالی ہمارے رسول کے شرف و مراتب کے کیون حکم کرتا کہ بول ای محمد بن البتہ

پہلا مسلمان ہون وہ آیات یہہ ہین قولہ تعالی ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک الآیۃ ترجمہ
ای پروردگار ہمارے بنا ہمکو مسلمان تیرے لئے اور ذریت سے ہمارے تو لہ مسلمان تیرے لئے یہہ دعا ابراہیم اور
اسمعیلؑ بعد اتمام بنائے کعبہ مانگے ہین قولہ تعالی ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ترجمہ وصیت کیا ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوبؑ نے بھی ای لڑکو سچ ہی کہ اللہ تعالی پاک
کیا تمھارے لئے دین کو پس مت مرو تم ہرگز مگر کہ رہو تم مسلمان قولہ تعالی قل انی امرت ان اکون اول المسلمین ترجمہ بول ای محمد حکم کیا گیا ہو نہین تحقیق کہ عبادت کرو نہین اللہ تعالی کی ایسے حال مین کہ مخلص
رہون اسکی بندگی مین اور حکم کیا گیا ہو نہین اسبات کے لئے کہ رہو نہین پہلا مسلمان جب روز میثاق مین پہلے مسلمان
حضرتؐ ہین جو پیرو حضرت کے ہین اُن سے زیادہ اپکا اسلام ہوا شاید مسود باب ہشتم کے مطلب دوم کی دلیل پنجم مین جو
حدیث من سن سنۃ کے تحت مین لکھا ہی اسوقت یہہ بات اسکو یاد نہ آئی بلکہ اسکے سب دلایل بھی جو وہان لکھا ہی
بسبب فراموشی کے ہین وگرنہ یہہ دونو امر آپسمین ضد ہین عجب تر یہہ ہی کہ فرقۂ اسلامیہ مین کوئی اسبات کا منکر
نہین کہ مرتبہ ہمارے رسولؐ کا سب انبیا مین زیادہ تر ہی مگر شک ہی کہ بعضے علما وہابیہ کو اسمین خلاف ہی مسود نے
صاف لکھدیا کہ اہل سنت کا اعتقاد یہہ ہی بلکہ سنت جماعت کا اعتقاد یہہ ہی کہ عالم مین کوئی موجود کسی امر مین ہم رتبہ
ہمارے رسولؐ کا نہین شاید عقیدہ ششم مین مسود جو تقریر لکھا ہی بھول گیا یہان جناب رسالتمآبؐ کو سب انبیا کے
برابر بنا دیا یا وہان فقط ہمارے الزام کے لئے لکھا ہی اور یہان اپنا خاص اعتقاد بیان کیا بلکہ اہل سنت کے نزدیک
یون کہنا عین تنقیص شان جناب رسالتمآبؐ ہی اور جو آنحضرتؐ کو سب انبیا کے برابر کہا ہمزہ اہل سنت سے خارج ہی کہ
نبی فرماتے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین پس ثبوت اپکی فوقیت ہی بخلاف دوسرے انبیا کے فا ما حیرت ہی کہ مسود دوسرے
کتب معتبرہ عقاید کے قطع نظر کیا عقاید جامی بھی نہ دیکھا ہوا طفال مکتب نشین بھی اسکے اعتقاد سے سمجھ لینگے کہ یہہ مخالف
سنت جماعت ہی کیونکہ جامی رح فرماتے ہین نظم وزہبہ افضل احمد عربیست ہ کہ زحق سوی مارسول ونبی ست ہ خاتم
الانبیا، والرسل است ہ دیگران ہمچون جزو او چون کل است ہ پس ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی لاکن اس تقریر سے یہہ ثابت
نہوگا کہ عہدہ نبی بھی رہتے ہین رسولؐ سے کم ہوجاوے اسکی تصریح ابواب اخیرہ مین علی الخصوص باب ہشتم مین بخوبی ہوگی
انشا، اللہ تعالی وہو الموفق والصواب ہم صوفیہ کا معنی بیان کرتے ہین انکے نزدیک اسلام ایک نور ہی کہ اسپر یہہ آیت دلیل
ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیہ ترجمہ پس جسکا کشادہ کیا اللہ نے سینہ اسلام
کے لئے وہ ایک نور پر ہی اپنے رب سے اور اللہ تعالی فرماتا ہی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ترجمہ سچ ہی کہ آیا تمکو

اللہ سے نور اور کتاب روشن یعنے محمدؐ کی ذات کو اللہ تعالی نور فرمایا اور تفسیر حسینی مین اس آیت کے نیچے لکھا ہی در

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ہست کہ اصل منشا و مبدا جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق ہست و آن حقیقت
محمدی و نور احدیست کہ صورت حضرت واحدی احدیست جامع جملہ کمالات الٰہی و کیانی و واضع میزان ہر مراتب اعتدالات
ملکی و حیوانی و انسانی آنحضرت ہست و عالم مالیان صور و اجزای تفصیل او و آدم و آدمیان مسخر برای تکمیل او و الیہ الاشارۃ
بقولہ انا سید ولد آدم و بقولہ آدم و من دونہ تحت لوائی فظم آنچہ اول شد پدید از جیب غیب کہ بود نور جان اولی بیچم
ریب کہ بعد از ان آن نور مطلق زد علم گشت عرش و کرسی و لوح و قلم کہ یک علم از نور پاکش عالم ہست کہ یک علم ذریت ہست
و آدم ہست کہ نور او چون اصل موجودات بود کہ ذات او چون معطی ہر ذات بود کہ واجب آمد دعوت ہر دو جہانش کہ
دعوت ذرات پیدا و نہانش کہ اور عین القضات ہمدانی تمہیدین فرماتے ہین انبیاؑ را دیدم کہ برین عرض کردند کہ
ایشان ہر پیغامبری دو نور داشت و امت او یک نور اما محمدؐ را دیدم از سر تا پا ہمہ نور بود و اتبعوا النور الذی انزل معہ امتان
او را دیدم کہ دو نور داشتند و بر اقبت کے تیسوین ۳۲ بحث مین لکھا ہی خان قلت قد ورد فی الحدیث اول ما خلق اللہ

نوری و فی روایت اول ما خلق اللہ العقل فالجمع بینہما فالجواب ان معنا ہما و احد لان حقیقت محمدؐ تارۃ تعبر عنہا بالعقل
و تارۃ بالنور ترجمہ پس اگر کہے توجیح ہی کہ حدیث مین آیا پہلے جو چیز کہ اللہ تعالی پیدا کیا میرا نور ہی اور ایک روایت مین
ہی پہلے جو چیز کہ پیدا کیا اللہ تعالی عقل ہی پس کسطور پر ہی جمع ان دو نو مین جواب یہہ ہی کہ معنی ان دونون کا
ایک ہی اسلئے کہ حقیقت محمدی کبھی تعبیر کیے جاتی ہی اُس سے عقل کر کے اور کبھی نور کر کے معلوم ہووے کہ نزدیک
اہل ظاہر کے توحید اور اخلاص رسولؐ کے لئے سب سے برتر ہونے سے آپکا اسلام کہ معنی اسکا وہی ہی سب سے زیادہ
ہی اور اہل باطن کے نزدیک بسبب کمالیت نوریت ذاتیہ کے رسولؐ پورے مسلمان ہین اور دوسرے انبیا بقدر
انکے نور کے مسلمانی رکھتے ہین جب مہدیؑ کہ خاتم الاولیا ہی بسبب باطن خاتم الانبیاؐ ہونے کے پورا مسلمان ہونا
لازم ہی وگرنہ ظاہر و باطن مین مخالفت لازم آتی ہی پس ہمارے امام ع کے فرمان کا یہی معنا ہی کہ اصل اعتقاد اہل
سنت و جماعت ہی اور مسود کے لائے ہوے ہر دو حدیث اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ رسولؐ فرماے ہین ہم انبیا
کو اپنے طرف سے کم زیادہ مت کہو نہ یہہ کہ مجھے کسی نبی پر فضیلت ندین پس مسود کو نہ تفسیر فہمی کا سلیقہ ہی نہ حدیث
کی سند باین علیقہ اللہ کے ساتھ مقابلے کو موجود ہین اور قولہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم الآیہ جو انبیا کی برابری مین
دلیل لایا ہی سراسر خلاف عقل و نقل ہی بلکہ یہہ آیت ہمارے رسولؐ کی افضلیت کی دلیل ہی چنانچہ حسینی مین
لکھا ہی صاحب کشاف آوردہ کہ ظاہر ہست کہ آن بعض پیغمبر ماست کہ مفضل است بعضی انبیا بفضایل بسیار ان فضایل

بی پایان ہیجا نکہ از مطالعہ آیات واحادیث مفہوم ومعلوم میگردد **مثنوی** ہمہ انبیاء در پناہ تو اند ۔ مقیم دربارگاہ تو اند ۔ تو مہر منیری ہمہ اختر اند ۔ تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند ۔ اور اندازہ اسلام کا جو نقل مین مذکور ہی

اس حدیث کے مانند ہی فرمائے رسول رأیت الناس فی المنام یعرضون علی منہم من قمیصہ الی کعبہ ومنہم من قمیصہ الی (دیکھتا ہون لوگون کو خواب مین پیش کئے جاتے ہین بعضون کی قمیص کعبہ تک ہی اور بعضون کی اس سے کم)

انصاف سیاقہ فیجا عمر بن الخطاب وعلیہ قمیصہ فقالوا یارسول اللہ ما اولت ذلک قال الایمان یہہ حدیث بھی صحیح ترین ہی ۔ پس عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص (جو زمین پر گھسٹتی تھی) پس عرض کئے یارسول اللہ کیا معنی ہین آپ اسکا فرمائیے تو ارشاد فرمایا ایمان ۔

بالیقین مبحث مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسعود کا کہنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام ع کا **رجا** عقیدۂ یازدہم الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسعود کو عجب ظلمت گھیری ہی کہ کبھی نور ہدایت کی پرتو بھی اسکو نصیب نہین ہوئی سعدی رح فرماتے ہین **قطعہ** گر نہ بیند بروز شپر چشم ۔ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ۔ راست خواہی ہزار چشم چنان ۔ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ۔ کہین نور حقیقی چھپ سکتا ہی گو کہ اندہون کو نظر نہ آوے حقیقت یہہ ہی کہ مسعود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدۂ دہم مین اسکا اعتقاد بدصاف ظاہر ہوا اور یہہ خادم الفقرا نے نور محمدی سے کل عالم کی پیدائش کے ثبوت پر دلایل قاطع بیان کر چکا پھر اب علمائے ظواہر سے بھی دلیل بیان کئے

جاتی ہی خزینۃ الروایت کی ابتدا کتاب الصلوۃ مین بعد ایک بیان طویل کے یہہ لکھا ہی قال موسیٰ یارب فمن ای شیٔ خلقت روح محمد قال یاموسیٰ من نوری قال یارب فمن ای شیٔ خلقت روحی وروح الانبیاء قال اللہ عزوجل یا موسیٰ لولا محمد ما خلقت روحک ولا روحی ولا روح الانبیاء کلہم اجمعین ۔ (اے موسیٰ اگر محمد کے روح کو نہ پیدا کرتا تو نہ تیرا روح پیدا کرتا نہ میرا روح اور انبیاء کا روح) قال یارب اریدان اعلم ذلک قال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ ارفع رأسک فرفع رأسہ فرأی نور محمد کالکوکب الدری فی وسط انوار الانبیاء فقال یارب ما ہذا النور قال ہذا نور محمد الذی خلقتہ قبل خلقت روحک وروح الانبیاء من نوری ۔ (موسیٰ نے عرض کیا الٰہی یہہ کیا نور ہی فرمایا یہہ نور محمد ہی جسکو پیدا کیا تیرے روح اور انبیاء کے روح سے پہلے) وسیلۃ المصدقین مین خواجہ شیخ سعد الدین حموی رحمہ اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے بھی یون ہی روایت کئے ہین پس خاتم الاولیا جو باطن خاتم الانبیا اور عین نور ذات رسول اللہ ہی پیدائش سب ارواح کی اسیکے روح سے ہوئی شیخ محی الدین ابن عربی کے قول سے جو فصوص کے فص شیثیہ مین لکھے ہین

ثابت ہی قولہ وہذا العلم کان علی شیث ورد وجہ ہو المدد الکل من یتکلم فی مسئلہ ہذا من الارواح ما عدا روح المختار فانہ ہو الذی اکمل قولہ وہذا العلم کان علی شیث الخ (اور یہہ علم جو شیث کو تھا اسکا روح صلعم سے ہی مدد ہوا ہی اور یہہ علم اسی کے پاس تھا جو اللہ کے پاس سے آیا تھا اور یہہ روح صلعم سب ارواح کی سوا اللہ کے خالق کے روح ہی)

لا یاتیہ الا مادۃ الا من اللہ لا من روح من ارواح بل من وجہ یکون المادۃ مجمع الارواح چونکہ شیخ یہان مطلق خالق کہتا ہی کہ روح کا مادہ سوا اللہ کے دوسری کسی روح سے نہین ہی پھر اسکی روح سے یہہ کیونکر ہوا ۔ اسکا مادہ تو نہین ہی

لکھنے سے مراد یہہ ہی کہ ہر دو خاتم کا مین ایک دوسرے کے ہین ورنہ اسی فص مین اوپر لکھتے ہین فمجاء خاتم الرسل من ولایۃ نسبتہ مع خاتم الولایۃ نسبۃ الانبیاء والرسل معہ اسکا بیان باب ہشتم مطلب دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس سے صاف فضیلت خاتم الولایت کی ظاہر ہوتی ہی مگر غرض شیخ نہ کی تساوی فی الخاتمین ہی اور پر اسکی تصریح بھی کر چکے ہین یہان فقط خاتم کرکے بیان کئے اگر تخصیص خاتم الانبیا کی مراد ہوتی باوجود اوپر دونون خاتم کو بیان کر چکے خاتم الانبیا کیون نہ لکھتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سب انبیا کو خاتمین کے نور سے فیضان ہی کہ یہہ اعتقاد اہل سنت کا

ہی تصحیح بھی ایسا ہی موافقت کے بیسوین مبحث مین ہی فی الحدیث الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما وفی یدہ

کتابان مطویان وہو قابض بیدہ علی کتاب فساء الراصحابہ ماہذا الکتابان فقال ان فی کتاب الذی فی یدالیمنی

اسماء اہل الجنۃ واسماء ابائہم وعشایرہم من اول ما خلقہم اللہ الی یوم القیمۃ والذی فی یدالآخر فیہ اسماء اہل النار واسماء

اباءہم وقبائلہم وعشایرہم من اول ما خلق اللہ الی یوم القیمۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ایک روز اصحاب نے رسولؐ کے ہاتھ مین

پیشے دو کاغذ دیکھکر عرض کئے کہ یہہ کیا ہی تو فرمائے سید ہے ہاتھ کے کاغذ مین بہشتیون اور اُنکے قرابت وادون کے

نام ہین ابتداے پیدائش سے قیامت تک اور داہنے ہاتھ مین ویسا ہی اہل دوزخ کے انتہی اور اُسکے بعد شیخ اکبرؒ

سے نقل کیا ہی کہ آپ نے اُسکو حجر اسود مین دیکھا ہی اور کہا کہ اگر کوئی ان کتابون مین کے نام لکھنا چاہے زمین پہ

نہ رہینگے اور اِس حدیث کو امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن سے تیسری اصل مین روایت کئے ہین پس معلوم ہوا

کہ یہہ بتصحیح رسولؐ کے وقت مین بھی ہوچکی ہی مگر وہان نزول کتاب تھا یہان اظہار بیان وحساب ہی کیونکہ وہان

ابتداے احکام ہی اور یہان اُسکا اتمام اسلیئے رسولؐ فرماے کہ مہدیؑ سے دین کمال کو پہنچیگا اور مقبولیت ومردودیت

سے مراد گذشتگون کی نہین بلکہ موجودین وآیندگون کی ہی مگر مقتدی کو منہہ مین لگام بھی دین منہہ زوری نہ چھوریگا

ای منصفو غور دیکھو کہ مسود خود عقیدہ مخالفہ اہل سنت بیان کر رہا ہی نہ ہم **رجا** عقیدہ دوازدہم الخ **ہدایت**

مسود کو ابھی معنے سے اعتقاد کے خبر نہین کیونکہ عقیدہ ایسے امر منسوبہ شرعیہ کو کہتے ہین کہ فقط یقین کے ساتھ متعلق

ہو اور جو امور منسوبہ شرعیہ مباشرت عمل یا اُسکے ترک سے متعلق ہون اُسکو فرعیات وعملیات کہتے ہین ایسا ہی سب

کتب اصول وغیرہ مین ہی اور رویت عمل ہی نہ عقیدہ چنانچہ عبارت عقیدہ شرعیہ کی جو حضرت بندگیسان سید محمد نور

سید الشہداؑ لکھے ہین یہہ ہی ونیز حکم کردہ است ازہر یکی بر مرد وزن طلب دیدار خدا فرض است تا انکہ بچشم سر یا بچشم دل

یا در خواب نبیند مومن نباشد مگر طالب صادق یہہ حکم اس مانند ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین جو کہ عمداً نماز چھوڑا

کافر ہوا اور فرمائے ریاکار مشرک ہی جیسا کہ شداد بن اوس رضؓ نے روایت کیا ہی فرماتے در تا ہوئین اپنی امت کے

شرک اور چھپی شہوت کو تب مین نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ کی امت کیا آپ کے بعد شرک کریگی فرماتے وہ

آفتاب وماہتاب پتھر بت کی پرستش نکرینگے مگر ریا کرینگے اپنے عمل وشہوت مین اور فرمائے ریا شرک ہی پس اگر کوئی

یہودی یا نصرانی کہے واے بر حال محمدیان کہ کوئی مسلمان نظر نہین آتا اُن کے محمد صاحب کے نزدیک بھی سب محمدی کافر

یا مشرک ہین اگر وہ ہمارے دین مین آجاتے تو بہتر تھا کہ یہان فقط ایمان بس ہی عمل کرین یا نکرین ریا کرین یا نکرین

افسوس ہی کہ از نیچا رانده واز انجا ماندہ اسکو جواب تم سے جو طے وہی جواب ہمارے طرف سے تم کو بھی ہی اسکی تفصیل اور

توضیح مسود کی بد خلقی شانزدہم مین بھی آویگی انشاء اللہ تعالی اور سر کے آنکھون سے خدا تعالی کا دیدار دیکھنے مین عموماً اکثر

اکابرین مشائخ قائل ہین یواقیت کے بائیسوین مبحث مین ہی وہ ما مارایتہ فی کتب الصوفیۃ فمن المصحح عبارۃ قدیہ الشیخ محی الدین رض فقال فی الباب الرابع والستین من الفتوحات اعلم انہ لامبنی لمسلم ان یتوقف فی رویۃ اللہ تعالی فی المنام لانہ لاشی فی الاکوان اوسع من عالم الخیال وذلک انہ یحکم بحقیقتہ علی کل شی وعلی مالیس بشی فیصور لک العدم المحض والممتنع والواجب فضلا عن الممکن ویجعل الوجود عدما والعدم وجودا ویریک العلم لبسا والاسلام قبحا والثبات فی الدین قیدا وقال ولیلنا فیما قلنا قولہ تعالی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ووجہ الشی حقیقتہ وعینہ فقد صور الخیال من یستحیل علیہ بالدلیل العقلی الصورۃ والتصویر فعلم ان کلما جاز وقوعہ فی المنام والدار الاخرۃ جاز وقوعہ وتحققہ لمن شاء فی الیقظۃ والحیاۃ الدنیا انتہی وقال ایضا فی علوم الباب التاسع والستین وثلثمائۃ لایصح لانسان قط ان یعبر عن حقیقۃ ما طریقۃ الذوق من غیر تکلیف کرویۃ اللہ عزوجل ابدا واطال فی ذلک ثم قال واذا صح ان العقل یدرک الحق تعالی جاز ان یدرکہ بالبصر من غیر احاطۃ لانہ لافضل للحدث علی محدثہ من حیث الحدوث وانما الفضل من حیث الصفات الجمیلۃ ومن قال ان الحق تعالی یدرک عقلا ولایدرک ابصرا فقد اعاب لاعلمہ بحکم العقل ولا بحکم البصر ولا بالتحقیق علی ما ہی علیہ وذلک کالمعتزلۃ فان ہذہ رتبتہم خلاصہ اس تمام عبارت کا یہہ ہی مصنف یواقیت نے کہا کہ سب کتب صوفیہ مین جو مین نے دیدار سر کے آنکھون سے اور خواب مین ہونے مین دیکھا ہون فصیح تر عبارت شیخ محی الدین رض کی دیکھا کہ انہون نے لکھا ہی ہر شی جو اسکا دیکھنا نیند مین اور آخرت مین جواز ہی ہوشیاری مین اور دنیا مین بھی جواز ہی کہ خواب مین کبھی اُسکا بھی نظر آتا ہی اور جسنے کہا عقل سے اللہ تعالی پایا جاتا ہی حس بصر سے یعنے سر کے آنکھون سے نہین نظر آتا ہی پس وہ بازی گر ہی اسکو پہچانتا نہین کہ کے عقل حکم کرتی ہی اور صاف نظر آتا ہی کہ اُسکو علم حقایق سے پہچانتا نہین کہ وہ حقیقت کیسی ہی اور وہ مانند معتزلہ کے ہی پس سچ ہی کہ یہی انکا مرتبہ اگر کوئی کہے کہ رسول فرمائے ہین ہرگز نہ دیکھیگا کوئی اپنے رب کو مرنے تک تو اسکا جواب یواقیت کے اسی مبحث مین شیخ اکبر سے یہہ لکھا ہی قال ایضا فی الباب الثامن والتسعین ومایۃ اذا اراد اللہ عزوجل ان یری عبدا من عبیدہ نفسہ تعالی فلابد من فناء العبد عن شہودنفسہ عند التجلی وتجرد الروح وتسمی یُرئی ربہ کما تراہ الملایکۃ ثم اذا اراد الحق تعالی ان ینعم عبدہ بلذۃ رویتہ ومشاہدتہ فلابد من ارسال الحجاب فیقع التلذذ للشاہد یعنے جب اللہ تعالی کسی بندیکو اپنی ذات کے دکھانے کا ارادہ کرتا ہی پس ضرور ہی بندیکو اپنی ذات کے دیکھنے سے فنا کہ تجلی کے وقت روح مجرد بنجاوے اور ایسے وقت اپنے رب کو دیکھتا ہی جیسا کہ دیکھتے ہین اسکو فرشتے اس دیکھنے کے بعد جب اللہ تعالی اپنی نعمت دیدار کا لذت بندے کو دکھانا چاہے تو

پسر دہ چھوڑ تا ہی پس لذت دیکھنے والے کو ہو تا ہی - اگر کوئی کہے کہ حدیث مین آیا ہی خلق مین اور اللہ تعالی مین ستر ہزار پردے ہین اگر اٹھاوے اُسکو تو جل جاوے پس شیخ رض سے یہ واقعیت کے اسی مبحث مین یہہ جواب لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب الثامن والسبعین ومایۃ ان صورت نظر الحق تعالی الی العالم انہ ینظر الیہ بعین الرحمۃ لا بعین العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لہذا ثبت العالم معہ تعالی عند الرویۃ ولو انہ تعالی ینظر الی العالم بعین العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لاحترق العالم کلہ بسبحات وجہہ کما مر آنفا فی الحدیث قال وہذہ الرحمۃ ہی عین الحجاب الذی بین العالم وبین السبحات المحرقۃ فہی کالماء الذی اخبر الشارع ان الحق تعالی کان فیہ قبل ان یخلق الخلق واکثر من ذلک لایقال خلاصہ اسکا یہہ ہی اللہ تعالی عالم کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی کہ یہی رحمت مراد پردے سے ہے یعنے ستر ہزار طرح سے رحمت کرتا ہی اگر اپنی جلالیت کی نظر سے دیکھے یقین ہی کہ جل جاوے یہی مراد حدیث کی ہی اور یواقیت کے اسی مبحث مین لکھا ہی فان قیل فہل تکون الرویۃ للمومنین بباصر العین کما فی الدنیا ام تکون بجمیع البدن فالجواب کما قالہ الشیخ تقی الدین ابی المنصور ان رویۃ المومنین ربہم فی الآخرۃ تکون بجمیع اجسادہم وذلک لکمال النعیم الابدی فلا تقیید رویتہم لہ تعالی بباصر العین بل کلہم ابصار خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی پوچھے مومن جیسا دنیا مین اللہ تعالی کو آنکھون کی بینائی سے دیکھتے ہین آخرت مین بھی ایسا ہی دیکھینگے یا سراپا آنکھ ہو جائینگی تو شیخ تقی الدین کا جواب لکھا ہی کہ کہا سراپا آنکھ ہو جائینگی کیونکہ یہہ کمال نعمت ہی اور لکھا ہی فان قلت فکیف ثبت موسی لسمع کلام اللہ تعالی ولم یثبت لہ رویۃ فالجواب کما قال الشیخ رض فی الباب الخمسین وماربع مایۃ انہ انما ثبت لسماع کلام اللہ تعالی لان الحق تعالی کان سمعہ عند النجوی یعنی موبیدا ومقوبا لسمع موسی ع لانہ محبوب للہ تعالی بلاشک وقد اخبر الحق تعالی انہ اذا احب عبدا کان سمعہ وبصرہ الحدیث لکن قد یجمع اللہ تعالی لمن شاء فی ہذا المقام الصفات کلہا وقد یعطیہ بعض الصفات علی التدریج شیئا بعد شیئ فلذلک صعق موسی عند التجلی اذ لم یکن الحق تعالی ببصرہ ذاک فلو انہ تعالی ایدہ بالقوۃ فی بصرہ کما ایدہ بہا فی سمعہ لثبت للرویۃ کما ثبت لسماع الکلام اذ لا طاقۃ للمحدث علی رویۃ الحق تعالی الا بتائید الہی انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کہا جاوے کہ موسی ع کلام الہی سنے اور ثابت رہے اور دیدار دیکھ کر کیون بیہوش ہوے تو شیخ رض یہہ جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بندے کو جب دوست بناتا ہون اسکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہون لاکن صفات کبھی ایک کے بعد ایک حاصل ہوتے ہین اور کبھی سب ایک وقت حاصل ہوتے ہین اسوقت موسی ع کو صفت بصارت حاصل نہ تھی اسلئے ثابت نہ رہے کیونکہ بجز تائید الہی کے حادث کو طاقت اللہ تعالی کے دیکھنے کی نہین انتہی یواقیت مین ہی اگر

کیا جاوے کسی نبی نے سوال رویت کا نہین کیا مگر موسیٰ نے بسبب زیادتی شوق کے اور ہمارے محمد کو سب سے زیادہ
شوق تھا تو شیخ کا یہہ جواب ہی جو تین سو اکیاسی ویں باب مین فرمایا فلما سلک مقام الادب لقوۃ تمکینہ حفظ اللہ
تعالی علیہ المقام حتی دعاہ تعالی الی رویۃ ملبسان جبریل ع وارسل لہ برراقا یرکب علیہ تشریفا لہ علی موسی فعلم ان موسی
ما منع من الرویۃ الا لکونہ سارا لہا عن غیر وحی الٰہی و مقام الانبیا یقتضی المواخذت بالذرات فلذلک کان الجواب لہ
من ترانی من سوالہ الرویۃ ثم انہ تعالی استدرک استدراکا لطیفا لما علم ان التادیب بلغ حدہ فی موسی من حیث
سوالہ الرویۃ بغیر امر من اللہ تعالی قال لہ تعالی ولکن انظر الی الجبل فاحاکہ علی الجبل فی استقرارہ عند التجلی حیث کان
الجبل من جملۃ الممکنات فلما تجلی سبحانہ تعالی للجبل و ہو محدث متدک الجبل لتجلیہ علم کل عارف ان الجبل لا رأی ربہ وان الرویۃ
ہی التی اوجبت لہ التدکدک و من قال لبعض المحققین اذا جاز ان یکون الجبل رأی ربہ فما الذی لموسی ع ان یری ربہ فی
حال تدکدک الجبل و یکون وقوع النفی علی الاستقبال والآیۃ محتملۃ فکان الصعق لموسی قایم مقام التدکدک للجبل ثم
لما وقع التجلی للجبل وانذک علم موسی ع انہ وقع فیما لم یکن ینبغی لہ سوالہ وان الحامل لہ علی ذلک کثرت الشوق فقال تبت
الیک وانا اول المومنین یعنی بوقوع ہذا التجلی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہمارے رسول نہایت ادب سے سوال نہین کیے
اگرچہ قرب آپکا موسیٰ سے زیادہ تھا اسلئے اللہ تعالی جبرئیل ع کے ہمراہ براق بھیجکر بلایا اور دیدار بتایا موسی ع بغیر وحی
سوال کرنے سے انکو جب اپنے حد تک مواخذہ پہنچ گیا کہ یکلیم انہون نے دیدار کا سوال کیا تھا تب اللہ تعالی بطریق حوالہ
فرمایا کہ پہاڑ طرف نظر کر اور بعض محققون نے کہا ہی کہ پہاڑ کو دیدار ہوا موسیٰ کو کیا حالانکہ ہوئی کیونکہ نفی زمانہ استقبال
مین واقع ہی بیہوش ہونا موسیٰ کا پہاڑ کے رگڑے جانے اور نرم ہونیکی جگہہ پر ہی اور علم موسیٰ کا جو نرم ہو گیا یعنے
انکی بیہوشی کو یہی سبب تھا کہ اسوقت انکو طلب دیدار کا حکم نہوا تھا پس موسیٰ بسبب واقع ہونے اس امر جواز
کے کہنے کہ مین اپسر اول ایمان لانیوالا ہون اور علی خواص سے اسکے نیچے لکھا ہی فما سال موسیٰ الا ما یجوز لہ السوال
فیہ ذوقا و نقلا لا عقلا لان ذلک من محالات العقول یعنی موسیٰ دیدار کا سوال دینا مین بچشم سر ذوق اور نقل سے
یعنے خدا کے حکم سے جواز ہونے کے سبب کیے ہین کیونکہ یہہ از روے عقل محال نظر آتا ہی اور یہہ بھی علی بن وفا سے
لکھا ہی کہ کہتا ہی من اعجب الامور قولہ تعالی لموسی ع لن ترانی ای مع قوتک کونک ترانی علی الدوام ولانشعربان
الذی تراہ ہو انا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ موسیٰ کو لن ترانی کا حکم یون ہوا کہ اللہ تعالی فرماتا ہین جیسا ہون ویسا
ندیکھیگا تو مگر اپنی قوت کے موافق ہمیشہ دیکھیگا اور لکھا ہی فان قلت ما ہی وجہ جامع بین قول من اثبت رویۃ
الباری ہ بین قول من نفاہا فالجواب نعم کما قالہ الشیخ فی الباب الثامن والخمسین وخمس مایۃ ولفظہ ان الجامع بین

من اثبت رویۃ اللہ عزوجل وبین من انکرہا وقفنا ہان من اثبت ما اثبتہ علی قدر وسع العبد ومن نفاہا اراد ان حجاب العظمۃ مانع من رویۃ حقیقۃ الذات وکل من لا یحیط بشئی کانہ ما رآہ مع انہ رآہ انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی اگر کوئی کہے کہ بعضون نے دیدار دنیا مین دیکھنا منع کیا ہی بعضون نے ثابت کیا تو شیخ رحمہ فرماتے ہین نے دیدار دنیا مین دیکھنا ثابت کئے ہین سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو نفی کئے ہین انکا ارادہ یہ ہی جیسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا جب نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے پر ہی اور لکھا ہی فان قلت فہل تتفاوتون فی الآخرۃ کما تتفاوتون فی الدنیا فالجواب نعم فان تفاوتہم فی الآخرۃ فرع عن تفاوتہم فی الدنیا وقد قال الشیخ فی الباب الحادی والثلاثین وثلثمائۃ اعلم ان رویۃ المومنین ربہم فی الآخرۃ تابعۃ لاعتقادہم الذی کانوا علیہ فی دار الدنیا انتہی کل احد تمرۃ ما یعتقدہ فرد بہم علی قدر علمہم باللہ تعالی وعلی قدر ما فہموہ ممن قلدوہ من العلماء وکما انہم متفاضلون فی النعیم واللذت فمنہم من حظہ من النظر الی ربہ لذۃ عقلیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ نفسیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ حسیۃ خلاصہ اسکا یہہ کہ جیسا دنیا مین مومنونکو دیدار الٰہی نہ دیکھنے مین اعتقاد متفاوت ہی ویسا ہی آخرت مین تفاوت ہی کہ شیخ کہتے ہین بعضے فقط عقل کی سمجھ سر سکا دیدار کا لذت دیکھینگے اور بعضے ذاتی لذت اور بعضے بطور حس کے یعنے آنکھون کی دیدہ سے پس اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخص المومنین اہل سنت جو اولیاء اللہ ہین سب اللہ تعالی کا دیدار دنیا مین سر کے آنکھون سے دیکھنے کے قایل ہین اور مسود اعمی کا قول اتفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی عذب من کذب اور حقیقت مہدویون کی قیامت کے روز موافق قولہ تعالی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم الآیۃ کے اور قولہ تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیہ کے ہوگی اور مسود کے ساتھی وتوابع موافق قولہ تعالی ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کے مسود کی تلاش کرینگے **رجا عقیدہ سیزدہم**

ہدایت مسود اسکو بھی عقیدہ بسبب نادانستگی مقرر کیا وگرنہ ذکر بھی فرض علمی ہی بہرکیف بعضون کے نزدیک بہر حکم موقت ہی کہ امام ع اپنے حضوری مومنونکو خاصۃ فرمائے ہین چنانچہ اصحاب کو رسول بھی عمل مین ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ کہے فرمائے رسول سچ ہی کہ تم ایسے زمانے مین ہو جو چھوڑ تا ہے حکم کے دسوین حصے کو ہلاک ہوا پیچھے آویگا ایک زمانہ جو عمل کرے ان سے حکم کے دسوین حصے کو تو چھوٹا روایت کیا اسکو ترمذی نے ۔ اسی لئے بندگیسان سید محمود خاتم مرشد اپنے وقت مین فرمائے ہین کہ تکو سلطان الیل سلطان النہر کی حفاظت کر نابس ہی اور بعضونکے

نزدیک یہہ حکم تہدیدی ہی اور ایسے شرک ونفاق کے حکم آیات وحدیث مین بہت وارد ہین اُس شرک ونفاق سے
نفاق متعارف شرعیہ مقصود نہین چنانچہ قولہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ترجمہ اور جو کہ فرمانبردار
نہون اسکے جو اتارا اللہ تعالی پس وہ گروہ کافرہین اور فرمایا جل جلالہ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا ترجمہ کیا پس
وہ ہی مومن مانند اسکے جو گنہگار ہی۔ اور رسول فرمائے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ترجمہ جو کہ چھوڑا نماز کو عمدا
پس سچ ہی کہ کافر ہوا۔ اور فرمائے رسول لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ترجمہ نہین زنا کرتا ہی زانی جبکہ
وہ زنا کرتا ہی اور وہ مومن رہے اور رسول فرمائے ہین عن عمر بن الخطاب رض عن النبی ص قال انما اخاف علی ہذہ
الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور رواہ البیہقی فی شعب الایمان پس مسود اعتقاد اہل سنت کا یہہ ہی الخ جو لکھا
علط ہی کہ مسود کو حقیقت واقسام سے کفر وشرک ونفاق کے خبر نہین ہی وگرنہ خود رسول مشرک ومنافق اور کافر
فرمارہے ہین جیسا عقیدۂ دوازدہم مین بھی گذرا کہ وہ بھی اسی کے مانند ہی اور بعضون کے نزدیک یہہ شرک ونفاق
وکفر مراد ہی وخفی ہی شاہ شرف الدین یحیی منیری مکتوب نہم مین فرماتے ہین بدانکہ شرک نزدیک این طایفہ بردو نوع
است اسکے نیچے اسکی تفصیل بیان کئے ہین اندیشہ طوالت سے اتنے پر ہی اقتصار ہوا اور اسکا بیان مسود کی بدعتون
دہم وشانزدہم مین بھی بوضوح ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ہمارے بیان رج حفاظت سلطان اللیل وسلطان
النہار جاری ہی بلکہ اکثر فقیرون کو ذکر دوام حاصل ہی اور بعض عوام مومنین کو بھی لاکن ضرور ہی کہ ذکر کو اخفی
لازم رکھے کہ ذکر خفی سے بسہولت تمام وصول مقام ہی پس ثابت ہوا کہ نزدیک خدائے لم یزلی تعالی شانہ
اور محمدی اور محمد مہدی علیہما السلام کے مہدوی مسلمان باایمان ہین اور مخالفین انکے تابع نفس وشیطان
رجا عقیدۂ چہاردہم الخ ہدایت اللہم احفظنا عن لسان الجہلۃ معلوم ہووے ترک شغل واراد ۂ دنیا
وما فیہا داخل عملیات ہی نہ اعتقادیات جیسا مسود کے عقیدۂ دوازدہم کی ثبوت مین معلوم ہوا اگر کوئی کہے کہ ترک
دنیا کے دخل دوزخ کا اعتقاد تمہارے یہان فرض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جیسا حرام کو حلال جاننے والے
کے لئے اعتقاد دخل دوزخ فرض ہی ویسا ہی یہہ بھی ہی رسول فرمائے ہین کہ دنیا اہل آخرت پر حرام ہی اور
آخرت اہل دنیا پر حرام الحدیث اور مشکات کے باب الامر بالمعروف مین مسلم سے روایت ہی کہ میرے رسول ص
مر کر مرے ہوے بکرے پر گذرے اور فرمائے کیا تم مین کوئی دوست رکھتا ہی کہ اسے ایکدرہم کو خریدے تو
صحابون نے عرض کئے ہم اسے کسی صورت دوست نہین رکھینگے فرمائے قسم اللہ تعالی کی ہی کہ دنیا اللہ تعالی
کے پاس تمہارے لئے اس سے کمتر ہی اور کیمیا سعادت کے رکن سوم کی اصل نجم مین امام محمد غزالی رح فرماتے

ہین گفت بینے رسول گرہی بیایند روز قیامت کہ کردار ہای ایشان چون کوہ ہای تہامہ بود ہمہ را بدوزخ فرمیفرستند
گفتند یارسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند و روزہ دارند و شب نیز بخواب باشند لیکن چون ازدنیا چیزی
پیدا آید دران جہند و اسکے بعد فرماتے ہین گفت دل ہیچ گونہ بنیاد و دنیا مشغول مدار یدا ز ذکر دنیا ہی کرتا بدوستی
وطلب آن چہ رسد اسی لئے مولانا روم فرمائے ہین بیت اہل دنیا کافران مطلق اند ۔ دایما در حق حق و در
بق بق اند ۔ اور مسود کی بدخلقی دہم و شانزدہم مین اسکا بیان مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی کیونکہ مسود ترک
دنیا پر جو یہان اعتراض کیا ہی اسکو اپنی بدخلقی شانزدہم مین تفصیلا لکھا ہی اور بدخلقی دہم کا حوالہ یہان بتایا
مثل ہی دروغ گورا حافظہ نباشد اور مسود کا یہہ مقولہ کہ اپنی طرف سے تمام کتاب مین انکی تکفیر الخ تکذب صریح
ہی کہ ابتداے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تضلیل کی ہی دلیل فضیح ہی ہر مصنف اسی سے اسکا جھوٹ سمجھ سکتا
ہی اگر یکدو مقام ہون بیان کیا جاتا علی الخصوص اسی بحث مین نظر کرین کہ ہمارے ائمہ کے مصدقین کو کہ موافق فرمان
امام ہ کے جو مین بیان کلام اللہ و حدیث رسول اللہ ہی مشغول و مرید دنیا نہین ہین کفر و شرک و نفاق سے منسوب
کردیا مگر ضرورت کے موافق کسب حلال کرنا اور اسباب دنیا رکھنا دلیل شغل و ارادہ دنیا نہین کیونکہ مرید و مشغول دنیا
وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہہ تو دینداری کے لئے اپنا جان دینا بہت بہتری سمجھتے ہین چہ جاے کہ مال
واسباب وغیرہ اور مسود کا یہہ مقولہ بخلاف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی فاوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوٰۃ الدنیا و ما عند اللہ خیر و ابقی اور فرماتا ہی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اور فرمایا ہی
من کان یرید الدنیا نؤتہ منہا الآیۃ اور کیمیاے سعادت کے تیسرے رکن کی چوتھی اصل مین ہی
عبد الرحمن بن عوف کے انتقال کے بعد بعض اصحاب کہنے لگے کہ انکی مالداری پر بھگو انکے خاتمے کا قدر ہی کیا الحدیث
کہے کہ سبحان اللہ تعالی کیا کہتے ہوا سنے مال حلال کمایا اور نیک کامون مین صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی
اسکے حسن خاتمے مین کیا شک ابو ذر رضہ یہہ سنتے ہی اونٹ کی ہڈی لئے کعب کو مارنے دوڑے اور کعب بھاگ کر
عثمان رضی کی پناہ لئے ابو ذر رضہ کہنے لگے رسول سے سنا ہون مالدار سب کے آخر جنت مین جائینگے مگر وہ جو اپنے داہنے
سیدہے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھ کو احد برابر سونا دیوین ایسا صرف کرون کہ میرے پیچھے
دو قیراط باقی نرہے جب رسول ایسا فرماوین تو یون کہنا سو جھوٹا ہی پھر دوسرا کوئی صحابیون سے اسکا جواب نہ دیا
انتہی ملخصا عبد الرحمن رضی کہ عشرہ مبشرہ مین داخل ہین انکو مال موجب نقصان ہو چہ جائیکہ دوسرا اور رسول فرمائے کہ ایک
شخص مال حلال سے کمایا اور نیک کام مین صرف کیا اسکو بھی بہشت مین جانے نہ دینگے کہینگے کہ شاید کہ طہارت مین تقصیر

کیا ہو یا رکوع یا سجود یا کسی شرط مین اور جب وہ سب برابر کیا ہو کینگے کہ گھوڑے پوشاک وغیرہ پر نخوت کیا ہو یا
کسی یتیم و بیوہ کی کا حق ادا نہ کیا ہو پھر حقدار اسکو پکڑینگے اور حساب حقداروں کا اور مال کے شکر کا شروع ہوگا
انتہی خلاصتاً اور قولہ تعالی خذ منہم الآیۃ کا معنی یہہ ہی لیے مالون سے اُن کے صدقہ کہ پاک کرے انکو وہ صدقہ اور
رحمت کر اُن پر سچ ہی کہ انکو تیری رحمت موجب آرام ہی اس آیۃ سے مال کی پاکی کہان ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کہ اسکے سبب حاصل ہوئی اسی لئے حکم ہوا کہ رحمت کر تا موجب آرام ہو دگرنہ مال کے سبب کی ایذا موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا بُرا پنا ثابت ہی گو کہ حلال بھی ہو اور تکالیف مشروعۂ مسلمانون کے لئے ہین نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرماتا ہی ویسیل المومنین بلا احسنا اسی لئے رسول
ہین عفیف دنیا ہی اللہ تعالی کی نگرانی کی طاقت کے برابر اور اپنے ما ہین والدین ہی موصوف ہیں فرماتے ہین کہ تمھارے پر مین فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اِس سے ڈرتا ہون کہ تم پر دنیا کو ہمین جیسا تم سے اگلون
پر اور ہلاک ہو تم جیسا تم سے اگلے ہوئے اِس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسقدر دنیا کا مال زیادہ ہوگا اتنی عاقبت
کی کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالی سے اسی لئے رسول عبدالرحمن بن عوف رض سے فرماتے کہ تو میرے سب
اصحابون کے پانسو برس بعد جنت مین بمشکل جائیگا بلکہ حدیث صحیح مین آیا ہی سلیمان بطفیل اس دولت دنیوی کے
سب انبیا سے پانسو برس بعد جنت مین داخل ہونگے بااین فرمان ہمارے امام کا یہہ ہی کہ مرید و شاغل دنیا
یعنے دنیا کی دوستی رکھنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دیوے کافر ہی اور جب دنیا کا کہ یہہ بات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسود کہتا ہی کہ مال پاک اور حلال ہی این کجا و آن کجا جسکو کسی کے کلام کا معنی معلوم نہو پھر کیا خاک
اعتراض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا و اہل دنیا بدلایل کتاب و سنت دلیل یازدہم اور مسود کی بدخلقی
دہم مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی رجا عقیدہ پانزدہم الخ ہدایت ترک وطن اور اختیار صحبت عالم ہی
یا عقیدہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدہ دوازدہم کے جواب مین لکھ چکے پس جسکو عمل اور
عقید یکا فرق معلوم نہو دقایق علم و حقایق سلوک کیا خاک سمجھیگا کہ مہدی کا کام فقط بیان معارف اور حقایق علم
سلوک ہی اگر کہے اعتقاد اسکی فرضیت کا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ فرع اور جزو اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر قطعی
الثبوت کو فرض جاننا نہ یہہ کہ اسکی ہر فروع کے ساتھ یک عقیدہ ماننا مگر تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیہ سے
یون ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون
خبیر الایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم فضل اللہ المجاہدین باموالہم

والمفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجت منہ ومغفرة و رحمة وکان اللہ غفورا رحیما ان الذین توفہم الملائکة ظالمی انفسہم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعة فتہاجروا فیہا فاولئک ماوہم جہنم وساءت مصیرا اسکے نیچے بیضاوی اور مدارک مین لکھتے ہین المجاہدون الاولون من جاہد الکفار والآخرون من جاہد نفسہ وعلیہ قولہ رجعنا عن الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر یعنے مجاہد وہ ہین کہ کافرون من جنگ کرین اور دوسرے وہ ہین کہ اپنے نفس سے جنگ کرین اور اوپر زبان رسول اللہ کے یہی ہم نے پھیرے ہین جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف جہاد دو مقرر ہوئے ہجرت بھی دو ثابت ہوئے کہ مدارک مین لکھے ہین وفی الآیة دلیل علی وجوب الہجرة من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامة دینہ وعن النبی من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنة وکان رفیق ابیہ ابراہیم ومبیہ محمد یعنے جنگ کفار کے ساتھ مجاہدہ ہی دار حرب سے دار اسلام کی طرف ہجرت واجب ہی اور جنگ نفس کے ساتھ مجاہدہ ہی جہان کہ اپنے دین کے خلل کی صورت نظر آوے وہان سے ہجرت کرکے جس زمین پر کہ اپنے کو امن ہو اور اپنا دین بچے جانا واجب ہی کہ جسکے سبب سے دخول جنت یون واجب ہی کہ ابراہیم ؑ اور محمد ؐ کا رفیق ہوتا ہی پس اللہ تعالی جس ہجرت کا ذکر کیا اور رسول اسکے عامل کے لئے جنت مین اپنا اور ابراہیم ؑ کا رفیق فرماے اور اکابرین مفسرین اسکے وجوب پر اس آیت کو دلیل گردانے رہبانیت ہو جاوے اور ایک شخص واہی کا کلام جو ان سب کا مخالف ہی عقیدہ سنیہ ہذا سراسر غلط ہی اور رسول ؐ کو ہمیشہ مراتب ادنی سے درجات اعلی طرف انتقال تھا نہ اعلی سے ادنی طرف پس جو ہجرت کہ جہاد اکبر سے متعلق ہی بطریق اولے فرض ہوئی بلکہ رسول ؐ فرمائے ہین گنا ہونکو چھوڑا سو مہاجر ہی اور خالصا للہ تعالی کی اطاعت کے لئے نفس سے جہاد کیا سو مجاہد ہی پس سب مہدوی عورت مرد امیر فقیر بوڑہا جوان مہاجر و مجاہد مرتے ہین اور بہشت مین ابراہیم ؑ اور محمد ؐ کی خدمت مین رہتے ہین کہ یہی خاص سنت و جماعت ہین افسوس ہی مسود کو کہ نہ حدیث سے خبر ہی نہ تفسیر ہی سے اثر کیونکر نہ رہبانیت وہ ہی کہ حلال کو ترک کرے چنانچہ ایک وقت رسول ؐ احوال قیامت بیان کرنے سے چند اصحاب کہ انمین صدیق مرتضی ابن مسعود مقداد ابوذر سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے اتفاق کئے کہ آج سے گوشت اور چکنا اور لباس اور عورتون کی صحبت اور سونا چھوڑ کر ہر رات خدا کی عبادت اور ہر دن روزے مین رہین اور خلوت اختیار کرین رسول ؐ یہہ سنکر فرمائے یہہ سب کام مین کرتا ہون تمکو میری اتباع ضروری اور تمہارا تقرر رہبانیت ہی چنانچہ اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ الآیہ نہ یہہ کہ اللہ تعالی فرمایا اور رسول اسکے عامل کو جنت کی بشارت دے رہبانیت ہو جاوے اور صحبت کی فرمنیت اس آیت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ترجمہ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تو ڈرو اللہ تعالی سے اور رہو ہمراہی مین صادقون کی پس اللہ تعالی مومنونکو حکم کرتا ہی اور امر عبادت مین مکلف کے لئے فایدہ وجوب کا دیتا ہی مسلم الثبوت مین حکم کے باب مین ہی وہو عندنا خطاب اللہ المتعلق بفعل المکلف اقتضاء او تخییرا ترجمہ وہ ہمارے نزدیک اللہ تعالی کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کرکے اور صحت ایسی عبادت ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی قل یا عبادالذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ترجمہ بولو ای محمدؐ ای بندو جو ایمان لائے ہو تو ڈرو اللہ تعالی کو کہ تمہارا پروردگار ہی انکو جو نیکیان کرے اس دنیا مین بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ وفا ہوگا مگر صابرونکو انکا بدلہ بیحساب اسکے نیچے مدارک مین لکھے ہین قیل لہم فان ارض اللہ واسعۃ وبلادہ کثیرۃ فتحولوا الی بلاد اخری واقتدوا بالانبیاء والصالحین فی ہجرتہم الی غیر بلادہم لیزدادوا احسانا الی احسانہم وطاعۃ الی طاعتہم ترجمہ کہا گیا انکو یعنے مومنون کو سچ ہی کہ اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہین پھر دوسرے ملک طرف اور اقتدا کرو انبیا اور صالحون کو اون کی مہاجرت مین جو اون کے ملکون کے سوائے ہونا کرزیادہ تر ہون نیکیان تمہاری نیکیون پر اور بندگی تمہاری بندگیون پر ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے لا یہتدی الیہ حساب الحساب یعنے رستہ نہین اسکی طرف گنتی کو اور حسینی مین معالم سے نقل کیا ہی انکا اجر ایسا بیحساب ہی کہ قیامت مین دیکھنے والے آرزو کرینگے اگر اس صحبت مین ہمارا گوشت قینچیون سے کترے جاتا بہتر تھا فاما عجوبہ یہ ہی کہ امام اپنی صحبت سے باز رہنے والون کو حکم نفاق کئے ہین اور مسود اسکو عام مقرر کیا پھر اس کج فہمی پر قرآن کی معنی مین دم مار رہا ہی اور ہمارے یہان احتیاطا یہہ دستور ہی جو شخص تارک دنیا نہین مرتے وقت بہوشیاری تمام ترک دنیا کرکے سر سب عبادتون کا ہی کرکے اپنے مکان سے مسجد کو ہجرت کرتا ہی تا دم حیات اپنے مرشد کی صحبت مین رہتا ہی لاکن مسود انکو اپنے پر قیاس کیا المرء یقیس علی نفسہ رجا عقیدہ شانزدہم الخ ہدایت نعوذ باللہ من شر الکاذبین والمفترین عقیدہ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو دی فرض کیا ہی اسی ظاہر ہی کہ ہمارے امام فرمائے ہین مین بندہ اللہ تعالی کا اور تابع محمدؐ کا ہون اور عبارت مذکورہ کے ما بعد مفصل المقصود بندہ سید خوندمیر الخ جو عقیدہ شریفہ مین ہی اسمین چوری کرکے جس عبارت سے خلاصہ کلام حاصل تھا اتنا اگر عند اللہ ماخوذ گردد تک لکھی ہی وہ عبارت متروکہ مسود یہہ ہی واو ذات خویش را بامر خدا بمہد ویت اظہار کرد و بر ثبوت مہد ویت حجت از خدا و کلام خدا و بموافقت رسول بیاورد و اسکے بعد اسی عقیدے مین

۲۱

پس نہ باقی رہیگا اسکے وقت مگر خالص دین رائے سے یعنے خدا و رسول کا حکم صاف صاف بیان کریگا کہ ہمین
شک نہین اور حکم مہدیؑ کا بہت حکمون مین علما کے مذہب کے مخالف رہیگا اسلئے مہدیؑ سے علما کشیدہ رہینگے

اور لکھا ہی فهم فشاذ ان متبع لامتبوع دانه معصوم فی حکمه اذ لا معنی للمعصوم فی الحکم الا انه لا یخطی و حکمه رسول لا یخطی فانه
یہ سب کا ہی ہے کہ مہدیؑ کی رسول کی اتباع کرینگے اور آپ خود کچھ نہ کہینگے کیونکہ معصوم ہی ہے اور حکم معصوم کا ہی ہے اور حکم رسول کا بھی ہے

لا یخطی عن الهوی الا وحی یوحی و قد اخبر عن المهدی انه لا یخطی و جعله مقفیا بالانبیاء فی ذلک الحکم اور لکھا ہی فانه
یہ بھی لکھا ہے کہ مہدیؑ خطا نہ کرینگے کیونکہ وہ خود ہی ہے کہ رسول مہدیؑ سے خبر دیتے ہین کہ وہ خطا نہ کرینگے اور مہدیؑ کو رسول خدا کے پیچھے

سلک فی حدیث او حکم رجحوا الیه فی ذلک فخرجوا بالاسم الخ فقط و مسافهة اور لکھا ہی و علماء هم قال و علماء هم
پیروی کرینگے یا حکم مین جس چیز کی طرف رجوع کرینگے اور جسکو اختیار کرینگے اور مہدیؑ کے نام سے خروج کرینگے اور مہدیؑ کے علما

النبی نص علی احد من الائمة بعده ان یقع واقعة و لا یحیل الا المهدی خاصة فقد مهد له العصمة فی خلافته و اذا کان
نبی نے کسی امام کی نسبت نہین فرمایا کہ اگر کوئی واقعہ ہو تو اسکو مہدیؑ کے سوا کوئی حل نہ کریگا پس مہدیؑ کے لئے عصمت ثابت ہوئی اور جب

کما سمعت الدلیل العقلی معصمت رسول اور مصنف نے ایک سوال کے جواب کے طور پر اسی بحث مین لکھا ہی
مہدیؑ کے لئے عصمت ثابت کرنے کی دلیل عقلی ہے جسکو ہم نے اوپر سنا یعنی رسول کی عصمت کی دلیل عقلی ہے

فانه معصوم من الزلل و القیاس فی الدین اذ القیاس من لیس منهم اب احادیث و اقوال متقدمین سے ثابت ہوا
کہ مہدیؑ معصوم ہین (اور دین مین قیاس سے دین مین اسلئے کہ قیاس اوس شخص سے ہوتا ہے جو خود ہی ہدایت پر نہ ہو)

کہ مہدیؑ سے دین کمال کو پہنچیگا اور مہدیؑ قایم مقام رسول کے ہین اور جو حکم کہ مہدیؑ کرے اگر آپ ہوتے وہی
حکم کرتے اور ضروری کہ علما مہدیؑ سے پیچھے رہین اور مہدیؑ خطا سے معصوم ہین اور نبی متبع ہین اور حکیم خدا کے

کچھ کہنے والے نہین کیونکہ قیاس اور رائے اسکے واسطے ہی جو نبی نہو اور مہدیؑ کا کام ہی کہ اپنے آگے کے
اختلافات کو جو مجتہدون اور علما وغیرہ مین ہوا ہی اٹھا دیکر خاص رسول کے پیروی پر دین خالص بنا دے

یہہ خلاصہ اوپر کے حدیثون اور عبارتون کا ہی دیسا ہی جن احکام کو کہ مفسرین محدثین مجتہدین کتاب و سنت سے
نا سمجھ کر چھوڑ دئے یا اختلاف کئے ہمارے امام مراد اللہ و مراد رسول اللہ تعالی جل شانہ کی اور رسول کی

تعلیم اور تحقیق سے بیان فرمائے نہ یہہ کہ اصل کتاب و سنت کو ہی منسوخ کئے کہ جسکو شرع تازہ کہا جاوے

ہم مسودے پوچھتے ہین کہ مہدیؑ ائمہ اربعہ سے کسی کی اتباع کرنا ضروری یا آپ ایک مذہب خاص رسول کی
اتباع سے ایجاد کرنا اگر کہے کہ کسی امام کی اتباع ضروری تو سراسر مہمل ہی کہ جسکی عصمت رسول کے فرمان سے ثابت

ہو وہ اتباع مخطی کی کرے اگر کہے کہ وہ ایک امام کے مذہب کو صحیح رکھیگا یہہ مہمل تر ہی کیونکہ دوسرے ائمہ
جو امام مقبول کے مخالف ہین انکو بالکلیہ مخطی ٹھہرانا لازم آتا ہی کہ مجتہد کسی امر مین مخطی اور کسی مین مصیب نہ ہا

اگر کہے کہ ایک تازہ مذہب رسول کی اتباع سے ایجاد کریگا جیسا اور پر احادیث اور اقوال سے ثابت ہوا تو واجب
ہی کہ مخالف مہدیؑ مخطی ہو ورنہ حدیث صحیح مسلمۃ الطرفین کا خلاف ہوتا ہی کہ نسبت خطا کی مہدیؑ کے طرف لازم

آتی ہی رجا شیخ موصوف نے دعوی کیا کہ مجھ پر احکام خدا کی طرف سے تازہ بتازہ نو بنو اترا کرتے ہین الخ
ہدایت ہذا بہتان عظیم کذب اس امر کا ہر مرد عاقل پر ظاہر ہی کیونکہ مسودہ ہمارے کتب کی عبارات

یہہ عبارت بھی ہی و نیز فرمودہ ہست ہر حکمی و بیانیکہ در تفاسیر و جز آن مخالف بیان این بندہ ہست آن صحیح نیست
و ہر اعمال و بیان کہ از ین بندہ ہست از تعلیم خداست تعالی شانہ و از اتباع مصطفی ہست و فرمودہ کہ ما بر مسیح مذہب
مقید نیم و اگر کسی خواہد کہ صدق ما را معلوم کند باید کہ از کلام خدا یتعالی و از اتباع رسول اللہ قرار احوال و اعمال بجوید
و فہم کند کما قال سبحانہ تعالی قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و فرمودہ ہست حق تعالی کہ ما را
فرستادہ ہست مخصوص برای اینست کہ احکام و بیان کہ تعلق بولایت محمدی دارد و بواسطہ مہدی ظاہر شود و فرمود کہ
ثم انا علینا بیانہ این بیان بزبان مہدی می شود و اب ہر انصاف پسند کہ غور و تامل لازم ہی کہ ہمارا عقیدہ موافق
فرمان امام و بیان صدیق و ولایت کے کہ عقیدہ شریعہ من مکتوب ہی یہہ ہی کہ ہمارے امام مہدی موعود ہین اور
تابع تام محمد مصطفی کے ہین کہ کوئی فعل یا قول آپ کا خلاف قرآن و حدیث نہین ہی اور بیان آیات متشابہات
جو مراد اللہ ہی آپ کا کام ہی اور جو احکام کہ متعلق خاص ولایت محمدیہ کو ہین اُن کا بیان آپ کے واسطے ہی
پس جو مفسر یا محدث یا مجتہد آپ کے خلاف بیان کرے مخطی ہی نہ یہہ کہ یک شریعت تازہ ہمارے امام لائے ہین
جیسا مسود ہمپر افترا کیا ہی ایسا اعتقاد کوئی رکھا تو بیشک منکر قرآن اور منکر ختم نبوت محمدی ہی اور کتاب کے لئے
خود مسود لکھا ہی اسکو اختیار نہ کیا اور معنی نسخ کا لغت مین رفع کرنا کسی شی کا ہی اور اصطلاح مین رفع کرنا حکم شارع
کا ہی نہ قیاس مستدل کا یعنے مجتہد وغیرہ کا جیسا شیخ ابوالحسن نصر بن عبدالعزیز بن احمد الفارسی المقری نے شیخ
ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن سلامہ بن نصر بن علی البغوی سے اپنے ناسخ منسوخ کے رسالے مین لکھا ہی اعلم ان
النسخ فی کلام العرب ہو الرفع للشی وجاء الشرع بما تعرف العرب اذا کان الناسخ یرفع حکم المنسوخ اور لکھا ہی قال
الشیخ ابی مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ بن عمار لا یدخل النسخ الا علی الاوامر والنواہی لیفعلوا الا لتفعلوا و احتجوا علی ذلک
باشیاء منہا ان جبرائیل جاء ہو پس اب ای اہل انصاف ہمارے امام کم فرماتے ہین کہ مین تابع محمد کا ہون اور جو
بیان کرتا ہون قرآن یا حدیث کا معنی باامر اللہ ہی پھر بیان حکم تازہ کہان اور نسخ کونسی آیت اور کونسی حدیث
کا ہی بلکہ مہدی کے شان مین رسول تیقعوا شری و لایکطی اور یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قلت بہ فی اول الزمان
اور یختم اللہ بہ الدین کما فتح بنا فرمائے اور امام محمد باقر تہیدم ما قبلہ کما صنع رسول فرمائے اور یوافق کے ۶۵ وین
مبحث مین شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہی لظہر من الدین ما ہو علیہ الدین فی نفسہ حتی لو کان رسول حیا لحکم بہ فلا یبقی
فی زمانہ الا الدین الخالص عن الرای المخالف فی غالب الاحکام مذاہب العلماء فیقبضون منہ لذلک ترجمہ ظاہر ہوگا
مہدی کے وقت جیسا کہ حقیقۃ دین اپنی ذات مین ہی یہان تک اگر ہوتے رسول زندہ البتہ حکم کرتے اسی پر

جو اس امر پر دلیل لایا ہی اس سے یہہ بات بالکل مستفہم نہین ہوتی چنانچہ توجیہ انکی اوپر گذری اور بھی لکھی جاتی ہی یعنے فرض وہی چند حکم ہین جو عقیدہ شریفہ سے ثابت ہین نہ یہہ کہ منہ سے جو نکلا فرض ہوا فرض ایسے امر محکم کو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اسمین تاویل بالاتفاق ممنوع ہی اس مسود کو اتنی بھی سمجھ نصیب نہوئی کہ صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر عقیدۂ شریفہ مین کہا فرمائے اور سید میر انجی اپنے رسالۂ فرائض مین اسکی تحقیق کسطور بیان کئے ہین مسود کے لکھی ہوئی عبارت اول مین ہی ہر کہ از ین احکام الخ اور عبارت ثانی مین ہی معلوم باد کہ این احکام کہ مذکور شد از اول تا آخر الخ اور سید میر انجی نے بھی لکھے ہین حاصل احکام محکمات مہدی کہ در عقیدۂ بندگیمیان سید خوندمیر مذکور اند الخ اسی سے ظاہر ہی جو احکام انکے سوائے ہین محکم نہین ہین کہ جن مین تاویل درست ہی اور وہ فرض بھی نہین اسمین جتنے قسم احادیث کے ہین سب موجود ہین اور عبارت عربی عقیدۂ شریفہ کہ مسود کی وحی فرضیہ ہی اسمین علمت من اللہ سے صاف تعلیم من عند اللہ بلا واسطہ ثابت ہی نہ تنزیل اسی نے سید میر انجی اپنے رسالے کے فرض چہارم اور سیزدہم مین اسکی توضیح کئے ہین کہ جسکو مسود نے اسی عقیدے کے مقدمۂ دوم مین لکھا ہی اور یہہ تعلیم مانند تعلیم آدم ع اور خضر و غیرہما کے ہی کہ اللہ تعالی انکے لئے فرمایا قولہ تعالی علم آدم الاسماء کلہا الآیۃ قولہ تعالی علمناہ من لدنا علما الآیۃ قولہ تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان الآیۃ بلکہ ہر مخاطب وقت کو تعلیم ہوا کرتی ہی بوا فیت کے ۵۴ دین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی باب الجہاد الخ و مسود نے ثمانیۃ من شان المعطب الوقوف دایما خلف الحجاب الذی بینہ وبین اللہ تعالی فلا یرفع حجابہ حتی یموت فاذا مات لقی اللہ تعالی فہو کالحاجب الذی یعد اوامر الملک اسلئے بعض اولیا اللہ بھی ایسی تعلیم کا دعوی کئے ہین بوا فیت کی تیسری فصل مین ہی خواجہ بایزید بسطامی رح نے فرمایا ہم اپنا علم حی لایموت سے لئے ہین اور علمائے ظاہر میت سے میت اور مہدی خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ ہدایت خلق کے لئے ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ایسا ثابت ہی کہ متواتر المعنے کہا جاوے چنانچہ بعض اُن احادیث سے باب سوم مین موجود ہین ثبوت معصومیت تو گذر چکی اسی لئے اولیا و کبار سابق و لاحق مہدی کو نبی متبع قرار دئے ہین جیسا اوپر گذرا اور بھی لکھا جاتا ہی کہ ہمارے محمد بفتح تا خاتم نبوت تشریعی ہین فقط کہ اللہ تعالی فرمایا ماکان محمد ابا احد الآیہ اور معنی اسکا مہر کرنا ہی یعنے جناب خاتمیت انتساب کے وجود پر جود سے دروازہ نبوت تشریعی کا ایسا بند ہوا کہ پھر کوئی نبی صاحب نبوت سابقہ مانند عیسیٰ کے بھی یہہ طاقت نہین رکھتا ہی کہ ایجاد شرع تازہ کا دعوی کرے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو نہ یہہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہوگیا کہ اُس صفت سے کوئی موصوف ہو سکے اسپر خود مسود جو باب سوم مین

ہین وجہ تخصیص لاہی بعدی کے بیان ہین المشرب الوردی سے ملا علی قاری کی تحقیق کا خلاصہ ۲۸۹ صفحے ہین یہہ
لکھا ہی اور حدیث لاوحی بعدی کی باطل وبے اصل ہی مان لا نبی بعدی صحیح ہی لاکن معنی اسکا علما کے نزدیک یہہ
ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع ناکہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت کے حادث نہوگا اور اُسی باب مذکور کے اُسی مبحث
مسطور ہین لکھا ہی کہ شیخ رمز نے کہا ہی نبوت بشریہ دو قسم پر ہی ایک قسم وہ کہ اسکے موصوف کو بواسطہ ملک اخبار
وتجلیات الٰہی وارد ہوتے ہین دوسری قسم یہہ کہ بواسطہ ملک اُسکو شرع دین پہنچتے ہین الخ اِس سے ثابت ہوا کہ مقسوم
نبوت مصطلح شرعیہ ہی اُسی کے یہہ دو قسم ہین نہ یہہ نبوت کسی کی مصطلحی ہی کہ اصل معنی اسکا کچہ اور ہو فاسد اسکی
تعریف مین جو شیخ اکبر رح کا حوالہ بتایا طرح طرح کی تحریفات کرکے مخفی کر دیا مگر خلاصہ وہی کہ اُس سے مدعا متکلم کا ثابت
نہوا اور تحریف وہ ہی کہ غرض متکلم فوت ہوجاوے یہان نمونے کے طور پر لکھا جاتا ہی کہ شیخ اکبر رح موصوف بقسم
اول کی تعریف یون لکھے ہین کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے کتاب وسنت کی معینان اور حکم مشروع کی سچائی اور بعض
اُس حکم کا فساد کہ بصحت تمام علما ظاہر کو اُسکی نقل پہنچی ہو یقینی معلوم ہووے یعنے علما ظاہری کی صحت اگر اُسکے
خلاف ہو باطل ہی انتہی خلاصتا اِس مطلب کو مسدود صاف ازاویا اِسی کو تحریف کہتے ہین اور ہمارا مقصود یہی ہی کہ
ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولی نبی ہین پر مطلع مبین قرآن وحدیث ہین حسب تعلیم الٰہی اور تحقیق خاتم النبی
نہ مشرع اور آپ نے جو بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہین نہ شرع منزلہ جدیدہ کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ
بند نہین ہوا ہی ولایت کے ۳۵ ویں مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی الجواب الخامس والعشرین من الباب الثالث
والسبعین اعلان النبوۃ لم ترفع مطلقا بعد محمد وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط فقولہ لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم
من یشرع شریعۃ خاصۃ فیہ مثل قولہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ فاذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ ولم یکن کسری قیصر
الا ملک الروم والفرس وما زال الملک فی الروم ولکن ارتفع ہذا الاسم فقط مع وجود الملک فیہم یسمی ملکہم باسم آخر
غیر ذلک وقد کان شیخ عبد الغفار جیل یقول اوتی الانبیاء اسم النبوۃ واوتینا اللقب اور ۳۳ ویں مبحث مین لکھا ہی
فان مطلق النبوۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط کما یدیہ حدیث من حفظ اربعین حدیثا من امر دینہا بعثہ اللہ
جنیہ فقہا قامت بہذا النبوۃ بلاشک وقولہ فلا نبی بعدی ای فلا رسول الی الرد وبہ لا مشرع بعدی اور حدیث العلماء ہم
اسی پر دلیل ہی باین نبوت اور ولایت خاتمین ذاتیات سے ہی نہ عوارض سے کہ وجود وعنصری کو متعلق ہو اسکی
تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اختلاف علمائے ربانی اور علمائے رسوم کو بیسمین اُن مسایل مین
جو زبان شارع سے صاف بیان نہوے قدیمی ہی بلکہ ہر فرقے مین کیا صوفیہ کیا متکلمین وغیرہ وغیرہ اتنا خلاف کرتے

ہوتا کہ ایک نے کسی امر کو فرض کہا تو دوسرے نے مکروہ بیان کیا بلکہ حرام جیسا نواقضات وضو میں امام شافعی رض
امام اعظم رض کو اختلاف ہی یعنے جس فعل سے کہ امام شافعی رض کے یہان وضو ٹوٹتا ہی امام اعظم رض کے یہان نہین
ٹوٹتا ایسا ہی برعکس اسکا مثلاً شرمگاہ اور غیر محرم کو چھونا اور فصد باقی کرنا ایسے بیحساب اختلافات ہین اسلیے یوقیت
کے فصل ثالث مین لکھا ہی فان ورد یاتی بستنباط العارفین لزمک ان تردد بستنباط المجتہدین ولا قایل
بذلک فلما لایجوز لک الاعتراض علی الائمۃ المجتہدین لکونہم لم یخرجوا عن شعاع نور الشریعۃ فکذلک لایجوز لک الاعتراض
علی العارفین المتقین آثار رسول فی الآداب الظاہرۃ والباطنۃ فلما وجب المجتہدون وحرموا ورکبوا المستحبوا الامورا
لم تصرح بہا الشریعۃ فی دولۃ الظاہرۃ فکذلک العارفون اوجبوا امورا وحرموا وکرہوا واستحبوا امورا فی دولۃ الاعمال
الباطنۃ فالاجتہاد واقع فی الدولتین ولا غنی واحد منہما عن الآخر اس تقریر سے ظاہر ہی کہ یہہ خلاف نسخ نہین ہی اور
مسود کا ہمپر افترای اور ہمارا اعتقاد عین اتباع سنت وجماعت ہی اور تحقیق اس عربی عبارت وغیرہ کی جو مسود
نے اسکو وحی فرض کر لیا یہہ ہی قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ فرمائے امام مہدی درود اللہ تعالی
کا اور سلام یہان تک مقولہ مولف رض کا ہی اور یہان سے فرمان امام ع کا یہہ ہی علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید
الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ ترجمہ تعلیم پایا مین اللہ تعالی سے بیواسطہ نئی تعلیم ہر روز کہ بول سچ ہی
مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول اللہ کا ہون یہان کلام امام کا تمام ہو چکا یہان سے عبارت
مولف عقیدہ شریفہ کی ہی کہ فرمائے محمد مہدی الزمان وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ
والشریعۃ والرضوان المقصود بندہ سید خوندمیر بن موسی عرف مجمجم الخ یہان مسود کو شاید جنون ہو گیا کہ اس عبارت
کو من حیث المجموع وحی فرض کر لیا اسکی فہم کی رسائی کو طفل شیر خوار عوائل خوان بھی سمجھ جائیگا اور فرمان امام ع کا
اس حدیث کے مانند ہی عن ثوبان رض قال قال رسول ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا
ان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط
علیہم عدوا ای سوا انفسہم بلکہ بمعنے اولیاء اللہ ایسے عبارات بیان کے ہین خواجہ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ مجھے اللہ تعالی فرماتا ہی یا غوث الاعظم من حرم عن سفری فی الباطن اتیتہ بسفر الظاہر ولم یزدد منی
الا بعدا فی السفر الظاہر یہہ عبارت کیمیا سعادت مترجم ہندی مطبوع مصباحی واقع بنگلور کے حاشیہ پر بھی ہی
اور ہندی عبارت بھی اسی پر قیاس کرین مگر مسود اسمین عجب چوری کیا خدائے علام الغیوب سے بھی شرم
نہ آئی اصل عبارت یون ہی کہلاتا تو کہلا نہین تو ظالمون مین کا کردن کا ایسا ہی ہمارے سب کتب مین ہی

اور ایسے خطابات رسول کو بھی ہوئے ہین قولہ تعالی لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخاسرین یہہ کچھ عیب کی بات نہین پھر کیف یہہ خبر تعلیمی ہی نہ تنزیلی اور عبارت شواہد الولایت کی یہہ ہی رکن اصلی در ثبوت مہدویت دعوی است چنانچہ نبوت دو رکن دارد یکی دعوی دوم اظہار معجزہ نزدیک اہل استدلال ونزدیک اہل بصایر نیز نبوت دو رکن دارد یکی دعوی دوم قابلیت یعنے اتصاف بصفات انبیاء ورسل ہمچنان مہدویت دو رکن دارد زیرا چہ در مہدویت ونبوت فرق نام است وکار مقصود یکی است چنانچہ فرق در معجزہ وخارق دیگر انتہی یہہ انہون نے اسلئے لکھے ہین جیسا امر خارق کی نسبت رسول نبی کی طرف معجزہ ہی اگر ولی کی طرف ہو کر امت ہی اگرچہ مقصود دونون سے ایک ہی اور مہدی کی مقصود است اور خلافت نصی ہی اور کام خلیفۃ اللہ کا خلق کی ہدایت ہی کرو انفرار دنیا سے اور رجوع اللہ کی طرف ہی بیضاوی مین انی جاعل فی الارض خلیفہ کی تفسیر مین لکھے ہین الخلیفۃ من یخلف غیرہ وینوب منابہ والہاء فیہ للمبالغۃ والمراد بہ آدم علیہ السلام لانہ کان خلیفۃ اللہ تعالی فی ارضہ وکذلک کل نبی استخلفہم فی عمارۃ الارض وسیاسۃ الناس وتکمیل نفوسہم وتغییر امرہ منہم رجا قرآن ورسول کا بیان واضح اور کھلا ہی ہدایت اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ مسود کو حقیقت قرآنی اور حدیث نبوی سے مطلقا بہرہ نہین ہی عبد الرحمن بن عوف رسول سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے قرآن کو ظاہر ہی اور باطن اور زبدۃ التحقیق مین مین القضاۃ ہمدانی فرماتے ہین مگر طالبان قرآن را در کتاب اینہا نمود کہ ان للقرآن ظہرا وبطنا وبطنہ بطن الی السبعۃ البطن گفت ہر آیتی را از قرآن ظاہر است وباطنی وپس از ظاہر باطنست تا بہ نہ بطن شود گیرم کہ تفسیر ظاہر مدرک شود تفسیر باطن را کہ دانست اور فرماتے ہین ای دوست ہشدار کہ قرآن مجید خطاب است با یک گروہ یا بصد طایفہ یا بصد ہزار طایفہ بلکہ ہر آیتی وہر حرفی خطابیست باشخصی مقصود وشخصی دیگر بلکہ عالمی دیگر اور فرماتے ہین اگر یاد نیکنی از عمر خطاب بشنو کہ گفت مصطفی با ابو بکر سخن گفتی گاہ بودی شنیدمی ودانستی وگاہ بودی کہ شنیدمی ودانستی ودقت بودی کہ نشنیدمی ودانستمی اور فرماتے ہین عبد اللہ بن عباس میگوید کہ اگر این آیت را تفسیر کنم ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش از جمتونی بالحجارۃ فی الشریعۃ صحیحہ مرا سنگسار کنند ابو ہریرہ گوید اگر این آیہ را شرح کنم اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن ینزل الامر بینہن لتعلموا انی علی کل شیء قدیر یعنے خلق مرا کافر خواند عبد اللہ بن عباس رض میگوید شبی با علی ابن ابی طالب بودم تا روز شرح بائے بسم اللہ میکرد ودر اینہ نفسی عنده کالحبۃ الصغیرۃ عند البحر العظیم شیخ ابراہیم کردی شرح تحفۃ المرسلہ مین لکھے ہین من المعلوم ان النبی قد اوتی جوامع الکلم وانہ لا ینطق

عن الهوی ان هو الا وحی یوحی وانه علم علم الاولین والآخرین فخلاصته مع افادته بالمفهوم الاول ما هو ظاهر للاهل
اللسان او علماء الظاهر تضمن بحکما واسرارا یعلمها المحققون فالحدیث ظهر وبطن کالقرآن کما نبه علی ذلک حجة الاسلام
اقول حجت الاسلام جواہر القرآن کے دیباچہ میں لکھے ہیں فان تفهم معانی کذلک فلیس لک نصیب من القرآن
الا فی قشوره کما لیس للبهیمة نصیب من البر الا فی قشره والتبن والقرآن غذاء الخلق کلهم علی اختلاف اصنافهم ولکن
اغتذاءهم به علی قدر درجاتهم وفی کل غذاء فخ وشخالة وتبن وحرص الحمار علی التبن اشد منه علی الجبز المتخذ من اللباب و
انت شدید الحرص علی ان لا تقارق درجة البهیمة ولا ترتقی الی رتبة الانسانیة بل الملکیة فدونک والانشراح فی
ریاض القرآن ففیه متاع لکم ولانعامکم اور صاحب المحاض النصیحہ فقیہ علی بہائی شیخ محی الدین ابن عربی کی تفسیر پر
طعن کرنیوالے حکمین لکھے ہین ومالهم یصیحون فی هذا الباب صوة حمار ویصرخ صراخ الثکلی ویقول انه یحرف القرآن
وهو یقر بظاهره علی حاله ویتحرج بطریق الاشارة اسراره التی تتقذف البحار اور اسکے نیچے یہہ حدیث لکھے ہین ان للقرآن
ظهرا وبطنا وحدا ومطلعا اور علامہ قیصری قصیدۂ تائیہ فارضیہ کی شرح کے مقدمے مین مقصد ثانی کے فصل اول
مین فرماتے ہین لما کان للکتاب ظهرا وبطنا وحدا ومطلعا کما قال ان للقرآن ظهرا وبطنا ومطلعا وقال ع
ان للقرآن لبطنا ولبطنه لبطنا الی سبعة البطن وفی روایة الی سبعین بطنا فظهره ما یفهم من الفاظه لسبق الذهن
الیه وبطنه المفهومات الازمة للمفهوم الاول محده ما الیه تنتهی غایة ادراک الفهوم والعقول ومطلعه ما یدرک منه علی سبیل
الکشف والشهود من الاسرار الالهیة والاشارة الربانیة والمفهوم الاول الذی هو ظهر للعوام والخواص والمفهومات
اللازمة له الخواص لا مدخل للعوام فیه والمحد للکاملین منهم والمطلع لخلاصة اخص الخواص کابرار الاولیاء وکذلک التقسیم فی
الاحادیث القدسیة والکلمات النبویة فان الکل من العوام والخواص واخص الخواص فیها انباءات ربانیة وبشارات
الاهیة کان للشریعة ظاهرا وباطنا انتہی اور جلال الدین سیوطی الاتقان مین اس حدیث کی اقسام پر شرح کرکے اور تفسیر ظاہر
تاویلات القرآن کا کاشف المعانی کشف المغطی جواہر التفسیر وغیرہ مین بھی ایسا ہی بیان ہی اور شیخ محی الدین صاحب
قادری وطیوری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ ہشتم اور فایدۂ بیست ودوم مین بھی اسکا بیان مفصل لکھے
ہین مولانا رومؒ قدس سرہ فرماتے ہین نظم چون کتاب اللہ بیامد ہمبران کو اینچنین طعنہ زدند آن کافران کو کہ اساطیر
است وافسانہ نژند کو نیست تعمیقی وتحقیقی بلند کو ظاہرست وہر کسی پی میبرد کو بیان کہ گم شود دہ وی خرد کو اور فرماتے
ہین نظم حرف قرآنرا مدان کہ ظاہرست کو زیر ظاہر باطنی بس قاہرست کو زیر آن باطن بود بطن دگر کو ہمچنین تا ہفت
بطن ای نامور کو زیر بطن ہشتمش بطن سوم کو کہ در وگردد خرد ما جملہ گم کو بطن چارم از نبی خود کس ندید کو جز خدائے

بے نظیر و بے مذید کہ تو ز قرآن ای پسر ظاہر مبین ز دیو آدم را نہ بینند جز کہ طین و آب اور پ کے عبارات عربیہ سے ظاہر ہے کہ قرآن کو سر تبین ہونا حدیث سے ثابت ہی اور جو لوگ کہ ظاہری معنی پر اختصار کرتے ہین مانند جانورون کے ہین کہ انکو نباتات سے گھانس اور حبوب سے بھوسہ نصیب ہی اور اناج کو غذا کرنا حصہ انسانون کا ہی پس اب قیاس کرین کہ مسعود ظاہر بین امام حجت الاسلام اور فقیہ علی جہامی اور علامہ قیصری اور مولانا روم رح کے نزدیک کس طبقے مین داخل ہی اور مسعود کے لائے ہوئے آیات مین معنی مبین کا فصیح ہی جیسا صراح مین ہی وفی الحدیث ان من البیان لسحرا یقال فلان ابین من فلان ای افصح منہ یہ معنے آیات قرآنی کو بہت مناسبت رکھتا ہی اگر واضح اور کھلے کا معنی لین تو اصل بنائے مذہب اسلامیہ مین تراخل واقع ہوتا ہی کیونکہ فقط سنت جماعت کے مفسرون اور مجتہدون اور محدثون کو معانی کتاب و سنت مین بے نہایت اختلافات ہین اور اختلاف العلماء رحمۃ پر سب کا قرار دادی ہی بااین چند احکام آجتک مبہم ہین جیسا ساعت جمعہ صلوۃ وسطی وغیرہ پس حق خدمت تبلیغ یہی ہی کہ جسکا حق اسکو پہنچا دے جیسا اوپر زبدۃ التحقیق سے معلوم ہوا اسی لئے ہمارے رسول کا نام رسول امین ہی کہ جسکی امانت اسکو پہنچائے حین الحیات اور آج پہنچاتے ہین چنانچہ بہت اولیاء اللہ سے ظاہر ہوا کہ قرآن و حدیث کی صحت اللہ تعالی اور روح رسول اللہ سے معلوم کرتے ہین اور مانے سیکھتے ہین - **رجا** عقیدہ ہمدہم الخ -

ہدایت آدمی جب عاجز ہوتا ہی جو چاہتا ہی کہتا ہی علی الخصوص جسکے دلمین تعصب و عناد جاگیر ہو سیدہی بات نہین سمجھتا ہی ایسا ہی مسود بسبب تعصب و عناد کے اپنی کتاب کو ایک دفتر بہتان بنایا چنانچہ اور چند امور ایسے ہی گذرے کہ یہ بھی از ان قبیل ہی ہمارا اعتقاد یہ ہی کوئی فرد عالم مین اللہ تعالی جلشانہ کے نہ صفات ذاتی مین شریک ہی نہ افعالی مین لیس کمثلہ شئ اور اللہ تعالی کا علم اسکی ذات کے سر یکا قدیم اور بے زوال اور بے انتہا ہی اور علم کل مخلوقات کا کیا نبی کیا ولی کیا رسول کیا مہدی علیہم السلام مانند ذات اُن کے حادث اور زوال پذیر اور منتہی ہی الغرض مسود فہم کلام امامم مین بہایت مقصری جب یہہ کلام مخلوق حادث کو نہ سمجھے کلام خالق قدیم کو کیا خاک سمجھیگا مراد اُن آیات سے کہ اسمین اللہ تعالی کی غیب دانی کا بیان ہی عاجت کا رجانا ہی وگرنہ یہہ لازم ہوگا کہ اللہ تعالی اپنے سے چھپی چیز دنکو بھی جان لیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک یون سمجھنا کفر ہی اگر کہے ہم سے چھپی چیز دنکو جانے والا ہی تو اسمین انبیا بھی ہین کہ اگر غیب کی خبران کے ہین بلکہ اکثر اولیا بھی خصوص ہمارے نبی فرمائے

ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا و ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ اس حدیث کو ابن حجر مکی طبرانی سے روایت کیا ہی اور سید محی الدین قادری ویلوری نے اپنی کتاب مفصل مخاطب

کے فایدۂ حدیث تم میں ذکر کیے ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ فرمایے رسول جان لیا ہوں میں علم اولین و
آخرین کو حسنی ہیں ۱۲ علک مالم تکن تعلم کی تفسیر میں اور ابن حجر مکی شرح ہمزیہ میں اسکی تحقیق کیے ہیں اور اسی شرح ہمزیہ
میں اس حدیث کے نیچے ابن حجر نے لکھا ہی فلا یانی فی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من
الخمس التی قال فیہن رسول اللہ صلعم لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودات لا غیر والانکار المعتزلہ لذلک مکابرۃ اور
علامہ قصیری شرح فصوص کے مقدمے سے نویں فصل میں لکھے ہیں الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الحیثیتین الالہیۃ والعبودیۃ
لا تصح لہا ذلک احداہما بل حیثیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات تتصرف
فی العالم وفی نفسہا وتتبرہا ایضا لانہا منہ وبکادہ علیہ السلام وصحزہ وضیق صدرہ لانیانی ماذکرنا فہ بعض حقیقۃ
والا یعزب عنہ علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبۃ دان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریۃ
انتہی ترجمہ حقیقت انسانی عبودیت اور الہیت کو شامل رہنے سے بطور طبیعت اور خلافت کے جلانا مارنا مہربانی
اور قہر اور رضا وغضب کرنا تمامی صفات سے عالم اور اپنے میں تصرف کرتی ہی کیونکہ آپ بھی عالم میں ہی اور
رونا اور تغلدل ہونا رسول اسکو منافی نہیں کہ یہہ بھی اپکی حقیقت کا بعض ہی اور آپ پر زمین و آسمان میں ایک
ذرہ برابر چھپا نہیں ہی اگرچہ فرمائے تمہارے دنیا کے کام تم خوب جانتے ہو یہہ اپکی بشریت کا سبب تھا انتہی خلاصۃ
استانی لکھنا مسود کے لئے جواب باصواب تھا مگر یہہ امر لایق کشف ہونے سے اپنے اخوان مومنین کے لئے تھوڑا
اور لکھنا ضرور ہوا یعنے جو بلندی پر جاتا ہی اسکو پستی کے اجزا بہت چھوٹے نظر آتے ہیں اسلئے صوفی جب مقام فنا
فی اللہ کو پہنچتا ہی بہ نسبت اتساع ذات باری عز اسمہ کے عرش سے فرش تک اسکی نظر میں ذرے سے بھی کم تر نظر آتا ہی
بواقعیت کے ۳۴ دین مبحث میں لکھا ہی واما کان تعالی لا یحویہ مکان لان المکان المعقول ہو من سقف العرش الی تخوم
الارضین وذلک کالذرۃ بالنسبۃ لما فوق العرش ولما تحت التخوم اور اسکے بعد لکھا ہی واما العارفون من الانبیاء و
کل اتباعہم ودون ہذہ العرش بالنسبۃ لاتساع الوجود کالذرۃ الطائرۃ فی الہواء لیس لہا سقف ترسی علیہ ولا ارض
تنزل علیہا فسبحان اللہ من لا یعرف قدرہ خلاصہ ان دونوں عبارتوں سے یہہ ہی انبیا اور ان کے تو ابع کو
بسبب سیر ما فوق العرش اور فنا فی ذات الباری کے عرش سے تحت الثری تک ایک ذرے کے سر یکا نظر آتا ہی
اسی لئے خواجہ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اس قصیدے میں جو اسکے مطلع کا مصرعہ اول یہہ ہے
سقانی الحب کاسات الوصال فرماتے ہیں شعر نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم اتصالی اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ مسود عقیدۂ معتزلہ بیان کرکے ناحق سنت وجماعت کو بدنام کیا رجعا عقیدۂ بمجدہم الخ ہدایت

اللهم خصوصاً بک من شر الحاسدین المفترین یہہ بھی مسود کا افترائی کیونکہ یہہ کاتب الحروف کم و بیش دو سال سے جواہر ہائے
کی تلاش کر کے ہدست کیا نور کسی مفتری کی تراش تگر بندگیمیان سید قاسم رحمہ اللہ جو اپنی تصانیف مین فرمائے ہین اسکے
خلاف پر ہی کہین اس جناب کے تصانیف مین مذکور ہین کہ خدائے پاک منزہ ذاتہ و تقدس صفاتہ کی ذات و صفات
کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہون مین یون فرمائے ہین میزان العقاید مین فرمائے
ہین پس مقصود پرسو دانین مرقوم آنست کہ قدر یکصد و یازدہ سال بوصال حضرت امام رسیدہ پیروی دین و آئین امام
و اتباع صحابہ کرام رض در عہا عاید و مرام بعضے مردمان زمانہ ترک دادہ رسم و عادت پدران خویش پیش گرفتہ ہمون
راہ راست می پندارند و ہمی برزعم غایت محبت خود مہدی را بعینہ خدا میگویند و بر پیغمبر بعیا بر نکتہ نیابد و نشاید
افزونی میجویند الخ اور تسویۃ الحاتمین مین فرماتے ہین حضرت میزان نے زیر آیت و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین
فرمودند خدای پاکست و ما ہر دو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرماتے ہین و فی مقصد الاقصی در بیان حدیث نوید

اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ روحی گفتہ جوہر اول کہ روح محمدیست دو وجہ دارد و آن وجہ کہ فیض از حق تعالے
میگیرد نامش ولایت است و آن وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است و از سعد الدین حموی نقل کردہ جوہر اول را
کہ حقیقت ذات مصطفیٰ است اور ا ہر دو طرف مظہر یا یہ تا مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود و مظہر یکہ ختم ولایتش بدو شود
و این مظہر یست کہ او را مہدی گویند و صاحب فرمان و صاحب زمان نامند و سلطان سلاطین و اولیا و اصفیا
و فیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست و از بیخار روشن شدہ کہ این ہر دو مقام یکذات اند الخ اور دلیل العدل و الفضل
مین فرماتے ہین عیسیٰ ع بواسطہ امور عجیب یہود و نصارا بخدائی گرفتند بظہور قدرت خدا یتعالی کہ در عزیر یافتند
ہم او را اقادر دانستند اما تمیز نکردند کہ مقدور مقید چگونہ ذات مطلق و قادر قدیم باشد و در باب عیسیٰ نیز اگرچہ
در انجیل لفظ اب و ابن بجانب حق تعالیٰ و عیسیٰ آمدہ است ازان ہم مہر و پرورش حق تعالیٰ عیسیٰ و مبدا و مرجع
بسوئی حق تعالیٰ دانستن لایق بودند ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلاً او را فرزند و مثل و جنس و شریک نیست
یعنے اول فکر کردند کہ او را این صفت روا نیست پس بران دلیل کردند یکہ چون صفتی بذات او روا نباشد
بران صفت ہمچون گمان قولہ تعالیٰ وانت قلت للناس اتخذونی و امی الھین الآیۃ اعتقاد نکردند اور اسکے بعد
چند نقل اور حدیث اور آیات کہ آخر سب کے آیہ یداللہ فوق ایدیہم ہی لکھکر فرماتے ہین اما در ین کلمات حکم
باہر از الفاظ است نہ باظہار این زیرا کہ اتفاق اجماع بر انست کہ حق تعالیٰ از زمان و مکان و آمد و رفت و تشبیہ و
تقدیر و امثال آن منزہ است و مانند این احکام محکمات اند و عکس این متشابہات و الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ

پس تا چار حقیقت آن الفاظ چنین باید گفت کہ جملہ مخلوقات نتیجہ صفت اوست بدین جہت آنہا را اضافات مضاف
می باشند لآیہ واللہ خلقکم وما تعملون و با احکام شرع میگویند کہ العبد ومالہ للمولی و در تمثیل مجاز نوکر و مملوک خود را
کہ بر کاری گماشتہ اند میگویند کہ دران محل او بجای من ہست و چیزیکہ بفرمودۂ کسی میشود آن کار را میگویند کہ من کردم
و وکیل را بجای موکل دارند ہمچنان خلیفۂ شخصی را نیز باید شناخت بناء علیہ واجب شد کہ چنانچہ متشابہات را موافق
محکمات تعبیر نمایند ہر گاہ دلیل قوی راہم موافق اجماع تاویل فرمایند و برعکس آن خلاف روا نیست بلکہ واسطہ خطا و
خلل ہمین ہست انتہی اس تحریر سے صاف ظاہر ہو چکا کہ حضرت بندگیسیان سید قاسم فرماتے ہین سوائے ذات اور صفات
باری عز اسمہ کے کوئی چیز عالم مین غیر مخلوق اور قدیم نہین ہی اور اپکی طرف اس اعتقاد کی نسبت محض افترا ہی لاکن
ہمارے یہان بعضے ولایت مصطفی کو غیر مخلوق جو کہتے ہین انکی مراد ولایت مطلقہ کی ہی کہ صفت ذات باری
عز اسمہ ہی یہ اس مانند ہی کہ اللہ تعالی تورات کو کتاب موسی فرمایا اور یہان تخصیص کا فایدہ یہہ ہی کہ کل عالم کو
کہ حسین ملائکہ و انبیاء اولوالعزم بھی داخل ہین بغیر بالمیت مصطفی کے فیضان ولایت مطلقہ بھی نہین اسلئے
اضافت اسکی جناب رسالتمآب طرف کی جاتی ہی فافہم جیسا کتاب موسی وگرنہ تنزیل کتاب سب مومنین کے لئے
ہی یہہ اضافت مجازی ہی کہ اضافت تکریمی بھی کہتے ہین وگرنہ یہہ بات صادق ہو گی کہ عالم مین چند چیز ایسے
بھی ہین کہ اپنے وجود کے لئے اللہ تعالی کے محتاج نہین ہین کیونکہ معنے غیر مخلوق و قدیم کے یہی ہین کہ اپنی ذات سے
اپ قایم رہنا اور خدائے قدیم کو بھی اس سے سبقت فی الوجود نہ ہونا نعوذ باللہ من شرور انفسنا

مسودے تتمۃ الباب عقیدۂ لتسویہ کا رد

رجا مگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی الخ **ہدایت** یہہ بات سراسر بہتان اور افترا ہی اب حدیث
اور شواہد کی عبارت وغیرہ لکھی جاتی ہی **حدیث** قال رسول انی لاعرف اقواما ہم منبرلی فقال الاصحاب
کیف یکون یارسول انت خاتم النبیین ولا نبی بعدک فقال لیسوا من الانبیاء ولا الشہداء ولکن بغبطہم الانبیاء
والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ وہم المتحابون فی اللہ کذا فی شرح السایرین ومفتاح الجنۃ فاعلم ایہا المصدق
اول مقام و منزلت ایشان علیہم الرضوان معلوم شود تا مقام امام دانند و در خصایص قوم خصوصیت امام قوم است چہ ان
قوم انجنین باشد مطبوع شان چہ نوع باشد بطریق انصاف فہم باید کرد و فظہر انہم افضل من الکل اور اس حدیث کو
عین القضات ہمدانی خزبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لاکر لکھتے ہین گفت جاعتی از امت من مراد معلوم
کردند کہ منزلت ایشان نزد خدا تعالی ہمچون منزلت من باشد پیغمبران و شہیدان را غبطہ از روی مقام او

منزلت ایشان باشد از بہر خدا با یکدیگر دوستی کنند ای دوست اگر منزلت و مقام مصطفیٰ توانی دانستن آنگاہ باشد کہ منزلت این طایفہ دریابی انتہی یعنی کسی امیر کے مکان کے نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو معرفت اسکی موقوف امیر کے مکان کی معرفت پر ہوتی ہی اور ایسی ایک حدیث صاحب بوافیت ۷۴ ہوین مبحث مین لاکر لکھا ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین کہ بسبب اپنے نبی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبے پر ہین کہ اُن کو اتباع کی حاجت نہین یعنے اللہ تعالیٰ سے اسکے اور نبی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہین اور قیامت مین بھی انکو فزع اکبر نہین اور شیخ اکبر نے بھی اس حدیث کو باب مذکور مین ذکر کیا ہی تمام ہوا خلاصہ بوافیت کا اور ایسی ایک حدیث کا ترجمہ علی بن الحسین رشحات مین مولانا نظام الدین خاموش کے انفاس قدسیہ سے چودہوین رشحے مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خدمت گار بادشاہی وزیر وغیرہ ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان دام ہوتے ہین کیونکہ وہ بادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ رہتے ہین اور اس حدیث کو شواہد ہین ایک حدیث عقیدۂ پانزدہم مین گذری کہ رسول مہاجر کو بہشت مین اُنکا اور ابراہیم ع کا رفیق فرمائے اور مشکات کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین ہی کہ ترمذی نے انس سے روایت کیا فرمائے ہ جو کہ میری سنت کو دوست رکھا پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہی وہ جنت مین میرا ساتھی ہی اور امام محمد غزالی کیمیائے سعادت مین جنایات سے اصل چہارم مین روایت کرتے ہین کہ فرمائے میری امت کے فقیرون کا مرتبہ انبیا اور شہدا اور صالحین فقرا کے برابر ہی اور فرمائے انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا دیکھینگے جیسا دنیا مین زمین پر سے ستارون کو دیکھتے ہین بلکہ فرمائے فقرا ہمنشینان خدا ہین اور فرمائے فقیری میرا فخر ہی انتہی خلاصۃً اسی لئے صاحب شواہد ابتداءً یہہ لکھے ہین کہ واضح باد حضرت رسول اصحاب امام را بشرف بشارت منزلت خود مبشر ساختہ مشرف فرمودہ اند پھر اسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض مسود نہین ہی لاکر حدیث مذکور لکھے ہین باب انصاف شرط ہی کہ مخالف عبارت صاحب شواہد کیا ہی اور مسود انسین کیسی چوری کیا ہی دیکھین یعنے صاحب شواہد موافق احادیث کے لکھے ہین کہ رسول اللہ بشارت فرمائے کہ وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا بلکہ اُن کے قرب کے سبب سے انبیا رشک کرینگے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب وزیر کے ساتھ بھی حضور بادشاہی مین رہنے سے موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہین وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جسکے باعث انبیا اور شہدا کو رشک ہوگا نہ یہہ کہ نبی یا مرسل ہوجاوین پس اس سے برابری کہان ثابت ہی مثلاً رسول کو حق تعالےٰ فرمایا بول ای محمد تم سر بکا بشر ہون اس سے یہہ ثابت نہین کہ رسول کو ہم سے برابری ہوجاوے بلکہ یہہ جواب تو کفار کو تھا اور بعض وقت رسول بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرمائے ہین جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائے

ان علیا منی وانا منہ اور فرمائے انت اخی فی الدنیا والاخرہ اور فرمائے انت مثل عیسی کیا اس سے برابری
ثابت ہوگی اور افضل من الکل ہے رسول کی ذات خارج ہی کہ بارہا ہمارے امام فرمائے ہین تابع محمد رسول اللہ
کا ہون جیسا اوپر گذرا یہہ اُس مانند ہی کہ اللہ تعالی نبی اسرائیلی کو فرمایا انی فضلتکم علی العالمین ایسی اخبارات حدیث
مین بہت وارد ہین اور بیچ فضایل کی عبارت مین بھی مسود تحریف کیا ہی چنانچہ نقل کہیہ ہی روزی بندگیمیان شاہ
دلاور میان یوسف گ را نمودند کہ بہ بینید انہیہ برادران کہ نشستہ اند ہم اخوانی و ہم منبر لقی مقام دارند مانجز جہار کس پرسیدند
آن چہار کدام اند فرمودند شما و پسر بجائی عبد المجید و میان عبد الملک و قاضی عبد اللہ الیثان ازین بیشتر مقام دارند اس
نقل سے بھی وہی مطلب ہی جو اوپر گذرا مگر مقام بیشتر سے مراد یہہ کہ عوام اصحاب بسبب ریاضت اور صبر کے ہجرت اور
صحبت کے سخنیون نمین اٹھائے اور عبادت بدنی مانند صوم صلوۃ اور عبادت قلبی مانند یقین و توحید اور عبادت
روحی مانند ذکر و فکر وغیرہ کے جو خالصاً للہ کر کے فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو گئے ہین حضور خاتمین دوام مین اور
جو تبرکاً ہین وہ قدم اور قلب مرسلین پر ہین کہ ارکان بھی ہین فاما مسود بعد ہم منبر لقی کے یعنے برابر جو لکھا ہی صاف
تحریف لفظی ہی یا قیاسی کے ۷۰ ہم ہین بحث مین لکھا ہی وقال فی الباب التاسع والاربعین وثلثمایۃ کنت اظن
قبل ان یطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء من حیث کونی وارثا لہم ان من الادب ان یقال فلان علی قدم الانبیاء
ولا یقال انہ علی قلبہم لان الاولیاء علی آثار الانبیاء مقتدون لوانہم کانوا علی قلوب الانبیاء لنا لوا مانالہ الانبیاء اصحاب
الشرایع فلما اطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء ومعرجین احدہما یکونون فیہ علی قلوب الانبیاء
ما عدا محمدا کما سیاتی لکن من حیث ہم اولیاء ملہمون فیہا لاتشریع فیہ والمعراج الثانی یکونون فیہ علی اقدام الانبیاء
اصحاب التشریع فیاخذون معانی شرعہم بالتعریف من اللہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ اکبر فرماتے
ہین اولیاء اللہ انبیاء اور رسولون کے قدم اور قلب پر ہو کر اُن کے شریعتون کو یعنے اللہ تعالی اور انبیاء کے کلام کے
معانیون کو اللہ تعالی سے معلوم کر لیتے ہین اور ۵۰ ہم ہوین بحث مین لکھا ہی قال فی الباب الثالث والثمانین
وثلثمایۃ اعلم ان بالعقطب یحفظ دایرۃ الوجود کلہ من العالم الکون والفساد وبالاطمن یحفظ اللہ تعالی عالم الغیب والشہادۃ
وہو ما ادرک بالحس وبالاوتاد یحفظ اللہ تعالی الجنوب والشمال والمشرق والمغرب وبالابدال یحفظ اللہ تعالی الاقالیم
السبعۃ وبالعقطب یحفظ اللہ تعالی جمیع ہولاء لانہ الذی یدور علیہ امر عالم الکون کلہ فمن علم ہذا الامر علم کیف یحفظ
اللہ تعالی الوجود علی عالم الدنیا ونظیرہ من الطب علم تقویم الصحت اس عبارت سے خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی امامون سے
چھپے اور ظاہر کام اوتادون سے جنوب و شمال اور مشرق و مغرب اور ابدالون سے ساتون اقلیم اور قطب سے سب عالم

کی حفاظت کرو اتا ہی یعنے دور عالم قطب کے وجود پر موقوف ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کو اصطلاحات صوفیہ سے بالکل
بہرہ نہین اور یہہ امر واب مناظرے سے بالکل بعید ہی کہ کسی کے اصطلاحات نہ سمجھتے ہوئے اعتراض کرنا تعصبین بلکہ
اپنے ہم چشمون مین موجب ذلت و رسوائی ہی **رجا** پھر بھی برخورداری الخ **ہدایت** دین کے برخوردار کو
جو پیروان رسول ہین اس برخورداری کی حقیقت معلوم ہوتی ہی اور اسکا جواب کچھ عقیدۂ دہم و یازدہم وغیرہ مین
گذرا اور باقی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہان کچھ لکھا جاتا ہی یعنے مسود کو اپنے کلام ماتقدم و
ماتاخر سے خبر نہین کہ لکھا ہی تو دو صدیق ہین اور آپ خلافت نبوت مین دو صدیق بیان کر رہا ہی ایک صدیق ابوبکر
دوسرے صدیق علی کرم اللہ وجہہ جیسا دلیل ہشتم کے آخری مین لکھا ہی اور اتمام دور خلافت اگر دو مان تیس برس
مین ہوا یہان پچاس مین اور دو مان چار خلیفے تھے یہان پانچ ہوئے یہہ امور کیا فضیلت پر دلیل ہین اگر ایسا ہو تو
عیسیٰ کے بارہ خلیفے تھے جیسا اللہ تعالی مصلحت جانتا ہی ویسا اپنے خلیفے کو تقرر خلافت اور خلیفون کے نصب کے لئے
ایما فرماتا ہی بشر بالجنۃ اس نے جو دو مان دس ہی مقرر کیا سو شاید شہداء بدر اور اہل بیعت رضوان اور اہل بیت
رسول اللہ وغیرہ کے لئے اسکو کچھ اعتقاد بدی فاما ایک وقت دو مان دس مبشر ہوئے یہان بارہ یہہ کچھ دلیل
فضیلت نہین اور چہ بہتر فرقے یونکہ بہتر وہ جو پیشتر امام سے مقرر ہو چکے چو بہتر وان فرقہ مہدویہ کہ وہ ہم ہین
بہتر کی ہلاکت آگے ہی معلوم ہی بہتر وان فرقہ وہ سنت و جماعت کا جو بسبب انکار مہدی موعود حقیقی کے انہین
ہالکون مین داخل ہوا کہ رسول فرمائے ہین لیس منی ولا انا منہم یعنے وہ میرے نہین اور انکا مین نہین چنانچہ مشکات
کے باب ثواب ہذہ الامۃ مین حدیث جعفرؓ سے ثابت ہی اور وہ حدیث یہہ خادم الفقرا مسود کے باب سیوم
کی دلیل پنجم کے جواب مین لکھے گا انشاء اللہ تعالی اور یہہ اس مانند ہی موسیٰ کی امت عیسیٰ کے انکار سے اور
عیسیٰ کی امت ہمارے رسول کی انکار سے سب کی سب ہالک ہو گئی ایسا ہی منکر مہدی بھی اور بدلہ ہونا صدیق
ولایت کا اور شہادت آپکی مانند امام حسینؓ کے ہی کیونکہ دو مان خلافت کبری کے وقت شہادت کبری ہونا
محال تھا بسبب حکومت ظاہری کے یہان کچھ ایسی ممانعت نتھی اور مراد بشارت سے بنا گمیان شاہ دلاور کے
جو امام نے فرمائے مبشر بالجنۃ نہین بلکہ وہی بشارت تھی جو بندگمیان شاہ دلاور سے اوپر مذکور ہوئی نعوذ باللہ
عما قال الظالمون اور جواب خدا کے کھیلنے کا یہہ ہی کہ اکثر جوان امرد لڑکے کھیلا کرتے ہین جیسا رسول فرمائے
ہین کہ مین نے اپنے خدا کو دیکھا جوان لڑکا بے ریش و بروت سر کے بال چھوٹے پاؤن مین سونے کے جوتیان تھے
یہہ حدیث یواقیت کے ۲۲ ویں مبحث مین طبرانی کی روایت اور جلال الدین سیوطی اور شیخ اکبر کی

صحت سے مذکور ہی اسکا جواب مسود وجودیے ہمارے طرف سے بھی وہی خیال کرے انشاء اللہ تعالی باب
ہفتم مین اسکا بھی کشف شافی ہوگا اور ازواج مطہرات ہر خلیفتہ اللہ کے اسکے مومنین کے لئے امہات ہین اور
ایک نظر امام کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوسکتا خلاصہ بحر صحبت پیر کامل کے معلوم ہوسکتا نہین مگر یہان اتنا
اشارہ کیا جاتا ہی کہ مسود اپنی رسالہ مردودہ کے باب پنجم مین اصحاب رسول کی فضیلت کے اسباب مین یہہ لکھا ہی
مشایخ طریقت فرماتے ہین ایک نگاہ جمال مصطفوی پر تیرے وہ کام کرتی ہی کہ چہلون اور خلوتون سے وہ بات
حاصل نہین ہوتی اور خزانۃ الروایت کے باب الحج مین زاد المعاد سے نقل کیا ہی ابوبکر وراق جو اکابرین مشایخ
سے تھے فرماے ہین مومن فقیر کے دلکی خوشی کرنا میرے نزدیک ہزار حج مقبول سے بہتر ہی اور حسینی مین وترہم
ینظرون الیک وہم لا یبصرون کے نیچے لکھا ہی سلطان محمود غازی از شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ پرسید کہ ازین
سخن چیست کہ سلطان العارفین قدس سرہ فرمود کہ ہر کہ بایزید را دید آتش دوزخ بروی حرام شد وحضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم این سخن نگفت واو را کفار یہود و منافقان می دیدند حضرت شیخ فرمود ند کہ این دیدن راجع بہ
رویت ظاہر کہن معلوم است کہ حضرت پیغمبر را در زمان ایشان چند کس دیدہ باشند و در وقت بایزید نیز چند کس بحال
او بیناشدہ باشند ۵ برای دیدن روبتو چشم دیگرم باید ہ کہ این چشمی کہ من دارم جالت رائی ندارد ہ
فاما جیکے دل اندہے ہین انکو این بینائی اور صحبت سے کیا خبر جب اسکی نظر یہہ کام کرے خاتم الاولیا کی نظر کیا کچھ
کام کریگی اسی لئے رسول خیر القرون قرنی الخ فرمائے اور باقی کے واہیات کا جواب یہہ ہی علماء موسویہ بھی جناب
ختم الانبیا کے معراج کو کہتے ہین کہ موسی پر فضیلت بتانے گھر مین سوتے ہوئے یہہ شماتہ بنائی تم جو اسکا جواب سمجھوگے
وہی ہمارے طرف سے قیاس کرین یریدون ان یطفوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ای انصاف پسندو
اپنے دل مین سوچو تو سمجھوگے کہ مسود کی غرض اس کتاب مردودہ کے بنانے سے فقط ہماری قوم کی بدنامی کی
ہی وگرنہ مناظرہ مذہبیہ مین اعتراض ایسے اصول پر ہوا کرتا ہی کہ اہل مذہب کو اسمین اتفاق ہو نہ فروع پر یہان
تو سن لئے کہ فقط واہیات ہین اور آگے بھی ایسے بہت مزخرفات مسود کی تحریر مین دیکھینگے اللہم اہدنا الصراط
المستقیم الذی سلک علیہ اہل الحق اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم **مسود کے باب دوم کا جواب ورد رجا**
منقول مطلع الولایت الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ عماد الدین میسوی مولف ہدایت المسلمین کی پیروی ہی
کہ اسنے بھی لکھا ہی باب ہفتم محمد صاحب کے رد مین فصل اول محمد صاحب کے احوال مین محمد صاحب کا احوال
جو کئی ایک تواریخین اور قرآن و حدیث کے کتابین دیکھنے سے دانا آدمی کو معلوم ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ملک

عرب مین شہر مکے کے اندر ایک مندر یعنے بتخانہ تھا کہ جسکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے صدہا قسم کی حدیثین
پیدا کرکے اسکے نسبت بڑی بڑی شرافتین بیان کی ہین الخ پھر اسکے بعد جو جو بے ادبیان کہ جناب خاتم الانبیاء
کے واسطے اُس نے بنا کیا ہی مسود نے جناب خاتم الاولیا کے لئے ادا کیا ہی یہان تک کہ اُسنے اپنی کتاب کا نام
ہدایۃ المسلمین رکھا ہی تو مسود ہدیۂ مہدویہ مقرر کیا شاید ادبا یا خوفاً للالتباس یک الف کم کیا مگر حقیقت مین قصد بڑی
کاہی کہ دروغ گوئی اور بدزبانی مین اُس سے بھی سبقت لے گیا چنانچہ یہ خادم الفقراء احقر جھوٹھ مسود کے یہان تک
لکھ چکا بھی ہی اور آگے اِس سے برتری نظر آویگی انشاء اللہ تعالی **رجا** مگر کشف و کرامات کہ مہدویہ و مبدوم الخ
ہدایت مسود اس مقولے کی سند اپنے ترے بھائی اسمت عیسوی کی کتاب سے جو نام اسکا دین حق کی
تحقیق ہی لیا ہی اسنے اپنی کتاب کے چوتھے باب مین ۵۶ صفحے سے ۶۶ صفحے تک لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہ ہی
قرآن بسبب اسمین بیشین گوی ہونے اور اُسکی فصاحت ہمیشل رہنے کے معجزہ نہین اور دوسرے معجزے مانند شق
القمر وغیرہ کے یہ کیسی معجزے ہین اور کسوقت قلم بند ہوے معلوم نہین مگر حدیث کے کتابون سے پایا جاتا ہی کہ
محمد صاحب کے دو سو برس بعد ابن بخاری وغیرہ قرآن اور محمد صاحب کی سند کے لئے بنا لئے ہین وگرنہ محمد صاحب
تو صاف کہتے ہین کہ مین معجزہ بتا نہین سکتا ہون جیسا قرآن مین ہی قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اور
ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ روح محفوظ مین ہی کہ محمد صاحب معجزے نہ بتا وینگے حدیث مین ہی کہ بتا ے
انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیا کے معجزون کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی
فرض کرلیوے الحاصل ہر خلیفۃ اللہ کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے امائم کی حقیت پر یہی دلیل واضح ہی
اور یہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود سر یکے متعصب سمیت ترک دنیا اور تجرد اور تاثیر بیان اور وعظ قرآن
کے قایل ہین کہ سب اللہ تعالی کے خلیفے اور اُن کے توابع یہی حکم کئے ہین اور انکا احوال بھی ایسا ہی تھا یواقیت
کے چوتھے فصل مین شیخ اکبر کی فتوحات کے ۳۸۴ ویں باب کے حوالے سے لکھا ہی من اراد فہم المعنی الخ مضمہ
من کلام اللہ تعالی وکلام رسولہ واولیاءہ فلیزہد فی الدنیا حتی یصیر منقبض فاطرہ من دخولہا علیہ ویفرح ازوالہا عن
یدہ وامامع میلہ الی الدنیا فلا سبیل لہ فہم الغوامض ابدا ترجمہ جو ارادہ کیا باریک معنیون کو سمجھنے اللہ تعالی
اور اسکے رسول اور اولیائے کے کلام سے پس چھوڑ دے دنیا کو یہان تک کہ دنیا کے آنے سے دل اُسکا تنگ ہو
اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھ اسکے باریکیون کو سمجھنے رستہ نہین انتہی لیکن
علمائے دنیا پرست کو بسبب حجاب حب دنیا کے اس باریکیون کی سمجھ نصیب ہونے سے اسکو خلاف شرع

سمجھتے ہین فی الحقیقت آپ اُس کے مخالف ہین یا قصد کے فصل مذکورہ ہین فتوحات کے ۷۳ دین باب کے حوالے سے
لکھا ہی اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لایخلی الشریعۃ ابدًا فہم محفوظون عن مخالفۃ الشریعۃ وان کانت العامۃ تتوہم
المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم من ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لایقدح
فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کامل اولیاء اللہ کا علم کبھی مخالف شریعت نہین اگرچہ عام علما انکو خلاف
شریعت کی نسبت کرتے ہین سو انکی سمجھ کا قصور ہی اور فصل ثالث مین لکھا ہی اما علم الاسرار فہو علم الذی فوق طور العقل لذلک
یتساع صاحبہ الانکار یعنے علم اسرار عقل کے درجے سے تر ہکر ہونے سے علما، ظاہر اُس علم والے کا کلام سننے کے معنا انکار
کرتے ہین انتہی الیساہی ہمارے امام کے لئے کہ امام الاولیا ہین علما، منکرین معترض ہین چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین شیخ اکبر
کے مقولے سے آثار مہدی موعود مین معلوم ہوا مگر اظہار حق اللہ تعالی منکرون اور مدعیون سے ہی کرواتا ہی گو کہ حق پر ہی
مین سعی بلیغ بھی کرین چنانچہ حدیث ابی سفیان سے ظاہر ہی کہ کہتے ہین ہرقل کے استفسار کے وقت جناب رسالتمآب
کے احوال کو بدلنے مین متساعی تھا لاکن بجز حق کے بول نہ سکا بیان بھی الیساہی ہی کہ مسود اگرچہ ہمارے امام اور قوم کو بدی
لگانے مین متساعی ہی لاکن بے ساختہ اللہ تعالی کہ ناصر دین حق ہی ترک و تجرد اور تاثیر بیان و وعظ قرآن امام اور انکے
قوابع کے لئے اسی سے ظاہر الکھلوایا کہ یہی پیشہ اور حال انکے قوابع کا تھا ایسے معترضون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی
لما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لایعلمون
پس انہونے کتاب کو پیچھے ڈالا گویا کہ اوسکے بیان و بیان کرنے والے کو نہین جانتے ہین اور فرمایا تعالی شانہ ان الذین
یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین والذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم
اور جو لوگ کہ ترک و تجرد اور زہد و توکل اختیار کئے اُن کے لئے حق تعالی فرماتا ہی مخلصین لہ الدین اور معجزہ ہمارے امام کا
خصوصًا مطابق وقت بیان معارف و حقایق تھا جیسے سعد الدین حموی فرماتے ہین لن یخرج المہدی حتی یسبح من شاء لک
نعلیہ اسرار التوحید جیسا موسی کو جادو کے مقابلے مین اور عیسی کو طب کے مقابلے مین اور محمد کو فصاحت و بلاغت کے مقابلے
مین عطا ہوا اور منکرین حضوری اسکو سحر اور امداد شیطانی تصور کئے کہ جس سے غرض اُن کی بطلان کی تھی اور مابعد کے
منکرین اسکو اپنے بزرگ قیاس کرنے سے ساحت و پرداخت مومنین سمجھے چنانچہ مسود بھی یونہی لکھا ہی اور یہہ بھی ہماری
حقیقت پر ادلہ قوی اولہ ہی کہ ہم لوگونکو ہر جاے مخالفین بسبب اوّے نماز اور قرأت تسبیح کے قتل کرتے ہین الیسون کے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اور یہہ بھی حقیقت کی دلیل ہی کہ قبل دعوت سب لوگ
باتفاق امام کے معتقد ہوتے تھے اور بعد دعوت کمتر تصدیق کئے اور اکثر انکار الیساہی سب انبیا کا حال ہی خصوصًا

ہمارے نبی کا رجا خلاف عقل اور عادت البشری الخ ہدایت مسعود عجب کم عقل اور کوتاہ فہم آدمی ہی کہ احوال
ہین کہ جہان عقل منکرین حیران ہی واقعیت کے ۶۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ ابو طاہر وقد شاہدنا علیا الاسمٰعیلیۃ الخ
کان مقیما بامن بلاد المشرق مکث ولا یطعم طعاما مدۃ ثلاث وعشرین سنۃ وکان عبد اللہ لیلا ونہارا من غیر تصنع
بغیر انواع الخ

اور عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ بدۃ التحقیق کی تمہید اصل نہم مین لکھتے ہین شیخ بوعمر حلوان سیزدہ سال ہیچ طعام نخورد
وانگس کہ طعام بہشت و ہند خالب اور ابدین طعام چہ حاجت باشد اگر خورند برای موافقت خلق خورند انتہی پہ مسعود
بے تحقیق جو جاہتا ہی اور اسکی عقل اسکو مستحیل سمجھے کہہ دیتا ہی جیسا عادہ کفار عرب کی تھی قولہ تعالی یضل بہ کثیرا ویہدی
بہ کثیرا انہیون کے واسطے ہی اب یہان سے مسعود کا کذب وغلط گویون کا بیان ہی چہارم تحریف اور تحریف کا رجا
مطلع الولایت ہدایت مسعود لکھا ہی احوال امام اور اصحاب دعوا یع کا انہین کے کتب سے لکھا ہون فی الحقیقت
اکثر مقامون مین مانند عماد الدین عیسوی کے انبس مخالف بیان کیا بعض اس سے لکھے جاتے ہین مشتے نمونہ خروارے پہلی
جھوٹھ جناب امام کے نام مین تبدیل کیا اس تحریف کا بیان باب سیوم کی دلیل دوم مین آویگا انشاء اللہ تعالی دوسری
جھوٹھ جناب امام کے لئے لکھا ہی کہ نکلتے وقت بولے کہ اگر مین حق پر تھا کیون اتباع نکی الخ اور یہہ سراسر ہمارے کتب کے
خلاف ہی چنانچہ مسعود کی اس عبارت کے اوپر لکھی ہوی تقریر سے ظاہر ہی بعد دعوے کے ایک مدت اسمقام مین اقامت
فرماے ہین حقیقت حال یہہ ہی جسوقت امام کو اس دعوے کا حکم حق تعالی کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ
کو اس مضمون کا روانہ فرمائے کہ مین سید محمد اللہ تعالی کے فرمان سے مہدویت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ
عقل برجا اور سب طرح سے ہوشیاری ہی نہ سکر وسہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی اور کسیطرح کی حجت
نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی رسول اللہ ﷺ ہر دو شاہد ہین پس ہر ایک کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو
یا وزیر فونگر ہو یا فقیر لازم ہی کہ تحقیق کر کے تصدیق کرین اگر بندے کو جھوٹا اور مفتری علی اللہ جانین قتل کرین وگرنہ
ہم جہان جاوین خلق کو اپنے مدعا پر بلا دین ان دونون صورتون مین وبال تمہاری گردن پر ہوگا کہ دونون جہان
کی سیہ روی تمہارے لئے ہی انتہی ملخصا اس فرمان کے روانہ کئے بعد چار مہینے اسی جگہ آپ اقامت فرمائے لاکن
حین اقامت تک بجز تصدیق کرنے ازلی مومنین کے وہان کا بادشاہ متعرض ہوا نہ کوئی دوسرا اور سب یہی کہتے تھے
کہ یہہ ولی کامل ہین اسنے مقابلہ مناسب نہین تیسری جھوٹھ لکھا ہی کہ اب ہندوستان مین معدن مہدویہ کا وہی
دنیات ہین فقط الخ اس جھوٹھ کی تحقیق آج بھی ہو سکتی ہی کیونکہ یہ مانند دوسرے جھوٹون کے زمانہ گذشتہ سے متعلق

ہیں آج ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی مہدویہ آشکارا رہتے
ہیں مثلاً جیپور جوت پور بمبئی سورت بھروچ بڑودہ قبولی احمدآباد دھولیا احمدنگر اورنگ آباد ناگپور کاٹن کھمبایت
کھانبیل اورنگاباد دولت آباد بیجاپور پالنپور کرناٹک کا حاکم بھی مہدوی ہی چونتی جھوٹی چنانچہ سرینگ پٹن میں الخ
یہہ بھی بعینہٖ عمادالدین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی باب ششم کے فصل دوم میں لکھا ہی مثلاً تھوڑے دن گذرے
ہیں کہ دہلی میں ایک سخت مصیبت آئی بھلے مانس نیک بندے دور اندیش یکسو ہوگئے شریر لوگ جہاد جہاد کر
کود پڑے اسلئے تمام شریر مارے گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ فاما عمادالدین کی جانب اس واقعہ کے بیان میں صداقت
ہی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کہ وہاں کسی کی تلوار نکلی نہ بندوق چلی جو چاگاہ توپ اُڑیں اور لوگ مارے جاویں
حقیقت حال یہہ ہی کہ مہدویہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح ادا کرنا چاہے اور اُن کے مخالف کفار دنگ
عادت پر مانع صلوٰۃ و تسبیح ہوئے آخرالامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے مہدویہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو یہاں کھانا
پانی حرام ہی اور نماز تم پر منع ہی اسیوقت مومنین مہدویہ نے کہلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز
قدیہی رات ہی ہم بعد نماز یہاں سے ہجرت کرتے ہیں حاکم اسبات سے خاموش رہا اور یہہ لوگ بعد نماز وہاں سے
کوچ کئے اسمیں کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھ لیوے مسود یہہ ایک ہی واقع لکھا ہی ہماری قوم پر ایسے سیکڑے
واقعے ہوئے ہیں کہ جب یہہ نماز اور تسبیح طرف متوجہ ہوئے حسب القدرت ان کے مخالف انکو ایذا دئے اور قتل بھی
کئے۔ ای انصاف پسند و مقام نظری کہ انبیا اور اُن کے توابع کے پیروکون ہیں اور مشرکین و کفار کی عادت کس میں
ہی یہہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے ممسک لکھ دیا اللہ تعالیٰ دشمنوں کی طرف سے
حق کو ثابت کرواتا ہی پانچویں جھوٹ ایسے سردار خان غزنے زئی الخ اس امر کا کذب اکثر حیدرابادی پرانے لوگ جانتے
ہیں کہ سردار خان عین ہر دو فوج کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھوڑے چلاے اور داد جوانمردی کی دئے نہ بھیر
پر جاگرے ہر عقلمند سمجھ سکیگا کہ پندرہ بیس آدمی بھیر پر کس منھ سے جینگے کیونکہ بھیر پر گرنا زبردست لشکر و کفار کا کام ہی نہ اس
بیعقلی سے مرنے میں سپاہیوں کا نام ہی اور دولت کا بلکہ ذات مسود سریکے فتوریوں سے ہوتا ہی چنانچہ سرینگ پٹن کے
فتوریوں نے مہدویہ کے سردار اپنے ساتھ نہ ملنے سے حیلہ انگیزی کرکے اخراج کروائے چھٹی جھوٹ جب سب پایتخت
دکھن کی لگر گین الخ افسوس ہی مسود کی جھوٹ لکھتے لکھتے ننگ آتا ہی حیدرابادی تاریخ دانوں کو نیکو روشن ہی
کہ مہدویہ ابتداے حکومت آصفیہ سے عمدہ عمدہ خدمات پر معمور رہے ہیں چنانچہ راجہ چندولعل کے کئی مدت آگے تربیتے
امیر جیسا نواب ولدارخان بہادر نواب میران یار جنگ بہادر نواب رسول یار جنگ بہادر نواب سلطان الملک بہادر

اور بہت سے جمعدار نامور بھی تھے بلکہ چند داخل کے وقت اُن انگلوں کی عزت کسی نے نہین پایا اور حیدرآباد کے جنگ
مین جو ۱۲۳۳ھ مین واقع ہوا بہت سے امور جھوٹے لکھدیا بعضے جمعدار یٰسین خان عبدالکریم نامی عالم سے مذہب کی تکرار
مین غالب آنے سے عالم مذکور اپنی جہالت باطنی کو کام فرماکر بدزبانی کیا خان موصوف نے بھی جواب ترکی بترکی
دینے سے اسکے معتقدون نے جمعدار کو مجروح کردیا جب یہہ کیفیت عنایت خان جمعدار کو جوا پنے دس پندرہ ہمراہیون کے
بازار کو گئے تھے پہنچی تو اُنہون نے اپنے ہمراہیون سے وہان آپہنچے اور اہل مسجد عرب پٹھان وغیرہ شمار پانسو آدمی
باہتھیار مسجد کا دروازہ بندکئے ہوئے موجود تھے تب رحمت خان نامی سپر کے چھپنے سے دروازہ توڑا اور عنایت خان
بعنایت ناصر المومنین بسم اللہ بولکر سر اُنہون پر چڑھنے لگا تو دلاور خان قابو سے خان موصوف کی گردن پر ایسا وار
کیا کہ گردن دھڑ سے الگ ہوگئی پاس جو انمردنے سر اپنا ہاتھ سے تھاما کہ اس مخالف کو ایک ہی ہاتھ مین واصل جہنم کیا اور
آپ اُسی وار سے شہید ہوا پھر جب جوانمردون کے تلوارین بجنے لگے تب کئی نامرد پاؤن مین گرگر کر جان دینے لگے
کتنے اوپر سے کود ہاتھ پیر توڑ ہلاک ہوئے اور کتنے لوگ ایسا بھاگے کہ اپنے مکانون تک دم نہ لئے آخرالامر فساد
عظیم جب درخواست حاکم حلیم عہدہ دارون نے رجوع بعنوی ہوئے مگر نیاز بہادر خان توپی خان وہان سے مقدمہ قاضی و حاکم
مال مجمد توپ و جزائل بابندوق ہاے بیشمار تخمیناً اسی ہزار آدمی عرب روہلے کابلی سندی ہندی وغیرہ پیادہ و سوار ان
بچارے عہدہ دارون کے مکان پر تین طرف سے اور طرف آئے کہ جہان عہدہ تخمیناً دو تہہ سوا سو حاضر تھے مگر باوجود
قلت موافق یہ کہ یہ کم قلیلہ غلبت فئۃ کثیرۃ کے عہدہ دار اپنے مخالفون کو مار کر توپ و جزائل چھین لئے اور حیدرآباد
گریز کر کے شہر پناہ کی پناہ لیکر دروازے بندکر لئے۔ چنانچہ اُن کے چھینے گئے توپ حال تک چنچل کوٹے مین ہے الانصاف
کیجئے کہ پہلے کون کسپر ظلم کیا اور چلا کر آیا اور مردونا مرد اپنے اپنے کام کا کیا کیا بدلہ پایا مثل ہی کہ جھوٹ کہون تو تیرے
منہہ پر کہون۔ مہتاب خان جمعدار کو بعد شہادت مذکور کے چالیس برس کو انتقال کئے مسود لکھا ہی اوسی وقت شہید
ہوے کہ اوسوقت عہدہ دی تخمیناً چالیس آدمی شہید ہوے اور اونکے مخالف تخمیناً پندرہ سو پس صدق گویا حافظہ نباشد
اور عہدہ دیکے اخراج کے لئے لکھا ہی انگریز کے خوف سے نکلے غور کا محل ہی یہ بیچارے تھوڑے آدمی اور مخالف اُنکے
ایک کو سو کے برابر رہتے پر انگریز سے کمک لیا کیا منصفے یہ تو مذہب کا مقدمہ تھا کہ مرنیکو اسمین شہادت جانتے ہوے
کیون اپنے برادرون سے کمک چاہے اور عہدہ دیہ انگریز تو کیا اگر آتش پرست مذہب کے لئے ایک قدم نہین ہٹتے ہین
اور نکو خوب معلوم ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ
واولئک ہم الفائزون ببشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لہم فیہا نعیم مقیم خاتمہ حق یہ ہی کہ حاکم نے کہدیا کہ تمکو

بیان کھانا پینا نا جرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور اونکے توابع کے خصوص ہمارے نبی تک کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا پس حیدرابادسے نکلے مہدویہ آیہ کریمہ لایکاتون لومۃ لایم کے مبشر انکے روبرو دشمن مذہبی
پتے سے کہی اور اونکو جب اللہ تعالی کی رحمت ورضوان اور نعیم جنان کی بشارت ہی ملیے مرنیکا کہان غم ہی بلکہ
ہمارے یہان دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہین مبارکبادیان اور خوشیان مناتے ہین اور شیرنی
بٹواتے ہین بلکہ سدابادکا جنگ کرب حال مین ہوائی اور اسوقت کے ہزارون آدمی موجود ہین جانتے ہین کہ ہمیں پیس
آدمی نخواہ اپنی جیبن پانچ چار برس سے نہ ملی تھی بھوکے نہ رہ سکے کہ انکنے سے چندسا دیون نے انکے ہتھیار چھین کے عزت
ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دینے اور ایسی جوانمردی کئے کہ اُن کے ہاتھ سے کم وبیش دو سو آدمی
مارے گئے اور باقی عرب روہلے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بھاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہارون کے حوالے رہی
بلکہ کئی عرب وغیرہ انکی شمشیر برق نظیر کی تاب نہ لاکر بادر یون میں گرگر مرگئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
مسود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر اس امور کا یہہ ہی کہ مسود ان امور کو بہت کذب وافترے کے ساتھ
بیان کیا لہذا ہمکو بھی حق بات ظاہر کردینا لازم آیا اور ان امور مین مسود جیسا کاذب ومتعصب ہی ویسا ہی تحریف
دلایل وغیرہ مین جری ہی چنانچہ حدیث لاتمنوا لقاء العدو کے معنے مین تحریف کیا ہی ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری
کے باب کراہت التمنا لقاء العدو مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولا یاتی ذلک تمنی الشہادۃ یعنے یہہ حکم شہادت
کی تمنا کو مانع نہین مسود جینے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنائے شہادت کو مکروہ جانتا ہی اور بندگیمان
شیخ علای رح کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنے جناب شیخ موصوف رح بادشاہ کے روبرو
علمائے مخالفین سے بحث مین عاجز ہوتے باوجود اغوا اُن علمائے لصوص الدین کے اسیوقت شیخ رح کو قتل کیون
نہ کروادیا اور شیخ رح مخالفات شرعیہ وعظ قرآن مین بیان کرتے تھوہ سنکر بادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہہ مسود کا بیان
خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظرے کے وقت وعظ قرآن کیا معنی رکھتا ہی علما مناظرے مین عاجز
ہونے سے شیخ رح کو قتل نہین کیا اور علماے کہا کہ مین خون ناحق کے لئے رخصت نہ دونگا - اب مسود کے تعصب
عناد کے دلایل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسیکو کسی کے ساتھ دشمنی ہووے ہر ہنر اپنے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
اپنے مخالف کی بدنامی ونقصان کے درپی رہتا ہی یہان تک کہ بعضون نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
اپنے جان تک بھی دریغ نہین کئے ہین چہ جاے کہ برابر لین پہلی دلیل مسود کا ہمپر بہتان کرنا اور اکثر امور مین اُسکا
جھوٹ بولنا ہی چنانچہ تھوڑا اوپر نمونے کے طور پر ذکر ہوا دوسری دلیل یہہ کہ کتاب مذہب کے مناظرے مین ہی چاہئے

کہ اسمین دلایل عقلیہ ونقلیہ ہمارے مذہب کے اصول مسئلہ کے بطلان پر بیان ہون نہ یہہ کہ خلق کو اغوا سے عداوت
ہمارے اس قول پر منصف کے نزدیک مسود کی تمام کتاب دلیل ہی اگر کوی بادی النظر سے دیکھو تو باب دوم فقط
اسی بیان مین ہی آخر کار مسود یہہ لکھا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام مین طریقہ احتساب واجرای احکام کا
مفقود ہوگیا جو عداوت مذہبی کہ اس قوم کے ساتھ تھی حکام کے دلون مین باقی نرہی الخ پس یہہ صاف اغوا سے فساد
ہی نہ انصاف دینی کی داد۔ تیسری دلیل یہہ کہ حاکم کو نکو فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا اغوا دیا گرنہ اور مذاہب
بھی ہین کہ انکو مذکور نہ کیا اگر اسکو عداوت دینی تھی یون لکھتا حکام کے دل سے محبت دینی اور عداوت مذہبی کہ اہل ہوا
سے تھی جاتی رہی تاکہ شمول عامہ ہو چوتھی دلیل یہہ کہ لکھا ہی پھر بھی بمقتضای شرارت کے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی الخ
جانتے شرارت کو مقتضای مذہب مقرر کرنا مین عداوت و محض شرارت ہی یعنے شرارت ایک صفت رذیلہ ہی کہ
صاف گالی ہی مقتضای مذہب کیونکر ہوسکتی ہی با این مسود لکھتا ہی کہ انکو حکومت نہین غریب فقیر مملوک ہین
اور انکو ہر جاسے بسبب اشاعت مذہب کے اپنے لوگ یعنے مسود کے مار مار نکال نکال کرتے رہے ای انصاف پسندو
پھر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم ہوا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب زمانہ شریر ہوا اگر اپنے مخالف سے عند الضرورت
جہاد کرنا ہی تب بھی کوی فرد بشر اس سے خالی نہین اگر گنہگاری ہی تو خود مسود اسمین مبتلا ہی کہ جھوٹ اور افترا
کہ گناہ عظیم ہی اس سے صادر ہی اور دوسرے گناہان کہ منشا انکا دنیاداری ہی جہان کہ دنیاداری زیادہ ہی وہان
گناہان بھی زیادہ ہین جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور رسول فرماتے ہین ذرتا ہون مین کہ تم پر
دنیا کہ بیشین جیسا تم سے اگلون پر بیٹے ہین اور ہلاک ہوتم اسکے سبب سے جیسا اگلے ہلاک ہوے یعنے گناہون کے سبب سے
اور فرماتے کہ جب دنیا سرسب گنا ہونکا ہی سودہ تو ہمارے مذہب مین مطابق کتاب وسنت کے کفر ہے۔

مسود کے باب سوم کا رد۔ رجا حقیقت حال یہہ ہی کہ قاعدہ مستمر الخ ہدایت

سلمنا ما قال المسود ہمارے امام مین سب علامت بطور ماہیت شرعیہ کہ یہ ممیزہ جمیع کے کہ انکی تحقیق انشاء اللہ تعالی
قریب بیان ہوگی رجا مجددیہ اس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کرکے الخ ہدایت پہلے یہہ بات معلوم کرنی چاہیے
کہ دعوی بے دلیل کذب محض ہی خلاصہ اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث کی صحت و سند خاص مجتہد کے لئے نہ اور
ہی نہ دوسرے کو اور ائمہ مجتہدین سے اس امر مین کوی سند مخصص پائی نہین جاتی اسی لئے اکابرین علمای متقدمین کہ
اس امر مین توقف رہا بسبب اختلافات روایات اور عدم سند وتحقیق مجتہدین کے چنانچہ * امام سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد کے آخر ذکر مہدی مین لکھتے ہین فمذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا یخلقہ اللہ

شی شاہ دیعیتہ نصرۃ لدینہ ترجمہ علما اسبات کی طرف گئے کہ مہدی امام عادل اولاد سے فاطمہ عنہا کے ہی پیدا کرے
اسکو اللہ تعالی جب چاہے اور بھیجے اسکو ایسے حال مین کہ مدد کار رہے دین کو اپنے انتہی اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ فقط علما کا اتفاق اسپر ہوا کہ وہ اولاد فاطمہ عنہا سے ہووے اور دین کی نصرت کے لئے قایم رہے اور امام
بیہقی بھی ایسا ہی لکھے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین علما کو توقف ہی چنانچہ تحقیق اسکی قریب آویگی انشاء اللہ تعالی
اب معلوم کرین کہ مسودہ نے تحقیق لگا دیا کہ مہدویہ نے طریقہ اثبات مسلم الثبوت کو چھوڑ دیا ہم پوچھتے ہین وہ طریق
اثبات مسلم الثبوت کس کی نکالی ہی اگر اپنے معتقدایون یا بھائیون سے بنا دے کذب صریح و دلیل فضیح ہی اور
سند منکرین مہدی کی مانند سند منکرین خاتم الانبیا کے ہوئی اگر کسی مجتہد کی سند ہو تو کیون نہ لکھا کہ امر مہدی
مین طریقہ اثبات مسلم الثبوت فلان مجتہد نے یہہ مقرر کیا ہی کیونکہ حدیث مین اتباع مجتہد کی واجب ہی نہ روایت
محدث کی اگرچہ عمل مین بھی ہو چہ جاے کہ ایسے بڑے امر اعتقادی مین ہر شخص دوم مارے چنانچہ محمد وجیہ الدین نے
نظام الاسلام مین کہ جسکی صحت پر ۲۵ عالم گواہین بڑے بڑے قاضی مفتی مدرس واعظ وغیرہ ہین اور ۳۰ طالب
العلم قریب التحصیل کہ اپنے اپنے دستخط کئے ہین اور غلام قادر صاحب عالم مدراسی بھی اسکی صحت کی اتباع کر کے
اور کچھ اپنی طرف سے دلایل زیادہ کیا ہی ۲۳ دین سوال کے جواب مین شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحقیق اور چند
علما کے قرارداد کا حوالہ کر کے لکھتا ہی کہ چارون مجتہدون نے جو فرمایا ہی کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث
صحیح کے پاوے تو چاہیے کہ اُس حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب یہی ہی مگر کہنا انکا اُن کے زمانے سے
علاقہ رکھتا ہی کیونکہ اُن کے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی اسلئے کہ بعد اُن کے جتنے علما گذرے باوجودیکہ انکو
مسایل کے نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پہچانت اور فقیہون کے اختلافات کی شناسائی
حاصل تھی پھر بھی وے اجتہاد کی راہ نہ چلے اور لکھا ہی کہ اجتہاد اُن کے سوا دوسرے کو حرام اور تقلید واجب
ہونے پر سبہون نے حکم کیا ہی اور ۲۴ دین سوال کے جواب مین لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت
کے ۱۸ اوین صفحے مین لکھا ہی گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ہمام کہ این ترتیب کہ محدثین در صحت احادیث
و تقدیم صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند حکم نہ است و جایز نیست و روی تقلید زیرا کہ صحت نیست مگر از جہت اشتمال
رواۃ بر شروطیکہ اعتبار کردہ اند آنرا در بخاری و مسلم و شک نیست اجتماع شرایط راوی از حکم کردن بخاری و مسلم
بآن جزم نمی توان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آن باشد زیرا چہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود
از بسیاری رواۃ کہ سالم نیستند از جرح و ہمچنین در کتاب بخاری جماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان

پس مدار کار در حق روات بر اجتہاد علما و صواب دید ایشان باشد بمجتہدین در شرط صحت و ضعف انتہی اور ہر دو سوال مذکور کی تحقیق پر مسلم الثبوت اشباہ والنظائر تحریر یناتہ المراد ابن مناوی کی شرح جامع الصغیر تقریر احمدی فتوی علماء حرمین شریفین کفایہ شرح ہدایہ تقریر شرح تحریر اور تیسیر شرح تحریر وغیرہ سے سند دین لایا ہی پس ہمارے مخالف کو چاہئے کہ کسی امام کے آثار مین سند بتاوے وگرنہ حدیث کی اتباع کا نام نہ لیوے جانا چاہئے کہ ائمہ مجتہدین بسبب اختلافات کثیرہ کے اس امر کے حل و کشف مین جب جرأت نہین کیے انکے قوانین کے اتباع کہلاتے کہ بنسبت اُن کے ازبس مرتبہ منزل مین ہین احادیث سے سند و معارضہ کرنا مین جہالت ہی اور ہمکو اس امر کی تحقیق اور تصدیق کے لئے گئے دلیل قطعی بین اول اخلاق کہ یہ امر مسلم الفریقین ہی چنانچہ مسود بھی اسکی صحت مین ایک حدیث باب ہشتم سے مطلب دوم کے ۲۷۴ ویں صفحے مین لکھائی اکثر شیخ اکبر کے حوالے سے خاتم الولایت کے لئے ۳۰۵ ویں صفحے پر لکھائی خاتمہ ہدی خاتم الاولیا ہوسکا ثبوت باب ہشتم مین آویگا انشاء اللہ تعالی دوسری دلیل حلئے کی مناسبت یعنے برابری شکل و شباہت کی سو وہ بھی مسود باب سوم دلیل ہشتم مین شیخ اکبر کے حوالے سے ۸۹ ویں صفحے پر اپنی تحریف دوم مقرر کرکے لکھا ہی اور کچھ ۲۷۴ ویں صفحے پر بھی بیان کیا ہی تیسری دلیل موافقت نام جو خفی دلیل موافقت باپ کے نام کی پانچوین دلیل اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا چھٹی دلیل دعوی ساتوین دلیل معجزات مانند سوکھی لکڑی تر و تازہ ہوکر ایک آن مین شاخ و برگ نکلنا اور چھاریہ وغیرہ گواہی دینا اور ابر کا سایہ ہمیشہ رہنا اور بول و غایط کھہو نظر نہ آنا اور کھہو بدن پر مکھی نہ بیٹھنا اور جسم مبارک کو سایہ نہونا اور پشت مبارک پر مہر ولایت رہنا اور مردہ زندہ ہونا اور سخت بیمار شفا پانا ایسے اور کئی کرامتوں کا انتہا نہین اور حمل اور ولادت کے وقت بھی مانند آثار رسول کے آثار ظاہر ہونا یعنے جناب امام کی والدہ کا خواب دیکھنا اور تولد کے ساتھ تبون کا گرپڑنا اگر کہین بہہ تراش مریدین معتقدین کی ہی ہم کہتے ہین منکرین جناب رسالتمآب بھی یہی بول رہے ہین چنانچہ ذکر اسکا باب دوم مین گزرا بلکہ یہہ موافقت بھی دلیل حقیت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے ہین عن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ ترجمہ ابی سعید سے مروی ہی کہ کہا انہونے فرماے رسول البتہ اتباع کرینگے تم اپنے اگلے لوگونکی بالشت سے بالشت ہاتھ سے ہاتھ یہانتک کہ اگر وہ گھس جاوین گھوڑ بچھو کی بل مین تو تم انکی اتباع کروگے پوچھے گئے رسول اللہ کیا یہود و نصاری کو تو آپ نے فرمایا پھر کون ہی کہ اسپر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہی مشکات کے باب تغیر الناس مین یہہ حدیث ہی اسپر تیسری دلیل یہہ ہی کہ اس جناب کی صحبت سے یک دو روز جو مشرف ہوا اصحاب صفہ کا مانند ہوا اگرچہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو اور اس امر کے گواہ اکثر علماے ربانی ہین کہ آپ دیکھکر ان امور کو تحقیق کرکے تصدیق کیے

۴۵

ہین اور گواہی ہر امر مین اہل معاینہ اور مشاہدہ کی معتبر ہی نہ اعتراض سامعین یا دور والونکا مثلاً کہی نے کیسکو قتل کیا تو اسکے قریب کے لوگ جو دیکھے ہین اُنکی گواہی پر فتویٰ ہوگا گو کہ دور دراز والے یا سامعین بکثرت اسکے عدم قتل پر گواہی دیوین اگرچہ دیکھنے والے تھوڑے ہون ایسا ہی رویت قمرین بھی اگر کہین کہ گواہی موافقین اور تابعین کی شرع مین معتبر نہین ہم کہتے ہین یہہ شبہ سب انبیاؑ مین واقع ہی اسی لئے اکثر لوگ انبیاء کے منکر ہوئے خصوصاً ہمارے نبی کے لئے یہی معاملہ درپیش ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون **رجا** البتہ ان علامات متعقق الخ **ہدایت** جسقدر انتفا علامت مسلمۃ الفریقین کا علت ابطال ہوا ثبات اسکا بھی اسی قدر سبب تحقیق ہونا واجب مثلاً کسی مخبر صادق نے کسی کے آنے کی خبر دیا ہو اور دو فریق اُسکے آثار مین مختلف الاقوال ہین مگر چند علامات مین متفق ہین پس ایک شخص آوے اور دعوی کرے کہ مین ہی مبشر مخبر صادق ہون اور آثار مسلمۃ الفریقین اُسمین سب موجود ہین بلکہ بعض امور مختلفہ بھی آپ انصاف سے کہین کہ وجہ انکار اقوی ہوگا یا اقبال **رجا** جو علامات ظنیہ ہین انکا انتفا الخ **ہدایت** جس موافق ظنیات کا انتفا دلیل ابطال ہی اسیموافق اثبات اُسکا بھی حجت بتحقیق ہی جب بعض ظنیات کے سامنہ دلایل قطعیہ مسلمۃ الفریقین بھی پائی جاوین اور بعض ظنیہ اُسکے معارض و مقابل ہون وہ ظنیہ بالکل ساقط الاعتبار ہین بلکہ احاد ظنی کے موافق جب واقعہ ظہور مین آوے اُسکا حکم مانند متواتر کے قطعی ہوجاتا ہی **رجا** پس جبکہ بکثرت علامات مہدویت الخ **ہدایت** ثبوت اُس امر کا کہ احادیث سے کسی مسئلہ کا مقرر و مخصص کرنا سوائے مجتہد کے دوسرے کو درست نہین اگرچہ فرعی بھی ہو اور پر گذرا پس ایسے امر اعتقادی مین تمہارا تقرر سراسر مہمل و باطل ہی یا اِن خود مسود اپنے دلایل کے ظنی ہونیکا قایل ہی اور ظن مقابل مین یقین کے جب عمل مین ہی بے اعتبار ہی تو امر اعتقادی مین بیکار محض ہی مثلاً اگر بفرض محال مطابق خیال منکرین کے کوئی دعوی کرے کہ مین مہدی موعود ہون جتنے احادیث کہ مہدی کی شان مین وارد ہین سب اسکے موافق ہونگے یا بعض اگر کہین کہ سب موافق ہونا واجب ہی تو بطلان اسکا ظاہر ہی کہ احادیث باہم متناقض ہین چنانچہ مسود اسی عبارت مردودہ کے نیچے آپہی لکھا ہی اگر کہین کہ بعض احادیث جو صحیح ہین موافق ہونگے تب بھی بدلیل مسطور ہی کہ احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ مقرر کرنا کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر گذرا پس یہی صورت موجود ہی کہ ہم تحقیق کئے ہین اور ایسا ہی سب انبیا کی مومنین کی تحقیق ہی جب آثار مسلمۃ الفریقین سے کہ جسکو قطعی کہا جاوے ثابت ہو کہ یہی مہدی موعود ہی پس جو حدیث اُسکے موافق ہوئی صحیح ہی اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہی کیونکہ مہدی کا خلیفۃ اللہ ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا اور خطا سے معصوم ہونا نفسی ہی جیسا کہ عقیدۂ شانزدہم مین گذرا اور باب ہشتم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اِس سے معلوم ہوا کہ مہدی کا علم قطعی ہونا چاہیے اور دلیل ظنی دلیل قطعی

روبرو ساقط الاعتبار ہی رجاب دلایل اثبات کہ حقیقت مین الخ ہدایت یہان بھی مسود کا کذب وتعصب انصاف پسندون پر ظاہر ہوگا کہ معانی اور تحقیق مین دلایل کی کیسی کیسی چیریان کیا ہی اور سب دلایل سے جوا گے مذکور ہونگے ثابت ہی کہ جناب سید محمد بن سید عبداللہ کہ اولاد مین امام موسی کاظم کے ہین مہدی موعود حقیقی ہین علیہ وعلی آبائہ الصلوۃ والسلام اور وہ دلایل بسبب موافقت حال مہدی موعود حقیقی کے حکم قطعیت کا رکھتے ہین اثبات دلیل اول کا رجا مگر مہدی کا اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا الخ ہدایت متواتر کی تعریف مسود نے دلیل مفید مدعا کے اپنے دوسرے جواب مین ۱۵۵ صفحے پر یون لکھا ہی کہ چنانچہ متواتر کی حقیقت یہی ہی کہ بہت سے اخبار احاد جب ایک بات پر متفق ہون وہ بات مرتبہ یقین کو پہنچ گئی اگرچہ ہر واحد جداگانہ ظنی تھی مثال اسکی محسوسات مین یہہ ہی کہ رسی بالونکی کسقدر قوی ومضبوط ہوجاتی ہی حالانکہ بجز بالون کے اسمین اور کچھ نہین اور ہر ہر بال علیحدہ نہایت ضعیف تھا الخ اور ایسا ہی سب اہل اصول وکلام کا قرار دادہی کہ امام الہام عمر النصفی رحمۃ اللہ اپنے عقیدے مین لکھتے ہین والخبر الصادق علی نوعین احدہما الخبر المتواتر وہو الخبر الثابت علی السنۃ قوم لا تحصیہم تواطوہم علی الکذب وہو موجب للعلم الضروری کالعلم بالملوک الخالیۃ فی الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ والثانی خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ وہو موجب للعلم الاستدلالی یعنے سچی خبر دو طرح کی ہی ایک متواتر وہ ایسی خبر ہی کہ ایک قوم کی زبان پر جاری ہو کہ اُن کا اتفاق جھوٹا نہ سمجھا جاوے اور وہ واجب کرتی ہی علم ضروری کو یعنے دیکھے سرہکی بات ہوتی ہی جیسا علم اُن بادشاہونکا جو اگلے دنون مین گذرے اور دور کے ملکون کا دوسری خبر رسول کی جو معجزے کے ساتھ مدد کی گئی ہو واجب کرتی ہی علم استدلالی کو ای الصاف والوغرسے نظر کرو کہ فاطمیت مہدی کی خبر جب متواتر ہی ثبوت فاطمیت مدعی مہدویت بھی واجب ہی کہ متواتر ہوا ایسا ہی ہمارے امام کی سیادت متواتر ہی جیسا رسول کی اور اہمیت ہی اور آج بھی اُسکا تواتر ثابت ہی چنانچہ مسود لکھا ہی کہ تمام کتابین مہدویہ بھی اس اقرار سے مالا مال ہین الخ اگر ہمارے امام اور قوم کو سیادت کا یقین نہوتا مانند دوسرے علامات کے اُسکو بھی بتاویل وتعرض ردکیون نکرتے الغرض حضور مین ہمارے امام کے اکثر علما وفضلا مانند بندگیسان ملک الہداد حمید الاعلی فیاض وغیرہ کے چنانچہ اونکا ذکر مسود باب دوم اور باب سوم کی دلیل شانزدہم مین کیا ہی کہ ہر ایک انسے مثل ابن سلام کا تھا بدریافت تمام تصدیق مہدویت جناب سید الاولیا امام الانبیا سید محمد بن سید عبداللہ جونپوری کرکے اپنا وسیلہ نجات مقرر کیے کہ جسکی صفت قرآن شریف مین یون مذکور ہی قولہ تعالی والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصادقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم اور منکر کو اُس جناب کے جو موصوف بصفات خاتم الانبیا ہی خالد فی النار سمجھے اور قرار دیے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک ہم اصحاب الجحیم اور دوسرے بے علم گ

بسبب تصدیق اور صحبت کے وہ علو مرتبہ حاصل کیے کہ ما فوق اصحاب صفہ بلکہ ہم قدم خلفاے راشدین المراد مومنین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بنگئے مانند بندگیمیان شاہ دلاور کے کہ جن سے اکثر علما مانند میان عبد الملک سجاوندی صاحب سراج الابصار کے اخذ علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی یعنے علم سلوک کیے ہین خبر سیادت بتوثیق تمام دیے اور اُن کے بعد اُن کے توابع کہ ہر فرد اُنکا مثل خواجہ حسن بصری کے تھا اُسی طور سے خبر دیے اور اُن کے بعد بھی طبقہ بعد طبقہ ہزارون آدمی کہ عبادت و ریاضت اور اخلاق سے اُن کے ہر چند احتمال کذب متصور ہین اسی کی توثیق و تصدیق کیے اور اُن کے مخالفین مذہب جو امام کے ہم نسب ہین اُن کے شجرات بلکہ بعض غیر نسب و غیر مذہب کے شجرات بھی موافق ہین پس خبر متواتر کا یہی معنی ہی جیسا خبر وجود حضرت اور سخاوت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے اگر کوئی کہے تمہارے مہدی کی سیادت کی جو خبر دیے اُن کے معتقد و مرید ہونے کے سبب سے کا مدعی ہین اُن کا قول بدون دوسری شہادت کے معتبر نہین تو جواب اسکا وہی ہی جو شیعہ کو بشارات شیخین کی باثبات ہین تم دوگے بلکہ کل انصاری و یہود اور مشرکین جناب رسالتمآب ہین اُن کے مومنین کے لیے یہی کہتے ہین پس اُنکو تم جو جواب دوگے وہی جواب ہمارا ہی یا اِن شجرات غیر مذہب کہ بعضے اونسے ہم نسب اور بعضے غیر نسب بھی گواہ ہین اور اگر کہینگے کہ اہل شجرات غیر نسب جیسا کہ سنے ویسا لکھ لیے ہون اور ہم نسب بھی جعلی نسب تیار کرلیے ہون تو ہم کہتے ہین کہ اکثر اہل تاریخ کو امور مختلفہ ظنیہ و شکیہ وغیرہ اپنے کتب مین لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات مین کیونکہ جو امر کہ صحیح ہوا سی کو داخل شجرات کرتے ہین تاکہ اپنے نسب و غیرہ کے خاص اخبار مورد اعتراض نہ ہین اور ہم نسب اگر جعلی نسب بنالین تو اسمار اطلون مشہودہ کیونکر برابر ہو سکتے ہین اور اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ عمدۃ المطالب لطائف شرفی کے مولف جو اپنی کتاب مین لکھے ہین اُن کا مشاہدہ ہی یا الہام ہین یا سمع اول کے دوام کہنا سراسر کذب ہی کہ وہ اپنے اگلے زمانون کے کیفیات اور مخالفات واقعات کی لکھے ہین مثلاً خواجہ محبوب سجانی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ المطالب مین صاف ارادیا ہی جیسا مسود یہان کیا اگر سمع کو قبول کرلیے اپنے دلایل کو آپہی بے اعتبار کہنا لازم آیا الزم اور شجرات کہ جنمین ہمارے امام کا نسب مذکور ہی سید دشگیر صاحب ساکن میسور اور برہان شاہ صاحب وغیرہ ساکن مدراس کا شجرہ ہی یہہ ہم نسب ہین اور غیر نسب اولاد خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی مصنوی سجادہ مکان ہم گذشتہ جاگیر دار میلورام متعلقہ کرمت یہہ سب اکابرین مشایخین ہین اور شجرہ والی کرنول وغیرہ اگر کوئی کہے ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنالے ہون تو ہم کہتے ہین اُنکا نسب نامہ بھی جعلی ہوتو اسما آبا، علوی از عبد اللہ تا امام موسی کاظم رض برابر کیسا ہو سکتے ہین نکتہ رسول اسم ابیہ اسم ابی جو فرماے ہین اس سے یہہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جیسا رسول کی نسب مین عدنان سے اوپر علما نسب تفرقہ والے ہین ایسا ہی مہدی کے آبا مین

بھی ہوا جاتا ہے اور لفظ اب کل اطبون اعلی کو شامل ہی چنانچہ حدیث شریف میں ہی من قرمدیہ من رض الی ارض فان کان فی
من الارض استوجب الہ الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ونبیہ محمد مگر وہان بسبب بعدت زمان اور کثرت اطبون کے زیادہ تفرقہ
ہوا پیان کم چنانچہ رسول فرماتے ہین کذب النسابون فیما فوق العدنان اور فرمان مہدی بھی امر قطعی ہی جب ثابت ہوا کہ ہی
مہدی موعود ہی اور مہدویت کے لئے اخلاق کو دلیل کرنیکا ثبوت دلیل ہمدہم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی **رجا** حالانکہ
ان میان کی نقل پر ہرگز اعتبار واعتماد نہین ہوسکتا ہی الخ **ہدایت** ہر منی کے منکرین انکے اصحاب وقرابہ کے لئے
اسی گفتگو مین ہین بلکہ شیعہ کے نزدیک اکثر اصحاب رسول مع خلفاء ثلاثہ راشدین کے جو اہل سنت وجماعت کے پاس ہین
پر دین کا مدار ہی کب اعتبار ہی بحر کذب اور دوسرے سب کے انکو یاد بھی نہین کرتے ہین الحاصل مسود کی غرض یہہ ہی کہ
ہمارے سلف صالحین سے لیکر آجتک کسی نے شعب الایمان نہین دیکھا مگر بندگیان سید خوندمیر صدیق ولایت نے جو لکھے
ہین انکا اعتبار نہین اس زعم باطل کو دلیل بنانا فقط جہالت اور تعصب وضلالت ہی ہا این آپ بھی لکھتا ہی کہ مین نے پوری
کتاب نہین پایا یہی دلیل جہل مرکب ہی کہ خود نہ دیکھنے پر اپنے قایل رہنا پھر دوسرے کو کہنا کہ اس کتاب کے عبارات مین غلطی
کرتے ہین **رجا** اپنی طرف سے اضافہ کرنا عادت مصنف کی نہین الخ **ہدایت** یہہ دعوی بھی محض تعصب اور
عین جہالت ہی کیونکہ مصنف شعب الایمان کی عادت ہی کہ جہان کہین حدیث کے معنے مین الفاظ کے بہ نسبت شبہ واقع
ہو تو اپنی طرف سے اسکو تغیر کردیتے ہین چنانچہ مشکات المصابیح کے باب ولیمہ مین لکھتے ہین الفصل الثالث عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول المتباریان لایکاہان لایکحل طعامہا قال الامام احمد یعنے المتعارضین بالصفات فخر اور یاء وعن امران بن
حصین قال نہی رسول عن اجابۃ طعام الفاسقین وعن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اذا دخل احدکم ملیکا فلیاکل من
طعامہ لالیسئل ولیشرب من شرابہ ولالیسئل روی احادیث الثلاثۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال ہذا ان صح فعلان الظاہر ان
المسلم لایطعمہ ولایسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اب دیکھئے کہ حدیث اول مین صاحب مشکات نے بعد حدیث کے امام کا قول
بھی بیان کیا اگرچہ عادت صاحب مشکات کی اکثر جگہہ مین فقط حدیث بیان کرنا ہی اور تیسری حدیث مین امام بیہقی رح
نے حدیث کے سوائے اپنا قیاس جو شعب الایمان مین بیان کیا ہی اسکو بھی لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ صاحب شعب الایمان
کی عادت ہی جہان احادیث مین شبہ واقع ہو آپ صاف کرکے بیان کیا ہی ایسا ہی ذکر مہدی مین بھی بسبب اختلافات
روایات کے اپنی طرف سے اتفاق ائمہ حدیث کو بیان کردیا سر اگر کوئی کہے کہ صاحب مشکات وصاحب شعب الایمان
کی عادت ہی کہ سوائے حدیث کے اور کچھ اپنی طرف سے بیان نہین کرتے ہین جھوٹا اور فریبی ہی آپ ہم شعب الایمان
کی عبارت کا ترجمہ لکھتے ہین اختلاف کیا لوگون نے امر مہدی مین پس ٹھہر گئی ایک جماعت اور حوالہ کیا انہون نے اسکی پہچان کا

اسکے عالم طرف یعنے اللہ تعالی شانہ کی طرف اور یہہ قصہ کہ وہ ایک شخص ہی فاطمہ کی اولاد سے نکلیگا آخر
زمانے مین انتہی ای منصور دیکھنے کہ اسمین کونسی بات خلاف عقاید سنیہ ہی یعنے اُس قول مین چھے امر ہین پہلا کو گو
اختلاف امر مہدی مین کہ کس نشانیون سے آویگا اسلئے کہ احادیث جو آثار مہدی مین وارد ہین مختلف ہین دوسرا توقف
کہ لوازم اختلاف سے ہی تیسرا علما کا حوالہ اللہ تعالی پر چوتھا مہدی کو ایک شخص جاننا یا نجوان اولاد فاطمہ سے ہونا
چھٹا وقت خروج بعض آخر زمان قرار دینا چنانچہ مسود خود دلیل نیچے کے اعتراضات مین روایات مختلفہ بیان کیا ہی کہ
ان چھے امر مین کونسا امر ہی کہ اسکے خلاف مجتہدون کے قطع نظر دوسرے علما سلف یا خلف قرار دئے ہین لاکن منکرین
کے کہنے کا اعتبار نہین رجا اسمین کوئی کلمہ حصر کا موجود نہین ہدایت یہہ عجب جہل بسیطی ہی کہ وہ تو علم کو اللہ تعالی
پر حوالہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کو معلوم نہین کہ کب آویگا اور کسطور پر پھر حصر کس چیز کا لازم آویگا رجا بالفرض والتقدیر
الخ ہدایت مسود اس زعم پر اسکو مضر کہا کہ عمدۃ الطالب وغیرہ مین سید نعمت اللہ نہین پایا ہم پوچھتے ہین جو جو امر
اسمین ہین قطعی ہین یا نہین اگر قطعی ہین سراسر کذب وجہالت ہی کہ بجز نص صریح یا حدیث متواتر یا اجماع صحابہ علی العموم کے
کوئی امر قطعی نہین اور ظنی کہنا بھی غلط محض ہی کہ غیر مختلف فیہ کے جہت غالب کو ظن کہتے ہین اور مغلوب کو وہم اگر ہر دو
جہت مساوی القوت ہون شک ہی پس یہہ کہنا کسی جہت سے قوت استدلال نہین رکھتے کیونکہ امر مشکوک و موہوم کو
اعتقادیات مین بالکل اعتبار نہین بلکہ عملیات کے لئے بھی یہہ کتب معتبر نہین ہو سکتے ہین چہ جائیکہ ایسا بڑا امر اعتقادی قطعی
الثبوت جیسا کہ گذرا ایسی مہمل دلیل سے منتفی ہو کہ اکثر کتب انساب اسمین مختلف ہین چنانچہ حبیب السیر کی دوسری جلد کی
پہلی خبر مین چہاتمین و بن صفحے پر لکھا ہی بقول اکثر علماے کرام وفضلاے عظام کاظم بیست پسر و ہژدہ دختر داشت اور
۱۲ ہم وین صفحے پر لکھا ہی در تاریخ صحیح آمدہ است کہ کاظم سی و یک پسر و بیست و ہشت دختر داشت فاسامی بیست و پنج
پسر و شانزدہ دختر بالتفصیل نمودہ و در کشف الغمہ از شیخ مفید منقول است کہ کاظم را سی و ہفت فرزند بودہ از پسر و دختر
جنات الخلود مین لکھا ہی کہ عدد اولاد آنحضرت یعنی امام موسی کاظم را بیجدہ پسر و نوزدہ دختر از اور لکھتا ہی کہ جمیع کہ اولاد
سی و ہشت دانند بعقیل نام ذکر کردہ اند و بقول ابن الخشاب بیست پسر و بیست دختر انتہی اور سید مرتضی علم الہدی نے
اپنے نسب نامے کی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے لیکر حضرت امام عسکری جو نسب نامہ سادات کا
جمع کئے تھے بسبب عربی رہنے کے مین فارسی کیا ہون اسمعیل لکھا ہی اما اسمعیل بن حضرت موسی کاظم را ہشت فرزند
بودند ہیبت و عابد و ثابت و نعمت و اسد و محب و احمد و ساجد اور اسکے بعد لکھا ہی اسد عابد ثابت نعمت محب
اور چند سادات ملکر نجد اور سے اس کہ ہجرت کئے ہین تقریبا لاند کور سے ثابت ہوا کہ علما نسب کو امام موسی کاظم کی

اولاد مین ترا اختلاف ہی یہان تک کہ ایک دوسرے کو بالمشافہ فرق ہی پس ایکہی بات پر بطریق طبیعت کے یقین کرنا عین تعصب و محض جہالت ہی باین سبب مرتضی اپنی تاریخ مین نعمت بن اسمعیل بن امام موسی کاظم رض لکھا بھی ہی فاما ترک اسمعیل درمیان نعمت اور کاظم علیہم الرضوان کے کسی سبب سے اتفاق ہوا ہو یا تقدم و تاخر مین جیسا عدنان سے اوپر رسول کی نسب مین علماے انساب کو اختلاف ہوا اس لئے منکرین خاتم النبیین بھی ایسے ہی اعتراضات واہیہ کئے ہین چنانچہ عماد الدین عیسوی ہدایت المسلمین کے باب ششم کی فصل سوم مین لکھا ہی آپ لوگ محمد صاحب کو ابراہیم کی اولاد جانتے ہو مہربانی کرکے انکا نسب نامہ ابراہیم تک ثابت تو کردو کتب تواریخ اور روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین دیکھو کیا حال لکھا ہی کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن مالک بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ان ۲۱ نامون مین سب علماے محمدی متفق ہین مگر عدنان سے آگے اسمعیل تک کچہ پتا نہین بعضے ۴۰ نام بتلاتے ہین بعضے ۶۰ نام اور بعضے اور کچہ انتہی اب ہم ہمارے معترض سے پوچھتے ہین عماد الدین نے تمہاری تاریخون سے تم پر اعتراض کیا بخلاف اسکے کہ ہمارے یہان سب کو امام کے نسب مین اتفاق ہی اب تم کو منہ کہان ہی کہ کتب انساب کو اس مقدمے مین پیش کرین اور سب علما متفق ہین کہ خبر محتمل ہی صدق و کذب کو جب کسی خبر مین اختلافات کثیرہ واقع ہون تو احتمال صدق باقی نرہا پس ایسی خبر کو خبر متواتر سے معارضہ کرنا جہل مرکب ہی اور کتب انساب آگے اولاد کے ازبس بے اعتبار اور جھوٹے ہین جبکہ وہ اولاد سے بعض مقام انبیا اور اکثر مراتب اولیا و کبار رکھتے ہون اور بعضی مخالف المذہب بعض کے انہین اسطور پر ہون کہ بسبب صحت و عدم صحت نسب کے تکذیب مذہب احد الطائفین متصور ہو اور باوجود بطون اسفل متفرق بفرق کثیرہ ہونے کے ابا اعلی کے اسماے کے شجرات مین ایکہی طور پر ہون تو احتمال جعل کیونکر ہوسکتا ہی باین بعضون کی شیخیت محتاج بسیادت نہین پھر کیا ضرور ہی کہ اپنی شیخیت کو سیادت جعلی سے قوت دیوین رجاغرض کہ معلوم ہوا کہ بارہ پشت مہدی مذکور مین الخ ہدایت بعقول مسدود فرضاً اگر ۵۰ برس مین کسی کے دس پشت ثابت ہون تو لازم ہوا کہ ہر شخص ۵۰ برس کا ہوکر مرتا جنے اگر ۵۰ برس مین کسی کے بیس پشت ثابت ہون ہر شخص ۲۵ برس کا ہوکر مرتا جنے جاننے کہ یہہ تقریر ازبس جہل ہی موافق تعدد بطون تقریر سنیہ بھی ہو دستور زمانے کا ہی کہ کوئی پیری مین صاحب اولاد ہوتا ہی کوی شباب مین مثلاً کسی کو بیس سال مین اولاد ہوئی پھر ستر یا اسی سال مین اولاد ہو تو پسر اول کی اولاد کی اولاد اولاد پدر سے ہم سن ہوسکے بلکہ اولاد اولاد اولاد چنانچہ ہمارے یہان آج ۱۳۰۷ سال حضرت بندگیمیان سید محمد ثانی مہدی کی وفات سے

ہوتے ہین ایسے بعضون کے بارہ بطن ہین بعضون کے سات کیا حبس کے سات بطن ہین انکا ہر فرد ۵۳ برس مین صاحب اولاد ہوا اور جن کے بارہ ہر فرد ۳۱ مین یہہ غلط نہی مگر ایسی عادت ہی کہ دو تین بطن مین کسیکو پیری مین اولاد ہوا اور ایسے چند بطن گذرین اور ہر ہر کی جوانی کی اولاد کے چند بطن گذرین تو اولاد پیری کو اولاد جوانی سے تعدد کم ہوگا پس ایسے مہملات سے استقرائی قطعیات سمجھنا عین جہالت ہی **رجا** نافہمی کیا کیا شگوفے کھلاتی ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ حسب حال مسودہی کہ بسبب نافہمی کیا کیا طرح کی پوچ کلامی اور سب وشتم سے پیش آیا مثل ہی من غم عمی **رجا** اگر کہین اثبات فاطمیت مین ہمکو قول مہدی کا بس کرتا ہی **ہدایت** ثبوت مہدویت دعوی اور اخلاق اور معجزون پر موقوف ہی پس ثبوت فاطمیت قول مہدی پر ہو تو دور لازم نہین آتا جیسا ثبوت نبوت خاتم الانبیا دعوی اور معجزون اور اخلاق پر موقوف ہی اور قرآن کا کلام اللہ ہونا قول رسول پر موقوف وگرنہ وہان بھی یہی دور محال کی صورت موجود ہی چنانچہ کفار عرب رسول سے عرض کیے کہ یہود و نصاری کے علماسے ہم نے پوچھا کہ اس مرد کی صفت تمہارے کتابون مین دیکھی ہو تو وہ انکار کرتے ہین اسلیے ہی کہ ایمان بھی نہین لاتے ہین دوسرا کوئی گواہ لا کر اپنی رسالت ثابت کرو تب اللہ تعالی فرمایا قل ای شی اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی و بینکم اور قرآن کے کلام اللہ ہونے سے انکار کر کر کفار گواہی طلب کرنے مین اللہ تعالی فرمایا لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا ابدا اب دیکھیے رسول کا گواہ اللہ تعالی اور فرشتے اور رسول قرآن کے کلام اللہ ہونیکے گواہ ہوے پس ثبوت رسالت موقوف ہوا اللہ تعالی کی گواہی پر کہ وہ قرآن ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر فقط رسول کی گواہی ہی یہان اور قباحت لازم آئی کہ آنحضرت کی صحت رسالت قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونیکی صحت حضرت پر اور یہہ دونو کی صحت حضرت نے اللہ تعالی کی گواہی پر بتاسے کہ وہ بھی داخل قرآن ہی پس قرآن کی صحت قرآن پر موقوف ہوئی یا صحت رسالت قرآن پر اور صحت قرآن رسالت پر پس اسکا جواب عین تمہارا جواب ہی ایسے معترضون کے حق مین حق تعالی فرماتا ہی وہم ینہون عنہ وینئون عنہ یعنے وہ معترض منع کرتے ہین لوگون کو اسکی تصدیق سے اور آپ بھی اُس سے باز رہتے ہین وان یہلکون الا انفسہم اور نہین ہلاک کرتے ہین مگر اپنی ذاتون کو **تنبیہ** علما انسب کو دوسرون کے انسب کے قطع نظر خاص امام موسی کاظم کی اولاد مین بہت اختلاف ہی پھر اگر شجرات اور کسی نسب کی کتاب اور اولاد کنیز سے صراحتا اولاد مین امام کے انعتمت کا ہونا ثابت ہوتے پر بعضے کتب نسب مین بنانے سے قطعا انکار کرنا

محض تعصب مبنی دیانتی ہی کیونکہ کل امور مین اثبات کی گواہی معتبر ہی نہ نفی کی چونکہ دو نو معارض ہون اگرچہ راقع قریب بھی
جیسا رویت قمر یعنے باوجود مطلع صاف رہنے کے ایک شہر مین تھوڑے معتبرین رویت کی گواہی دین اور اکثر معتبر وغیرہ نفی
رویت پر تو دیکھنے والو نکی شہادت معتبر ہی پہر ذاہ عادی اور ممکن الوقوع ہی بلکہ امر عدیم الامکان اور خارق العادت تین
بھی دیکھنے والو نکی گواہی کو اعتبار ہی جیسا معجزے وکرامات جب کوئی خبر زمانۂ بعید کے واقعہ کی ہو بطریق اولی اہل اثبات
کا ہی اعتبار ہی اسی لئے حدیث کی روایت مین اثبات ثقہ کو اعتبار ہی نہ نفی کو جیسا رسول کی شب معراج کی رویت
وغیرہ مین ای انصاف والو دیکھو ثبوت نسب مین ہم نے کیسے کیسے دلایل قاطعہ اور حجت لامعہ اور براہین واثقہ لکھے ہین
اور مسود نے کس مہملات سے انتصار فاطمیت اتام حجۃ قطعی ہی کرنا چاہتا ہی **فائدہ** سید شاہ محی الدین صاحب دہلوی
نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمۂ چہار دہم مین ابن حجر مکی کی صواعق کے حوالے سے لکھا ہی کہ فرماے رسول جو کہ
نہ پہچانے حق میری عترت کا پس تین مین کا ایک ہی یا منافق ہی یا ولد زنا یا اُسکی مان کو ناپاکی مین اسکا حمل ہوا ہو
اور ملا علی قاری کے حوالے سے لکھا ہی کہ کہا جو کوئی علوی کو اُسکی حقارت کی طور پر علیوی کہا پس سچ ہی کہ کافر ہوا تھی
واللہ مین بیقین تمام بولتا ہون کہ مسود مہدویہ ہر چند منافق نہین ہی **دوسری دلیل کا ثبوت رجا**
غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ **ہدایت** یہی تسلیم ثبوت اہم مبارک
پدر امام عبداللہ ہونے پر پس ہی کیونکہ جب تک موافقت نا مونگی نہواس حدیث کی تصحیح وتسلیم کیسی ہوگی اسپر پہر
بھی دلیل ہی کہ مسود لکھا ہی مہدوی یہان پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبرا ے یعنے اگلے فقرے کو مہدی موعود سے لیکر
یہان تک بلا تاویل قبول کرلے چنانچہ لکھا ہی **رجا** اسمین یعنے پچھلے فقرے مین طرح طرح کی تاویلین الخ **ہدایت**
اگر اس سے غرض مسود کی تاویل صحیح سے ہو فہو المقصود اگر تاویل بیجا سے ہو دعوی سید لیل کذب محض ہی ہمارے علما
کے تاویلات یہہ ہین امتلاء جور وظلم سے مراد ظہور کی ہی نہ تمام زمین پہر جانا کس لئے کہ آیات واحادیث کثیرہ اسبات پر
دال ہین کہ قیامت تک کفر واسلام حق وباطل باقی رہیگا چنانچہ آگے اسی بحث مین معراج الابصار کی عبارت سے ظاہر ہوگا
رجا سب متاخرین اپنی کتابون مین لکھتے ہین **ہدایت** یہہ معقولہ مسود کی سراسر بلاوجہ کی دلیل ہی کہ جس صفحے
مین یہہ عبارت لکھا ہی اسکے اوپر کی اٹھین سطر کے آخر سے لکھتا ہی کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدی کے نزدیک
مسلم اور صحیح ہی اور اُس سے چوتھی سطر کی ابتدا سے لکھتا ہی کہ پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبرا ے اسواسطے کہ اُن کے مہدی کو
حکومت نصیب نہوئی کہ زمین کو عدل سے بھر دیتا ان پر صادق آوے اسواسطے اُن کے خرد و بزرگ مہدی سے
لیکر یہان تک اسمین طرح طرح کی تاویلین اور تحریفین کرتے ہین کہ تفصیل اُنکی اُن کے کتابون مین مذکور ہی مگر فقرہ اور

سب نے بلا تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام سے لیکر آجتک سب سیدیات کی تسلیم کرتے ہین کہ مہدی کا نام مانند نبی کے محمد اور مہدی کے باپ کا نام مانند نبی کے باپکے نام کے عبداللہ ہونا ضرور ہی پھر بلا وجہ مسود کی یہہ ہی کہ اس عبارت کے تمام کے آدہی سطر بعد لکھتا ہی کہ سب متاخرین اپنی کتابون مین الخ اگر ہمارے امام کے باپ کا نام عبداللہ ہنوتا فقرۂ اول کو بلا تاویل کیون تسلیم کرتے جیسا فقرۂ ثانی کو تاویل تسلیم کیے ویسا ہی اسمین بھی کرتے **رجا** چنانچہ تواریخ کے کتابین الخ **ہدایت** کذب سیدیات کا یہہ ہی کہ پہلے ہمارے یہان تاریخ کے کتابون مین مطلع الولایت نبی ہی اسکی حقیقت مسود دلیل اول مین لکھچکا ہی کہ اسمین سید عبداللہ موجود ہی اور سراج الابصار ایجاز الابرار حجت اثبات ہدویت کی کتابین ہین چنانچہ اگے ذکر ہوگا **رجا** جس جگہہ کہ احادیث موافق الخ **ہدایت** یہہ بھی جھوٹ اور افترائی کہ مسود اوپر لکھتا ہی مہدی سے لیکر یہان تک اسمین یعنے حدیث مذکور کے پچھلے فقرے مین طرح طرح کے تاویلین اور تحریفین کرتے ہین الخ پھر لکھتا ہی کہ بالکل نام نہ لیا واہ جب اپنے کلام کی خبر اتنے قریب کی ہنو اور ایک ہی صفحے مین کہین کچھ کہین کچھ لکھدیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گو یکم بروی تو بلکہ خود دیکھو تو ساری کتاب ایک دفتر طوفان اور محض کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابصار مطابق قول مسود کے پچھلے فقرے کی تاویل یہہ لکھے ہین -

ثم اعلم ان مقصود الشیخ من ایراد الحدیث ان المہدی یملا الارض کلہا قسطا و عدلا کما ملیت جورا و ظلما یعنی لا یوجد الجور و الظلم فی الارض اصلا و ہذا المعنی لم یوجد فی زمان من ادعی انہ المہدی فلا یکون مہدیا قلت علی ہذا المعنی للحدیث معارضات من الکتاب و السنۃ الصحیحۃ منہا قولہ عن ثوبان رض انہ قال قال رسول اللہ ص اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ فاین زمان تخلیص لا ملاء القسط و العدل فی کل الارض لان السیف لا یکون الا بین اہل العدل و اہل الظلم و الجور و لا یزال المقاتلۃ بین اہل الحق و غیرہ فتبین ان الظلم و الجور لا یفنیان ابدا عن کل الارض و منہا قولہ لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ ہذا الحدیث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبداللہ فاعلم ان مقاتلۃ الطائفۃ علی الحق دلیل علی ان الطائفۃ الاخری علی الباطل و الظلم و الجور فای ظلم و جور اعظم من المقاتلۃ مع اہل الحق و ہو ثابتۃ الی یوم القیامۃ بلفظ الحدیث فتبین ان ملاء القسط و العدل فی الارض کلہا بنفی الجور و الظلم غیر ممکن فمن حمل الحدیث علی ہذا المعنی فقد جہل و منہا ما قال الامام الزاہد تحت قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک و رافعک الآیہ قد اخبر النبی صلعم انہ ینزل من السماء حین یخرج الدجال اللعین و یدور فی العالم و قع القحط و اشتد الامر و اجمع المومنون بمکۃ و المدینۃ و بلغ اللعین اقاق الارض غیر مکۃ و المدینۃ فاذا قصد مکۃ ینزل عیسی من السماء بمکۃ و صلی صلوۃ الصبح بالجماعۃ مع قلیل من المومنین ثم یخرج الی قتال الدجال مع من معہ من المومنین الی ہنا کلامہ فانظر ایہا المنصف لو کان المہدی ملکا حین خروج الدجال لما یلک

الرجال فتق الارض وان ملك وافسد في جميع الارض في حيوة المهدي فاين ملا القسط والعدل في الارض كما ينبغي الجور والظلم واي ظلم اعظم من ظلم الدجال لقوله في حقه فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا الصف رحمك الله كيف يستقيم معنى الحديث على ما فهمت ومنها قوله تعالى والقينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة اعلم ان وجود العداوة بينهم دليل على وجودهم الى يوم القيمة ظالمين جابرين ثم اعلم ان الظلم باعتبار مدلوله وهو وضع الشئ في غير موضعه يشتمل الظلم على الغير كالقتل والضرب بغير الحق والضرب والشتم والايذاء كذلك الظلم على نفسه وهو الكفر والعصيان بجميع انواعه فكيف يمكن رفع مادة الظلم عن اهل الارض جميعا ولا دليل في الحديث على تخصيص الظلم بنوع من انواعه ذكر في الدارك تحت هذا الآيت فكلامهم مختلفون وقولهم شتى لا يقع بينهم توافق ولا تعاضد ومنها قوله تعالى ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم فهذا الآية تدل على ان الله لم يشا جعل الناس امة واحدة فلم يجعلهم امة واحدة وقوله تعالى ولا يزالون مختلفين تصريح في عدم خلوه زمان من الاختلافات بين اهل الحق والظلم والباطل فكيف يتصور ارتفاع الظلم بجميع انواعه عن جميع اهل الارض فمن خصص الظلم بنوع من انواعه من غير مخصص فمن عند نفسه ثم اعلم ايها المنصف ان ملا القسط والعدل مذكور في الحديث على وجه التشبيه بالجور والظلم فلا يخلوا ما ان يكون التشبيه في الكيفية او الكمية اما الاول فمسلم اي كيفما تكن الجور والظلم في اهل الارض يكن المهدي العدل والقسط في البعض ولا دلالة في الحديث على الجميع او الاكثر اما الثاني اي التشبيه في الكمية اي كمية الافراد والملوفيفهم الجور فغير مسلم لما ذكرت من المعارضات والحديث حسا في لا يحكم بصحته الا بعد وجدانه فيمن ورد في حقه ولا يغتر معناه بما يعارض الكتاب والصحاح فالتاويل الصحيح ان يقال يملا الارض قسطا وعدلا اي ملا القسط والعدل في بعض اهل الارض والبعض مطلق في القلة والكثرة فلو ملا جزء من الاجزاء الارض لصح ان يقال ملا الارض بالقسط والعدل لان بين اجزائها ملابسة من حيث انها قطع متجاورات وبويده هذا التاويل ما ذكر في الدارك تحت قوله تعالى وجعل القمر فيهن نورا اي في السموات وهو في السماء الدنيا لان بين السموات ملابسة من حيث انها طباق فيجاز ان يقال فيهن كذا وان لم يكن في جميعهن كما يقال في المدينة كذا وهو في بعض نواحيها الى هنا كلامه وبويده ايضا ما ذكر في شرح العقايد في وصف النبي والكل كثير من الناس في الفضايل العلمية والعملية ونور العالم بالايمان والعمل الصالح فانظر ايها المنصف الى قوله نور العالم فهذا القول مثل قوله يملا الارض ليس المراد تنوير العالم كله او اكثره بل البعض المطلق ولو عدوا ما بلغوا اربعة اعشار الف الف من في الارض لان النبي صلى الله عليه وسلم مات وترك مائة الف واربعة وعشرين الفا في رواية فاذا قابلهم بمقابلة من في العالم من الناس فمثل هذا الكلام لا يراد بها حقايقها بل المراد المجاز المتعارف وهو في هذا المقام ظهور عالم لا يظير وجود عالم يوجد وبويده ما ذكر الكرماني تحت قوله يجوز الله بلى الكفر اي من بلاد العرب او بمعنى الغلبة بالحجة وظهوره وليس مثاله ما يقال ملاء

السوق برای البرفی السوق موجود ظاہر غیر مختصف ولیس المراد منہ ان البر مطوی السوق بحیث لا یوجد موضع منہ الا والبر فیہ مطوی
وکذلک للبحر منہ ان البر الاکثر الاطعمۃ اللتی فی السوق نکتفی ہہنا لان الحقیقۃ متعذرۃ باذکرۃ من المعارضات المقدمۃ والمجاز متعمل
متعارف فلابد من المصیر الیہ وہو وجود القسط والعدل وظہورہ فی بعض اہل الارض وما ذکرت معشار ما عندی من المباحث
فی ہذا الحدیث خلاصہ یہہ ہی کہ صاحب سراج الابصار فرماتے ہین رسالہ مردودہ کے مصنف شیخ علی کی غرض اس حدیث
کے لانے سے یہہ ہی کہ ہمارے امام سب روئے زمین عدل والصاف سے نہین بھر دئے تو مین کہتا ہون آیات صریحہ اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ قیامت تک زمین پر ظلم وعدل حق وباطل کفر واسلام اور امت مین جنگ اور
لوگون مین خلاف باقی رہیگا چنانچہ دجال کا ظلم مشہور ہی رسول فرماے کہ سب زمانے کو خراب کردیگا مگر مکے اور مدینے کو
جب مکے کا قصد کریگا عیسیٰ از کر قتل کرینگے اگر دجال کے وقت مہدی رہے تو عدل سے بھر نا کہان ثابت ہی کہ دجال
کے ظلم سے کوئی ظلم بڑا نہین پس اس حدیث کا یہہ معنی کرنا قرآن وحدیث کا خلاف ہوا اور ایسے ہی معنے اور کلام بزرگ
ائمہ مفسرین اور محدثین اور متکلمین بھی کئے ہین جو ہم کرتے ہین یعنے زمین کے رہنے والونمین کہین بھی ہو تھوڑے لوگ عدل
والصاف سے بھر جاوین اور کمال ایمانی حاصل کرین جیسا رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی میری سے ذات کفر کو
مٹا دیتا ہی یعنے عرب سے یا دلیل کا غالب ہونا ظاہر ہونا کفر کا مٹنا ہی مثلا کہتے ہین کہ بازار گیہون سے بھرا ہی تو
اس سے یہہ مراد نہین کہ بازار مین کوئی جاے گیہون سے خالی نہین یا سب اناج کے مقابلے مین نظر کرین تو گیہون
سب اناج سے زیادہ ہین بلکہ یہہ بات ہی کہ گیہون آسکتا رہتے اور بخلش میسر آتے ہین اور اس حدیث کے معنے مین
اب یہہ خادم الفقرا کہتا ہی کہ آج عرب کے ملک مین بہت کفار ہین اور سب زمانے مین بیشتر پس حدیث کا صحیح معنی یہہ ہی
کہ اللہ تعالی بسبب ذات بابرکات خاتم الانبیا کے دین کو ایسا قوی دلیل اور ظاہر کریگا کہ گو یا کفر مٹ گیا ایسا ہی مہدی سے
بھی ہوا ہی کہ انکی دلیل غالب اور مذہب حقہ کا غلغلہ اطراف واکناف مین مشہور ومعروف ہی چنانچہ تین سو تیس برس کے
آگے اہل مکہ مہدویہ کے قتل پر فتوی دئے تھے اور حیدرآباد کی شہادت کا واقعہ بطریق اخبارات انگریزو فرانس وغیرہ
کے ولایتون مین پہنچ گیا ہی اور اب بطفیل مسعود کے انشاء اللہ تعالی بہت دور دراز تک پھیل جاویگا اور یہی معنی زمین
بھر جانے کی ہی چنانچہ اللہ تعالی شعیبؑ کے امت کو فرمایا لا تفسدو فی الارض بعد اصلاحہا یعنے زمین درست ہو چکی بعد تم
فساد مت کرو پس شعیبؑ پر تو ان کے دو بیتیون کے سوا کوئی ایمان نہین لایا تھا پھر اللہ تعالی مطلق زمین کی درستگی
بیان کریگا کہا جاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ مراد اصلاح زمین سے اظہار دعوی شعیبؑ تھا اور مصنف سراج الابصار معترض
کے حرج کے موافق فقط فقرہ ثانی بیان فرماے اور کلام معترض سے ظاہری کہ فقرہ اول کی صحت ہمارے امام کے لئے

مسلم سمجھا چنانچہ اُسی رسالہ مردودہ کے مستند دجالیون میں سیادت اور نام وغیرہ کا اقرار بھی کیا ہی اور قاضی منتجب کا مشاہیر میں سے ہونا بیان کیا ہی اپنی کتاب مخزن الدلایل میں اس حدیث کو تفصیل تمام بیان کئے ہین کہ اول کتاب ہمارے امام کے ثبوت میں تا بعین سے وہی بنی ہی رجا بلکہ صاحب شواہد الولایت نے مان کا نام بھی الخ ہدایت یہہ کذب افحش از ماتقدم ہی صاحب مطلع الولایت یہہ لکھے ہین والدہ آنحضرت نیز عفیفہ صالحہ مدام شبخیز بود نزدیکی در ثلث اخیر معاملہ دیدند کہ آفتاب از آسمان در گریبان خود فرو آمدہ بالاسوی آسمان رفت و بروایتی ماہ از آسمان در گریبان خود فرو آمدہ بالاسوی آسمان رفت نام پی بی آمینہ بود و نام پی بی آخا ملک میان سید عثمان مجدد معاملہ مذکور داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب شواہد نے ہی لکھا ہی کہنا کتنا جراحت ہی اسپر یہہ بھی آپ لگا دئے کہ صاحب مطلع الولایت فقط آخا ملک لکھا ہی دروغ بر دروغ آپکی تحریر سب ایسی ہی ہی ہداہ اللہ الخیر رجا اُن کے مہدی نے کبھی یہہ دعوی نہ کیا ہدایت جواب اسکا خود مسود کا اقرار ہی کہ اسی بحث میں اوپر گذرا یعنے لکھا ہی کہ غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُنکے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کرین کہ باوجود مخالفت صریحہ کا ہیکو تسلیم کرتے خصوصاً فقرۂ اول کو کہ جسمین اسم پدر اسم ابی داخل ہی اسی سے معلوم ہوا کہ ہمارے امام کا دعوی اپنے باپ کا نام بھی عبداللہ ہونے پر تھا کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور سید خان آپ کا عرف چنانچہ خود مسود کا عرف زمان خان اور نام ابو رجا محمد اور اس خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والد امجد قدس سرہ کا حضرت سید غیان صاحب اسم مبارک سید احمد بلکہ ہمارے یہان آج کسیکے نام ایسے ہی ہین اور یہ مسود بن اولاد کے خود بخود رجا کا باپ کیونکر بنگیا لاکن انصاف نامے کے حوالے سے مسود نے جو لکھا ہی اُسمین تبدیل و تحریف کیا ہی یعنے لکھا ہی کہ اُنہون نے جواب دیا کہ رسول خدا کے باپ مرد کا فر تھے انکا نام عبداللہ کیون ہو سکتا ہی الخ یہہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی پدر رسول مرد کافر بود عبداللہ چون باشد محمد عبداللہ است مہدی نیز عبداللہ باشد امام کے کلام مین عبداللہ چون باشد سے مراد نام کی یعنے علمیت کی نہین بلکہ عبداللہ حقیقی سے غرض ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ای فی حزبی کما صرح فی الصراح یہہ فرمان اس مانند ہی کہ زنگی کا نام قمر ہو تو کسی کہا کہ زنگی سیاہ است قمر چون باشد یوسف قمر است پس یہان تباد در ذہنی یہہ ہوگا کہ اسکی علمیت کا انکار ہی کیونکہ یوسف قمر باشد سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ غرض متکلم کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت فاصلہ سے اسی لئے ہمارے امام فرماے کہ محمد عبداللہ است و مہدی نیز عبداللہ باشد علیہما السلام ایسا ہی اشارہ سہو کاتب سے بھی ہی کہ جناب رسالتمآب آپ فرماے ہین عدد اکتب ہذا قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ صدقنا

عن البیت ولا قاطنا ذلک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ النبی والہدانی رسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ
بیت ہذا ثم اسمہ جگہ کے نام ہیں ہے اور لاکن کتبہ محمد بن عبد اللہ بس فرمایا ہے نہ لکھا ہے کہ لکھو بیت ہذا کا نہ لکھو اور اگر جھٹلاتے ہو تم اسکو
یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الصلح میں مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن الحکم کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی اور باب الکتاب

الی الکفار مین ابن عباسؓ کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی کہ رسول ہرقل کو عنایت نامہ یون لکھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل الخ اور ہمارے امام یون فرمانے کا موجب یہہ ہی کہ اگر معلوم ہوتا کہ وہ سوال کرنیوالے کبھی
ایمان لانیوالے نہین فقط ارادہ انکا اعتراض والزام کا ہی اگر صاف فرماتے کہ میرے باپ کا نام عبد اللہ ہی تو وہ اعتراض
کرتے کہ تم کو بادشاہت کہان ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سایلین اس امر کے تصدیق سے باز رہے ہین عیسا پیغمبر سے ان
معجزون کے سایلین جو آگے قریب انکے ذکر آئیگا باز رہے اور اب بھی ویسا ہی مسود اور دوسرے منکرین کا مقولہ ہی اس لئے
ہمارے امام نے کلام کو اسی پر قطع کیے چنانچہ اللہ تعالی نے ازلی کافر رسول سے معجزہ طلب کرنے سے حکم کیا قولہ تعالی
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیومنن بہا قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءۃ لا یومنون وقولہ تعالی
ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویہدی الیہ من اناب قولہ تعالی لن نومن لک
حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا
کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او تکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا
کتابا نقروہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا قولہ تعالی وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ
وانما انا نذیر مبین ایسے آیتون کو دیکھ کر ازلی مومنین سمجھے یہ کفار ازلی کے لئے جواب ہی کہ معجزے دیکھ کر بھی سحر اور
قوت شیطانی کا خیال کرتے اور اپنے کفر کو اور بڑہاتے ہین اور کفار کہے اور کہتے ہین کہ رسول معجزے ہرگز نہ بتاوے
کیونکہ آدم کی پیدایش کے آگے لوح محفوظ مین لکھے ہوے یہہ آیات میرے پر نازل ہوتے ہین کہ محمد صاحب کہتے
ہین پھر لوح محفوظ پر ان کے کہے موافق لکھا ہی کہ آپ فقط ڈرانے والے ہین معجزے طلب کیے تب بھی نہ بتا سکینگے یہی
جواب دینگے کہ معجزے بتانا اللہ تعالی کا کام ہی ہین فقط ڈرانیوالا ہون جیسا کہ باب دوم کے جواب مین امت عیسوی
کی کتاب سے حوالہ دیا گیا پس یہی حال منکرین مہدی موعود کا ہوا اور ہوتا ہی اور آیۃ وجاد لہم بالتی ہی احسن پر عمل کرنا
اسی کو کہتے ہین کہ جیسے کو ویسا جواب پہنچے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور ہمارے ہم نسب اور
تمہارے ہم مذہب مشہور مین سید دستگیر صاحب وغیرہ کہ اُن کے شجرات النساب مین بھی یہان عبد اللہ اور وہان
سید نعمت اللہ موجود ہی انکی شیخت کو جو کا نام سید عبد اللہ یا سید نعمت اللہ بلکہ سیدی ہونا ضرور تھا کہ اگر مشایخین کہلانے
سالفین و موجودین شیخ اور اُن کے خلفاء مریدین بہت سے سادات ہین اگر کہین کہ وہ بھی جعلی نسب بنالئے ہون

ہم کہتے ہین انبس پوج کلامی ہی کہ اہل شجرات انساب متعددہ متفرق خاندان اور متوطن بلاد بعیدہ باین طور ہون
کہ ایک کی خبر دوسرے کو بے تلاش و تردد و بلیغ محال رہے اور بعض مخالف مذہب بعض کے اُن مین ایسے بھی ہین کہ انسی نسب کے
سبب سے ایک دوسرے پر حکم تکفیر کر سکتے ہین بطن اسفل سے اعلی تک اسماء بر ابر علی الترتیب کیونکر بنا سکتے ہین پس ایسے امر قطعی
الثبوت کو دعویٰ و خیالیات سے معارضہ کرنا جہالت ہی **رجا** حالانکہ محققین حضرت کے والدین کے ایمان کے بھی قایل ہین الخ
ہدایت کلام مسعود سے صاف ظاہر ہی کہ محققین کا اتفاق اسپر ثابت نہین کیونکہ لفظ محققین کے ساتھ جمہور یا سب
وغیرہ لکھتا البتہ لوگ گمان کرتے کہ شاید محققین کا اسپر اتفاق ہوگا مگر فقط لفظ محققین لکھنے سے معلوم ہوا کہ بعضی قایل ہین
اور حقیقت ایسی ہی ہی کہ نادر کسی نے اپنے حسن ظن سے لکھ دیا ہی پھر بھی مسعود کے لکھے سے ظاہر ہی کہ سب متکلمین کا اتفاق
ہی کر والدین جناب رسالتمآب کے کافر ہین مشکات کے باب الزیارت مین ابی ہریرہؓ کی روایت سے ہی قال زار
النبیؐ قبر امہ فبکیٰ و ابکیٰ من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی
فزوروا القبور فانہا تذکرۃ الموت رواہ مسلم اگر مرے بعد بھی ایمان درست ہو سکتا ہی تو ہر کافر مرتے ہی خبر ہوتی کہ اپنا مذہب
باطل ہی اور قیامت کے دن تو سب کہینگے ہم ایمان لاتے ہین پس سب کے سب مسلمان اور مومن ہی ہونگے اور اگر کہین
کہ عیسیٰ ہزارون برس کے مردے اٹھائے حضرت رسالت مآب بھی ایسا ہی کہ ہون سکتا ہی یہ قدرت بعد رسول اللہ
کے کئی اولیا کو اللہ تعالی نے دیا ہی کہ جنکے نعلان مشہور ہین پس ایمان لانا ابو طالب اور آباء اعالی جناب رسالتمآب
اور اصحاب وغیرہ کے لئے بھی یہہ گمان ہو سکتا ہی یہہ محال ہی کہ سب پر ظاہر ہو سکتا ہی فافہم ایک نکتہ اسمین اور ہی
کہ محققین جانتے ہین ہمارے امامؑ فرماے کہ محمد عبد اللہ ہی اور مہدی بھی عبد اللہ رہنا عبد اللہ محققین کی اصطلاح مین
فرد وقت کا نام ہی کہ قطب المدار اسیکو کہتے ہین اور اسکو قطب الواحد بھی بولتے ہین لاکن ابتداء انشاء الی انتہا
تک محمد جمیع اقطاب روح محمدی جیانچہ واقعیت کے ۵۴ مبحث مین لکھتا ہی اما القطب الواحد المدبر الجمیع الانبیاء والرسل الاقطاب
من حین نشاء الانسانی الی یوم القیامۃ فہو روح محمدؐ فافہم اور ۳۴ مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین و
مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبد اللہ الخ ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر وقت قطب المدار کا نام عبد اللہ
ہی اور آدمؑ سے لیکر آخر زمانے تک قطب جمیع الاقطاب روح محمدی ہی کہ جسکے لئے آپ نے فرمایا اول ما خلق اللہ
روحی کہ وہی باطنیت ذات مصطفیٰ اور ذات مہدی موعود ہی کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین ہوگی
باب اول عقیدہ یازدہم و ہجدہم مین بھی گذری ہی **تیسری دلیل کا ثبوت رجا** یہہ حدیث اگرچہ مہدی
اپنے مہدی کے واسطے شاہد اور دلیل ٹھہراتے ہین الخ **ہدایت** مسعود کا اعتراض اس دلیل مین بچند وجہ جہالت ہی

اول لفظ سود کہ جو مانند فوز اور طول کے اور معنے مین سرداری کے ایسا مشہور ہی کہ اکثر مقام مین بھی معنی مستفہم ہوتا ہی صاحب صراح عود مین لکھا ہی عود الیضا راہ دیرینہ و بہتر قدیم یقال سود و عود چنانچہ سودت بالضم بھی سرداری ہی جیسا منتخب وغیرہ مین ہی اور سیاق و سباق حدیث سے معنی سیادت کا بہت مناسبت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفے کے ساتھہ سرداری یعنے سیادت کے نشان چاہئے نہ کالے پیلے چنانچہ اللہ تعالی کے بہت خلیفون کے ہمراہ مومنین بھی زیادہ تھے چہ جائیکہ نشان ہون اور کالے نشان اللہ تعالی کے خلیفے کی علامت ہونا کچھ امر عجیب و بزرگ نہین بلکہ امر بزرگ و عجیب سیادت کے نشان ہونا ہی پس معنی یہہ ہوا نشان ایسے کہ سید ہون یعنے سیادت کے نشان جو خلق حسنہ مرضیہ وغیرہ ہی جنمین ظاہر ہون اور دوسرا یہہ ہی کہ قد جاءت من قبل الخراسان یعنے آوین ابتدا کی طرف سے خراسان کے رسولی جو فرماے اس آنے کو ہند کی طرف آنا مقرر کر لیا فحواے حدیث سے صاف پایا جاتا ہی کہ مراد فرمان رسول کی خراسان کی ابتدا کی طرف سے عرب طرف آنیکی ہی کہ جہان جناب رسالت مآب تشریف رکھتے تھے چنانچہ حدیث ابو نعیم سے صاف ظاہر ہی کہ من قبل المشرق فرماے ہین یعنے ہند کہ من قبل الخراسان اور عرب سے مشرق کی جہت مین ہی پس آنا ہند سے مکہ معظمہ طرف ثابت ہوا چنانچہ دستور ہی کہ متکلم کسی کو کہے فلان فلان طرف سے آوے تو اُس سے ملنا پس اُنیکی جاے مقرر متکلم ہی نہ جہت مخالف مثلا کسی مشرقی والے نے کہا کہ قبل مشرق سے فلان آتا ہی اُس سے ہالو پس کوی بندی کہہ سکتا ہی کہ مراد اُس سے بندر طرف آنا ہی بلکہ یہہ آنا بمبئی مین ہی جسکو تمیز تعین جہت مبینہ نہو کہ اتنا صاف بیان ہی پھر غواص حدیث کیا خاک سمجھے اسپر روایت ثانی مین جو ابو نعیم سے ہی کان وجوہہم زبر الحدید کہ صفت الرایات السود کی واقع ہی اگر کالے نشان اسکا معنی کرین وجوہہم کی ضمیر جمیع مذکر کا مرجع کون ہی پس صحیح معنی اُسکا یہہ ہی جب آوین نشان ایسے کہ وہ سید ہین قبل مشرق سے کہ ہین ذاتین انکی لوہے کے ٹکڑے جیسا اللہ تعالی فرمایا لایخافون لومۃ لایم اور روایت اول مین بھی یہی معنی ہی جب دیکھو تم نشان ایسے کہ وہ سید ہین آوین قبل خراسان سے پس آؤ تم انمین یعنے اتباع کرو اور یہہ خبر اسوقت صادق ہوی کہ ہمارے امام بیت اللہ مین دعوت کئے نہ یہہ کہ خراسان سے ہند کو آنے رسول فرماے ہین جیسا مسود سمجھا ہی ایسے ایسے دلایل واضح مین تحریفات و تبدیلات کرنے جسکو اندیشہ ہنود دوسرے مواضع مین کیا کیا نکر یگا پھر کہتا ہی کہ مہدویہ معنی حدیث مین غلطی کرتے ہین ای انصاف والو فکر کرو کون غلط گوی اور حدیث ابن ماجہ کی صحت کے لئے مسود لکھا ہی کہ بہت حدیثون مین آیا ہی قبل خروج امام مہدی فرات کی ندی مین سونیکا پہاڑ کھلیگا اور ابو نعیم امام احمد طبرانی بخاری مسلم کی تحقیق بیان کیا کہ اسپر جنگ ہوگا اور امام مہدی کے سبب سے اسکی صلاح ہوگی یہہ بات سراسر کذب فاحش ہی بلکہ بخاری مسلم وغیرہ سے یہی ثابت ہی کہ سونے یا چاندیکا پہاڑ فرات مین نکلا سکے لئے جنگ

ہوکر ایک مرد کہ عترت رسول سے ہوگا اُس سے اسکی صلح ہوگی مگر یہ روایت جو تسویہ مسود مین ہی از روے سند کے ضعیف
و بے اعتبار ہی اس تقریر سے کہ ابتدا مین اسی باب کے حدیث کی سند کے بیان مین گذری کیونکہ بہت احادیث اسکو
معارض ہین چنانچہ آگے مذکور ہونگے **چوتھی دلیل کا ثبوت رجا** یہ روایت مسلمہ اُن کے الخ **ہدایت**
اُلتی سمجھ والے ایسا ہی کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبثت لا یخرج
الا نکدا یعنے اچھی زمین سے موا اچھا اکتا ہی اور بُری زمین سے بُرا الغرض مسود کے اس کلام کا مطلب کچہ معلوم ہوا
کہ لکھا ہی مہدی موعود جوان عالم شباب مین ہونگے اگر مراد مہدویت مانند نبوت کے حاصل ہونے سے ہی تو خود اسکے
کلام کا خلاف ہوا کہ بعد چالیس برس کے سن کہولت مقرر کیا ہی اگر مراد مہدویت شباب مین حاصل ہونے سے ہی تو رسول
کے فرمان کا خلاف ہوا کہ علانا شائعا بحد ثنا فرمائے ہین پس ضرور ہی کہ مہدویت اُنکے سن سے ثابت ہو جیسا ہمارے امامؑ کی
مہدویت کے ثبوت کا مسود سر یکا متعصب مقر ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور اس بحث مین بھی شواہد الولایت وغیرہ
کے حوالے سے ذکر کیا ہی پھر اپنی تیری سمجھ سے لکھا ہی کہ اُن کے مہدی نے جسوقت اُنتھوں سال شروع ہوا دعوی
مہدویت کا کا مل کیا الخ بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ اسکے آگے ہی دعوی کئے ہین مگر مسود اپنے
فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا ہی **رجا** مہدی جوان کا انکار تری بلاہی الخ **ہدایت** اگرچہ عقلمندون کو
اتنا ہی بس ہی جو گذرا مگر مسود سر یکے لوگون کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا ہی کہ مسود باب دوم کی ابتدا مین لکھا ہی
بارا سال کی سن مین خضرؑ اور شیخ دانیالؑ امامؑ کو مہدی موعود جانکر ملتقین ہوئے اور دانا پور کے جنگل مین دو آدمی
تصدیق کئے کر کے اسی بحث مین لکھا ہی ہمارے یہان اُسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ سن شریف
اُسوقت کچہ اور پیتیس کا ہی پھر کیف ہمارے امامؑ کو اس نے جو شیخ کبیر لکھا ہی اسکا کذب و تعصب سمجھنے بس ہی کیونکہ عرب کی
لغت مین شیخ کبیر اُسے کہتے ہین کہ جسکی فارسی پیر کہنہ اور ہندی کھکر یا بہت بوڑہا ہی کہ فقہا کی اصطلاح مین اسکو شیخ فانی
کہہ سکتے ہین جیسا اللہ تعالی شعیبؑ کے بیٹیون اور یوسفؑ کے بھائیون اور ذکریاءؑ کے مقولے سے خبر دیتا ہی کہ کہے
ابونا شیخ کبیر اور فرمایا فقالوا یا ایہا العزیز ان لہ اباً شیخا کبیرا اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنے موسیٰ شعیبؑ کے
بیٹیون سے پوچھے کہ تم اپنی بکریونکو پانی کیون نہین پلائے تو جواب دئے کہ ہمارا باپ بہت بوڑہا ناز کار رفتہ ہی اور
یوسفؑ اپنے بھائیون سے مکر کے اپنے سگے بھائی کو لے لئے تو بھائیون نے کہے کہ ای عزیز اسکا ایک باپ ہی
بوڑہا تری عمر والا اور ذکریاءؑ کو جب بشارت بیٹے کی ہوئی عرض کئے کہ مین بہت بوڑہا ہو گیا ہون کیا مجھے اولاد ہوگی حالانکہ
مین ہو گی یا پھر جوان ہو گا لاکن امر عجیب یہ ہی کہ مسود خود لکھتا ہی وفات کے وقت جناب امامؑ دو موبہ تھے الخ

جیسا رسول کو بھی حین وفات سفید بال پیدا ہوے تھے پس حدیث مین یہہ ذکر تو نہین کہ مہدی جوان ہی جہان سے
انتقال کرے طرفہ تر یہہ ماجرا ہی فرمان رسول کا دلالت کرتا ہی سن وجود و ظہور مہدویت کو اور مسعود کی تقریر حین
وفات مین ایسی بیچ پڑا کہ منصف بھی جان نے مین یہہ بیت مسعود کے حسب حال ہی ؎ ثنائے خود بخود کردن نہ زیبد
ای صاحب تو چونزن پستان خود مالد حفیظ نفس کی یا بد کو ای منصفو احادیث مذکورہ سے یہہ ثابت ہی کہ سن علامات
سے مہدی موعود کی مہدویت ظاہر ہوا اور ہمارے امام کی مہدویت بھی ویسی ثابت ہی کہ مسعود سر بیگانہ متعصب لکھا ہی
ایسے دعوے تو اُن کی کتابون مین وقت پیدائش سے منقول چلے آتے ہین الخ پس معنی خبر متواتر کا بھی ہی اب مسلمانو کو
چاہئے کہ مسعود کو کسی حدث کے انتظار پر چھوڑ کر باتباع احادیث ہمارے امام کی تصدیق کرین اور اس الٰہی سمجھ کے
تابع ہوون کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن یردان یضللہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء کذلک یجعل اللہ الرجس
علی الذین لا یؤمنون **دلیل پنجم کا ثبوت رجا تصحیح نقل کی الخ ہدایت** دلایل کے صحت کی
حقیقت یہہ ہی کہ اکثر کتب ہاتون سے متعصبین مخرضین کے بگر گئے ہین مگر صحیح نسخے سے کوی دلیل لیا ہو تو معتمر ٹھہرا سکتا ہی
بتانے کتاب لیکر کہان کہان پھر گیا کتابون کے بگرنے کی دلیل یوا ثبت کے فصل اول مین لکھا ہی وقد دس الناقد
تحت وساوة الامام احمد بن حنبل فی مرض موته عقاید ازالغیته ولولا ان الصحابه تعلیون منه محته الاعتقاد لافتستوا باودجه
تحت وساوة وکذلک وسواعلی الشیخ الاسلام مجدالدین الفیروزابادی صاحب القاموس کتابا فی الرد علی ابی حنیفه
وتکفیره ودفعوه الی ابی بکر الخیاط الیمنی البغوی فارسل یلوم الشیخ مجدالدین علی ذلک فکتب الیه الشیخ مجدالدین ان کان
بکفک بذا الکتاب فاحرقه فانه افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفه وذکرت مناقبه فی مجلد
کذلک وسواعلی الامام الغزالی عدة مسایل فی کتاب الاحیاء وظفر القاضی عیاض بنسخه من تلک النسخ فامر باحراقها
وکذلک وسواعلی امامی کتابی المسمی بالبحر المورود حمله فی العقاید الزایغه واشاعوا تلک العقاید فی مصر ومکه فحولا تین سنه
وانا بریء منها اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ زندیقون نے امام احمد کے مرتے دم ہدا عتقادیان انکے سرانے لکھ رکھے اور صاحب
قاموس کے نام سے ایک کتاب امام اعظم رح کی تکفیر مین لکھ کر ابی بکر رح کے نزدیک روانہ کئے انہون نے اونکو ملامت
کیا تو انہون نے کہا کہ مین امام کا معتقد ہون تمہارے کہنے سے جلا دینا احیاء العلوم مین بھی چند مسئلہ درج کرنے سے قاضی عیاض نے
ویسے کتب کو جلوایا اور میری کتاب بحر مورود مین بھی ہدا عتقادیان الکار مصر و مکہ مین شہرہ دیے انہی لوگون نے اعتقادیات
مین باوجود مصنف رہنے کے جو چاہے بنانے کہ یہہ کتب تو سیکڑے برسون سے مدعیون کی تحریر و تنظیر و تصرف مین ہین
کیا عجب کہ بناوین اسپر یہہ بھی دلیل ہی کہ خود ہمیں تحریف کا الزام دیتے ہوے بعض احادیث مین مثل حدیث ابطال

صدیق ولایت" کہ دلیل ہشتم مین ۹۸ صفحے پر لکھا ہی کیا کچھ قطعہ وبرید معنوی کیا اور اسکا ذکر دلیل ہشتم مین بھی ہوگا
انشاء اللہ تعالی **رجا** اگر کوئی صلحت کہ بھی پہنچے اس منقول عنہ کی تجویز وتخمین ہو ویگی **ہدایت** مسودہ باب جہارم
کی تقریر جو لکھا ہی شاید اسوقت اسکو یہہ بات یاد نہ ترہی کہ تخمین اولیاء اللہ بکار آمد نہی نہین پس یا یہہ کہنا غلط ہوا
کہ تخمین اولیاء اللہ غلط ہی یا وہ کہنا کہ حضرت خواجہ محبوب سبحانی کے لئے لوگون نے تخمین کیا اب ہم کہتے ہین کہ اولیاء اللہ
کے اخبار ہین بھی اللہ تعالی کی تعلیم سے ہین اسی لئے صادق ہوتے ہین بخلاف قیاس علماء ظاہر کے یواقیت کے ستیاسین
مبحث مین ابوتراب نخشبی کے حوالے سے لکھا ہی قال وقولہ ہولاء المنکرین یصفون لاعتبر وافی نفوسہم اذا نظروا
فی الآیۃ بالعین الظاہرۃ التی یسلمونہا فیما بینہم فیرون انہم یتفاضلون فی ذلک ویعلمون بعضہم علی بعض فی الکلام فی معنی
تلک الآیۃ مثلا ویقر الفاضل منہم بفضل الافضل والقاصر بفضل غیرہ القاصر فیہا وکلہم فی مجری واحد ومع ہذا الفضل المشہود
لہم فیما بینہم ینکرون علی اہل اللہ اذا جاؤا بالشی ء مما نمیض عن اورادہم وذلک لانہم یعتقدون فیہم انہم لیسوا بعلماء وان العلم
لا یحصل الا علی ید العلم المتعاد فی عرفہم وصد قوا فان اصحابنا ما حصل لہم العلم الا بالاعلام الروحانی الربانی فہم عاکفون
علی حضرۃ ینتظرون ما یفتح اللہ بہ علی قلوبہم قال تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان وقال تعالی علم الانسان مالم یعلم وقال
فی حق الخضر وعلمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون فیما قالوا ان العلم لا یکون الا بالتعلیم واخطاؤا فی اعتقادہم ان اللہ تعالی
لا یعلم من لیس نبی ولا رسول وقال اللہ تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء والحکمۃ ہی العلم وجاء بہن وہی نکرۃ لکن لما اثر ہولاء المنکرون
الدنیا علی الآخرۃ واثروا ما یتعلق بجناب الخلق علی ما یتعلق بجناب الخالق وفقدوا اخذ العلم من الکتب وافواہ الرجال الذین
من جنسہم وراؤا فی زعمہم انہم من اہل اللہ تعالی وامتازوا عن العامۃ بحجم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی
سرایرہم علی ید ملک الالہام فعلمہم معانی کلامہ وکلام رسولہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کلام
کو نا سمجھکر انکے علم کے منکر ہوتے ہین اور کہتے ہین آیات واحادیث کا معنی کسی ظاہری عالم سے سیکھے بغیر حاصل نہین ہوتا
یہہ غلط ہی اولیاء اللہ کو اللہ تعالی آپ تعلیم کرتا ہی جیسا انبیاء اور رسولون کو تعلیم کرتا ہی کیونکہ اللہ تعالی قرآن مین
فرماتا ہی کہ دیتا ہی اللہ تعالی علم جسکو کہ چاہتا ہی اور علماء ظاہر آخرت کو چھوڑ دنیا مین گرفتار ہوکر کتابون سے اور اپنے
سر یکے آدمیون سے علم حاصل کرکر عام لوگون مین اپنی بڑائی کرتے ہین اور اپنے کو اللہ والے یعنے حق پر مین سمجھتے ہین کہ یہی
سمجھنا انکو اسباب کے جاننے کے لئے پردہ ہوا ہی کہ اللہ تعالی کے ایسے بندے بھی ہین کہ وہ اللہ تعالی سے جیسی تعلیم
پاتے ہین ویسے جانتا پہچانتا انکا اللہ تعالی اور رسول اللہ کے کلام کا معنی ہی اور کہنا عین انکا کلام اللہ اور کلام رسول اللہ
ہی انتہی الغرض جو علما کہ ظاہر حدیث کے موافق معنے کے انکا قیاس غلط ہوا اور جو اللہ تعالی سے تعلیم پاکر معنی بیان کئے

انکا معنی سچا نکلا اور اسپر عجوبہ یہ ہی کہ مسود قولہ تعالی لیسئلک الناس عن الساعۃ کے معنی میں لکھدیا ہی کہ انما علمہ حصر ہی
یعنے اس کلمے کی اس آیت میں آنے سے یہہ بات واجب ہی کہ قیامت کے علامات کا علم سوائے خدا کے دوسرا نہ جانے
چنانچہ تفصیلا علامت قیامت امام مہدی کا ظاہر ہونا اور دجال کا نکلنا الخ لکھکر لکھا ہی کہ اسمیں سے کسی کی تاریخ
سوائے خدا تعالی کے کسیکو معلوم نہیں ہی پھر ایک ورق کے بعد اسی بحث میں لکھتا ہی کہ مگر انبیاء و رسولونکو اسکی تعلیم
وحی سے جو کچھ معلوم ہوتا ہی وہ بلاشبہ صحیح ہی پس یہہ دونوں کلام اسکے آپسمیں نقیض ہیں کیونکہ جب قید توڑ گیا
پھر معنی اول مسود کا باقی نہ رہا غرض یہہ وہی حجاب دنیا پرستی ہی کہ جسکو صاحب یواقیت بیان کیا کہ مسود کے
دل پر اللہ تعالی نے نازل کیا کہ کہدیا اللہ تعالی کی تعلیم سوائے انبیا اور رسولوں کے دوسرے کو نہیں ہوتی اور محققین
سنت وجماعت کہتے ہیں کہ اولیا اللہ کو بھی تعلیم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی کہ وہ بھی صحیح ہی اسی لئے جلال الدین
وغیرہ کہ تابع اپنی عقل کے تھے انکا قیاس غلط نکلا اور انکی اتباع درست نہیں اور جو دسوین صدی کا قید کئے ہیں سو
اہل باطن ہیں اونکی اتباع عین اتباع رسول اللہ کی ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث میں شیخ وغیرہ کے حوالے سے
لکھا ہی فعلم ان من کان معلمہ اللہ تعالی کان احق بالاتباع ممن کان معلمہ فکرہ ولکن ابی الانصاف اور باقی دلایل اسکے کہ
پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ اتباع اسکا ہی ہے جو معصوم فی الالہامی اتباع ہو اسکا کسی کو ہونا جائز نہیں ہے انصاف کہاں ہے
غیبی اخبارات میں پیروی اولیا کی صحیح اور پیروی علماء ظاہر کی ممنوع ہی مسود کی یہ خلقی مفہوم میں لکھے جائینگے انشاء اللہ تعالی
حاصل کلام مسود کی غرض یہہ ہی جو کہ تاریخ خروج امام بیان کیا مخفی اور جو کہ بیان نہیں کیا اور کہا کہ معلوم نہیں کب
خروج ہی مصیب ہی اب ہم کہتے ہیں جب کسی امر کے ظہور کے وقت میں علما کو سکوت ہو اگر کوئی قیاسا یا کشفا یا مشاہدۃً
من اللہ تعالی تاریخ بیان کیا پس اسکی غلطی و صحت موقوف رہی ظہور یا عدم ظہور پر اس امر کے تاریخ متعینہ میں مثلا کسی
والے نے کوئی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تاویل کے طور پر کہا کہ فلان واقعہ فلان تاریخ میں ہوگا بعد چند آدمی اسی تاریخ
میں اس واقعے کے ظہور کی گواہی بھی دیں تب بھی وہ اس منقول عنہ کی تجویز بے اعتبار کہنا فقط تعصب و جہالت
ہی الغرض تقید تاریخ خروج مہدی میں خلاف ہی چنانچہ مسود بھی نقلا و اصالتا بیان کیا لاکن اسپر قطعیت نہیں کہ
سب اقوال کلیتا غلط ہو جاوین جیسا جناب ولایت مآبؐ کا فرمان کہ مسود جسکو دلیل دوازدہم مقرر کیا اور اسکا
ثبوت معہ دلایل دیگر اسی جاے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور عبد الرزاق کاشی رح تاویلات القرآن میں
قولہ تعالی ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام کے نیچے لکھتے ہیں ای اخفی فی صعود سماء الارواح
وارض الاجساد فی ستۃ الاف سنۃ لقولہ تعالی ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ای من لدن خلق آدم
الی زمان محمد لان الخلق ہو اخفاء الحق فی مظاہر الخلقیۃ وہذہ المدۃ من ابتداء دور الخفاء الی ابتداء ظہور الذی

ہو زمان ختم النبوۃ وظہور الولایۃ کما قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ تعالی فیہ السموات والارض لان ابتداء
الخفاء بالخلق انتہاء الظہور فاذا انتہی الخفاء الی الظہور عاد الی اول الخلق کما مر وتمام الظہور بخروج المہدی فی تتمۃ سبعۃ
ایام ولہذا قالوا مدت الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ اسکا خلاصہ یہہ ہی اللہ تعالی چھے دن مین دنیا کو پیدا کیا سو ظہور تام
دنیا چھے ہزار برس مین ہوکر ساتوین ہزار کے ابتدا مین خاتم نبوت اور ساتوین ہزار کے آخر مین خاتم ولایت کا کہ
وہی مہدی موعود ہی ظہور ہونا ہی اور ایسی ہی تحقیق شیخ اکبر کی تفسیر مین بھی ہی پس معلوم ہوا کہ ابتدا وانتہاء دایرۂ
وجود انسانی ظہور خاتم ولایت محمدیہ ہوا کہ باطن خاتم النبیؐ ہی یعنی مہدی موعود اسکی توضیح وتفصیل مع دلایل دیگر
باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور حدیث النبیؐ لا یکمث فی قبرہ الف سنۃ سے بھی خروج مہدی مراد ہی کہ باطن
خاتم انبیا ہی اگرچہ اسکی صحت ومعنی اور تحقیق مین لوگون کو شبہ ہوا چنانچہ بعضے دسوین صدی کے قریب والے اور
موجودین علما ومشایخین مانند تقی الدین ابی منصور اور عبدالوہاب شعرانی بھی دسوین صدی مین بسبب غربت
واضمحلال دین کے وقت خروج مہدیؑ قرار دیے ہین کہ تفصیل اسکی دلیل دوازدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی لاکن
اقبال وانکار بعد خروج موقوف اطلاع اور تقدیر پر ہی جیساکہ رسولؐ کے لئے بھی علما، قریب وہم زمان اہل کتاب الہامی
کئے ہین پھر کیف جنکے قسمت مین ایمان ہو جون الہادی الموصل الی المطلوب تصدیق سے باقی نہین رہتے ہین وہو

لکل قوم ہادٍ **رجا** اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالتؐ سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پہنچی الخ **ہدایت**
بعض احادیث کہ جنمین تاریخ خروج بیان ہی ابھی مذکور ہوئے اور آیندہ بھی لکھے جاوینگے خصوص دلیل دوازدہم مین
بااین بطور قطعیت رسولؐ سے تاریخ خروج مہدیؑ کے عدم ذکر کا دعوی کرنا محض ضلالت وعین جہالت ہی فاما علما،
ظواہر کی سند پر ہی حدیث کی صحت منحصر نہین ایسے امور غیبیہ مین اتباع اولیاء اللہ کی لازم بلکہ واجب ہی کہ یہہ آیات
واحادیث اور اونکے معانیون کو جناب باری جل جلالہ اور خاتم النبی ہی سے تحقیق کر لیتے ہین گو کہ اہل ظواہر کو اُنسے
مخالفت ہو یواقیت کے ۷۰ مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ محی الدینؒ فی الباب الثالث والسبعین من الجواب الستین والخمسین

وقد وقع لنا التکبیر مع علماء عصرنا لما صحح بعض احادیث قالوا بضعفہا وکم فقد رہم لانہ ما قام عندہم دلیل علی صدق
کل واحد من ہذہ الطایفۃ وہم مخاطبون بغلبۃ الظن وانہم وقوا النظر معہم حقہ لسلموا لہم حالہم کما لیسلم الشافعی للحنفی خلاصہ
اسکا یہہ کہ شیخ فرماتے ہین مین بعضے ایسی حدیثون کی صحت کیا کہ جنکو علما، ظاہر وقت ضعیف جانتے تھے پس وے
مجھے کافر کہے تو مین انکو معذور رکھا کیونکہ ہر طایفہ اپنی دلیل کو سچی جانتے ہے دلایل ہر ایک کے ظنی ہمرے اور وہ یہہ
دیکھتے تو تسلیم کرتے جیسا شافعیہ حنفیہ کی تسلیم کرتے ہین اور بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین کہ تم میت سے میت علم

سیکھتے ہو اور ہم اپنا علم حی الامیوت سے لیتے ہین اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ آپ تو عدم صحت تاریخ کے قایل ہو اور ہنسے تو ثبوت تاریخ کی صحت بتا دیا پس کہو کہ آپ کس دلیل پر انتظار کرتے ہو ورنہ آپکا تعصب صاف ظاہر ہی **شعر**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؟ فی ف ۵ بمیر تا برہمی ای حسود کین رنجیست ۔ کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست ۔ **رجانو** مہدی لغوی کا بیان اس واہیات سے الخ **ہدایت** آدمی کو عداوت ہو تو عقل بجا نہین رہتی چنانچہ مسعود کا حال بیان ایسا ہی ہی الغرض مراد اس تقریر سے تقریر اسی وصدوی ہی نہ تعیین زمانی جیسا اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کو بھیجے اور پچھلے پیغمبر دیکر اگے ذکر کیا ہی قولہ تعالی ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب کلا ہدینا و نوحًا ہدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین وذکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین اور مرفوعہ دلیل بلاوت مسعود ہی کہ بعضے امین اولاد فاطمہ سے بھی نہین ہین الخ لکھہ دیا ہی واے برین نادانی کہ اسنے لفظ لغوی کو بھی نہ دیکھا کہ سید ہون یا نہون مگر عجب بات ہی کہ آپ نے یہان نام پر لحاظ نفرماے کہ یہ بھی آپکا حق تھا جیسا آپکی دلیل کبھی یہہ بھی ہی کہ لکھہ دیے ہین کہ اگر حضرت رسالت پناہ کو تمراے الخ واہ کیا خوش فہمی ہی انہون نے تو زکے نوگن دیا کہ پھر حاجت تقریر غیر کی نرہی پھر کیا انمین ایک کم کرتے ہو یا نو کو دس لغوی کرتے ہو مرحبا اس نکتہ دانی پر علماء ربانی سے مقابلہ ہی واہ کیا تقریر ہی اعتراض ایک کے کلام پر اور استفسار دوسرے سے **رجا** مادرۂ عرب وعجم کے خلاف ہو جائیگا الخ **ہدایت** اوپر معنی فہمی کی تقریر تھی اب مسعود کے لغت دانی کی تحریر ہی آپکا معنے مین تو سلیقہ ظاہر ہوا اب لغت دانی کا طریقہ دیکھیے مسعود جیسا عالم دمینہ مین قاصر ہی ایسا ہی علم لغت وغیرہ مین بھی ہی یعنے راس کبھی معنے مین ابتدا کے خاص ہوتا ہی جیسا عد کلا مک عن الراس سخن خود را مہ سرگوی اپنی بات کی پہل سے بول چنانچہ شعر سعدی رح **سخن** سر است ای خردمند دین ۔ میاور بسخن درمیان سخن ۔ تو یہان معنی انتہا کا ہر چند لغت اور محاورے مین درست نہین اور کبھی معنے مین انتہا کے جیسا مسعود کے مثالین سواے حدیث ترمذی کے کس لئے کہ معنی حدیث کا خاصہ یون ہی کہ رسول فرماتے ہین کہ آجکی تمہاری رات مین مین دیکھتا تم سب کہ کہ سو برس کے نام تک جو کہ زمین پر ہی زندہ باقی نرہے گا یعنی انسان بھی شمول عامہ ہی کہ اس رات کے بعد سے آدمی مرتے مرتے سو برس کے نام تک سب تمام ہو گئے اگر اس حدیث مین راس کا معنی انتہا کا لین تو یہہ قباحت ہی کہ انتہا صدی آخر کار وزیا آخر کا مہینا یا آخر کا سال چاہیے سو خود مسعود کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دو برس صدی کے باقی رہتے ہوے سب تمام ہو چکے پس حدیث کا معنی اس آیت کے موافق ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فلکم راس اموالکم یعنے تمکو تمہارا سب مال ہی یا اس خود مسعود لکھا ہی حدیث ابی داؤد میں

لفظ کل مائۃ سنۃ کا عام ہی الخ مگر بسبب بعد کے کہ لفظ فضاء ع ہی معنی ابتدا کی ندارست سمجھنا جہالت ہی کیونکہ یہاں
مراد ہر صدی کے استغراق سے ہی نہ کل صدیون کے اور معنی ابتدا کا کس نے خاص کیا پس ہر سو برس کی ابتدا یا
وسط یا انتہا مین مجدد ہونا حدیث کا مفاد ہی چنانچہ امام سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھتے ہین بقولہ الخلافۃ
بعدی ثلاثون سنۃ ثم بعدہا ملوکا عضوضا وقد استشہد علی راس ثلثین سنۃ من وفات رسول اللہ ﷺ اتفاق
اسبات پر ہی کہ جب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چھے مہینے تیس سال پورے ہونے باقی تھے سو امام حسن نے پورے
کر کے چھوڑ دئے بلکہ مسعود کا مقتدا عبد العزیز تفسیر عزیزیہ مین قولہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے نیچے لکھا ہی باقی تا ماند
در نجا شبہ و آن آنست کہ نزول قرآن در مدت بیست و سہ سال است و ابتداے نزول آن در ماہ ربیع الاول سر سال چہلم
از عمر شریف نبوی علی صاحبہ افضل الصلوۃ والسلام انتہی پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ معنی ابتدا کا ہی کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفر کے مہینے مین ایک کم چالیس سال ہو چکے اور ربیع الاول سے چالیسوان سال شروع ہوا اب مسعود کو
ضرور ہی کہ سال کا معنی عبد العزیز سے کہ مسعود کے استاد دہلی مین ہی قبر پر جاکر پوچھے کہ کیا آپ نے مجھے جھوٹا بنانے اپنی کتاب
مین ایسا لکھا تھا مسعود کا حال ایسا ہی انا فی واد و شیخنا فی واد مسعود نے فایدہ جلیلہ عمر دنیا مین الخ جو لکھا ہی اس سے
غرض اسکی یہہ ہی کہ عمر دنیا کو ابتداء ہبوط آدم سے انتہاء فنا ہی آدم تک سات ہزار برس کا تعین جنہون نے کیا غلط
ہی ہم اس قول کو تسلیم کرتے ہین کہ فی الواقع یہی امر یقینی ہی کہ ہم دیکھتے ہین آج بارہ سو اسی پر نو برس ہو چکے ابھی فنا
و اتمام کو معلوم نہین کتنی مدت باقی ہی فانا یہہ معجزہ ہی کہ حق تعالی دشمنون سے حق کو ثابت کرواتا ہی یعنے یہہ تقریر ہمارے
لکھنے کی خود مسعود لکھ دیا اصل سات ہزار برس مین عمر دنیا کا حصر اس معنے پر ہی کہ اتمام و کمال و ظہور ولایت محمدیہ متعلق
ہی ولادت باسعادت اور فنا وجود پر وجود عنصری خاتم ولایت سے کہ وہی مہدی ہی سو ہو چکا جیسا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
مین مندرج خلقت سے مراد ابتداے ظہور فیض نبوت و ولایت ہی الی یوم القیمت سے مراد انتہا و کمال ظہور و ختم نبوت
و ولایت ہی کہ معنی ختم اور فنا کا ایک ہی ہی نہ دنیا کی پیدایش و فنا کیونکہ دنیا کی پیدایش کو لاکھون برس ہوتے ہین پس
ہبوط آدم سے مراد جیسی خلقت دنیا کی ہی ویسی ختم ولایت محمدیہ سے فنا کی اور دوسرے احادیث و آثار اور اقوال بھی
سب اسی پر دال ہین چنانچہ اوپر اسی بحث مین شیخ اکبر کی تحقیق اور تاویلات سے معلوم ہو چکا اسی لئے صاحب گلشن راز
فرماتے ہین ؎ گر از موسی پدید و گر نآدم بخالج اور آیندہ دلیل دو از دہم اور باب ہشتم مین بھی اسکا بیان بخوبی ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ایک دن اللہ تعالی کے نزدیک ہزار برس کا ہی
یعنے عمر دنیا سے ساتوین روز مین کمالیت دین ہی پھر آگے اسکو تبا و انہین باقی دنیا کے اتمام کے ایام اسی لسق پر

گذرینگے اسی لئے رسول بھی اتنا ہی فرماے کہ میری امت کے تین طبقون مین سے دوسرے طبقے والے صبا حق کمال
دینداری کا ہی اور اگر ینگے چنانچہ مشکوات کے باب ثواب ہذا الامۃ مین ہی عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ
الشر والشر والامثل امتی مثل المطر لا یدری آخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ المطعم مہما فوج عاما تم المطعم منہا فوج عاما تم المطعم منہا فوج عاما اخر یا فوجان
ہی اور اگر ینگے چنانچہ مشکوات کے باب ثواب ہذا الامۃ مین ہی عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ
یکون اعصاہا صالحا وادناہا عاصیا وانتم مسالیف تلک امۃ اولہا والمہدی اوسطہا والسیاحی اخرہا والمسیح اخرہا
ہی اور اگر ینگے چنانچہ مشکوات کے باب ثواب ہذا الامۃ مین ہی عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ
ہی اور اگر ینگے چنانچہ مشکوات کے باب ثواب ہذا الامۃ مین ہی عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ
مہدے کا خروج ہی اور اوپر مسودے جو لکھا ہی کہ اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالت سے کوئی روایت ثبوت کو
نہ پہنچی کہ جس مین سن و تاریخ کی تعین ہو اور عمر دنیا کے اختلاف کے آخر مین لکھا ہی کہ حدیث حکیم ترمذی مین بلفظ مسند
یوم خلقت الی یوم القیمۃ کا مدرج فی الحدیث ہی الخ یہ دلیل کم فہمی اور غلط بیانی ہی کہ حدیث کو سند کرنا یا اسکے صحت و عدم
صحت پر حکم کرنا مجتہد کو سزاوار ہی جیسا کہ اسی باب کے ابتدا مین گذرا اور ایسے امور غیبیہ مین اولیاء اللہ کی سند و صحت معتبر
ہی کیونکہ مجتہد کی صحت قیاسی ہی اور اولیا کی کشفی والہامی **رجا** پس اس مقدمے مین حضرت اور دوسرے لوگ برابر ہین الخ
ہدایت یہ اعتقاد رکھنے والا اہل سنت کے نزدیک زمرۂ اسلام سے خارج ہی چنانچہ اسکے دلایل عقیدہ ہفدہم مین
بیان ہوئے ہین اور یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی قولہ تعالی انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ
علیک عظیما اسکے نیچے تاویلات مین یہہ لکھے ہین لانہ علم الا یعلم الا ہو فلما کشف لک عن ذاتہ بقدر ما تستعد لہ فہو علم لقاء
بالوجود الحقانی فصار قلبک وحیک بحجاب ذلک القلب علمک علما اذا الصفۃ غالبۃ للذات اور حسینی مین لکھا ہی دور امور
آیندہ ہست الخ چونکہ بندوی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمایر انما علمہا عند اللہ سے مراد یہی ہی کہ اسکا علم سوائے
اللہ تعالی کے دوسرے کے نزدیک نہین مگر جسکو سکھایا وہ بھی جانتے ہین جیسا انما الایات عند اللہ ہی کہ معجزے سب قبضۂ قدرت
مین ہیں لیکن جس نبی کو جو مناسب جانا عطا کیا حسب اقتضاے وقت اور حدیث جبرئیل سے بھی یہی صاف معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ علم رسول کو تھا کیونکہ آپ نے فرماے اعلم من السایل یعنے مین سایل سے زیادہ نہین جانتا ہون یعنے تمہارے
اتنا ہی جانتا ہون یہہ کہنا اس حدیث کے مانندہی کہ النبی نے روایت کیا کہ رسول کو کسینے خیر البریہ کہا تو آپ نے کہے
کہ خیر البریہ ابراہیم ہی الخ اس فرمان سے یہہ صادق ہوتا ہو کہ آنحضرت خیر البریہ نہین ہین کیونکہ بہت احادیث صحیحہ سے
ثابت ہی جناب رسالت مآب ساری جہان سے بہتر ہین ایسا ہی آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ علم ماکان و مایکون
انکو حاصل تھا پس لفظ اعلم دلالت کرتا ہی کہ آپ عالم تھے **رجا** سوا اسکے انتیس دجال کہ اسکے کوچک ابدال ہین الخ
ہدایت یہہ بات حدیث سے ثابت ہی مگر دجال کی تعریف امام محمد غزالی رح مختصر احیا مین فرماتے ہین واعلم

ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الآخرۃ فہو دجال اور اسکے پیچھے دین کے امام کی تحریف

یوں فرماتے ہین والامام الدین اذ ہو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالی کالانبیاء و الصحابۃ والسلف انتہی ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے ریاست کی طلب کرے دجال ہی اور جو دنیا سے پھر کر اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے مین اقتدا چاہے مانند انبیا اور صحابہ و سلف کے امام دین ہی اب اہل انصاف کو چاہئے دجال دنیا طلب کی اقتدا چھوڑ کر امام دین کی اتباع کرین تاکہ راہ حق ملے اور ہمارے امام ؒ کے لئے خود مسعود گواہ ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور دلیل دوازدہم کی انتہا مین لکھا ہی ترک و تجرد دنیا اور تاثیر وعظ و بیان ہمارے امام اور اُنکے قوابع کو حاصل تھا اور مسعود عقیدہ چہاردہم مین لکھا ہی مال حلال خواہ آزر نا کا ہووے جب اسکی زکوۃ ادا ہوئی باقی پاک ہوگیا اسکا رکھنا نہ گناہ ہی نہ کفر اور صحت اسکی قرآن سے ثابت ہی الخ یہہ سوا سطے لکھا ہی کہ ہمارے امام فرمائے ہین مرید و مشغول دنیا کافر ہی اور حدیث ان اللہ عز وجل بعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کو یہہ خادم الفقرا کتب مذکورہ مسعود کے سوا فواتح مین جو مصنفات سے حسین بن معین الدین میبذی تلمیز ملا جلال دوانی کے ہی دیکھا ہی کہ اسنے ابی حامد غزالی کے احوالات مین امام عبداللہ بن اسعد یافعی سے اور اس نے شیخ ابن عساکر سے اسکی سند بیان کیا پس محل انصاف ہی ہر شخص جو کسی کتاب سے سند لاوے کیا وہ کتاب مسند ہے اپنی تصنیف مین درج کرے یا معترضون کو سمجھا نے کتاب اٹھائے و در بدر خانہ بخانہ پھر اکرے

دلیل ششم کا ثبوت

رجا ایک مقدمہ کئی حدیثون مین مذکور ہوتا ہی الخ **ہدایت** سچ ہی ایک مقدمہ کئی احادیث مین جب بلا تغیر مذکور ہو اگر اسکی کثرت ایسی صحت کو پہنچے کہ محتمل کذب نہو تو متواتر ہی لفظا یا معنا اگر اس مقدمے کے ساتھ دوسرے مقدمات بھی ہون مگر ان مین تعارض ہو تو جو مقدمہ کہ بے تعارض ہوتا ہی اسکے تواتر کا حکم کرتے ہین اور دوسرے امور بسبب تعارض کے ساقط الصحت ہوتے ہین جیسا فاطمیت مہدی کی جو بہت سے مقدمات کے ساتھ احادیث کثیرہ مین بے تعارض مذکور ہی متواتر ہی بخلاف ان امور کے جو اس کے ساتھ مذکور ہین پس ایسا ہی بیعت رکن و مقام بھی احادیث کثیرہ مین بے تعارض مروی ہی بخلاف دوسرے مقدمون کے جو اسکے ساتھ مذکور ہین ایسا ہی حدیث قتادہ مین خروج مہدی کا مدینے سے بسبب تعارض احادیث صحیحہ کے ساقط ہی مثلا خروج مہدی خراسان اور مشرق سے وارد ہوئی کہ جیسا دلیل سوم مین مذکور ہوا کہ اسکی صحت کا خود مسعود مقر ہی اور ایسا ہی لفظ کارہ بھی کیونکہ لفظ خروج دعوی کی دلالت کرتا ہی اور بہت سے احادیث صحیحہ دعوے پر دلیل ہین کہ رسول فرمائے میری موافقت کریگا اور فرمائے جیسا ہم سے دین کہلائی رسالہ ہی اسکو کمال کو پہنچا دیگا علاوہ اسپر خود مسعود دلیل پانزدہم کی روایت نیچہ کے جواب مین لکھتا ہی

سوال سوم شروع ہوا الخ

کہ مہدی بہت سے قلعے فتح کریگا بلکہ تمام جہان کا مالک ہوگا یہہ بن دعوی اور بن جنگ کے کیونکر مستصور ہوتا
ہی الغرض جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بے تعارض امر کے ساتھ مذکور ہوں ساقط ہوتے ہین اور ایسا ہی
مسودا پنی خطا، دوم مین لکھا ہی سو حدیث نعیم بن حماد بھی اُن احادیث سے ساقط ہی جو دلیل سوم مین مذکور ہین
کہ اُن مین دعوی اور ظہور مہدی کا قبل خراسان اور مشرق سے کہ ہند بھی اس مین شامل ہی وارد ہین عجب تر یہ ہی
کہ مہدی کو اپنی مہد و بیت کی خبر نہو اور لوگ معلوم کرلین فاما اونکا علم الہامی قطعی ہوگا یا نہوگا اول باطل ہی کہ علی
العموم علم الہامی قطعی ہوا اور ثانی پر بیعت کرنا تو صریح التطلان ہی علاوہ بریں اکثر حدیثون سے ثابت ہی کہ مہدی موعود
کی صحبت میں یکشب مین نام و جوانمرد مین جائیگا سو مہدی خود در کہا کے پھر بن آخر لوگون سے ذکر بیعت لین یہہ صاف
جھوٹی وضع ہی کوکہ کسیکا نام بھی لکالین اور حاکم کی روایت مطابق ہی کہ اسمین مطلق بیعت ہی پس اب ثابت ہوا
کہ ابوہریرہ رضہ کی روایت بے تعارض ہی اور ابوہریرہ رضہ، اُن سب راویون مین اتقی بھی ہین مگر مسودنے اسمین عجب
چوری کیا کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ رضہ سے مختصر روایت کیا تاکہ عوام دہوکا کھا دین کہ شاید ابوہریرہ نے بھی
کچھ اور روایت کیے ہین اور خطا، سوم کا تعین سراسر مسود کی خطا ہی کہ نہ اُسکا ثبوت دلیل حقیت ہی نہ اسکا البطال البطال
مذہب کیونکہ وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضا اگر ہم اسکو ثابت بھی کرین کچھ کارآمد نہین کہ یہہ دلیل ظنی
بھی نہین ہوسکتی فاما شاید کسی یک قاعدہ ایسے اپنے نزدیک اُسکو تاریخ مقرر کرلئے ہون مثلا تاریخ اول مین ایک لفظ
اُن زیادہ کردو تو دلیل تحقیق جملہ بھی ہی خطا، چہارم بھی ازان قبیل ہی لاکن یہان رکن و مقام کے درمیان سے مسود
مراد اوسط کی لیا ہی یا وسط کی معلوم نہوا کیونکہ لفظ درمیان عرف مین اسطور پر جاری ہی کہ کسی رتبے مقام مین کوئی
کسی جاے پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہین مثلا مقابر بادشاہون کے جو مکہ مسجد مین ہین اگر کوئی کہے کہ بادشاہ کی قبر
مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ اسپر مین نے فاتحہ پڑہا تو یہہ کہنا جہالت ہی کہ مسجد نماز کی جاے ہی وہان قبر کیسا ہوسکتی ہی اور
کوئی اطراف حیدرآباد مین یا مکہ مسجد مین کہین بھی رہے بول سکتے ہین کہ وہ درمیان حیدرآباد کے یا مکہ مسجد کے رہنے والا
ہی چنانچہ فارسی مین بھی متعارف ہی کہ مثلا فلان درمیان فلان مکان یا فلان شہر میسا شد اس سے غرض کچھ بھریچ کی
نہین اُس جگہہ مین کہین بھی رہے یہہ کہنا درست ہوتا ہی رجا کوی عاقل تسلیم نکریگا الخ ہدایت یہہ سخن از بس
غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اسمعیل نامی نے بارہا مدت تک مکہ معظمہ مین اپنے مذہب کا دعوی کرتا رہا کسی نے
اسکا معارض نہوا مگر اہل خراسان اسکو قتل کئے پھر ہمارے امام کے معارض نہونا کیا عجب کہ آپ کی تو اہل خراسان تصدیق
کئے اور مطیع ہوئے ہین چنانچہ وفات امام کا اسی ملک مین ہوا اور ہمارے کئی علما مکہ معظمہ مین کئی بار دعوت کرنے پر کرنے

اُن کا ایک بال بھی بیگانہ کیا ایسے امور نامعقول کو دلیل ابطال مذہب حق سمجھنا عقلمند دن کے روبرو دلیل ہونا ہی
حساب خطا، نیچر شرعًا اور عقلًا مردود ہی کس لئے کہ یہ شہادت روز حساب ہی اور قاضی رب الارباب پس اُس روز ہر
خلیفۃ اللہ کے گواہ مومنین ہونگے مدعی علیہم تو منکر یہاں بھی ہین کہ من عند اللہ نہین اور وہان بھی کہینگے کہ یارب یہہ دعوی
نہین کئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لیکون الرسول شہیدا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس دیکھئے کہ لوطیہ کے
گواہ اُن کے تین بیشمار فقط ہونگے مومنین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون
اس آیت کے نیچے بیضاوی یہہ دو آیت لکھے ہین قولہ تعالی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید قولہ تعالی استشہدوا
فی سبیل اللہ اور انحصار دو گواہ پر ہونے کا فایدہ یہہ ہی کہ ہمارے رسول اللہ ص کی شرع شریف مین دو گواہ عادل اثبات
دعوے کے لئے بس ہین کہ منکرین بھی اسبات کے تابع ہین اور مسعود کی خط ہشتم افشاں الغلط یا ہی کہ مسعود بسبب اپنے
کور باطنی کے ثمرہ انکار مہدویت سید محمد جونپوری کہ مہدی موعود حقیقی ہین ہی حاصل المطلب نتیجہ کہ فردائے قیامت
آگے احکم الحاکمین مالک یوم الدین کے مدعی علیہم کہینگے یہہ رکن و مقام مین موافق خبر مخبر صادق کے دعوی ہمین کئے اگر
کرتے ہم تصدیق کرتے چنانچہ سب خلیفون کے منکرین ایسا ہی کہینگے تو اسوقت یہہ دو گواہ حاضر ہونگے جیسا ہر خلیفے کے
مومنین انکی دعوت کی گواہی کو حاضر ہونگے وگرنہ اسکو کسی نے کہا کہ یہہ اثبات مہدویت من عند اللہ کے گواہ دنیا
مین ہین یہہ بات طفل مکتب نشین بھی سمجھیگا کہ خلیفۃ اللہ کی گواہی سوائے خدائے پاک کے کون دیگا کیونکہ ہمارے
رسول کو بھی اللہ تعالی حکم کیا کہ منکرین تیری نبوت کی گواہی طلب کرتے ہین تو بول تمہارے میرے مین اللہ تعالی
گواہ ہی قولہ تعالی قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم انہ کان لعبادہ خبیرا بصیرا **ثبوت دلیل مقتم رجا** تیذی
مین الخ **ہدایت** نام دستان ایسے احادیث کا مسعود سر بکے محرف و مصحفین نے جب کتب باطلہ لکھین کیونکر ہیگا کہ
خود ہماری کتابون مین تحریف و تبدیل کرکے چھپوانے قصور نہین کرتے ہین یہہ خادم الفقرا احوال تحریف و تبدیل موافقین
کچھ دلیل نجسم مین بیان کیا ہی اور آگے قریب دلیل ہشتم مین بھی کریگا انشاء اللہ تعالی فاما اگر کوئی منصف ہو پرانا نسخہ ہاتھ
آوے تو دیکھ لیوے اور ہمارے امام کی تصدیق اور مسعود کی تکذیب کرے وگرنہ ہم کتاب لیکر کس کس کو بتاتے پھرین
کہ یہہ محال ہی بہر کیف یہہ جملہ حوالہ اسکی صحت مین دیا ہی متعصب مشہور ہی پس یہہ مصرع ظاہر ہی **مصرع** باطل است
آنچہ مدعی کوید۔ بالفرض اگر یہہ حدیث مذکورہ مسعود نعیم نے ذکر کیا ہو تو اسکو شاید دوسرے طور سے سند پہنچی ہوگا
ضعف ظاہر ہی کیونکہ قحطان ابوہریرہ رض کی روایت اور بخاری اور مسلم کی صحت سے ایک شخص کا نام ہی کہ اسکا خروج
بھی علامت صغرا قیامت سے ہی حدیث عن ابی ہریرہ رض قال قال رسول اللہ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق

الناس بصحاء متفق علیہ یعنے ابوہریرہ رض نے کہا کہ فرمائے رسول ہوئے قیامت قایم نہوگی جب تک کہ نہ نکلے ایکمرد قحطان نام والا کہ موت کی سختی مین پرینگے آدمی اسکے مارسے اسکی صحت پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور یہہ حدیث مشکاۃ کے باب الملاحم مین بھی موجود ہی پس کہنا مسعود کا غلط نکلا کہ خود اسکا قول اس حدیث کے مخالف ہی یعنے مسعود دلیل نجم کے معارضے اور رد کے طور پر بڑے طمطراق سے سیوطی کا حوالہ بتاکر قیامت کے احوال مین لکھا ہی کہ روایات کثیرہ سے ثابت ہی کہ مہدی موعود سات برس پیشتر دجال سے رہینگے الخ اور مسعود اپنے ہر دو شیخ کی تحقیق سے ابی نعیم کی حدیث ارطاۃ کی روایت سے جو بیان لکھا ہی اُسمین ہی کہ مہدی چالیس برس حیات سے رہکر وفات کرے بعد معلوم نہین کہ سو برس کو دجال آتا ہی یا پانسو کو کس لئے کہ مہدی چالیس برس رہینگے بعد ایک شخص قحطانی معلوم نہین کہ کتنے سال کو پیدا ہوگا کہ بیس برس رہکر قتل ہوا بعد معلوم نہین کہ کتنے سال کو ایک دوسرا پیدا ہوتا ہی کیونکہ حرف ثم دیر دراز پر دلالت کرتا ہی پس سات برس ظاہر انظر آتے ہین کہ خروج مہدی اور قتل قحطانی مین موجود ہین واہ عجب تقریر ہی نہ آدمی مردان نہ اُدہ زنان کہین سند صحیح بیان کرین کہ مہدی کے مرے بعد کئی مدت کو خروج دجال ہی اور کہین کہدین مہدی سات برس دجال سے آگے نکلا حیات سے رہینگے کہ دجال آجاویگا یہہ حدیث کا وضع خود مسعود کے قول سے ظاہر ہی اور مسعود نے بڑی تکلیف کرکے ثبوت قحطانی مین اسکی نسب قحطان بن عامر سے مقرر کردیا سو از بس مہمل ہی کیونکہ قحطان مین اور نوح مین چنانچہ قحطان بن غابر بن شالخ بن ارفخذ بن سام بن نوح ع پانچ بطن مین یعنے چار شخص بیچ مین ہین اور پانچوان قحطان ہی ہی پس کسیکو چہ ہزار دن برس مرکر ہون آج پیدا ہوا سو شخص کو گو کہ اُسکی نسل مین بھی ہووے باوجود وہ اور یہ کا شخص فرد کیتا نہوئے کوئی منسوب کرتا ہی اب پیدا ہونے والے کو قحطانی اور سامی بولنا فصیح برابر ہین بلکہ اوضح واقصح سامی بولنا ہی کہ سام مشہور شخص ہی اور سام سے قحطان تک کوئی شاخ بطن کی پھوٹی بھی نہین بلکہ اُسکے کئی بطن کے بعد ایک شخص یکیلان نامی سے بطن پھوٹتے بھی ہین اس سے معلوم ہوا کہ وہان قحطانی نہین بلکہ قحطان نامی ایک شخص پیدا ہونیوالی خبر رسول اللہ فرمائے ہین سو کسی راوی کی غلطی سے ذکر مہدی مین بانیطور مندرج ہی کہ پھر دوسرے الفاظ اور تعین وغیرہ کہ جس سے صاف وضع یا درج پر تبادر ذہنی ہوسکتا ہی دلیل مین چنانچہ ایسا ہی ایک جیہقا کی بادشاہت کی بھی رسول خبر دیتے ہین۔

عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ یعنے ابوہریرہ رض نے کہا فرمائے رسول اللہ نہ جاوینگے دن اور رات یعنے زمانہ یہانتک کہ نہ رہیگا یہانتک کہ نہ ہوگا یہانتک کہ نہ ہوگا یہانتک کہ نہ ہو

سلطنت دایمی مراد لیا بچند وجہ مردود و باطل ہی ایک یہہ کہ اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا فرمایا کہ یہہ وعدہ متعلق ہوا
زمانۂ ماضی سے جیسا بیضاوی مین ہی ہی خطاب للرسول والامۃ اولہ وان معہ یعنے یہہ خطاب خاص رسول اور اول کی
امت اور ہمراہیون کو نبی کے ہی دوسرا یہہ کہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب رسول مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ
منورہ کو تشریف فرما ہوئے صحابہ رضہ کفار کے خوف سے بے ہتیار رہ نہ سکتے تھے ہر اسان ہو کر آپسین کہنے لگے ہم پر السباح
بھی آویگا کہ ہے ہتیار امن سے رہین پس انکی تسلی کے لئے یہہ آیت نازل ہوی تو اس وعدے کے مبشر وہی تھے تیسرا
یہہ کہ اللہ تعالی لیستخلفنہم بتاکید فرمایا کہ یہہ حکم لایق تبدیل نہین پس یہہ دلیل خلافت خلفاء راشدین ہوئی کہ وہان
کسی نوع کا شبہ اور خلل نہین اور سب بات اُن مین پوری ہوئی چنانچہ بیضاوی مین ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار
عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الراشدین اذلم یجمع الموعود والموعود علیہ لغیرہم بالاجماع یعنے یہ آیت مین دلیل ہی
نبوت کی صحت پر بسبب ایسے غیب پر خبر دینے کے حقیقۃً ویسا ہی ہی اور دلیل ہی خلفاء راشدین کی خلافت کی صحت پر
کیونکہ جمع نہین ہوا موعود اور موعود علیہ بالاجماع یعنے خلافت اور امن اور ایمان اور عمل صالح کامل اُن کے غیر مین چوتھا
یہہ کہ اسکے پیچھے اللہ تعالی مین کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا یعنے اس نعمت کے حصول کے بعد جو کفر ان کیا۔
فاسقون مین ہی اور کفر ان اس نعمت کا پہلے قتلۂ عثمان رضہ نے کیا پھر یہہ وعدہ باقی زمانا جیسا مدارک بیضاوی تفسیر کبیر
وغیرہ معتبر تفسیرون مین ہی پانچوان یہہ کہ اس وعدے مین یہہ بھی فرمایا کما استخلف الذین من قبلہم جیسا کہ خلافت دیا
ان لوگون کو کہ انسے آگے تھے یعنے یہود کو پس لازم ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون برابر ہون اسی لئے رسول اللہ فرماے
ہین کہ مین تم پر فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے کہ تم پر دنیا کو بہتین جیسا تم سے اگلون پر بہتیے اور نا فرمانی کرو تم جیسا
وہ کیے اور فرمای رسول خلافت میری بعد تیس برس ہی بعد جور ہین بادشاہ ہین پھر کہانوالے یعنے کتون سری کے
اور ایسا ہی ہوا کہ فرزندان رسول اللہ کا ہی انہون نے قتل و ہلاک شروع کیا چھٹا یہہ کہ رسول مہدئی کے لئے فرماے
ہین کہ دین کمال کو پہنچا ویگا تو دین کا کمال فقیری ہی نہ بادشاہت ویسا ہی ہمارے امام نے وقت وفات بسبب
اضطراب و تضرع صحابہ کے فرمائے کہ جب تک تمہارے پاس دینا نہ آویگی مین تمہارے مین ہون کہ تم مین دینداری
ہی پس لازم ہی کہ مہدوی مانند فرمان رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما السلام کے بضا محتاج و مغلس مین
دیندار ہین اور یہان جتنے ترے دیندار ہین عاقبت مین خوار و بہزار عذاب گرفتار ہین پس یہہ کہنا مسود کا ایسا ہی
جیسا اگلے منکرون کا مقولہ اللہ تعالی فرماتا ہی قولہ تعالی نالوا نحن اکثر امولا واولادا وما نحن بمعذبین یعنے ہمین اسی لئے ہمارے
امام طلب دینا کفر طالب دنیا کا فرمائے پس دولت ظاہری کو خلافت ہی اسکا تکملہ بعد رسول اللہ کے تیس سال مین

ہوچکا کہ امام حسن رضؓ بقیہ جو چھ مہینے تھے تمام کرکے چھوڑ دے بسبب عدم حاجت جہاد اصغر کے اور موافق فرمان رسول اللہ

رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کے جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہوئے اسی سلسلے مہدی موعود بھی کہ تکمیل دین جہاد اکبر

ہین ہی حکم جہاد اکبر کا فرمائے پس جو اُس حکم سے منہ پھیرے ہین گویا خدا سے منہ پھیرے اور دنیا دنیا دولت و دولت کرتے

ہین فاما یہ نا نجو مسود نے کیا ہی عیسویونکو سزاوار ہی کہ آج اُنکی ریاست و حکومت غالب اور زبردست ہی اور لاکھ

مسلمان اسمی بھی اُن کے چاکر اور کوکر ہین کہ مسود بھی اُسمین داخل ہی الزم بالزم پس اب دیکھئے کہ مورد وعیدات کون

ہی اور لایق وعدہ کون ہی **دلیل ہشتم کا ثبوت رجا** معلوم نہین کہ اس عبارت فتوحات کے لکھنے سے

کیا غرض ہی الخ **ہدایت** غرض فقط تفہیم منکرین ہی ورنہ مومنین کو فرمان خلیفۃ اللہ کا ہی عین ایمان ہی اور جو مخالف

فرمان خلیفۃ اللہ ہو مومنون کے نزدیک کیسکا قول ہو مردود ہی اور یہہ حال سب انبیا کے مومنین کا ہی **رجا** عبارت فتوحات

مین اوہام کے تحریف و تبدیل کو کار فرمایا الخ **ہدایت** احادیث صحیح ہمارے امام کے موافق ہوتے پر صدیق ولایت

کو حاجت نتھی کہ ایک دلی کے کلام کو تبدیل و تحریف کرکے اپنی دلیل سہرا دین بلکہ یہہ کام منکرین کو ضرور ہی کہ وہ ایسا ہی

ہر خلیفۃ اللہ سے کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے کفار بدلاتے ہین باتونکو انکی جایئون سے پس

مومنین تو اپنے خلیفۃ اللہ کے مخالف کو صحیح کب جانتے ہین کہ اسکے قول کو تحریف و تبدیل کرکے دلیل بنا دین فانا فتوحات

بسبب تبدیلات اور تحریفات متعصبان شیعہ و سنیہ کے ایسی ہی ہی کہ مصنف رح کی غرض ہر چند اسمین باقی نرہی چنانچہ

بواقعیت کے فصل اول مین لکھا ہی و جمیع ما عارض من کلام ظاہر الشریعۃ و ما علیہ الجمہور فہو مدسوس علیہ اخبرنی بذلک سیدی

الشیخ ابو الطاہر المغربی نزیل مکۃ المشرفۃ ثم اخرج لی نسخۃ الفتوحات التی قابلہا علی نسخۃ اللتی بخطہ فی مدینۃ قونیہ فلم ار فیہا شیئا

مما کنت توقفت فیہ و حذفتہ عین اختصرۃ الفتوحات پس جبکہ فتوحات کی صورت ایسی ہی ہی اُسمین جو کہ موافق حدیث

صحیح کے ہو وہی کلام شیخ ہی ورنہ تحریف و زوان دین اب بیان سے یہ خادم الفقرا مسود کے تحریفات بیان کرنے پر

عازم ہی اہل انصاف کو ملاحظہ اسکا لازم ہی جانا چاہئے کہ غرض تبدیل و تحریف سے ہر شخص کی یہی ہی کہ عبارت محرفہ سے

اپنے کو مفر اور اپنے مخالف کو فایدہ سمجھے پس یہان اکثر عبارت مندرجۂ مسود ہماری دلیل ہی پھر صدیق ولایت پر

اطلاق تحریف کرنا مسود خود اپنے پر آپ ہی الزام ثابت کرنا ہی مثلاً مسود کے ضابطے کے موافق مسود کی تحریف اول

یہہ ہی **رجا** قسطاً و عدلاً کے بعد یہہ عبارت اترادی الخ **ہدایت** ہماری دلیل دوم مقررۂ مسود کا ترجمہ لکھکر کر

مسود لکھتا ہی غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس جو عبارت کہ باہمام

تحریف اس مقام مین بواطی اسمہ اسم رسول اللہ تک لکھا ہی گویا اسی حدیث کا خلاصہ ہی باوجود حدیث کی تسلیم کرنا

اسکو کہنا حاجت نہ تھی بلکہ اسکی تحریر بھی ایک حجت مدعی ہوتی کہ جس کی دلیل دوم مین بتفصیل گذری اور کہ فی مقام کی بہت ہمارے سب کتب مطولہ تواریخ مین مذکور ہی اور بطبقہ بعد طبقہ اصحاب سے لیکر ہمارے یہان یہہ خبر متواتر ہی چنانچہ مسود دلیل ششم مین ذکر کیا پھر اسکا لکھنا تو دلیل قوی تھا اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے مین ہوتی ضرور لکھتے فرضاً جسکے نزدیک یہہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہو وہ اسکو اختصار جانتا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امامؑ کی کہ اذا جاء نہ خیال تحریف و وہم عدم ثبت رکن و مقام و گر نہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراج الابصار فقط ایک معترض کا رد ہی کہ وہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھدیا نہ تاریخ کی کتاب ہی کہ اسمین کل مقدمات مندرج ہون مسود کی تحریف دوم مین مسود کا کذب مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ہشتم کے مطلب دوم مین ۲۷ صفحے پر لکھا ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ شیعتہ مہدی فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق یعنے امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر کے اخلاق محمدیہ مین الخ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدی رسولؐ سے اخلاق مین برابری رکھتے ہین اور ۵۰۰ صفحے پر فتوحات کے پندرہوین فصل سے خاتم الاولیا کے احوال مین یہہ لکھا ہی چونکہ احکام محمدؐ دوسرے انبیا اور رسولون کے احکام سے مخالف تھے مستحق اسبات کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اسکا نام حضرت کے نام کے موافق ہو اور اخلاق محمدیؐ کا جامع ہو الخ شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم اولیا اخلاق محمدی کا مثل ہی ورنہ لفظ جامع اسپر اطلاق کرنا ہرچند درست ہونگا پس معلوم ہوا کہ لا یکون احد مثل رسول اللہ شیخ کا قول نہین جب یہہ شیخ کا قول نہوا و ینزل عنہ فی الخلق بعضہم غالباً کا قول نہوا کیونکہ وہ اسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت حقیقتاً اسکا عدم ثبوت ہوگا اور رسول سے ہمارے امامؑ ہم شکل ہونے مین اپنی گمانی اور وہمی اندازے سے لکھا ہی کہ اُن کے مہدی ہم شکل ہون ازبس عداوت ظاہرہ اور تعصب باہرہ ہی اور اسپر یہہ قول مسود کا دلیل ہی کہ لکھا ہی حالانکہ اب بھی اُنھین کے کتابون سے مستنبط ہوتا ہی کہ ہم شکل نتھے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم مین مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم مین بتحقیق[1] کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرج مین وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور بتحقیق[2] مین یہہ ذکر مطلقاً نہین پس وہ یہان جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم مین شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فانا یہہ مثل برابر آئی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ گویون اور مفتریات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ بعد مطالعہ اس رسالے کے جو اہل انصاف ہین مسود کی جھوٹ کے سبب اُس سے اور اُسکے مذہب سے باز آئینگے اگر ہمارے امامؑ کی تصدیق نہ کرینگے بفضل اللہ و بہدی من یشاء اور ایسی امامؑ کے دست مبارک کے بیان مین بھی دست درازی کیا یعنے میان ولی یوسفؑ یہہ نہین لکھے ہین کہ جناب امامؑ کے ہاتھ سے ازبس دراز تھے مگر یہہ لکھے ہین آپکے دست مبارک کرنے تھے یون دراز تھے کہ جس سے

دفعہ ۱ — مسود کا بیان کہ ہم نے اپنی کتاب مین کوئی بات خلاف واقع نہین لکھی

دفعہ ۲ — مسود کا بیان کہ ہم نے اپنی کتاب مین کوئی بات خلاف واقع نہین لکھی

دفعہ ۳ — مطلع الولایت

دفعہ ۴ — سراج الابصار

دفعہ ۵ — شواہد الولایت ۴

دفعہ ۶ — کنز الدلایل کی رد ۲ رد

دفعہ ۷ — قرن الدلایل

دفعہ ۸ — رسالہ اوقات و عبادات و تعویذات

دفعہ ۹ — رسالہ اصحاب ذوالروایات

دفعہ ۱۰ — الحق تصنیف بعض

حسن مناسبت اتفاق غایان تھے نہ یہہ کہ جیسا عمرؓ کے ماتھہ سب سے ایسا دراز تھے کہ جنکو ذوالیدین نام رکھے تھے کہ یہہ
بھی دلیل سود ترکیب ہی ﴿ ہر کہ بر آل نبی دست ستم کرد دراز ذکر حرق اللہ یدیہ ویدیہ ویدیہ ہی اور تحریف سیوم
وچہارم بھی ازان قبیل ہی کہ حضوت سے بھر وہا اسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت پنجم مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی
اور تحریف پنجم کے لئے مسود کا مقتدا گواہ ہی کہ عبدالوہاب شعرانی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین فتوحات سے
یہہ عبارت نقل کیا ہی کہ یسی الرجل جاہلا وجبانا فیصبح عالما شجاعا کہ یعنے شام کو جو کوئی جاہل اور نامرد مہدیؑ سے
بیعت کرے صبح کو عالم اور جوانمرد اور سخی ہوگا اور حدیث امام احمد اور ابن ماجہؒ کی معنے بسبب ظلمت حجاب جب دنیا کے
مسود کے خیال مین آئی آئین لاکن مراد اُس سے یہہ ہی کہ اگر دنیا سے ایک رات بھی باقی رہے مہدیؑ کے سب کام درست
ہونگے نہ یہہ کہ کسی نامرد اور بخیل کو ہی لازم ہی کہ مہدویت ملے اور ایک رات مین بسبب مہدویت ملنے کے ایسا
سخی اور جوانمرد بن جاوے کہ عدیم المثل ہو یہہ بات کوئی عقلمند ہرگز چندپسند نکریگا کیونکہ جب شخص ایسے مرتبہ عالی کے
ہوتے ہین وہ بسبب صفات حسنہ مرضیہ سے ابتداً موصوف رہتے ہین اور بخیلی اور نامردی بدخلقیون کا سر اور منبع ہی
اور تحریف ششم بھی مسود سری کے لوگون کا کام ہی لاکن مسود معنی بین پنی دنیا طلبی ظاہر کیا وگرنہ یہہ عبارت بھی جو ہم کو
موافق ہی اُس سے احتمال تحریف ہرچند متصور نہین یعنے بار ریاضات من کل الوجوہ اُٹھاویگا اور جو کہ ضعیف الایمان
ہین اُن کے ایمان کو قوت دیگا کہ مرتبہ حق الیقین انکو حاصل ہوگا اور بلا ویگا غمزدون کو اور مدد کریگا نوایب حق پر یعنے
جو کہ مرتبہ انابت رکھین اُنکے لئے مدد کریگا تاکہ اُن کے مراتب کی ترقی ہو کہ کام مہدیؑ کا یہی ہی اور ہمارے امامؑ کی شان
یہی تھی عند التسلیم اس سے بھی اختصار متصور ہوگا نہ تحریف اور تحریف ہفتم بھی ولیسی ہی کہ خلاف فرمان علی کرم اللہ وجہہ
ہی کہ فرماتے ہین مہدیؑ کے اصحاب بھی اصحاب بدر اور ہمراہیان طالوت کے اتنے جو ندی پار ہوکر رہینگے چنانچہ مسود
بتسلیم و تصحیح اسکو ہماری دلیل دوازدہم فرض کیا اور تحریف ہشتم اسکی تحریف ہفتم اور احادیث کثیرہ کو مخالف ہی کہ بعض
انے مسلمہ مسود بھی ہین جو دلیل ششم اور دلیل دوازدہم مین اسکو ذکر کیا اور جزئے کے لئے انصاف نامے کے حوالے سے
مسود جو لکھا ہی اسی کو تحریف کہتے ہین کہ انصاف نامے مین یہہ ہی کہ امامؑ فرماے اگرچہ اللہ تعالی قوت دیوے اور حکم کرے
پس مسود نے حکم کو نکال ڈالا اور تحریف نہم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ابتدا مین فیملا نا قسطا و عدلا سے یہی مراد تھی اسکو کیون
نہ نکالے اور یواقیت مین بھی جہان یہہ عبارت فتوحات کی لکھا ہی من الارض کا لفظ اس جگہہ نہین لکھا اور تحریف نہم
بھی داخل تحریف نہم ہی مسود فقط کثرت تعدد کے لئے حساب مین داخل کیا ہی یواقیت مین اسکا بھی پتا نہین پھر کیف
ایمنتہم تک ہماری دلیل ہی کہ ہر جگہہ ہر وقت ہمارے امامؑ سے لیکر آجتک یہہ بات ظاہر ہی کہ علماء منکرین استاد عدا

ہین پس باقی بھی اسیکے ساتھ ہی کہ اسکے خلاف پر بہت احادیث اسی رسالے مین مذکور ہوئے اور آیندہ ہونگے
اور خوشنودی عوام مسلمین سے مراد یہ ہی کہ عوام یعنے مفلس لوگ تو نگر دن سے زیادہ مہدی سے فیضیاب رہینگے کہ
ایسا ہی ہوا نہ مال مہدی سے لیکر تو نگر ہو جائینگے کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفہ کا کام اللہ تعالی کی راہ بتانا ہی نہ دنیا دینا
جتانا دنیا کا مال دنیا دجال لیگا اور جو طالب دنیا ہی اُسیکا بندہ ہو جائیگا اور تحریف یا وہم بھی بہت سے احادیث
صحیحہ کے خلاف پر ہی کہ رسول فرماتے ہین کہ میری امت ہوگی جسکے سر سے پیر مین ہون اور یہ جمہین مہدی اور
آخر مین عیسی ہین الحدیث اور امام سعد الدین تفتازانی رح شرح مقاصد کے آخر مین فرماتے ہین مہدی اور عیسی کا
جمع ہونا صحیح بات نہین اور شیخ رح کے ابیات بھی جو آیندہ قریب مذکور ہونگے اسی معنے پر دلالت کرتے ہین تحریف
دوازدہم یہان مسود ختم الاولیا ہے عیسی مراد لیا سو کونسا قرینہ اسپر دال ہی مگر عبارت موضوعہ مسود جو ماقبل اس اشعار
کے ہی سو اکثر احادیث صحیحہ کو مخالف ہی اور شیخ رح کا قول کبھی مخالف حدیث نہین پس معنی اشعار کا یہ ہی آگاہ
باش کہ ختم الاولیا حاضر ہی یعنے شیخ فرماتے ہین کہ مین جو ختم الاولیا کے آثار وغیرہ لکھا ہون سو ختم الاولیا حاضر ہین کہ جانتے
ہین چنانچہ اسپر مصرع ثانی دلیل ہی کہ لکھے ہین باوجود کہ ذات امام العالمین کی موجود نہین اسپر بہت ثانی دلیل واضح ہی کہ
فرماتے ہین وہ کہ جسکا حال مین بیان کرتا ہون سید مہدی ہی آل احمد سے وہ سیف ہندی ہی جب کسیکے ہلاک کا قصد
کرے ہمکو احادیث بھیجتے ہوئے اس مصرع سے ہندی ثابت کرنے کی حاجت نہین اور یہہ شیخ پر افترا ہی کہ اپنے
کو یا کسی اپنے ہمعصر عرب کو خاتم الولی سمجھے ہین اسکی تحقیق باب ہشتم مین مفصل ہوگی انشاء اللہ تعالی اب معلوم ہووے
کہ مسود بسبب عداوت دینی کے اپنی اندہی و ہندمین نہ غرض شیخ کو سمجھا نہ اپنے ملزم ہونے پر نظر رکھا جو جی چاہا لکھدیا
حتی کہ معانی احادیث مین بھی بجز غلط فہمی اور دروغ نویسی کے مطلب راست نہ لکھا چنانچہ ابن ماجہ کی روایت مین
جو علی رض فرمائے ہین عجیب و غریب بے محاورہ معانی کیا کہ جسکی برائی شرح عوامل پر پڑھنے والا بھی خوب سمجھ سکتا ہی
انا الصدیق الاکبر کو کلمہ لکھا نا کہ ضمیر تاینث جو لا یقع الا ہین ہی اسکے طرف پھرنا صحیح ہو اب جائے انصاف ہی کہ انا
الصدیق الاکبر صاف کلام تام ہی اسکو کلمہ کیونکر کیا جائیگا اگر کہے کہ مراد فقط کلمہ صدیق سے ہی تو یہہ اُس سے بدہوا
کہ خلاف قرآن ہی اللہ تعالی فرماتا ہی والذین امنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون ترجمہ اور جو کہ ایمان لاچکے
اللہ تعالی اور اسکے رسول پر وہ لوگ صدیقان ہین پھر جائیکہ اکبر اصحاب مہدی علیہ السلام صدیق نہ کہلاوے بلکہ اس
کلام جناب مرتضوی کی یہہ ہی کہ کوئی شخص یہہ نہ کہے کہ مین عبد اللہ ہون یعنے قطب وقت اور بہائی رسول اللہ کا
ہون اور صدیق اکبر ہون یہہ تین بات ہین ان کی طرف ضمیر تاینث پھرنا صحیح ہی یا این ہم صدیق ولایت کہتے ہین

دلیل اول

نہ صدیق بنوت رجا مقدمۂ اول دروغگوئی میان خوندمیر کی ۱۲ ہدایت مسود سب امر مین ایسے دروغگویان
اور بیجا معانیان ہر جگہہ کیا ہی پھر بشمل اُنکے جسکو قوال دانندے کے ہمپر معرنا لایق کی تہمت کرتا ہی اُسکے دروغ گویون
اور افترون اور غلطیونکو لکھتے لکھتے قلم کا سینہ چاک ہوگیا یعنے فتوحات کی عبارت مین تحریف قدم خود مسود کے لکھے سے
اور تحریف تیم و تہم و دہم اُسکے مقتدا کے قول سے مسود کے جانب ہی ثابت ہوچکی اور ویسا ہی دوسرے تحریفات بھی
پس اس تقریر سے جیسا کہ مقدمۂ اول باطل ہی ویسا ہی مقدمۂ ثانی باطل تہرا فاہم امام کے خرمان کا خلاصہ بیان کرتے
ہین ذرہ غور سے سمجھیں امام فرماتے ہین جو کچہ شیخ اکبر لکھے ہین سو لوح پر دیکہہ کر لکھے ہین یہہ نہین فرمائے جو کچہ لوح پر لکھا ہی
اُسی کو نقل کئے یا اُسکے معنی کو خوب سمجہہ کر جو معنی تحقیق تھا وہی لکھے ہین اُسپر یہہ دلیل ہی کہ قرآن باوجود وہی نظم ہی جو
لوح پر موجود ہی اسمین آجتک زمانۂ صحابہ سے لیکر طرح طرح کے معانیان کرتے جاتے ہین اور قیامت تک بھی ایسا ہی ہوگا
بلکہ ایک امام نے قرآن سے ایک امر کو فرض عادہ مقرر کیا تو دوسرے نے اُس امر کی کراہت و ترک بیان کیا مثلاً
قرأت قرآن امام شافعی نے نماز مین فرض مطلقہ فرمائے امام اعظم رح اُسکو مقید کرکے مقتدی کو منع قرأت پر تشدید فرمائے
ازان قبیل ہی کہ اللہ تعالی فامسحوا برؤسکم فرمایا پس ائمہ اسمین اتنا اختلاف کئے کہ ایک کا وضو دوسرے کے نزدیک
ہرچند صحیح نہین ہوتا مثلاً کسی نے تمام سر کا مسح فرض کہا تو کسی نے پاؤ سر اور کسی نے تین بال تک کفایہ سمجھا پس گو کہ
شیخ کا دیکھنا امر یقینی ہی نہ فہم معنی لاکن بیان تو کوئی امر خلاف پر ہمارے امام کے شیخ رح نہین فرمائے یہہ پس تقدیر ہین
ہی کہ جہان خطا واقع ہو کر سوائے کرامنیا علیہم السلام معصوم ہین اولیاء اللہ رح معصوم نہین مگر اکثر امور مین محفوظ ہین چنانچہ قرائن حالیہ
کے ۴۷ ویں مبحث مین ہی فان الولی اذا تلقی فی کشفہ بانہ مکاشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا ان
ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعا من التاویل بقلبہ فلم یقع کشفہ فہو کصاحب الرویا بخبر عاراء
وکشفہ صحیح ولکن یخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخلی ابدا وانما المستحکم فی مدلول ذلک یخلی وبصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی
فی ذلک انتہی فرضاً اگر شیخ کوئی امر مخالف ہمارے امام کے بیان بھی کرین انکا قیاس ہی کہ جو کچہ انکو لوح پر نظر آیا
اُسمین اپنی ذات سے معانی کئے ہین نہ اللہ تعالی کی تعلیم سے کیونکہ یوا قیت ۴۵ ویں مبحث مین امام کے احوال و آثار
مین فتوحات سے یہہ عبارت لکھا ہی ولم اقطع فی ذلک بشئی لانی ما طلبت من اللہ تعالی تحقیق ذلک اوبالخ -

دلیل نہم کا ثبوت رجا وہی میان خوندمیر ۱۲ **ہدایت** مسود اس عبارت کی صحت پر تسلیم
کرکے مین اعتراض کیا ہی ایک یہہ کہ فرزا مہدی باوجود عجمی ہونے کے زبان عربی کرینگے دوسرا یہہ کہ اخص فرزا
مہدی کبھی گمراہ نہ کیا ہوگا - تیسرا یہہ کہ حافظ اور زاؤن کے جنس سے ہوگا - جواب اول کا ہم اسکے مقتدا سے دلاتے ہین

بواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی وکان یتعنّت العارفین یقول السنۃ جمیع المحبین تحیۃ علی فیہم ولا صحابہم عربیۃ ہذا کلمہ فی حق المتکلمین من الاولیاء الخ پس جانئے کہ شیخ رح کا فرمان بھی ایسا ہی نقل ہی کہ ایک روز حبیب عجمی کے روبرو کسی نے قرآن پڑہنے لگا قرآپ رونے لگے کسی اور نے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہو قرآن کو کیا سمجھتے ہو جو رونے ہو فرمائے مین عجمی ہون دل میرا عربی ہی مین لمعات ہمدانی زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لکھتے ہین مصطفی گفتہ است طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ وجائے دیگر گفت اطلبوا العلم ولو بالصین طلب علم فریضہ است وطلب باید کردن اگرچہ خود بچین و ما چین باید رفتن پس اداین علم چین بجز نکتہ نیست کہ کان علیہ عرش الرحمن چین لا لیس ولا نہار ولا ارض ولا سما وکدام نکتہ است در نکتہ اولی ما خلق اللہ نوری تا دل از علایق مشوبہ نشود کہ الم نشرح لک صدرک دل تو پر از علوم و نور معرفت رحمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ منور نباشد علم چین والقرآن ذی الذکر است قرآن در ارض مکہ آمد تو نیز مکی شو تو نیز عربی باش کہ من اسلم فہو عربی وقلب المسلم عربی انتہی فی الحقیقۃ لا یتکلمون الا بالعربیۃ ہے کہ معنی اُسکا نہ ہونگے مگر عربیہ کے ساتھ ہی یہی ہی ورنہ یہہ بات بدیہی ہی کہ ساری جہان کی عادت ہی کہ آپسمین اپنی زبان کرنا اگر دوسری زبان سے واقف بھی ہو مگر عند الضرورت اپنی زبان نہ جاننے والون سے انکی زبان کرنا نہ یہہ کہ اپنی زبان بالکلیہ ترک کردیوے اور علی العموم ایک زبان خاص کرلیوے ہر کسی سے کہ زبان جاننے یا نجانے اُسی زبان مخصوصہ سے بات کرے یہ خلاف عادتِ زمانہ اور عقل ہی کہ جو زبان نہ سمجھے اُس سے وہ زبان کرنا محض نادانی ہوتی ہی کہ غرض بات کرنے کی فوت ہوجاتی ہی پس اُس سے مراد یہہ ہی کہ آپسمین انکی زبان اصلی عربی ہی جو اسکی تعریف عن القضاء فرمائے اور غیر کے واسطے بمعنی بچایون کے اور صاحب الصاف نامہ توجیہ برابر محاورے کے کئے ہین یعنے یتکلمون کا معنی بچایون کا بھی ہوتا ہی جیسا صراح مین لکھا ہی ویقال تکلمت کلمۃ وتکلمۃ وکالتہ ای جاوبتہ پس درزراہ مہدی اگر اپنے اعتقاد اور اعمال کا ثبوت احادیث رسول اللہ اور منصوص کلام اللہ سے کرتے تھے دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ اخص درزراہ مہدی مرحوم بندگیسان سید محمود ثانی مہدی کہ کبھی آپ سے کسی نوع کا امر خلاف شرع واقع نہوا مگر فوکری کو مسودگن ملعونہ مقرر کیا ہی سو یہہ اُسکے لئے ثابت ہی کہ اُسکا جواب مسودکی بدخلقی مشتوم نہم مین بوضوح دیا جاویگا انشاء اللہ تعالی نہ ہمارے امام سے یون مروی ہی نہ صدیق و ولایت سے تیسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ بندگیسان سید محمود کبھی جنس درزراہ دیگر سے نہین کیونکہ یہہ خاص اولاد امام سے ہین نہ دوسرے اصحاب جیسا بنی فاطمہ کہ عترت رسول ہین ایک جنس دیگر ہین اور دوسرے قریشی جنس دیگر اور فساد اس مطلب کا کہ مدینہ روضہ کے قلعے کی دیوار تکیہ سے گرا دیکھے دلیل ہشتم سے مسودکی تحریف ہفتم مین گذر بچا **مسودکی دلیل دہم کا رد** یہہ عبارت سے مکتوب مذکور ہین

ایک لفظ بھی نہین ازابتدا تا انتہا سراسر افترائی خاما معلوم نہین تا آخر مسودکس دہوکے مین کیا ہی **دلیل یازدہم کا ثبوت** اول معلوم کرین کہ مسود کو لب بالضم کہ جسکی جمع الباب ہی معلوم ہوا اب کہ کیا معنی ہین ہے یعنے میانہ ہر چیز پس کردہ مبارک مہدویہ میانہ امت مقبولہ محمدیہ علیہا السلام ہی کیونکہ رسولؐ فرمائے ہین میں امت کے اول مین ہون اور مہدیؑ وسط مین عیسیٰؑ آخر مین ہی الحدیث **رجا** مثل مشہور ہی الخ **ہدایت** سچ ہی کہ اللہ تعالی کے خلیفون کو جیسا دیکھنا ہی ویسا دیکھنے سے مصدقون کو صبغۃ اللہ حاصل ہو کہ بسبب فرمان کے اللہ تعالی کے کلام کی پہچانت کی روشنی اُن کے دلون پر کھلتی ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ پس جسے یہہ نور یا پاس پر ایمان لایا کہ ان للقرآن ظہر وبطن وبطنہ بطن الی تسعۃ البطن اور حقیقت محکم و متشابہ کی جانا اور اس نور سے جو کہ بازرہا سو کہا ہذا اساطیر الاولین یعنے یہہ اگلے کہانیان اور صاف باتان ہین اسکی تحقیق عقیدہ شانزدہم مین مفصل مرقوم ہی **رجا** آیت محکم **ہدایت** افسوس ہی کہ مسود کو محکم و متشابہ سے بھی خبر نہین یہہ آیت صاف متشابہ ہی مانند ید اللہ فوق ایدیہم اور مانند فسوف یاتی اللہ بقوم اور مانند اذا قرأتہ کے کہ اللہ تعالی جبرئیلؑ کے پڑہنے کو اپنا پڑہنا فرمایا قولہ تعالی ولکن اللہ رمی اور علینا بیانہ بھی ویسا ہی **رجا** اسمین کس چیز کی تراخی الخ **ہدایت** یہان تراخی قرأت سے مراد ہی مگر مقارعت کا سلسلہ حیات تک جناب رسالت مآب کے رہا اگرچہ شان نزول مین اُسکے صوفیہ اور اہل ظواہر کو خلاف ہی یعنے صوفیہ کہتے ہین رسولؐ اپنے یاد سے جو آپ کو اللہ تعالی سے بواسطہ اسکی تعلیم ہوتی تھی پڑہتے تھے یہی معنی اقرب بالصواب ہی کہ شان رسولؐ کی لایق بھولنے کی نہین قطع نظر اسکے یہان پڑہنے سے رسولؐ کے مراد ہی اور جبرئیلؑ کے نہ بیان معانی سے مگر مسود جو قرآن کو زبان عربی صاف واضح ہی کر کے عقیدہ شانزدہم مین لکھا ہی یہان معنے کی تجویز کی نسبت رسولؐ کی طرف کرتے نہ شرم نہ آئی فاما خلاصہ یہہ ہی کہ تمام کلام فاتح قرانہ تک ہو چکا اس لئے علما و مفسرین کو ثم انا علینا بیانہ کے معنی مین خلاف ہوا بعضے اسکا قید نہین کئے اور کہے کہ قیامت تک مفسرین کے بیان سے مراد ہی اگر مسود کو دوسرے کتب نہ ملین تو ارواح ثلثہ کے مترجم فارسی کے فایدے کو دیکھ لیوے کہ لکھا ہی مترجم گوید ظاہر آنست کہ معنی این آیت چنین باشد ہر آینہ وعدہ لازم است برما جمع کردن قرآن در مصاحف وحفظ وقرأت آن عصر ابعد عصر والیضاح وتفسیر معانی آن خدائیتعالی بر دست شیخین رضہ یعنے حضرت عمر و حضرت عثمان جمع کرد و در ہر زمان قاریان را توفیق داد کہ حافظ شوند و تجوید بخوانند و در ہر زمانی مفسرانؒ توفیق داد کہ در تفسیر آن سعی نمایند واللہ اعلم انتہی پس اب مسود کے لکھنے کو اُس سے مقابلہ کر کے دیکھ لین اگر ثم کی معنی مین فقط جبرئیلؑ پہنچے تک ہی دیر ہوتی ایسی بڑی دیر کی توجیہات کس لئے کرتے اسی سے ظاہر ہی کہ اکثر مفسرین

بسبب بقا و مقارعت حتی الانقراض حیات جناب رسالت مآب ثم کے معنے کو تراخی طویلہ پر حمل کئے چنانچہ بیضاوی میں
ہی وہو دلیل علی جواز تاخیر البیان عن وقت الخطاب بہرکیف ایسے نکات عالیہ سمجھنا مومنین متقین کا کام ہی کہ بسبب
نور ایمان اور صیقل تقوی وزہد کے انکا آئینۂ دل روشن ہی نہ علماء دنیا پرست کا کہ زنگ حب دنیا سے اُن کے دل اندھ
کالے تودن کے ہوگئے ہین الغرض اگرچہ لفظ ثم بعض محل مین تراخی قلیل کا فایدہ دیتا ہی لاکن اکثر جائے پر مدت
طویلہ کی تو سہیل اُس نے مستفہم ہوتی ہی کیونکہ اصل وضع اسکی دیر دراز کے واسطے ہی اب یہان چند آیات جو تراخی طویلہ
پر دلالت کرتے ہین لکھے جاتے ہین قولہ تعالی ثم صدقناہم الوعد فانجیناہم - وکذب موسی فاملیت للکافرین ثم اخذتہم -
ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون - ان فی ذلک لایۃ وان کنا لمبتلین ثم انشانا من بعدہم قرنا آخرین - فمجلنہم عثاء فبعدا للقوم
الظالمین ثم انشانا من بعدہم قرنا آخرین - والذین یمیتنی ثم یحیین - امن یبدء الخلق ثم یعیدہ - ہوالذی خلقکم من طین
ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ - انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون - وہم یوان لاتکونوا فتنۃ فعموا
وصموا ثم تاب اللہ علیہم - ثم عموا وصموا کثیر منہم واللہ بصیر بما تعملون - کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون - اولم یروا
کیف یبدء الخلق ثم یعیدہ - کیف بدء الخلق ثم اللہ ینشئ النشاۃ الآخرۃ فاکان اللہ لیظلمہم ولاکن کانوا انفسہم یظلمون -
ثم کان عاقبۃ الذین اساء السوی ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن - اللہ یبدء الخلق ثم الیہ ترجعون -
وہوالذی یبدء الخلق ثم یعیدہ - اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم - ثم الیہ مرجعکم افرأیت متعنہم سنین ثم جاءہم
ماکانوا یوعدون - افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین الی
تفسیر مدارک مین لکھا ہی ومعنی الفاء الاول اذ ذکر لما ذکر للتعاوۃ بین متاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ عقبہ بقولہ افمن وعدناہ
ای بعد ہذا التعاوۃ الجلی البیوی بین انباء الدنیا وانباء الآخرۃ والفاء الثانیۃ للتسبیب لان لقاء الموعود مسبب عن الوعد
وثم للتراخی انتہی اور عزیزیہ مین قولہ تعالی ثم ان علینا حسابہم کے نیچے لکھا ہی ودر آیہ ثم ان علینا حسابہم اشارہ بہ معاملہ
روز قیامت است کہ بعد از مدت دراز روی خواہد داد ولہذا کلمہ ثم کہ دلالت بر تراخی و مہلت دراز کند در صدر
این آیہ وارد فرمودند افسوس ہی مسود کی جہالت پر کہ اُسکو دوسرے کتب معتبرۂ مطولہ تحقیہ دیکھنا نصیب نہوا
کیا ہدایۃ النحو بھی نہین دیکھا کہ اُسمین لکھا ہی وثم للترتیب بمہلۃ نحو دخل زید ثم عمرو ان کان زید مقدما وبینہما مہلۃ
وحتی کثم فی الترتیب والمہلۃ الا ان مہلتہا اقل من مہلۃ ثم اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثم کی وضع دیر دراز کے واسطے
ہی انہی لئے علمانے مناسب محل اختلاف کئے رجانہ یہہ کہ جیسا میران سمجھے ہین الخ ہدایت قرآن کو ظاہری اور
باطن تو بطن تک اور تحقیق اسکی ہم عقیدۂ شانزدہم کے جواب مین بدلایل لکھ چکے ہین کہ خود رسول اللہ فرمائے ہین پس

معنی ظاہری قرآن خاتم الانبیا کے ظاہری پیروی سے متعلق ہی کہ جسکو شریعت کہتے ہین اور معنے باطنی پیروی باطنی سے کہ جسکو طریقت اور حقیقت اور معرفت کہتے ہین کہ رسول فرماتے ہین شریعت میرے اقوال ہین اور طریقت میرے افعال ہین اور حقیقت میرے احوال ہین الحمد پس قرآن کی ظاہری معنی رسول سب کے لئے آشکارا بیان فرمائے کہ جسکو علماء ظاہر نے اختیار کیا اور معانی باطنی بعض کو تعلیم فرمائے کہ سند اُسکی اولیا کو پہنچی جیسا یواقیت کے ۷۴ ویں مبحث مین لکھا ہی کہ فتوحات کے ۳۶۸ ویں باب مین ہی اعلم ان ورثۃ الانبیا ہم العلماء والاولیا، قالا ولیا، حفاظ الاحوال والاحکام الباطنۃ التی تدق عن الافہام والعلماء حفاظ الاحکام الظاہرۃ التی تفہم بادی الرای الخ اور عقیدۂ شانزدہم مین زبدۃ الحقایق کے حوالے سے اسکا ثبوت ہوا ہی لاکن رسول اللہ جیسا اظہار ولایت کے لئے مامور نتھے چنانچہ مولانا جامی رح شرح فصوص مین فرمائے ہین ایسا ہی معانی متعلقہ ولایت مراد اللہ بیان نہین فرمائے کہ وہ حق خاتم الولایت محمدی کا تھا کہ خاص خاتم نبوت کا باطن ہی پس ہر دو معانی کا بیان گویا رسول کی ذات سے ہوا اور بھی سیاق آیات مکتوبہ مسعود سے ثابت ہی کہ ثم ان علینا بیانہ سے مراد بیان خاتم الاولیا یا مراد اللہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لتبین للناس ما نزل الیہم یعنے جو چیز جسکے لئے اُتری اسکے لئے بیان ہوا سی لئے رسول اللہ فرمائے کہ مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا پس ای منصف خوب غور سے سمجھ کہ رسول فرماتے ہین کہ دین کمال کو اپنے وقت مین نہین پہنچا یعنے کمال دینداری وہی ہی کہ احکام منزلہ سب مراد اللہ بیان ہوجاوین اگر یہان رسول اللہ کے وقت ہوچکا تھا پھر مہدی کے لئے کیا باقی رہا جو پورا کرے کیونکہ ناقص شی کامل ہوسکتی ہی اور اس تاخیر مین فایدہ یہی ہی کہ موافق فرمان رب العزت جل جلالہ جسکا حق اسکو پہنچے اور خاتم الولی ہی مہدی بھی ہونے کی تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اسی لئے تاویلات مین آیۃ لاریب فیہ کے نیچے لکھتے ہین عند التحقیق بانہ الحق وعلی تقدیر القول بمناہ بالحق الذی ہو الکل من حیث ہو کل لانہ مبین لذلک الکتاب الموعود علی السنۃ الانبیا، وفی کتبہم بانہ سیاتی کما قال عیسی نحن نانتکم بالتنزیل واما التاویل فسیاتی بہ المہدی فی آخر الزمان خلاصہ سکا یہ ہی کہ مبین کتاب اللہ مہدی ہین اگرچہ نبی پر نزول ہوا اور سب انبیا کے کتب سے یہہ بات ثابت ہی چنانچہ عیسی بھی یہی فرمائے ہین ایسا ہی شیخ اکبر بھی اپنی تفسیر مین لکھے ہین رجا قرآن بے بیان معنی بیکار ہی الخ ہدایت دلیل نادانی مسودہ کس نے کہا کہ قرآن کا معنی رسول اللہ کے وقت سے آجتک بیان نہوا بلکہ یہہ عمدہ اقرار کیا ہی کسواسطے کہ خود عقیدۂ شانزدہم مین لکھا ہی الم العقاید اور رسالہ سید میرلکی مین ہی کہ ہمارے امام نے فرمائے کہ اللہ تعالی ہمکو مخصوص احکام متعلقہ ولایت کے بیان کے لئے بھیجا ہی اور یہی اعتقاد درست ہی اسی سے صاف ظاہر ہی کہ احکام متعلقہ نبوت سب بیان ہوچکے ہین رجا لاکہ آدمی مین سے ایک آدمی قبول کیا ہی الخ ہدایت

یہہ بھی عدم علم قرآن و حدیث پر دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا اور رسول فرماتے ہین کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف مین ہوئی ہی ویسا ہی پھر ضعیف ہوگا یعنے آخر زمانے مین پس بمصداق آیۃ اور حدیث کے امت محمدیہ سے تھوڑے لوگ ہدایت پر آخر زمانے مین رہینگے جب ہی کہ اللہ تعالی تاکید فرماتا ہی اور یہہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہی **رجا** لاکن تفسیر یعنے بیان مراد الہی بالرای حرام ہی الخ **ہدایت** اس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہی یعنے اسکو بالکل خبر نہین کہ مہدی کی شان کیا ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مہدی کو خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچانیوالا اور جیسا آپ اول زمان اسلام مین مدد دین اور اسکے افتتاح کے لئے قایم ہوئے ایسا آخر زمانے مین قایم ہونیوالا اور امت کو ہلاکت سے بچانیوالا فرمائے پس چاہئے کہ جسکا خلیفۃ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہی کہ مہدی کبھی اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور عصمت اسکی نصی ہی جیسا رسول کی عصمت عقلی ہی اور مہدی پر قیاس حرام ہی یعنے جو اللہ تعالی سے سیکھا وہی کہیگا جیسا عقیدہ شانزدہم مین گذرا اور باب ہشتم مین بھی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جسکے لئے کہ خطا جواز ہو اور اپنے قیاس و رائے سے معنی متشابہات کا بموافقت محکمات وغیرہ بیان کرے صحیح ہوجاوے اور جو من عند اللہ بیان کرے تفسیر بالرای کہلاوے یہہ مقبول مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سر بکا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن اور رسول کے لئے کہتے ہین **رجا** اور یہہ نہایت نامعقول امر ہی الخ **ہدایت** یہہ مقبول مسود از بس دلیل نادانی ہی کہ لکھا خاص مخاطب الہی وہی ہین اسکلام کا سُقم ہرادنی واعلی سمجھ سکتے ہین کہ کلام الہی کے مخاطب کافر و مسلمان سبھی ہین قیامت تک اسی لئے ہمارے رسول جن جن کا خطاب اُن اُن کو پہنچادے خواہ حاضر ہو خواہ غایب جیسا بیان اسکا اوپر گذرا اور آگے بھی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ **ہدایت** اللہ تعالی اہل حق کو دشمنون کی تحریر و تقریر سے دلیل پہنچاتا ہی یعنے مسود کے لائے ہوئے آیات ہماری دلیل ہین چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہی کہ جو چیز جسکے لئے اُتری اُنکو بیان ہو پھر رسول حاضرین کے لئے جو احکام مخصوص تھے بیان فرمائے اور مابعد والون کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علمائے ربانی بیان کرتے چلے آئے چونکہ مہدی بھی خلیفۃ اللہ ہین وہ بھی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجبی کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہی اسی پر دوسری آیت بھی دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا کہ جن امور مین اختلاف ہی بیان کرو پس جہان کہ اختلاف واقع ہی اُسی جگہ بیان لازم ہی تیسری آیت سے یہہ مراد ہی کہ ہر قوم کے لئے اُس قوم کی

زبان کا رسول آیا چونکہ ہمارے رسول عرب تھے اور بعثت آپکا ساری عالم کے لئے ہی پس لازم ہوا کہ آپ عرب کو عربی
زبان سے بیان کریں باقی رہے عجم ان کے لئے مہدیؑ جو باطن رسول اللہ ہی ہیں بیان فرمانا عین بیان رسول اللہ ہی ہوگا اسلئے
عبدالرزاق کاشی عیسیٰ کا قول بیان کئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جیسا بعثت رسولؐ کا ساری عالم کے واسطے ہی
ایسا ہی بیان بھی آپ ہی سے ہوا چنانچہ ہمارے امامؑ فرمائے ہیں کہ میں جو بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور رسولؐ
کی تحقیق سے بیان کرتا ہوں نہ اپنی جانب سے چنانچہ قریب معلوم ہوگا **رجا** چنانچہ سورۂ جمعہ میں۔ واٰخرین منہم الآیۃ الخ
ہدایت اسکے ثبوت کے لئے کئی دلیل ہیں ایک یہ کہ آخرین منہم کا عطف امیین پر النسب ہی کہ یہاں فضیلت
اور مالکیت اور عزت اور حکمت جل جلالہ بیان ہی دوسری دلیل یہ کہ اللہ تعالیٰ رسولؐ کو امی پیدا کیا اور امیوں کی تعلیم کے لئے
مبعوث کیا اور مومنین کو بسبب اُس تعلیم کے ایسا علم حکمت کا حصول ہوا کہ بڑے بڑے علما و منکرین اور فضلا و معاندین ان سے
مقابلے میں عاجز رہے تیسری دلیل یہ کہ رسولؐ اس آیت کے مبشر عجمی فرمائے پس علم سابقہ اور اعتقاد و حالیہ اہل عجم بطور
اکثریت ظاہر ہی اگر مراد عجم سے فقط ملک فارس لیں فاما ہند بھی عجم میں داخل ہی کہ انکا مبشر ہونا مفاد حدیث ہی چوتھی
دلیل یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ ہو العزیز الحکیم فرماتا ہی کہ یہ بھی امیوں کی تعلیم پر دلیل ہی پانچویں دلیل یہ کہ اسکے نیچے فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء فرمایا کہ من شامل ہی منے عموم و خصوص جمع اور واحد کو جیسا اللہ تعالیٰ یستغفرون لمن فی الارض فرمایا
کہ معنی اُسکا مغفرت چاہتے ہیں اُن کے لئے جو زمین پر ہیں ہوتا ہی لاکن مغفرت کے لائق مومنین ہونے سے یہاں مومنین
ہی خاص ہوئے اگر آیت مذکورۂ مسودہ میں من سے مراد خصوصیت کی ہوتی رسولؐ عجمیوں کو خاص نکرتے جب یہ قرائن
سابقہ سے کہ لائق امیوں کے واسطے ہیں تخصیص ثابت ہو چکی گروہ مہدیؑ بھی عجمی اور امی ہوتے پر جناب امامؑ کی صحبت
سے ایسا بیان قرآن کے کہ سامعین متاثر ہو جاتے تھے پس یہی اس بشارت کے مستحق ٹھہرے کہ جنکے لئے رسولؐ فرمائے
کہ مہدیؑ کے وقت کی امت کہ دوسرا طبقہ ہی میری سب امت سے اچھی ہوگی جیسا حدیث جعفر رضؓ سے ثابت ہی کہ دلیل
پنجم میں مذکور ہوئی اور سید الاولیا امام الاتقیا علی کرم اللہ وجہہ فرمائے کہ مہدیؑ کے اصحاب سے آگے والے درجہ نہ پہنچینگے اس
قریب دلیل دوازدہم میں اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شیخ اکبرؒ فرمائے کہ مہدیؑ کے اصحاب رسولؐ کے اصحابؓ کے
برابر ہونگے جیسا دلیل نہم میں گذرا چھٹی دلیل یہ کہ اس آیت کے مبشر کی تخصیص میں مفسرین کو اختلاف ہوا پس صحت اسکی
فرمان مہدیؑ پر ٹھہری کہ کام مہدیؑ کا رفع اختلافات اپنے ماقبل کا ہی اسکا ثبوت دلیل یازدہم کی روایت ششم میں
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **رجا** آپ اپنی مہدویت اول ثابت کیجے الخ **ہدایت** مسودہ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہی
کہ جب مہدویت ثابت ہو جاوے قوم مہدیؑ بھی مبشر اس بشارت کے ہو سکتے ہیں بطریق عموم اب ہم کہتے ہیں کہ مہدیؑ

موعود حقیقی اگر کہے کہ یہ بشارت خاص میری قوم کے لئے ہی اگر اپنے قول مین سچا ہی تو محل انکار باقی نہین اگر کاذب ہی تو مہدی نہین کیونکہ مہدی کو رسولؐ نے یحیٰی فرمائے اور ہمارے امام کی مہدویت کی ثبوت پر یہہ ساری کتاب دلیل ہی الحاصل دوسرے آیات کو بھی اسی پر قیاس کرین کہ فرمان مہدی سے زیادہ اب کونسی دلیل قطعی ہوسکتی ہی رجا امام مہدیؑ وقت ابتری دولت اسلامیہ کے الخ ہدایت افسوس ہی اس مسود و بناطلب پر کہ ہر دلیل سے دولت دنیا کو طلب کرنا ہی ابتری دولت ظاہریہ اسلامیہ امام حسینؑ کی شہادت کے وقت سے شروع ہوگئی کہ اسوقت کے بادشاہون کے لئے رسولؐ فرمائے بھائی کھانیوالے کتون سر پکے ہونگے ویسا ہی ہوا کہ اُن کے وقت مین ہزارون سادات کا قتل ہوگیا مگر فرمان امام الاولیا جناب مرتضوی کی مراد دولت باطنی سے ہی چنانچہ فرماتے ہین ثم یقوم قائم الحق منکم یعنے پیچھے قایم کرینوالا حق کا تم مین سے کہتا ہوگا یعنے مبعوث ہوگا اور یہہ اس حدیث کے موافق ہی کہ فرمائے یقوم بالدین فی آخر الزمان کہ امت یہ فی اول الزمان یعنے قایم ہوگا مہدی زمانے کے اخیر مین جیسا قایم ہوا ہون مین زمانہ اول مین پس قیام رسولؐ کا ابتدائے زمان اسلام مین حالت فقیری مین تھا اور کمال دینداری بھی فقیری ہی نہ دولت دنیوی کہ فقیر کا مرتبہ انشاء اللہ تعالی باب ششم و ہفتم مین بیان ہوگا اور اب یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی چنانچہ مصرع ثانی بھی اسی معنی پر دلیل ہی بالحق یا تیکم و بالحق یعمل یعنے خالصاً للہ تمہارے لئے آئیگا اور خالصاً للہ عمل کریگا جیسا کہ اللہ تعالی رسولؐ کو حکم کیا کہ بول میرا اجر دعوت نبوت خاص اللہ ہی پر ہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ یہان کچھ دولت دنیا دیکا ذکر نہین بلکہ اُس سے انکار ہی جیسا کہ صاحب مدارک وغیرہ وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون الآیۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین لانک لو کنت صاحب کنوز وجنان لکان طاعتہم لک للدنیا او ممزوجۃ بالدنیا فاما الیوم فانک فقیر لیکون طاعت من بطیب خالصتاً لنا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہؐ کو فرمایا کہ ہم نے تجھے فقیر بنا کے بھیجے کہ تیری اطاعت کرینوالے خاص ہمارے لئے اطاعت کرین اگر تجھ کو دولت دنیا دی دیتے تو خالص ہمارے لئے لوگ اطاعت نکرتے خاصا لعبد رسول اللہؐ کے کفار وغیرہ سے مقاتلہ اور محاربہ ہوا سو دولت کے لئے نہین بلکہ محض اُنکے اتباع لینے کے لئے اور جو ایمان لایا اُسکو حکم کیے کہ فقیر بہتر ہی دولت سے بلکہ ذکر دنیا سے اور صحبت اہل دنیا سے منع فرمائے کہ اسکا بیان آگے ذکر دنیا مین ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا احادر عایا الخ ہدایت شاید مسود کو علم لغت سے بھی خبر نہین ہی کہ رعیت کس کو کہتے ہین یعنے رعایا جمع رعیت محکوم اور نگاہ داشتہ کو کہتے ہین پس ہمارے امام پر اسکا اطلاق از بس جہل ہی کہ ہر خلیفۃ اللہ آپ حاکم ہی اور دعوی ہمارے امام کا خود لکھتا ہی فرماتے تھے جو میری مہدویت کو قبول کیا مومن ہی ورنہ کافر اور بھی لکھتا ہی کہ ہر جگہ کے حاکم آپ کو اخراج

کرائے انکے رعیت کہنا صاف جہالت ہی اور یہہ بھی لکھا ہی بعض بادشاہ مطیع فرمان امام ہوئے جیسا کہ شیعہ بیگ انکی رعیت قرار دیتا محض تعصب ہی پس انکا حال مانند انبیا کے تھا کہ اوپر ہی مومنین جمع ہوئے اور منکرین مارے گئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کلما جاءہم رسولا بما لاتہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا تقتلون یہہ سنت کفار ہی کہ اللہ تعالی کے خلیفوں کے ساتھ کرتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑی سخت بلا انبیا کے لئے ہی بعد ان کے اولیا پر بعد ازین علی الخصوص ہمارے نبی پر کفار کیا کیا ظلم نہ کئے **رجا** وعد اللہ الذین امنوا الآیہ یہہ وعدہ اللہ تعالی نے اہل سنت کے خلفا اور امرا کے ساتھ وفا فرمایا **ہدایت** اگر اس آیت سے مراد مسعود کی خلافت کرائی تو مسعود کے اہل مذہب کی سچائی اور ہماری تکذیب ہرچند متصور نہین بلکہ یہہ ہمارے لئے دلیل ہی کہ اب وہ بات باقی نہی اگر ارادہ اسکا دولت دایمی سے ہی کہ نیچے لکھا ہی کہ اور قریب قیامت تک ایسی رہیگی الخ ازیں بہ چند وجہ مہمل اور مردود ہی کہ خود اہل اسلام کے مخالفین کے حکم بردارون کا حکم بردار ہی کہ اسپر صادق ہی چاکر اور کوکر برابر ہی کہ عیسویون کے محکوم ہونگا یہہ محکوم ہی منہ اپنے لاکھون رفقا کے پس مسعود اپنے کو مبشر اس بشارت کا جان کر نازکرنا ایسا ہی کہ ایک عورت بدشکل اپنے مرد پر ناز و نخرے سے اپنا فخر جتانے لگی تو اس سے متحیر ہوکر پوچھا کہ یہہ ناز و نخرے کا کیا سبب ہی تو کہی کہ میری ماں بہت خوبصورت تھی اسنے کہا مرد اربعہ شکل وہ تیرے لئے کیا مفید ہی اور اسکی سیرتی صورت پر تھوک دیا اور خلاف اس حدیث شریف کا ہی کہ رسول فرمائے ہین خلافت میرے بعد تیس سال ہی اسکے بعد ملوکیت مانند بچار کھانیوالے کتے کے ہی اسی لئے بعد جناب ولایت مآب علی بن ابی طالب کے امام حسن نے تیس برس کا بقیہ جو چھے مہینے تھے نام کرکے ترک خلافت کئے اور فرمان رسول کا پدید پسید اور اسکے نوامیس سے ظاہر ہوا کہ خاص آل رسول اللہ پر ایسا کتا بچا پورا کئے اس لئے اکثر مفسرین یہی لکھتے ہین کہ اس سے مراد خلافت خلفاء راشدین ہی اور لکھتے ہین اللہ تعالی نے اس آیت کے نیچے من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا ہی سو اس نعمت کا کفران پہلے قتل عثمان سے ہوا کہ وعدہ پورا ہوچکا اور انکا بیان دلیل ہفتم مین معتبر تفاسیر کے حوالے سے ہوا ہی اور رسول اللہ فرمائے ہین کہ جبتک خدا یتعالی چاہے تم مین نبوت رہیگی بعد خلافت بعد بادشاہت بچار کھانیوالے کتون سرکی اور بادشاہت ظالمونکی بعد اسکے نبوت کے نہج پر خلافت ہوگی اور یہہ بھی فرمائے ہین کہ وہ ظالم ریشمی لباس پہینگے اور زنا کرینگے حلال کے طور پر ایسے حدیثون کو صاحب مشکوۃ نے باب التیتر الناس مین نعمان بن بشیر اور حذیفہ اور ابو عبیدہ اور سعد بن جمیل کے روایت سے لکھا ہی پس محمد کی خلافت کہ خلیفۃ اللہ ہی منہاج نبوت پر ہی کہ جسکی خبر رسول اللہ دے چکے ہین کہ مہدی بادشاہت نکریگا اور منکرین دنیا دار وغیرہ آپکے مانند منکرین دنیا دار رسول اللہ کے طعن کرنا بھی

واجب ہی جیسا اللہ تعالی اسکی خبر دیتا ہی قالوا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیہ ملک فیکون
معہ نذیرا ویلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منہا وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا
فلا یستطیعون سبیلا تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا شان نزول
اس آیت کا یہہی کہ بزرگان اور دولتمندان قریش مانند ابوجہل و عتبہ و امیہ اور عاص وغیرہ کے رسول اللہ کی حقارت
کرکے جبر کی کے طور پر کہتے کہ رسول دوسرے لوگوں کے خلاف پر رہے کہ تیرہو رسول اللہ اور دوسرے نہیں ایسا آخر
اظاہر یہ اور دولت دنیویہ کے اور یہ نہ سمجھے کہ رسول یعنے اللہ تعالی کا خلیفہ اپنی امت کے برابر ہو یہہی بات اکثر مفسرین
لکھتے ہین جیسا مدارک بیضاوی کبیر حسینی وغیرہ مین ہی اور آگے بھی جو لکھا جائیگا انہین کتب کا اکثر حوالہ ہی الغرض اس آیت
کے ساتھہ ایک دفعہ نور کا لیکر رضوان بہشت بھی جناب رسالت مآب مین حاضر ہوے کے عرض کیا کہ اللہ تعالی بھیجا ہی کہ اگر تمین
تمام دنیا کے خزانون کے کنجیان ہین اُسمین سے آپ جاہین سو لیکر تصرف کرین اور ایسا حکم ہوا ہی کہ آپ کے مراتب اخروی سے
بھی ایک ذرہ کم نہوگا تو آپ نے فرمائے کہ مجھے یہہ فقیری بہتر ہی اُسکو نہین چاہتا ہون بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ صابر اور شاکر
رہون رضوان کہا بہت اچھا کیا تم نے ہمیشہ اللہ تعالی تم کو اچھے رکھے اور فرمایا جل جلالہ وما ارسلنا ک قبلک من المرسلین الا
انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا اس آیت کا شان نزول
یہہی کہ فقرا صحابہ یعنے بلال صہیب سہیل وغیرہ کو دیکھہ کر دولتمندان کفار کہنے لگے کہ اگر ہم بھی ایمان لائینگے مانند اُن کے
ناچیز ہونگے تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور صاحب مدارک وغیرہ اسکے نیچے لکھتے ہین اتصبرون یعنے فتنون پر کیا تم
صبر کرتے ہین یا نہین پس وہ فتنہ مومنون کے لئے کفار اور فقیرون کے لئے توانگر ہین کہ انسے جوا یذا کہ آپکو پہنچی اگر صبر کرین
ثواب پاتے ہین اگر صبر نکرین پس ایک غم پر دوسرا غم زیادہ ہوا چنانچہ حکایت ہی کہ کسی نے صالحون سے اپنی تنگدستی سے
دکھہ پاکر جنگل طرف نکلا تو ایک ہجرے کو دیکھا کہ سوار ہی اور اسکے روبرو خدمت گار نوکر وغیرہ دوڑتے تھے پس انکے حسین و خوبی
ہوس اسکی ہوی کہ کسی نے یہہ آیت پڑہے دیکھا معلوم ہوا یعنے نبی کو اللہ تعالی فرمایا کہ ہم نے تیرے لئے توانگر دنکو فتنہ بنایا
اور توانگرون کے لئے تجکو اگر تو ہوتا خزانہ دنیا کے لئے لوگ تیری اتباع کرتے اسی لئے ہم نے تجھے فقیر بنایا تاکہ تیرے
مومنین خاص ہمارے لئے اتباع کرین اور فرمایا جل جلالہ نے زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین آمنوا والذین اتقوا
فوقہم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب اسکا شان نزول یہہی کہ کفار فقرا صحابہ کو دیکھہ کر مسخری کے طور سے
ہنسے اور کہنے لگے محمد مجنون ہین اور دیوانون سے جہان کا کام آراستہ کرنا چاہتے ہین اور بزرگون کے آئین کو توڑ نیکا
ارادہ رکھتے ہین اگر انکا دین حق ہوتا تو البتہ قریش کے سردار اور اہل دولت ایمان لاتے تب یہہ آیت نازل ہوی

اور فرمایا جل جلالہ و عظم برہانہ نے لتحکم متفکرون فی الدنیا والاخرۃ صاحب حسینی سلمی رغ سے یوں نقل کرتا ہی کہ گفت تفکر دنیا و آخرت آنست کہ بدانی کہ ایشان قاطعان طریق اند و قال رسول اللہ الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ حرام علی اہل الدنیا و ہما حرامان علی اہل اللہ ۵ دنیوی و عقبی حجاب عاشق است و میل ایشان کی زعاشقی لایق است اور ایک وقت تو نگران کفار رسول سے عرض کے کہ تمھاری مجلس مین غلامان اور محتاجان مین ہمکو ننگ آتا ہی کہ تمکے ساتھ بیٹھین اگر ان کو اپنی مجلس سے نکالین تو ہم اگر قرآن سینگے پس عرض کے عرض کرنے سے رسول اللہ نے اس امر مین نوشتہ لینے جناب جبرئیل امین کو حکم فرمائے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمایا رب الخلیل لا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ کشف الاسرار وحسینی وغیرہ مین لکھتے ہین ارادہ تین طور پر ہی اول فقط دنیا کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا ہی یریدون عرض الدنیا اسکو دونون جہان مین دنیا کی زیادتی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقیرون سے ہزار دوری سمجھنا دوسرا فقط آخرت کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکو بھی دو علامت ہین ایک یہہ کہ سلامتی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقیرون سے محبت رکھنا تیسرا فقط اللہ تعالی کے دیدار کو چاہنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یریدون وجہہ پس وہ دونون جہان پر لات مارنا ہی کہ اپنے سے اور خلق سے آزاد ہو جانا

اُن کے لئے اللہ تعالی رسول اللہ پر عتاب کیا کہ فرمایا ما علیک من حسابہم من شیٔ وما من حسابک علیہم من شیٔ فتطردہم فتکون من الظالمین وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہؤلاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین اسپر بھی انکی پیروی پر یہی کہتا ہی یہہ دکھنی وہوندارای ہی مسلمان ہین پس معلوم ہوا کہ یہہ عادت قدیمی ہی کہ مومنین محتاج ہین اور کفار اُن کو ایسا ہی کہین کہ یہہ چند حقیری ہم ہین سے مومن ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیمۃ من المحضرین اس آیت سے یہہ بات ظاہر ہی کہ عاقبت کی بہتری کا وعدہ مومنون کے لئے ہی جیسا دنیا داری کا فرون کے لئے اور فرمایا جل جلالہ نے قالوا لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من قریتین عظیم ہم تقسمون رحمت ربک نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا ورحمت ربک خیر مما یجمعون اس آیت کا شان نزول یہہ ہی جب قرآن نازل ہوا کفار کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالی یہہ خدمت دیتا اور قرآن نازل کرتا تو کے اور طایف مین سے کسی دولتمند کو دیتا کیونکہ یہہ خدمت رسالت بہت بڑی چیزی چاہئے کہ ایسی خدمت والا سب سے ممتاز رہے جیسا مسود مہدویت کے لئے کہہ رہا ہی پس اللہ تعالی فرماتا ہی کیا نبوت جو رحمت الٰہی ہی اسکو ہم تقسیم کرتے ہو دنیا کی نعمت جو خاص ہم تمہارے لئے بنائے ہین سو تمکو طاقت نہین کہ اسمین کچہ کمی یا زیادتی اپنے طرف سے کرلین تو بیان تفسیر والے لکھتے ہین کہ کفار منصب رسالت کو اسباب ظاہر یہ دنیویہ پر کہ دولت و لشکری

قیاس کرکے اسی سے اُنکی بڑائی اور بزرگی سمجھے یہ نہیں جانے کہ یہ تجلی روحانی اور کمالاتِ نفسانی پر موقوف ہی کہ دنیا
کی دولت سے یہ بہتر اور عالی تر ہی اس سے اُسکو کچھ علاقہ نہیں بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہم کفار کو اتنی دولت دینے کہ اُن کے
گھر واسباب خانہ وغیرہ سونے چاندی کا بنا لیتے کیونکہ یہ حق انکا ہی اور حق مومنین متقین کا آخرت کی خوبی مگر اس لئے
نہیں دیتے کہ مومن رشک نکریں کہ حُبِ دنیا جبلیتِ بنی آدم ہی تا اس سبب سے انکی طاعت مین فرق نہو جو آخرت کی خوبی
خاص مومنین کو ہی اُسمین فرق نہو جاوے جسوقت کہ غنیمت آتی چلی اور صحابہ رضہ پر فراغت ہوی عبادات اور ریاضات
مین پہ نسبت حالتِ فقر کے قصور ہوا واقع ہوا لیکن باوجود فاقون کے جو عبادت کرتے تھے بعد فراغت کے اُسکے بہ نسبت
اتنی کم کرنے لگے تو اللہ تعالی فرمایا الم یان للذین امنوا ان تخشی قلوبہم لذکر اللہ آیہ یعنے حکم ہوا کہ کیا مومنون کے دلے
بسبب اس فراغت کے ذر اللہ تعالی کا تحلل گیا جیسا اہل کتاب کا دل بگڑ کر کافر ہو گئے بسبب دولت اور انقضاے
مدت کے اب اس فرمان کے موافق یہہ دولت طلبی دلیل اس امر کی ہی کہ انکے دل بھی بسبب حُبِ دنیا کے ایسا بگڑے ہین کہ انکے
مانند ہو گئے اور فرمایا رب العزت نے اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینت وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ یعنے دنیا بجز کھیل باڑی اور ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کے کچھ نہین ہی کہ یہہ سب بڑیا دافقط
دغا وفریب ہی کہ موجب عاقبت کی خرابی کا ہی کہ اُسکی محبت کے سبب سے سخت عذاب ملیگا اور جو اُسکی عزت نکرے
اسی سے اللہ راضی ہی اور اسکے لئے مغفرت ہی یہہ خلاصہ اس آیت کا ہی اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لکیلا تاسوا علی
ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید
یعنے اللہ تعالی دنیا کے نقصان پر غم کھانیکو اور دنیا کی متاع پر خوش ہونیکو کہ مراد محبت سے ہی منع فرماتا ہی اگر اُسکو کوئی
حلال یا مباح جانے کافر ہی کیونکہ حلال کو حرام جاننا اور حرام کو حلال جاننا کفر ہی مگر مسودا اُسکو بھی حلال بول رہا ہی اور
طلب کر رہا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی دنیا پر فخر کرنیوالون کا اور بخیلون کا اور لوگون کو بخیل سکھانیوالون کا مین
دوست نہین ہون یعنے ایسے لوگ میرے دشمن ہین پھر مسود کہتا ہی کہ دولتِ دنیا ہی حقیقت دین کا موجب ہی اور لوگو کو
کہتا ہی کہ مال جمع کرو حلال ہی جیسا عقیدۂ چہار دہم مین لکھا ہی اور فرمایا امام طبی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجنۃ ہی
ہی المأوی وامامن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی المأوی یعنے خلاصہ اسکا یہہ ہی جو کہ محبت
دنیا مین غلو کیا یعنے اُسکی زیادتی کو بہتر سمجھا کہ خلاف رضاے الٰہی ہی پس اُسکا ٹھکانا تحقیق دوزخ ہی اور جو کوئی
اللہ تعالی سے اور اپنے نفس کو اس دنیا کی محبت سے باز رکھا تحقیق ہی کہ اُسکا مکان جنت ہی اور حق سبحانہ تعالی فرماتا
ہی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی جب کفار دنیا پہ فخر کرنے

اور حقیقتِ مذہب کو سلطنتِ دنیوی میں منحصر سمجھے تو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ تم دنیا کو جو آخرت پر ترجیح دیتے ہو عقلاً اور نقلاً غلط ہی کیونکہ دنیا ناقایم اور آخرت قایم اور ہمیشہ رہنے والی ہی اور انبیاء سابقہ کے سب کتب اسی معنے پر گواہی دیتے ہین خصوصاً کتب ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے بھی یہی ثابت ہی غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب پیغمبر دنیا سے بیزار رہے اور حکم ہی کہ دنیا کو چھوڑو خصوصاً ہمارے رسولؐ باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ دولت دنیوی کے کو بخیال لاتے اور قبول نفرماے اور مہدیؑ کہ تابع تام نبیؐ ہین لوگون کی حیرسے کیونکر اس بری چیز کو قبول کرینگے اور ایسی بدچیز کہ سب انبیا جسکو بد کہے کران کے سب کتب مین یہی تھا کہ دنیا کی دولت اور اسکی محبت موجب ہلاکتِ دین ہی کیونکر علامات ممیزہ اور دلیل ثبوت مہدویت ہوسکتی ہی کہ مہدیؑ کے یہان تو دین کمال کو پہنچا ہی کہ دینداری کا کمال فقیری مین ہی نہ سلطنت مین بلکہ یہہ بات ثابت ہی کہ اہل دولت سب انبیاؑ کے وقت مین اکثر انکے کہنے ہین خصوص ہمارے رسول اللہ کے وقت مین بھی ایسا ہی ہوا ہی بلکہ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور فقر سے صحابہؓ کو رہائی ہوئی ریاضات و عبادات مین قصور ہونے سے مورد عتاب و تنبیہ ہوے چہ جائیکہ دوسرا کہ شرک و کفر مین مبتلا ہوجاتا ہی

چنانچہ عزیزہ یہ مین بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر و ابقی کی تفسیر مین لکھا ہی پس اب جانے کہ مہدیؑ کا آنا امت رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسولؐ فرما چکے ہین کہ مہدیؑ کے سبب سے میری امت ہلاکت سے بچیگی اور فرماے ہین کہ میری امتیون کے دولتمند ہونے سے ڈرتا ہون کہ امم سالفہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوے ہین خصوصاً اپنی آل پاک کے لئے دعا کی کہ الٰہی انکو دنیا سے بقدر کفایت دے پس واجب ہوا کہ مہدیؑ اور مہدویان فقیر رہین اور ان کے مخالف دولت مند کہ فقیری موجب قرب الٰہی و دلیل حقیقتِ دین ہی اور دنیاداری باعث خسران و نقصانِ آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین رجا حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے الخ **ہدایت** مطلب حق اللہ تعالیٰ جل سبحانہ و عظم برہانہ دشمنون کے طرف سے ظاہر کرواتا ہی یعنے اللہ تعالیٰ جناب رسالتمآبؐ سے کیا ہی سو وعدہ یہہ ہی کہ ثوبانؓ بعد ذکر کرنے حدیث طویل کے کہ

کہ فرماے رسولؐ ان ربی قال یا محمد انی قضیت قضاءً فانہ لا یرد و انی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ و ان لا اسلط علیہم عدواً من سوا انفسہم فیستبیح بیضتہم و لو اجتمع علیہم من بافطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضاً و یسبی بعضہم بعضاً رواہ مسلم ترمذی اور نسائی نے حباب بن الارث سے یون ہی روایت کیا ہی اور مشکات کے باب فضایل رسول اللہ مین بھی ایسا ہی مذکور ہی ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ رسولؐ سے وعدہ کیا ہی کہ اہل امت مقبولہ بیشتر پر کوی انکا غیر مسلط ہوگا مگر اہل امت مین اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپسمین جنگ کرینگے اور برا بولینگے

چنانچہ آج قوم مہدویہ پر سوائے امتِ موجہ کے کہ جسکے لئے رسول فرمائے ہین کہ نہ مین اسکے ہون نہ وہ میرے ہے
جیسا روایت جعفر ولیس منہم مین گذری دوسرا کوئی دشمن غیر مذہب مسلط نہین ہی مگر انھین معوجین پر بسبب امت مقبولہ
مرحومہ مبشرہ سے خارج ہوجانیکے عیسو یونکا نام ترتسلط ہی پس اب حدیث کا معنی کہ اللہ تعالی کا وعدہ ہی صحیح ہوا اور مسود کا
معنی بساق حدیث سے مخالف ہی کہ اسی کو تحریف کہتے ہین اب مسود اور اُسکے ساتھیون کو لازم ہی کہ اپنے معنیون
اور اہل کتاب کے معنیون کو بنظرِ انصاف مقابلہ کرکے دیکھے **فائدہ** بیان مین علماء دنیا پرست اور دنیا کے
امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت کے رکن دوم سے اصل چہارم کے باب چہارم مین لکھتے ہین بدانکہ علما را دو غلط است
باسلاطین و عمال تکیہ حال است یکی انکہ نیز دیک ایشان روند و نہ ایشان نیز دیک وی شوند و سلامت دین در بین باشد
دوم انکہ نیز دیک سلاطین روند و بر ایشان سلام کنند و این در شریعت مذموم است عظیم مگر کہ ضرورت بود کہ رسول اللہ
صفت امرا ظالم میگفت پس گفت ہر کہ از ایشان دوری جوید رست و ہر کہ با ایشان در دنیا افتاد او ہم از ایشانست و
گفت بعد از من سلاطین ظالم باشند ہر کہ بدروغ ظلم ایشان اعتقاد کند و راضی بود از من نیست و او را بحوض من در قیامت
راہ نیست و گفت دشمن ترین علما نزد حق تعالی انانند کہ نیز د امرا روند و بہترین امرا انانند کہ نیز د علما روند و گفت علما
امانت داران پیغمبرانند تا با سلاطین مخالطت نکنند چون کردند در امانت خیانت کردند از ایشان دور باشید
و ابو ذر رض با سلمہ گفت رض کہ دور باش از درگاہ سلاطین کہ از دنیا و ایشان ہیچ چیز بتو نرسد کہ نہ زیادت از ان دین تو
بشود و گفت در دوزخ وادی ست کہ ہیچ کس نشود در انجا الا علما کہ بزیارت سلاطین روند عبادہ بن الصامت میگوید
دوست داشتن علما و پارسایان امرا را دلیل نفاق بود و دوستی ایشان با تونگران دلیل ریا بود و ابن مسعود میگوید
مرد باشد کہ با دین درست نزد سلطان رود و بی دین بیرون آید گفتند چگونہ گفت رضای ایشان جوید بخشم یکی سخط
حق تعالی دران باشد و فضیل گوید چند انکہ عالم السلطان نزدیک شود از حق تعالی دور میشود و وہب بن منبہ گوید این علما
کہ نزدیک سلاطین میروند ضرر ایشان بر مسلمانان بیش بود از ضرر مقامران محمد بن سلمہ گوید مگس بر نجاست آدم نیکوتر از
عالم بر درگاہ ملوک انتہی اسکے بعد لکھتے ہین کہ سبب ایسے سخت حکم کا یہ ہی کہ بادشاہ و امرا وغیرہ سے ملنا خالی خطرے
نہین کہ کہے یا سنے یا عمل کرے اُن کے ساتھ کہ یہ سب موجب عصیان ہی کہ اول اُنکا سب اسباب حرام کا ہی گھر فرش
وغیرہ اسپر بیٹھنا وغیرہ منع ہی انکو سلام تواضع سے کرنا دین کو اپنے کمونا ہی کہ رسول ایسا ہی فرماے ہین اور ظالم کے
دعا کرنے کو رسول اللہ سے منع وارد ہی اور رسول دنیا داروں کے نزدیک جانے کو منع فرماے ہین اور عیسی
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مال و دنیا طرف مت دیکھو کہ تمھارے ایمان کی شیرینی جاتی ہی انتہی خلاصۃ پس اس قدر سے

ثابت ہوا کہ جو علما محب دنیا ہین اور اہل دولت و دنیا سے محالطت کرتے ہین اُن کے دل اندہے ہو کر انکو نہ معنی
آیات بار بار سمجھتے ہین نہ معانی حدیث کو فہم کر سکتے ہین اور جو علما کہ خالصاً للہ دنیا کو ترک کرتے ہین ایسا کہ اہل دنیا سے بھی
بیزار رہتے ہین مانند علما و فقرا، عہد ویہ کے کہ بسبب تقوے کے اُن کے دل روشن تر ہو کر آیات و احادیث کے معانیون
سے جیسا نفس الامری تعلیم الٰہی سے بہرہ یاب ہوتے ہین جیسا کہ صاحب یواقیت نے فصل ثالث مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ علما، ظاہر جو منکر علم صوفیہ ہین اُسکا سبب یہہ ہی کہ دنیاداری کو آخرت پر غالب جانکر اُسکی محبت مین زہد کو ترک کئے
ہین اور جس راہ سے کہ قرب الٰہی حاصل ہو دور پڑے ہین اور کتاب مین دیکھتے ہین اور اپنے استادون سے سنتے ہین سو
سچ جاننے سے انکو یہہ حجاب ہوا ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کو جو تعلیم کرتا ہی اسکے منکر ہوتے ہین اور مبحث ثامن مین لکھا ہی
کہ شاذلی نے کہا کہ جسکو آیہ وہو معکم اینما تولوا کا معنی معلوم کرنا فرض ہو تو اپنے خان و مان و وظائف سے ماتحہ اٹھاوے
اور سونے اور اپنے خواہشون کو چھوڑے یعنے جو زہد اختیار کرے اُسکو معانی قرآنی حاصل ہوتے ہین انتہی پس ضروری
کہ معنی علما، باطن کا جو زاہد ہین تعلیم الٰہی سے کچھ اور ہی اور معنی علما، ظاہر دنیا پرست کا جو اسکے مخالف ہی کچھ اور ہی مگر صحیح وہی
جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوا ہو نہ عقل آدمی سے اب اس میزان سے آزما کر انصاف سے دیکھین کہ حق کس کے جانب ہے۔

دنیا کی برائی کا بیان

حضرت امام محمد غزالی رح کیمیا سعادت مین لکھے ہین اصل پنجم از رکن سیوم
در علاج دوستی دنیا و پیدا کردن آن انکہ حب دنیا ہر ہمہ گناہانست بدانکہ دنیا سر ہمہ شرہاست و دوستی آن اصل ہمہ معصیتہا
است و چہ شوم تر ازان باشد کہ او دشمن خداست و دشمن دوستان خدا و دشمن دشمنان خدا است اما دشمنی خدا بآن
کند کہ راہ حق تعالی بر بندگان او نہ پسندد تا وی نرسند اما دشمنی با دوستان خدا بآن کند کہ خود را جلوہ میکند و در چشم ایشان
میآراید تا در صبر بڑی شر تہا، تلخ مینمود و ریخ آن میکشند و اما دشمنی با دشمنان خدا بآن کند کہ ایشان را بکرہ و حیلت
در دوستی خود میکشد و چون عاشق شد نداز ایشان دوری گیرد برای دشمنان ایشان میرود و ہمچو زنی ناپکار از مردی
بمردی میگردد تا در ین جہان گاہ بریخ داشتن او گاہ در حسرت فراق او خود را میکشند و تا خر خشم خدا یتعالی و عذاب او
بینند و نہ رہد از دام او الا کسیکہ بحقیقت او را و آفت او را بشناسد و از وی پرہیز و چنانکہ از جادوان پرہیز کند رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میگوید پرہیز بداز دنیا کہ او جادو تر است از ہاروت و ماروت اور لکھے ہین پیدا کردن مذمت دنیا
باخبار بدانکہ رسول اللہ روزی بگورستانی مردہ بگذشت گفت می بینید کہ این مردار چگونہ خوار است کہ کس بآن نگرد
بآن خدا کہ جان محمد در دست اوست کہ دنیا نزد خدا یتعالی خوار تر از انست و اگر نزدیک او پر پشہ ارزیدی ہیچ کافر را
شربتی آب ندادی و گفت دنیا ملعونست و ہر چہ در انست ملعونست الا آنچہ برای حق تعالی باشد و گفت دوستی دنیا

سرهمه گناهانست وگفت هرکه دنیارا دوست دارد آخرت بزیان آورد وهرکه آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آرد پس آنچه باقی ماند اختیار کنید برآنچه فانی زید بن ارقم میگوید با بوبکر بودم که او آب آورد وند باگسین شیرین کرده چون نزدیک دهان برد باز گرفت وبسیار بگریست تا همه بگریستیم وخاموش شد پس گریستن گرفت چندانکه کس را دلیری آن نبود که پرسید چون چشم پاک کرد گفتند یا خلیفهٔ رسول الله چه بود گفت یکروز بارسول الله نشسته بودم دیدم که بدست خود چیزی دور میکرد و همچیز نمیدیدم گفتم یارسول الله این چیست گفت دنیاست که خود را بر من عرض میکند که او را دور کردم وباز آمد وگفت اگر تو جستی ازین نازمن وکسانیکه بعد از تو باشند بخبهند اکنون ترسیدم که مرا آن دریافت ورسول گفت که حق تعالی هیچ چیز نیافرید دشمن تر بروی از دنیا و تا دنیا بیافرید هست وباو نه نگریسته هست نه بهیچ دور وایت بسی دنیا کی حقیقت مین همین وگفت دنیا سرای بی سرایانست ومال بی مالان هست جمع انکسی کند که در وی عقل نبود ودشمنی در طلب آن کسی کند که بی علم بود وحسد بران کسی برد که فقه باشد وطلب او کسی کند که بی یقین بود وگفت هرکه بامداد بر خیزد و پیشتر همت او دنیا بود او نه از مردان خداست که دوزخ او راست وچهار خصلت ملازم دل او باشد اندوهیکه هرگز برده نشود وشغلیکه هرگز از ان فارغ نگردد و دریغی که هرگز بتوانگری نرسد وامیدیکه هرگز بنهایت آن نرسد ابوهریره میگوید که روزی رسول گفت خواهی که دنیا بچکگی بتو نامد مراد ست بگرفت وبسر گردانی برد که دران استخوان سر مردم وگوسپند وخرقها وپلید یها مردم بود گفت یا ابا هریره این سرها پر حرص وآز بود همچون سرها شما امروز استخوان شده هست بی پوست وزود خاکستر شود واین پلیدیها طعام ها والوانست که بجهد بسیار بدست آورده اند وچنین هیندا هستند که ازان همه میگریزند واین خرقهای جامهای بخر ایشان هست که بادی برد واین استخوان استخوانهای ستوران مرکب ایشانست که بر پشت آن گرد جهان میگردیدند جمله دنیا هرکه خواهد بردنیا بگرید بگریدی که جای آنست پس هرکه حاضر بود بگریست ورسول گفت تا دنیا را آفریده اند میان زمین واسمان آویخته هست که حق تعالی بآن نه نگریسته هست ودر قیامت گوید مرا بگرید ترین بندگان خود وگوید خاموش ای ناچیز نپسندیدم دران جهان که تو کسی را باشی امروز بپسندم وگفت گروهی بیایند روز قیامت که کردارهای ایشان چون کوهای تهامه بود همه را بدوزخ فرستند گفتند یارسول الله ایشان اهل نماز باشند گفت نماز کنند روزه دارند وشب نیز بجواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید دران جهند یکروز رسول بیرون آمد وصحابه را گفت کیست از شما که آنجا باشد وخواهد که حق تعالی او را بی نیاز گرداند بدانند که هرکه در دنیا رغبت کند وامید دراز پیش گیرد حق تعالی بر قدر آن دل او را کور گرداند وهرکه در دنیا زاهد شود دل او را گشاده کند حق تعالی او را علمی دهد بی انکه از کسی بیاموزد وراه بوی نماید بی انکه دلیلی درمیان باشد یکروز رسول بیرون آمد ابوعبیده جراح از بحرین مالی فرستاده بود و انصار شنیده بودند

در نماز بامداد زحمت کردند چون سلام باز داد همه در پیش او بایستادند رسول تبسم کرد و گفت مگر شنیده اید که مالی رسیده است گفتند آری گفت بشارت باد شما را که کار شما خواهد بود که بآن شاد شوید و من برشما بد روشی نیستم ازان میترسم که دنیا بشما ریزند چنانکه بر کسان پیش از شما ریختند که پیش از شما بودند آنگاه در ان مسابقت کنید چنانکه ایشان کردند و هلاک شوید چنانکه شدند گفت دل ایچگونه نباید دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا تهی گردانید بدوستی و طلب آن چه رسد آتش میگوید که رسول را شتری بود و آواز عصیانی گفتندی و از همه شتران بهتر دویدی یکروز اعرابی شتری آورد و بآن بدوانید و در پیش شد مسلمانان غمناک شدند رسول گفت حق است بر خدا یقین که هیچ چیز را در دنیا برنگشد که نه او آنرا خوار گرداند گفت که بعد ازین دنیا روی بشما نهند و دین شما نجوید چنانکه آتش هیزم را و عیسی میگوید دنیا را بجدا بگیرید تا دنیا شما را به بندگی نگیرد و دوگنج چنان نهید که از تلف نترسید و به نزدیک کسی نهید که ضایع نکند چه گنج از آفت خالی نباشد و گنجیکه برای خدا نهید ایمن باشد و گفت دنیا و آخرت ضد یکدیگرانند چندانکه این را خوشنود کنی آن دیگر را خوش شود و گفت باحواریان من دنیا در پیش شما در خاک افگندم اورا باز نگیرید که از پلیدی دنیا یکی اینست که مصیبت جستگانی جز در ان زود از پلیدی او آنست که کسی بآخرت نرسد تا بزرگ او نگوید پس بیرون گذرید از دنیا و بعمارت آن مشغول مشوید و بدانید که سر هر خطا ها دوستی دنیاست و بسیاری شهوت است و ثمرهٔ آن اندوه دراز است و گفت چنانکه آب آتش در یک جا قرار نگیرد دوستی دنیا و آخرت در یکدل جمع نیاید و عیسی را گفتند اگر خود را خانه کنی چه بود گفت کهنه دیگران مارا کفایت بود یک روز او را باران و برق در بر گرفت و مید و دید تا جای جوید که پناهی بود خیمهٔ دید آنجا رفت زنی را دید بگریخت فاری بود آنجا رفت شیر را دید بگریخت گفت بارخدایا هر جانور را آفریده و او را آرام گاهی است مگر مرا وحی آمد که آرام گاه تو مستقر رحمت حق است یعنی بهشت و در بهشت صد حور راحمت تو خواهم کرد که همه را بدست لطف خود آفریدم و چهار هزار سال عمر تو خواهد بود هر روزی چند عمر دنیا و مناوی را بفریبم تا ندانند که کجا اند زاهدان دنیا هم بعمر عیسی زاهد آیند تا همه بیایند یکبار عیسی با حواریان بشهری بگذشت همه را در راه دید مرده گفت ای قوم این در خشم خدا مرده اند و گرنه در زیر خاک بودندی گفتند خواهد که با تیم که چه سبب مرده اند آنشب عیسی بر سر بالا رآمده آواز داد که یا اهل شهر یکی جواب داد لبیک روح الله گفت قصهٔ شما چیست گفت شب بعافیت بودیم و بامداد خویش را در ماویه دیدیم گفت چرا گفت برای آنکه دنیا دوست داشتیم و اهل معصیت را طاعت کردیم گفت دنیا را چگونه دوست داشتید گفت چنانکه کودک مادر را چون بیامدی شاد شدی چون رفتی غمناک شدی گفت دیگران چرا جواب ندادند گفت ایشان هر یک را بر دوکان لگامی از آتش است گفت ترا چون جواب دادی گفت من در میان ایشان بودم و نه از ایشان بودم

چون عذاب بیامد من نیز درمیان ایشان باشم اکنون بر کنار دوزخ ام ندانم خلاص یابم یا در دوزخ افتم عیسی گفت
ای حواریان نان جو خشک درشت و جامهٔ پلاس و خواب بر قرابله بسیار بهتر بود و بعافیت در دنیا و آخرت هیچ
گفتند ما چیزی نیاموزد که بآن حق تعالی ما را دوست گیرد گفت دنیا را دشمن گیرید تا حق تعالی شما را دوست گیرد و با جوانمرد منگرید
که حذر کنید از دنیا که شیدهٔ ام که هر که دنیا را بزرگ دارد در قیامت او را بدر آرند و بر سر او منادی میکند که این است که چیز بزرگ
حق تعالی حقیر داشته است فضیل میگوید که اگر همه دنیا بمن دهند حلال و بی حساب بمن ننگ دارم از ان چنانکه شما از
مردار ننگ دارید و اصل ششم بین فرماتے ہین گفتند یا رسول الله بدبخت ترین امت تو کیانند گفت توانگران اند و
فرماتے ہین رسول گفت که دنیا را با اهل دنیا بگذارید که هر که از ان چیزی بگرفت بیش از کفایت خود هلاک خود است که میگیرد
اندر رکن چهارم که اصل چهارم است مے ہم چہارم بین لکھتے ہین رسول از سفری آمده بود بدر خانه فاطمه رسید پرده دید
بر در خانه او دو دو حلقه بسیمین در دست او بازگشت از کراهت آن چون فاطمه بدانست آن دو حلقه بدرمی دینم بفروخت
و بآن پرده با هم بصدقه داد پس رسول با دل خوش گردید گفت نیکو کردی و در خانه عایشه صدیقه رشپرده بود رسول گفت
هرگاه که چشم من بر بن افتد دنیا را یاد من آرد و بر بید و بفلان کس بدهید و عایشه رضی روایت کرده ہین که یکبار نزد رسول زر آورده بود و نه همه قسمت کرد شش دینار بماند همه شب بخواب بود تا بآخر شب آواز یکسی داد و در خواب
خوش شد انگه گفت چگونه بودی حال من اگر بردمی و این شش دینار با من بودی آورده گفتند ہین رسول با عایشه گفت
اگر خواهی که فردا مرا در یابی درویش وار زندگانی کن و از نشست با توانگران دور باش و هیچ پیراهن بر دون نکنی تا پاره
بر نه دوزی و اصل ششم بین رکن سیوم کے فرماتے ہین دنیا بر سه وجه بود مقدار ضرورت است بطعام و جامه و
مسکن و ورای آن مقدار حاجت است و ورای آن مقدار زینت است و زیادت تجمل است و آن آخر مذارد و هر که بضرورت
اقتصار کرد رست و هر که بدرجهٔ تجمل رفت در هاویه افتاد و که آخر مذارد و هر که بحاجت اقتصار کرد از خطر خالی نیست
که حاجت را دو طرف است یکی آنکه بضرورت نزدیک است و یکی آنکه بتنعم نزدیک است و میان این هر دو درجه که آن
بکمال احتیاط توان دانست و باشد که زیادتی که بآن حاجت بخود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و بزرگان
اهل جزم بآن سبب بوده که بر قدر ضرورت اقتصار کرده اند و امام و مقتدا در بن اویس قرنی است انتهی بیہ روایات
بالا نه کور بے لحاظ ترتیب حسب ضرورت لکھے گئے ہین اب عقلمندان اہل انصاف سے التماس ہی کہ مسود قولہ تعالی
وعد الله الذین آمنوا الآیه اور حدیث کے سند سے علم مسلط دشمن امت مرحومہ محمدیہ پر جو جاوے ابطال کے لئے
دلیل لایا ہی تحریف ہی یا نہین اگر تحریف ہی تو مسود اور اسکے مذہب کو کہ دولت دنیا اصل مذہب قرار دیا ہی

جھوٹ جانکر ترک کرین اور ہمارے امام برحق مہدی موعود کی تصدیق کرین اگر وہ تحریف نہین تو مسود کی لالی ہوئی
آیت وحدیث کے معنے معتبر تفاسیر وغیرہ سے اور آیات واحادیث دنیا واہل دنیا کی حقیقت مین جو بیان ہوئے ہین انکا
رد بدلایل بتلاوین کیونکہ ان آیات اور احادیث سے یہی ثابت ہوا ہی کہ دنیا حق کا فردن کا ہی اور کمال ایمان
ترک دنیا اور رسول فرماے ہین کہ مہدی دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسود
کہتا ہی کہ دنیا کی دولت کو کامل کریگا **فائدہ فقیر ونکی مرتبت مین** امام محمد غزالی رح رکن منجیات کے
اصل چہارم مین فرماتے ہین بدانکہ حق تعالی میگوید کہ للفقراء المهاجرین درویشی را پیش ہجرت داشت رسول گفت
خدایتعالی دوست دارد درویش متعین یار سارا و گفت ای بلال جہد کن تا چون بخواہی رفت ازین دنیا درویش باش
نہ تونگر گفت درویشان است من در بہشت روند پیش از تونگران بہ پانصد سال و در یک روایت بچہل سال و
مگر باین درویش حریص خواستہ باشد و بان درویش خورسند و راضی و گفت بہترین امت من درویشانند و زود تر
کہ در بہشت بگرود ضعیفانند موی گفت بارخدایا دوستان تو ازخلق کیانند تا ایشان را دوست گیرم فرمود ہر کہ
درویش است در درویش یعنی درویش تمام رسول گفت درویش را روز قیامت بیارند چنانکہ مردمان ازیکدیگر عذر خواہند
خدایتعالی ازوی عذر خواہد و گوید بندہ من نه از خواری بود کہ دنیا را از تو بازداشتم لاکن ازان بود تا ملعتہا و کرامتہا
من بیابی بردر میان این صفوف خلایق و ہر کہ ترا روزی برای من طعام یا جامہ داده است دست وی بگیر کہ اورا
در کار تو کردم وخلق آنروز در عرق عرق باشند او در رود و ہر کہ بادی نکوئی کرده باشد دست گیرد و بیرون آرد و گفت
با درویشان آشنائی گیرید و بایشان نکوی کنید کہ ایشان را دولت راه است گفتند آن چیست گفت در قیامت ایشانرا
گویند کہ ہر کہ پارہ نان و شربتی آب و خرقہ جامہ داده است دست ایشان گیرید و بہشت برید و علی رض روایت کند
کہ رسول فرمود ہر گاہ کہ خلق روی بجمع دنیا و عمارت آن آرند در درویشان را دشمن دارند خدایتعالی ایشان را بچہار چیز
مبتلا کند قحط زمان و جور سلطان و خیانت قاضیان شوکت و قوت کافران و دشمنان ابن عباس رض میگوید ملعونست
کسیکہ بسبب درویشی کسی را خوار دارد و بسبب تونگری عزیز دارد انتہی اگرچہ مراتب و مدارج فقیرون کے ایسے ہین کہ
جسکے بیان کو نہایت نہین یہان اتنے پر ہی اختصار ہوا پس اب دیکھنے کہ مسود بسبب فقیری کے ہمارے مذہب کی عمارت
کرکے دولت دینوی کا خواہان ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہی ہم اسکو کچھ دیتے ہین اور ہمین آخر
مین کچھ اُسکا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **شعر** رضینا قسمة الجبار فینا ۔ لنا علم ولاعدای مال
دلیل دوازدہم کا ثبوت رجا حاصل کلام دوام ہین الخ **ہدایت** پہلے معلوم کرین المبرہنین

علی کرم اللہ وجہہ فرمان مین کتنے امر کا قید ہی یعنے اول بعد زمان کہ راوی نے اس امر پر اشارہ بھی فرمایا سائل عل عن المہدی کہ حرف عن معنے تجاوز اور بعد پر دلالت کرتا ہی اسکے جواب مین جناب امیرؑ لفظ سیہات فرماے کہ ابعد زمان پر دال ہی اور یخرج فی آخر الزمان کہ اُسی سے متعلق ہی البعد ازمنہ پر دلالت کرتا ہی دوسرا عقد تسعہ کہ یہہ اشارہ بھی متعلق خروج کے ساتھہ ہی جو وہ مقید ہی آخر زمانے مین تیسرا سبعت عند اللہ نہ کسی دوسرے دینوی طور سے چوتھا اجتماع قوم کریمان پاکجوان تالیف قلوب فیما بین چنانچہ کسی اپنے کے خروج سے غمگین ہونا ساتوان کسیکے اپنے مین آنے سے خوش ہونا آٹھوان اجتماع اصحاب مہدی بقدر اصحاب بدر اور طالوت کے ہونا نوان اگلے پیچھے کے مومنین لانے کوئی نہ رہنا جب یہہ قیودات معلوم ہو چکے غور کرین کہ مسود اسمین کیا کیا تحریفات کیا ہی رجا صفات مذکورہ خصائص مہدی سے نہین الخ ہدایت ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ جناب مرتضوی نے ان صفات کو بطور علامت ممیزہ کے بیان فرماتے ہین اور مسود کہتا ہی کہ یہہ خصایص مہدی سے نہین غرض امیر المومنین کی یہہ ہی کہ مہدویت کا دعوی کرنیوالے کے لئے یہہ علامت ضروری ہین باین طور اُن سے اگلے پچھلون کو سبقت ہوگی کہ دوسرے مین ہون یا نہون کیونکہ یہہ علامت انبیا اور اُن کے حضوری لوگون کے خصوصیات سے ہین اور مابعد مین بتبا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مدعی اس امر بزرگ کا یا اللہ کی طرف سے دعوی کریگا یا اپنے نفس کے اغوے و فریب شیطان سے اول کے لئے یہہ علامت واجب ہین کہ یہہ امور دروغ زنین ہر چند جمع ہونگے اور ثانی کہ رغبت اسکی طلب دولت دنیا وجاہ سے خالی ہونگی اسمین ممکن نہین کہ یہہ امور جمع ہون نہ یہہ کہ مہدی تمام زمانے کے انبیا واولیا اور صلحا کے خلاف پر کوئی بات لاوے رجا مراد متقدمین سے الخ ہدایت انبیا کو علیہم الصلوۃ والسلام اصحاب مہدی پر سبقت ہونے مین جو مسود نے داخل کیا محض نافہمی ہی کہ یہان انبیا کا بالکل جناب مرتضوی نے ذکر نہین فرمایے مگر صحابہ کو ذکر بھی کیے کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کل انبیا کے اصحاب اُس سابقین مین داخل ہین کہ ہم جنس ہین جیسا اللہ تعالی انکی حسنیت پر خبر دیا ہی قولہ تعالی وآخرین منہم جیسا اور دلیل بازدہم مین اس آیہ کا مذکور ہوا اور عیسیؑ کے اصحاب جو بعد تشریف لانیکے ہونگے وہ آخرین مین داخل ہین اسکا بیان باب التسویہ مین بھی ہوگا انشا اللہ تعالی رجا اس کمال نفسانی کا اثبات رفقا شیخ جونپوری مین الخ ہدایت اسکی اثبات کے چند دلیل ہین کہ ادنی عقل رکھنے والا سمجھ سکتا ہی اول یہہ کہ باوجود اس گریہ وبکا کے اُن کے اعلی سے ادنی تک طالب دنیا نہین بلکہ اُن کے نزدیک طالب دنیا کافر ہی دوسری یہہ کہ یہہ لوگ بحکام شریعہ پر ایسا استوار ہین کہ کسی بدعت کے مرتکب نہین کیا اعلی کیا ادنی کیا پھر کیا مرید اگر کوئی بدکار شاذ ونادر کہ الشاذ کالمعدوم ہی کوئی بدعت کا کام کر لیا اگر اسکے برادرون کو معلوم ہو تو اسکو سرزنش کرتے ہین اور وہ

نادم رہتا ہی خصوصاً نکے فقرا اور مشائخین ہر چند کسی نوع کے منہیات کے مرتکب نہین ہوتے ہین اگر کسیکو منظور ہو
آزمالیوے تیسرا اُن کے یہان ادنا فقیر وار و نیا پر گناہ جان کر نہین جاتا جیسا کہ آیات اور آحادیث سے اور پر گذرا فاما
کوئی ضرورت قویہ داعی ہو اور جاوے تو نادم رہتا ہی اور اسکے مثل کے لوگ اُسکو از بس حقیر سمجھتے ہین چوتھی یہہ کہ اُن کے
مشائخین کے یہان مانند مشائخین مخالفین کے بالکل اسباب شان و تزک نہین بلکہ انکا عمل یہہ ہی جو آوے ایثار کرتے
ہین پھر اب کوئی کہے اُن کے ریاضات و گریہ و بکا ریا و حب جاہ ہین تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کیونکہ ریا کا اصل مطلب
حصول اسباب دُنیوی ہی اور انکا دعوی مدلل بادلایل واضحہ ہی اور اعتقاد ان کا البتہ مطالبہ سے اس رسالے کے صاف
ظاہر ہوگا کہ قطعاً و یقیناً مطابق اہل سنت و جماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا فقط تعصب و عناد سے
ہی اسپر یہہ بھی دلیل کذب مسودہی کہ لکھا ہی کتاب و اجماع کے مخالف جابجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہہ خادم
الفقرا و پر اسکے افترے و دروغ گویان جو بیان کیا ہی اور آیندہ بھی بیان ہونگے البتہ انسے اہل انصاف جان لینگے خصوصاً
ہمارے امام پر یہان افترا کرکے کہتا ہی کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہو اسکو مین تسلیم نہین
کرتا ہون فرماے ہین اور اسکی تحقیق عقیدۂ شانزدہم مین بیان کیا ہی اور یہہ خادم الفقرا اسکا جواب بھی دہان بلکہ لکھچکا
ہی بلکہ وہ دلایل ہمارے کُتب سے جو وہان لاتا ہی اُسی سے اسکا کذب ثابت ہی کہ اسمین یہی مذکور ہی کہ جو حدیث
غیر متواترہ مخالف احوال و اقوال امام کے ہون اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ائمہ اور محدثین بہت آحادیث مین بیان
کئے ہین چنانچہ کسی راوی کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث
کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے خلاف صحت کیا اور معتقدین کو انکے بھی اپنے امام کی صحت و صواب
یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پر پس مہدی کہ معصوم ہین آپکا مخالف واجب ہی کہ مخلی ہووے اور یہہ تقریر دلیل عقیدہ
کی ابتدا مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی عذب اللہ لمن کذب اور عقیدہ مذکورہ مین یہہ بھی ثابت ہوچکا کہ ہمارے امام
بارہا یہی دعوی کئے کہ مین رسول کا تابع ہون اور مسود نے یہان مثال خوارج اور جوگی پرا گی وغیرہ کے بتا کر اُسکے ساتھ
بداعتقادی و بدمذہبی کو سبب بیکاری اعمال بیان کیا سو سچ ہی کہ خدا کے بندون سے جو منکر ہوتا ہی یا باوجود اقبال
کے ایسا اعتقاد و بد پیدا کرتا ہی کہ اپنے نبی کی میزان شرع سے خارج ہو اسکے عمل بیکار ہوتے ہین ہکو بیٹے مہدویہ کو
نہ کسی بتے سے انکار ہی نہ انکا اعتقاد و مخالف ضابطہ شرع رسول ہی لیکن یہی خاصے سنت و جماعت کے پیرو ہین اُسکا
ثبوت اور عقاید کے بیان وغیرہ سے ہوچکا باقی شبہات بھی انشاء اللہ تعالی آگے دفع ہو جاوینگے جب ثابت ہوا
کہ مہدویہ بینات خدا کے مومن ہین اور اعتقاد اُن کا موافق میزان شرع کے موزون ہی بموجب اس فرمان جناب

مرتضوی کے بھی مہدی موعود ہیں اور یہ معلوم ہو چکا کہ یہ کار اور بد مذہب کی غرض کہ فی الحقیقت اسکا ہر کام اغوائے شیطان سے ہی بخیر طلب دنیا ہوگی حقیقتاً اسکے عمل کو اثر نہیں کہ موجب نجات اخروی ہو ایسا ہی ظاہر میں بھی اسکے وعظ و بیان میں ہرچند تاثیر نہوگی کیونکہ اسکا مدد کار بقول شیطان ہی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کو کیونکر صحیح بیان کر سکیگا کہ اسکا اثر لوگوں کے دلوں میں ہو کر اسکے مطیع اور منقاد کیسا ہوگے پس بیان تو مسود قابل ہی کہ ہمارے امام سے لیکر تو اب تک جب قرآن کا بیان کرتے تھے سننے والوں میں ایسی تاثیر ہو جاتی تھی کہ مطیع بنجاتے تھے گو کہ مخالف ہوں چنانچہ باب دوم میں متعدد جائیوں میں یہہ ذکر کیا ہی ابتداء باب مذکور میں لکھتا ہی کسی موبخ سنی یا شیعی نے بجز ترک و تجرد اور تاثیر وعظ و بیان کے کہ لوازم ترک و تجرد سے ہی کوئی کرامت ظاہر و باہر شیخ موصوف کی یا اُن کے خلفا کی نقل نکی الخ اور دوسرے محلوں میں بھی لکھا ہی چنانچہ میان شیخ علائی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت بھی ایسی ہی لکھا ہی کہ بادشاہ آپ کے بیان سے متاثر ہوتا تھا جب تاثیر بیان میں قرآن کے کہ مقتدائے ظاہری ہی پیدا ہے پیروی قرآن کہ بعض اسکا متعلق بامور ظاہری ہی مانند عمل صالح کے سو اسکا بھی مسود مقرری کہ لکھا ہی کہ ریاضت بھی سب بیکار ہو جاتے ہیں الخ اور اسکا معتقد اشیخ علی بھی لکھا ہی کہ ولہذا تری الجہال والعوام لیعتقدون ہذہ الطائفۃ المسندۃ انہم یرون اعمالہم الظاہرۃ فی الصلوٰۃ والصوم والاتزواد من الخلق الخ دلیل ثبوت مقدمہ باطن ہی کہ وہ اعتقاد اور خلوص فی العمل ہی بیان تک کہ جو تصدیق اور ترک دنیا کیا اسمیں یہہ سب باتاں پیدا ہوتے ہیں گو کہ قبل اسکے وہ کیسا ہی فاسق و فاجر رہے اب جانے کہ جو گیون وغیرہ کا حال خود ظاہر ہی اور فقر الحمدیہ بھی ازان قبیل میں اور خوارج بسبب اپنی بد اعتقادی کے عدیم التاثیر فی بیان القرآن والعمل ہوتے ہیں اور انکے کئی ایسے بد عقیدے ہیں بخلاف مہدویہ کے کہ انکا کوئی امر خلاف اتفاق اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ جن کے عمل بسیار منشور ہیں انکی جزا اللہ تعالیٰ یون فرماتا ہی قولہ تعالیٰ قل ہل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ذلک جزاؤہم جہنم بما کفروا واتخذوا آیاتی ورسلی ہزوا پس ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر نظر کرے کہ جو طالب دنیا ہی اور اللہ تعالیٰ کے پہنچنے سے منہ پھیرا وہی جہنمی ہی کہ اسکے عمل بیکار ہیں اور جو کہ خالصاً للہ بے شائبہ طلب دولت و دنیوی عمل کرتے ہیں اُن کی جزا اللہ تعالیٰ یون فرمایا ہی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لہم عقبی الدار جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب پس جہدیہ کا خلاف اعداء کے مقولے سے ہی موافق اہل سنت و جماعت کے پاک و صاف

ثابت ہی عملاً و اعتقاداً پھر اب بھی انکے باطن پر اعتراض کرنا محض تعصب اور جہالت ہی اور حدیث جو خواہ مخواہ
مسود بیان کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قرآن اُن کے حلقوم سے تجاوز کرکے مصعد قبول کو نہ پہنچیگا اور یہاں مہدوی
ہین یہہ بات ہی کہ جب بیان قرآن کرین معتقدین کے قطع نظر مخالفین متاثر ہوجاتے ہین کہ یہی دلیل قبول ہی رجا
دوسرا امر یہہ ہی کہ ایۂ **ہدایت** یہہ امر مہمل ترازاول ہی کہ نوبرس مہدی کی سلطنت دوسری روایتون مین رہے
سرکیلئے فرض کرین تب بھی سلطنت دینی مراد لینا درست ہوگا نہ سلطنت دنیوی کیونکہ خلیفۃ اللہ کو حصول سلطنت
دنیوی دلیل حقیت نہین کسی نبی کے لئے یہہ بات دلیل و معجزے کے طور پر نہ ہوی خصوصاً مہدی کے فقیر ہونے پر
بہت دلایل اوپر گذرے ہین اور آیندہ بھی آویگے فاما اس کلام مین کہ بالکل سلطنت کا ذکر نہین سلطنت مراد لینا
کسی طور کی ہو تحریف معنوی ہی کیونکہ امر اول کے جواب مین معلوم ہوچکا کہ اشارہ عقود کا متعلق خروج کے ساتھ ہی اور
خروج مفید ہی البعد زمان سے کہ لفظ سیہات و آخر زمان اُسپر دال ہین پس ثابت ہوا کہ یہہ اشارہ نوسو کا ہی اور
وضع عقود کی مانند وضع اعداد کے ہی کہ موافق قرینے کے وہی دلیل احاد و عشرات و مائۃ والوف ہوسکتے ہین اور
ایسا ہی غیاث اللغات وغیرہ مین بھی موجود ہی پس معلوم ہوا کہ جناب امیر نوسو پر مہدی کے خروج کی خبر دے رہے ہین
نہ نو پر سکے سلطنت کی کہ یہان کنایۃ بھی کسی وجہ سے سلطنت پائی نہین جاتی اگرچہ سوال مبہم ہی لاکن جواب سے
ظاہر ہی کہ غرض سایل کی بھی دریافت خروج سے تھی نہ سلطنت سے کما سیکو جناب امیر نے اول بیان فرمایا کہ

الجواب معاد للسوال ہی اور جواب اس حدیث کے موافق ہی کہ رسول فرماے ہین ان صلحا امتی ظلما یوم وان فسدت
ظلما نصف یوم یا قیامت کے ساتھ پر پانچوین مبحث مین لکھا ہی کہ تقی الدین ابی منصور اس حدیث کی تفسیر مین لکھا ہی
کہ یہان یوم سے مراد یوم رب ہی کہ جسکے ہزار برس ہوتے ہین اور اسکے نیچے لکھا ہی مراد ہ ان بالالف قوۃ سلطان
شریعتہ الی انتہاء الالف ثم تاخذ من ابتداء الاضمحلال الی ان یصیر الدین غریبا کما بدا، وذلک اضمحلال یکون بدایتہ من مضی
ثلاثین سنۃ فی قرن الحادی عشر فہناک تیرقب خروج المہدی یعنے مراد کی ہزار سے آپکی شریعت کی دلیل کی قوت ہی
انتہا، ہزار تک پس لیا جاوے ابتدا اضمحلال سے یہان تک کہ ہووے دین غریب جیسا کہ ابتدا ہوا اور ابتدا اس اضمحلال
کی تیس برس گذرے بعد سے کہ گیارہوین قرن ہوئی پس یہان امید ہوتی ہی مہدی کے خروج کی انتہی اور اکثر اہل لغت کے
نزدیک ایک قرن اسی برس کا ہی پس گیارہ قرون آت سو یکتالیس ہجری سے شروع ہوا کہ حسین ہمارے امام کا تولد اور
ظہور مہدویت ہی جیسا کہ سوء خود باب یکم مین لکھا ہی آت سو سینتالیس ہجری سے ظہور مہدویت ہوا اور وہی مہدی کے
خروج کا وقت ہی جیسا ابی منصور اور عبد الوہاب نے اتفاق کیا کہ بچشم خود زمانے کا حال دیکھتے تھے پس معلوم ہوا

کہ منکر ورود وخروج مخالف فرمان علیؑ بلکہ فرمان رسولؐ ہی آپسمیں اجتماع قوم گریزان اور تالیف قلوب باہم دلیل فقیری کی ہی کہ دنیا دارون کے دل بسبب کثرت اسباب لبعدۃ عن طریق حق کے سخت ومتفرق ہوتے ہین کہ یہہ امر بدیہی ہی اور مسود کا یہان یہہ سلطنت اور نوبرس کا قید قایم کرنا مانند یہود ونصاریٰ کے علماکے معاہنون کے ہی جو ہمارے رسولؐ کے لئے روایات پاتے تھے اسمین ایسے توجیہات کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ بعینہ مسود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابونعیم عند الصدق والصحت بھی بچند وجہ اسکے ابطال وسقوط کی دلیل ہین ہی ایک یہہ کہ شاید یہہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سننے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق کہ رسولؐ فرماے ہین عن ابی قتادہ قال قال رسولؐ اللہ الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ من مشکوۃ کہے ہون اور بعد اس فرمان کو سنے ہون دوسرا یہہ کہ جسنے آپ سے سنا وہ غلطی کیا ہو تیسرا یہہ کہ اغلب ہی کہ یہہ وضع شیعہ ہی چنانچہ اس امر مین وہ لوگ بہت احادیث وضع کئے ہین تاکہ امام محمد بن حسن عسکریؑ کی مہدویت تحقیق ہو کہ وہ بنوبرس کے ہین پس اب بتحقیق وظاہر ہی کہ مدلل ومعقول خروج مہدی اس روایت سے نوسو برس پرہی اور اس مراد نوبرس کی دولت لیا کہ اس مین بالکل ذکر سلطنت نہین نہایت جہالت وبیوقوفی ہی الزم باالزم اب انصاف والون کو بعد تحقیق معانی کلام مرتضویؑ کے چاہیئے کہ نظر کرین دینداری طلب دنیا مین ہی یا طلب مولا مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی من کان یرید الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہین طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب ہی اُس سے بیزاری کرنا ہر مسلمان کو چاہیئے علی الخصوص علما جو طالب دنیا ہون اُن سے تبرا ضروری ہی کہ بنصوص الدین وقطاع الطریق اُن کے حق مین وارد ہی اور دلیل یازدہم مین انکا احوال بدلایل ساطع گذر چکا اور تارکان دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا اور رسولؐ اللہ فرماتے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ یہی حال فقرا وعلماء مہدویہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیت کی ہی **دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا** مجیب اس قوم کی خیانتین الخ **ہدایت** بارہا مذکور ہوا کہ جس دلیل مین شبہہ ہو اور حاجت تحریف وتبدیل کی رہے وہ نزدیک مومنین ہر مذہب کے قابل استدلال نہین کیونکہ جو دلیل اُنکی مخالفت پر نظر آوے وہ اُن کے نزدیک صحیح نہین ہی مثلاً بہت روایات انبیا، مبالغہ سے رسولؐ کے لئے وارد ہین پس جو کہ موافق حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم اسکو قابل استدلال سمجھتے ہین اور جو مخالفت پر ہو ہم یقین جانتے ہین کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہین بلکہ وہ تصحیف ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق مہدی مین بھی جو دلیل آپکے احوال وآثار کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار ہی پھر ایسی بے اعتبار دلیل مین حاجت تحریف وتصحیف نہین فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے معنے مین سہوا یا خطاء

کم و بیشی کرے حجت البطال نہ ہب ہین الحاصل غرض اور معنی کلام جناب القصوی کا جو مسود نے لکھا ہی بچند وجہ نامعقول ہی ایک یہہ کہ لفظ طالقین کہ جمع ہی اسکو تشنیہ فرض کیا دوسرا یہہ کہ معنی اسکا ماتھہ کھولے نیکی کرنیوالے یعنے بہت خوشی و محبت و خلوص سے نیکی کرنیوالے ہی سو اسکو قریہ یا پرگنہ مقرر کیا تیسرا سونے چاندی کے ہین کہنے سے ایمان یا ثواب آخرت وغیرہ کے خزانے صاف نظر آتے پر قریہ یا پرگنے مین خاص کر لیا بالفرض اگر اسکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام مراد ہونگے کہ لایق رحمت مومن مخلص مطیع ہوتے ہین نہ مطلق قریہ کہ حسین عاصی کافر دوسرے حیوانات گھر زمین وغیرہ بھی داخل ہین جب مومنین اُس سے مراد ہوے تو خزانون کے محل وقوع بھی وہی ہوے پھر لفظ لاکن کی اجمام کے رفع کے لئے ہی با این ہمہ سراسر بیکار محض ہوا پھر کیونہ اتنی قطع و برید و تبدیل و تحریف پر بھی مسود کے منھ مین یہہ امر نہ کھلا کہ یہہ خزانے کس کے لئے ہین اب یہہ خادم الفقرا فرمان جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کے کلام کا معنی لکھتا ہی اہل انصاف کو چاہئے کہ بنظر دیانت ملاحظہ کرکے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کرین۔ معنی یہہ ہی رحمت ہووے کھلے ماتھہ نیکی کرنیوالون کے لئے پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالی کے خزانے اُس نیکی کے بدلے ہین کہ نہین ہین وہ خزانے سونے چاندی سے لیکن اُس نیکی کے لئے مرد ہین کہ پہچانے ہین اللہ تعالی کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار مہدی کے ہین اب اس منھے سے مسود کی تحریف و تسویہ کو انکار دیکھین پس جو دنیا طلب ہی وہی شیخ سدو کا پیرو ہی **رجا** علاوہ یہہ کہ تمھارے میزان الخ **ہدایت** جیسا آحادیث مین اقسام ہین ایسا ہی نقلون بن بھی اقسام ہین اور روایت کا اعتبار اکابرین علماے مذہب کے اتفاق اور تحقیق پر ہوتا ہی اسی لئے ہی کہ مسود یہان کسی راوی کا پتا نہ دیا **دلیل چہاردہم کا ثبوت رجا** روایت اول مین الخ **ہدایت** آحادیث کی صحت اور سند مین سواے ایمہ مجتہدین کے سب علما کا لعوام ہین کہ عمل و اعتقاد مین حدیث کی پیروی کرنا اُن کو لزام ہی پس مسود کا قول دوسرے آحادیث صحیحہ الی آخر خلاف عقیدہ سنت و جماعت ہی اسکی تحقیق اسی باب کے ابتدا مین دلایل گذری اور البطال وجود ولایت عامہ حکومت تامہ دلیل دوم مین بیان ہو چکا اور جس امر کو رسالت مآبؐ خصالیص مہدیؑ سے فرماوین اسکا انکار کرنا عین انکار ذات ختم رسالت ہی فالمسبب اپنے کو ربا طنی کے کہ نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہ ہے حقیقت کلام ختم رسالت مسودنہ سمجھا یعنے مراد فرمان جناب رسول اکرمؐ یہہ ہی کہ مدعی مہدویت ضرور مامور باین امر ہو چنانچہ کسی نے کہا رومی ضرور ہی کہ سرخ و سپید ہوگا اس سے یہہ بات صادق نہین آتی کہ رومی کے سواے کوی سرخ و سفید نہووے بلکہ علامات امالی روم سے یہہ بھی ایک علامت ہی اور جواب حبّ جاہ کا دلیل دوازدہم مین گذرا اس تقریر سے ساتوین روایت کا ثبوت بھی ہو چکا **رجا** دوسری روایت الخ **ہدایت** معنی حسب منطوق حدیث کہ جسکی صحت پر مسود آپ ایسا فاضل ہی

کہ کہتا ہی اسپر دوسرے شواہد بھی ہین بالاین فکر یا یگان کہنا جہل مرکب ہی اور صدہا روایات مزورۃ المراعات کہ
کہ مخالف حال ہین الی آخر کہنا محض تعصب کہ تمیز کرنا درمیان روایت مزورہ وغیر مزورہ کے کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر
گذرا اور یہہ بھی اوپر مذکور ہوچکا جو راوی مخالفت پر ہمارے امام کے احوال واقوال کے کچھ روایت کرے وہ بالکل بے اعتبار
ہی کردہ اپنی روایات مین مخفی ہی اور یہی حال خدا کے خلیفون کے سب مخالفین کا ہی پس ہمارے نزدیک جس روایت کو
اعتبار ہوا سکی تبدیل وتحریف کی کیا حاجت فما دلیل ہمارے صدق اور مسعود کے کذب کا اسی روایت کی صحت وتحریف
سے ظاہر ہی اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقام مین مسعود کے تحریفات ظاہر ہین الغرض اس مقام مین بتقدیر وجود لفظ ارض بھی
ہمکو یہہ روایت دلیل واثق ہی پھر حاجت تحریف کیا ہی یعنے یہہ حدیث مطابق اس آیت کے ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد
الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبثت لا یخرج الا نکدا ترجمہ جو زمین پاک ہی نکلے موا اُسکا اسکے رب کے حکم سے اور
جو بُری ہی نہ نکلے اسمین مور مگر بڑا سب مفسرین یہان مراد پاک زمین مومن کا دل اور پلید زمین کافر کا دل اور مور سے
مراد اعتقاد وعمل ہی کرکے لکھے ہین چنانچہ حسینی مین ہی اس مثالی ہست کہ حق سبحانہ تعالی ارشاد فرمودہ درشان مومن
وکافر تشبیہ کردہ ہست دل مومن را بزمین پاکیزہ ودل کافر را بزمین شورزار پس ہرگاہ کہ باران مواعذاز صحاب
کلام رب الارباب بر دل مومن بارد انوار طاعات وعبادات بر جوارح او ظاہر گردد وچون کافر استماع سخن حق
کند زمین دلش تخم نصیحت قبول نکند واز وہیچ صفتی کہ بکار آید مظہور نیاید ؎ زمین شور سنبل بر نیارد کہ در وتخم عمل
ضایع مگردان کہ اور شیخ اکبر صاحب تاویلات وغیرہ بھی ایسا ہی لکھے ہین چنانچہ ماتحت اس آیت کے قولہ تعالی (ان فی
خلق السموات والارض) ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب والعقول وارض النفوس (واختلاف) النور
والظلمت بینہما وفلک البدن الذی یجری فیہا بحر الجسم المطلق (بما ینفع الناس) فی کسب کمالاتہم (وما انزل اللہ من السماء)
ای الروح من ماء العلم (فاحیا بہ) ارض النفس بعد موتہا بالجہل الخ اب خوب بغور وتامل نظر انصاف سے دیکھین کہ مسعود
کا معنی جس سے محض طلب دنیا ظاہری درست ہی یا ہمارا معنی کہ جسمین محض خدا طلبی ہی کہ مہدی کا آنا فقط اسی لئے ہی
کہ فحوائے حدیث سے ثابت ہی اور ریاضات وزہد وتقوی جو بسبب تصدیق جناب امام کے مصدقین کو حاصل ہوے
شہرۂ آفاق ہین کہ خود معاندین اسکے قایل ہین سو یہہ بھی بہ نسبت اُن کے عمل کے عشر عشیر ظاہر نہین کیونکہ ہمارے یہان
اخفی اس امور کا ضروریات سے ہی فما مطابق اس مصرع کے کہ عشق ومشک را نتوان نہفتن ہرگز کچھ ایک بے ساختہ
ظاہری سو لوگ دیکھتے ہین پس حدیث ابی نعیم اور دار قطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنے پر دال ہی نہ یہہ کہ زمین
کے ثمرات کو مہدی اگاوے چنانچہ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز مین ؎ ظہور کل او باشد بخاتم ؎ بدو یابد تمام دور عالم

کی شرح کے اندر یہہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء من قطرۃ شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتا شیئا الا خرجتہ حتی تمنی الاحیاء الاموات کے بعد لکھتے ہین یعنے زندگان تمناکنند کہ مانند مردگان زندہ شدندی تا فایدہ وغرض حیات حاصل کردندی وعارف حقیقی گشتندی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ارض وسما سے مراد روح دل نفس وغیرہ کی ہی اور نعمتون سے مراد نعمات دینی ہین کہ زہد وتقوی عرفان رویت اللہ ہی نہ نعیم دنیا کہ ثمرات مال وغیرہ گو بہت آحادیث سے ثابت ہی کہ یہہ کام وجال کا ہی کہ دولت دنیا پاتا ہی لیکن پس اہل انصاف کو معلوم ہووے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالی نے اہل حق کو جو مومنین ہین ایسی معانی غامضہ سمجھاتا ہی کہ فرمایا قولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین ترجمہ آیا جسکا کہ کھولا اللہ تعالی سینہ اسلام کے لئے پس وہ روشنی مین ہی اپنے رب کے طرف سے پھیچے خرابی ہی اونکو کہ جنکے دل سخت ہین اللہ تعالی کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی مین پڑے ہین اصحاب رسول اللہ سے عرض کے اس کشادہ دلی کی کیا علامت ہی تو فرمائے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور تمام تر دنیا سے پھر جانا اور موت کے لئے تیار رہنا حسینی مدارک وغیرہ مین ہی اور رسول فرماتے ہین جو شخص خلوص سے چالیس دن بندہ وتقوی للہ عبادت کیا اللہ تعالی اوسکے دل سے علم کے چشمے جاری کرتا ہی پس یہی حال مہدویہ کا ہی ترک دنیا ذکر دوام کہ دلیل موت کی تیاری کی ہی انمین موجود ہی کہ یہی سبب خلوص وحقیقت زہد وتقوی ہی اور مخالفین انکے دنیا طلب اور ذکر الہی سے بیزار ہین اور فرمایا اللہ تعالے من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور دیباچہ کے فصل ثانی مین لکھا ہی سوائسکا خلاصہ یہہ ہی جیسا آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک امت دعوت دشمن ہوکر قتل وایذا پر کمر باندہے اور اسی موافق رسول کی امت اجابت مین علما، ربانی یعنے اولیا، اللہ کو صحابہ سے لیکر اس زمانے تک بسبب بیان معارف وحقایق قتل کئے اور کئی طرح سے ایذا پہنچائے اور علما، ظاہر کفر پر اُن کے فتوی دئے انتہی پس ظاہر ہووے کہ جن صحابیون پر موافقین نہ مہدی اللہ کو قتل کئے اور کافر کہے کہ تابع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے تھے مہدویون کو بھی جو اُنھین کے موافق معانی کرتے ہین یون کہنا کچھ عجب نہین یہہ معانی کرنا انکا حق تخلیصی اور تحقیقی ہی اور وہ ظلم کرنا قولا وفعلا اونکا حق قدیمی اور تقلیدی ہی یہہ معانی فہمی تھی اب مسعود کی لغت دانی بھی دیکھئے سب اہل لغت دوس کا معنی پایمال لکھتے ہین اور کدس بالضم کا معنی خرمن اب تکلف کسکے معنے مین ہی ملاحظہ کرین اگر بیان دوس کا معنی لیوین بے تکلف لفظی ومعنوی یہی حاصل ہوتا ہی کہ مال پایمال کیا گیا یعنے مہدی کے مومنین کے پاس لیکن بیقدر ہوگا کیونکہ مصدر کبھی معنے مین مفعول کے آتا ہی جیسا کتاب معنے مین مکتوب کے اگر موافق تجویز مسعود کے کدس فرض کرین بے تکلف لفظی ومعنوی اسمین یہہ ہی کہ اسکو کدوس بناکر جمع

مقرر کرنا کہ معنی اسکا خزینہ مہنا ہی پس خزمن خود ایک کثرت اجتماع پر دال ہی اسپر خزینہ مہنا کہنا تکلف بارد وہ ہوا بلکہ گدس
کی جمع متعارف اہل لغت کے نزدیک اگداس ہی نہ گدوس جیسا صراح و قاموس وغیرہ مین ہی با این مال کے لفظ و
معنی سے مناسبت خزینے اور کنز کو ہی نہ خزمن کو کیونکہ خزمن اہل لغت کے نزدیک اصطلاحاً معنے مین گھانس کی انبار کے
ہی کہ جسکو ہندی مین ہنی یا گری کہتے ہین گدس کا بھی یہی معنی ہی نہ مال کی ذخیرہ کا مال جہان آوے لغت عرب مین مراد لینے
ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا فکلم راس اموالکم یعنے تمکو تمہارا اصل جیسا ہی یا سونے چاندی سے اگر مراد رسول کی بیان زیادتی
مال سے ہوتی اسکے مناسب الفاظ فرماتے چنانچہ مال کے واسطے فرماے ہین حدیث کل مال لا تودی زکوتہ فہو کنز اگر
تقریر سے معلوم ہوا کہ مسعود کے معنے غلط ہین اور اس محل ہین جو احادیث مذکور ہین سب ہماری دلیل ہین مگر دار قطنی کی
روایت مین گدوسا جو الف کے ساتھ ہی یقین ہی کہ یہہ کسی کی تحریف ہی یہان تو ایک الف ہی مسود سے کے وضاعین
بڑی بڑی تکلیف کے ہین بعینہ کئی احادیث وضع کردئے البتہ جنکو علم و دیانت ہی حق و باطل سمجھ سکتے ہین اور عالم
نامدار مومنین کے نزدیک وہی ہی جو عالم ربانی ہی نہ طالب دنیاے فانی ؎ رضا مند ہم ہین قسمت پر خدا کی
دیا علم تمکو اور دشمن کو دنیا

تیسری روایت کا ثبوت رجا مشرق سے مراد الخ **ہدایت**

ای منصفو اثر انکار مہدی موعود سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری یہہ ہی کہ مسعود کو تمیز جہات بھی نہ ہی ہر آدمی
سمجھ سکتا ہی کہ متکلم جسکا واقعہ بیان کرے اگر اُسکا گمان ظاہر کردیوے تو البتہ اُسکے واقعات مین اسکی جہات
بیان کرنیکا دستور ہی اگر اسکا مکان و مقر بیان نکرے اُسکے جہات کہ متعلق اُسی کے مکان سے ہوتے ہین کیونکر بیان
کرسکتا ہی بلکہ عادت یہہ ہی کہ ایسے محل مین متکلم اپنے جہات بیان کرے اسکی تحقیق دلیل سوم مین ہو چکی اور بیان
سلطان معنے مین دلیل کے ہی نہ سلطنت کے جیسا اللہ تعالی فرمایا لقد ارسلنا موسی بایاتنا و سلطان مبین یعنے ہم نے
کہ بھیجا موسی کو ہمارے نشانیان اور دلیلون کے ساتھ اسکی تحقیق مسود کی بر خلقی ششم مین بھی لکھے جائینگی -
انشاء اللہ تعالی یہان دلیل ثبوت مہدویت شہادت صدیق ولایت بندگیمان سید خوندمیری ہی کہ مشہور ہی اور یہہ
حدیث اسکی خبر ہی اور ہمارے امام سے بھی اس بشارت کی پیش خبری بیان ہو چکی تھی **روایت چہارم**
کا ثبوت رجا مہدی مذکور نے الخ **ہدایت** اثبات اسکا دلیل چہارم کی روایت اول کے ثبوت سے
اور اسی دلیل کی دوسری روایت کے اعتراضات کے رد سے ہو چکا یعنے اگر بقعتہ من الارض سے زمین بھی فرض
کرین تو ثبوت مہدویت ہمارے امام کا وقت طفولیت سے ہی چہ جائیکہ واقعہ مسواگ تو سفر دکہن مین ہوا اگر اُس سے
مراد حقیقی جدول ہی لین تو اسی دلیل کی روایت دوم کا ثبوت ہی عین اُسکا ثبوت ہی باقی رہا اثبات اس امر کا کہ

یہہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہین اظہر من الشمس ہی بین من الامس ہی کس لئے کہ مدعیانِ متعصب بھی سب کے سب قایل ہین جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اُسکو ایسی توفیق و ترک و تجرد اور ریاضات و عبادات ہوتی ہی کہ بیان قرآن مین اتنی تاثیر اسکے پیدا ہوجاتی ہی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہوجاتے ہین جیسا دلیل دوازدہم کے ثبوت مین گذرا اگرچہ چھٹی روایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی لاکن مسود دستی حالت پر ہمارے فقرا، وقت کی نظر نہین کیا جب آج ایسے لوگ موجود ہون جناب امام کا اور آپ کے اصحاب کا و توابع کا حال کیا کچھ ہوگا کس لئے کہ بناوٹ اور طلب جاہ کہ فریب شیطانی ہی جسکو منظور ہوتی ہی اُسکے اعمال و احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر دور و دراز کے توابع تک کہان متاثر ہوسکتے ہین جسکے اعمال و احوال ظاہری مسایل عالیہ شرعیہ کے موافق ہون تو اُسکے باطن پر ایسے بیجا اعتراض و وہم برائی کرین کہ جن سے امورِ خُص شرعیہ بھی برباد ہون دلیلِ تعصب و کور باطنی ہی چنانچہ اکثر اولیا اللہ پر ایسے کور باطن حکم تکفیر بھی کرچکے ہین غالب مسود کی اس ہٹ دھرمی پر عجب ہی کہ لکھا ہی اثبات اسکا خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو الخ یہی بات اسکے بطلان اور ہماری حقیت کی دلیل ہی یعنے اگر خصم اپنے مخالف کے کہے کو تسلیم کرے حکم کن بات کے لئے مقرر ہی بلکہ یہہ بات سب انبیا کے منکر کہتے ہین چنانچہ اہمت عیسوی اپنی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب مین لکھا ہی یہہ دعوی محمدیون کا ہم تسلیم نہین کرتے ہین دلیل ایسی ہو کہ اُسکو سب قبول کرین نکہ اپنے چند عرب قبول کرین انتہا خلاصۃ مفتاح الاسرار تحفۃ المسلمین ہدایۃ المسلمین وغیرہ کتب عیسویہ مین بھی ایسا ہی ہی اور احادیث و آثار کی صحت کرنا ایمۂ مجتہدین کے واسطے ہی نہ عالمان قطاع الطریق بصوص الدین کے قس علی ہذا الباقی **پانچوین روایت کا ثبوت**

رجا عمال کی تفسیر غیا الخ **ہدایت** معنی عمال کا آپ ہی عالمان خدمات بادشاہی کہتے ہین غیا کی تفسیر کرنا غلط جانا مسود کی خوش فہمی کی دلیل ہی خود فضیحت و دیگرا نرا فضیحت با این بیان عمال مقابلے مین مساکین کے ہی پس ملازمان و خادمان بادشاہ کو اغنیا نکہا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ مہدی امام برحق ہین لازم ہی کہ اہل دنیا سے سخت ہین کہ یہی پیشہ سب انبیا کا تھا **دلیل یازدہم کا ثبوت رجا** حقیقت حال یہہ ہی الخ **ہدایت** کذب مسود کے کلام کا اُسکے مقولے سے ظاہر ہی چنانچہ اوپر اکثر جایون مین اس رسالے کے اُسکا ثبوت ہوچکا الغرض ابتدا مین اسباب کے معلوم ہوچکا کہ حدیث کی پیروی عوام کو عمل مین درست نہین چہ جائیکہ حدیث کی صحت و سند سے اپنا اعتقاد ثابت کرین اگر کہین کسی امر مین مجتہدون سے سند نہ ملے کیا کیا جاہئے تو ہم کہتے ہین اُن علما کی اتباع کرین جو طالب دنیا نہون اور انکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیا اللہ کے صدق و ریاضت و تجرد و ترک دنیا مین رہے سو وہ مہدویہ مین یا قطعیات کی اتباع کرے اور ظنیات مین توقف نہ مانند شتربے مہار کے بہکے آدمی پر یہ مطلب

روایت اول مین نصف اخیر لکھہ کہ جسکو مسعود بالکل ناموافق ہمارے امامؑ کے مقرر کرلیا ہی اسیکو بنظر غور اولی
علم و عقل رکھنے والا دیکھا تو جان لیگا کہ کہنا مسعود کا غلط ہی اور حدیث موافق ہمارے امامؑ کے یعنے مسعود اُس
تمام حدیث سے چار بات مقرر کیا ایک نسب سو اُسکا احوال ثبوت دلیل اول مین ظاہر ہی دوسرا کمال دینداری اُسکا
حدیث جبرئیلؑ لاکر کہا کمال دینداری اسلام یعنے شہادت اور قیام نماز ادائے زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ
ہی ادا سے برین فہم معوج اگر مسعود کے کہے موافق کمال دینداری یہی تھی تو بہ زمان رسولؐ کا بیقاعدہ ہوا کہ مہدی
دین کمال کو پہنچا دیگا مشہور ہی کہ ناقص چیز کامل ہوتی ہی کامل پھر کیا کامل ہوگی اب اہل انصاف کو لازم ہی کہ

حدیث جبرئیلؑ پر نظر کرین کہ کمال دینداری کا کس امر پر ہی حدیث جبرئیلؑ یہہ ہی عن عمرؓ قال بینما نحن عند رسول اللہؐ

ذاۃ یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی
النبی فاسند رکبتیہ الی رکبتہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ ان تشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر
خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال
فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السایل قال فاخبرنی عن امارتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان ترٰی
الحفاۃ العراۃ الخالۃ رعاۃ الشاۃ یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا قال لی یا عمر اتدری من السایل قلت
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم اس حدیث سے ثابت ہی کہ ابتداء دین اسلام
اور استکمال اسکا احسان اور قولہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام سے یہی مراد ہی کہ بیضاوی وغیرہ معتبر تفسیرین
لکھتے ہین کہ اسلام سے یہان علم توحید اور ابلاغ شرع کی کمالیت مراد ہی جو محمدؐ پر نازل ہوئی کہ وہ معرفت اور دیدار
الٰہی ہی سو وہ مہدیؑ سے ہوا کہ یہہ خبر رسولؐ فرماچکے ہین بخیم اللہ بہ الدین یعنے کامل کریگا اللہ تعالیٰ مہدی سے دین کو
کمالیت دین ترک دنیا اور دیدار الٰہی ہی اور ہر وقت مین ہر نبی کے مومن منکرین سے کم رہے چنانچہ ہمارے رسولؐ
کے مومنین منکرین کے بہ نسبت کمتر ہین اللہ تعالیٰ فرمایا ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون بلکہ آج تیرہ سو
برس ہوتے ہین باوجود کثرت تناسل اور دولتمندی غالبۂ ماضیہ اور مغلوبۂ حالیہ کے کئی درجے امت محمدیہ منکرین سے
کم ہی پھر یہان تو نہ دولت ہی نہ زمانہ دراز گذرا بااین اگر حقیت کثرت پر ہو تو عیسوی بہت ہین اور کفار رسولؐ
کو بھی کہے اور کہتے ہین کہ اسکو شیطان بہکایا ہی لعنت اللہ علی من قال چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بقول شاعر اہ مجنون

یعنے کفار کہے کہ شاعر یا جن کے بہکاے پر ایمان لاے ہو بلکہ سورۂ والضحیٰ کا نزول اسلیئے ہی کہ چند روز وحی موقوف ہونے سے بعض کفار کہے اسکو سکھا تیوالا الشیطان چھوڑ دیا اور عرض کرنا جناب باری مین ہمارے امام کا عین رحمت علی الامت تھا لاکن مقتضاے الٰہی ایسی ہی جاری ہو چکی تھی کہ قرآن مین اکثر جاے اللہ تعالیٰ فرما چکا ہی اور رسول سے بھی وارد ہی کہ اہل حق آخر زمانے مین کمتر و غریب ہوجاوینگے کہ یہی دلیل کثرت اہل باطل ہی چنانچہ اکثر مقام مین اسکا ذکر ہوا تیسری بات فتنے سے نجات پانا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو لوگ ایمان لاے حب دنیا کہ سرسبز گنا ہو نکا ہی اور تفرقات مذاہب باطلہ وغیرہ کے فتنے سے چھوٹے نہ کہ مہدی کے سبب سے ساری جہان سے فتنہ اٹھ جاوے رسول کا بعث ساری عالم کے واسطے ہوتے پر آپ کی ذات سے یہ تمام جہان کا فتنہ نہ اٹھا بلکہ تھوڑے لوگ فتنے اور شرک وکفر وغیرہ سے بچے اور بہت سے اُسی گرفتاری مین رہگئے یا خاص اُمت محمدیہ سے فتنہ نکلجاوے سو یہہ بھی محال ہی کیونکہ بہت احادیث صحیحہ اسبات پر وارد ہین کہ قیامت تک امت محمدیہ مین اہل حق اور اہل باطل کے درمیان جنگ ہوتا رہیگا اور اسلام آخر زمانے مین ضعیف و غریب ہوجاویگا اسکا بیان دلیل دوم مین بتفصیل گذر چکا چوتھی بات عداوت بکل اکثر آپسمین اتفاق و الفت ہوجانا سو ہمارے امام کے مصدقین مین ایسی الفت دینی ہی کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی جان دینا احسن سمجھتے ہین فاما مسود کی دانست پر یہہ عجوبہ ہی کہ لکھا ہی بسبب اتحاد ضمایر کے الخ یہہ کہان سے نکالا کہ اتحاد ضمایر سے اتحاد مرجع یا مفہوم مرجع لازم ہی تھوڑا علم نحو جاننے والا بھی اسکلام کی قباحت سمجھ سکتا ہی مولانا عبدالرحمن جامی فواید ضیائیہ کے خطبے مین لکھتے ہین الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ اب یہان باوجود اتحاد ضمایر کے مراجع مختلف کیون ہین بااین اگر مسود کے قول کو تسلیم کرین لازم آتا ہی کہ مہدی طبقۂ صحابہ پر مبعوث ہون کیونکہ شرک سے وہی چھوٹے ہین نہ یہہ کہ اُن کے اولاد کہ پیدایش کے مسلمان ہین جیسا حدیث مین وارد ہی کہ ہر مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی گو کہ ماں باپ اُسکو یہود یا نصاری وغیرہ بناوین یہہ بات ہر گلستان پڑھنے والا جانتا ہی فرضاً اگر یہہ معنی بھی لین اکثر احادیث و آیات کے قطع نظر کی قرینہ اس قید پر دال نہین بلکہ سادات کے لئے شرک سے چھوٹون کی اولاد ہونے سے داخل اُس حکم مین ہین کہنا مہمل تر ہی کہ جناب مرتضوی قبل بلوغ ایمان لاچکے ہین کہ ابھی اکثر حقایق شرکیہ سے خبر نہ تھی اور مسود نے ہمارے چھوتھے فرقے جو لکھا ہی عدم فہم کا سبب ہی ہمارے امام فرمائے رسول تہتر فرقے فرمائے ہین بندے کے نزدیک چھوتھے فرقے ہین یعنے خلاصہ اس فرمان کا یہہ ہی کہ رسول ستفرق امتی فرمائے کہ سین منے مین قریب آنے والیکے ہی اور مہدی کے واسطے زمانہ بعید فرمائے چنانچہ اسی دلیل کی روایت پنجم سے ظاہر ہی بلکہ یہی روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس اختلاف کے بعد پھر یہہ اتفاق ہونیکی خبر رسول فرمائے ہین اسی لئے

ہمارے امام ؑ فرماتے کہ موافق فرمان رسولؐ کے تہتر ہو چکے کہ اب بسبب اتحاد و تالف باہمدیگر کے ایک فرقہ جو بانہی چو ہتر وان ہی کیونکہ اُن تہتر سے ایک سنت جماعت جو ناجی تھے بسبب انکار فرمان رسولؐ اللہ کے کہ تصدیق مہدیؑ موعود ہی ہالک ہو چکے اب انصاف پسند دن سے پوچھا جاتا ہی آیات محکمہ اور احادیث صحیحہ ثابت ہی کہ اُمت محمدیہ مین قیامت تک اختلاف و جنگ رہیگا چنانچہ اسکا بیان دلیل دوم مین ہو چکا پھر مہدیؑ پر تمام امت ایمان لانا کیونکر صادق آسکتا ہی جب ایسا ہو مخالف مہدیؑ کو کہ عقیدۂ سنت جماعت پر بھی رہے ہالک ہی یا نہین صورت ثانی باطل ہی وگرنہ مجی مہدیؑ بیکار محض ٹہر گی پس پہلی صورت کا ثبوت اسبات پر دلیل ہی کہ چو ہتر فرقے مہدیؑ کے مصدقین سمیت امت محمدیہ مین ہون اس سے ثابت ہوا کہ فتنے سے وہی بچینگے جو اختلاف کو چھوڑے اور تصدیق مہدیؑ موعودؑ کی کئے

روایت دوم کا ثبوت رجا جبتک مہدیؑ کی سلطنت الخ **ہدایت**

مسود کو بسبب اپنے تعصب و عداوت کے بمقابلہ اپکے سوجھتا نہین لفظ اقبض صاف دلالت کرتا ہی کہ اُس معطی جناب امام محمد باقرؑ کو ہی زکوۃ دینے چاہا کیونکہ معنی قبض کا مال کو اپنے ملک مین لینا ہی جیسا صراح قاموس وغیرہ سے مستفاد ہی اور اسوقت مین خمس خمس وغیرہ سادات کو ملا کرتا تھا اسلئے وہ مال ان پر کردہ تھا جب خمس خمس وغیرہ سادات کو پہنچنا موقوف ہو چکا علمانے فتوی کئے کہ زکوۃ سادات لے سکتے ہین اور دن کو دینے سے انکا دینا

افضل ہی جیسا ہدایہ مین ہی ولا یدفع الی بنی ہاشم لقولہ یا بنی ہاشم ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس واوساخہم و عوض کم منہا بخمس الخمس یعنے رسولؐ فرماے ہین کہ ای بنی ہاشم اللہ تعالی لوگون کے مال کی پلیدی تمپر حرام کیا ہی اُسکا بدلہ تم کو خمس الخمس کیا ہی جب وہ خمس اُنسے موقوف ہوا جواز پر فتوی ہوا مثلا خزانۃ الروایت مین ہی فی العنایہ وکیرہ للہاشمی عند ابی یوسف رح خلافا للمحمد رح وروی ابو عصمہ عن ابی حنیفہ انہ یجوز دفع الزکوۃ الی الہاشمی فانما کان لا یجوز ذلک الوقت اور ایسا ہی حمادیہ وغیرہ سے بھی مستفاد ہی فانما اللہ تعالی زکوۃ کا مصرف یون یا د فرمایا ہی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیہ یعنے نہین ہی صدقہ مگر خاص فقرا اور مساکین وغیرہ کو اللہ تعالی یہان انما کے قید سے فرمایا کہ صدقہ محتاجون کو ہی دینا ہی اسی لئے اغنیا پر اسکا صرف منع ہوا اور غنیا کو زکات لینا حرام خزانۃ الروایت مین ہی فی الظہیریۃ وقال الہشام سالت عن ابی یوسف رح عن جعل لہ مائۃ و تسعۃ وتسعون درہما فتصدق علیہ بدرہم ہمین قال یاخذ واحدا ویردوا حدا یعنے کسی کے نزدیک ایک کم دوسو درہم ہون اُسکو زکوۃ دو درہم دئے تو ایک لے لیوے ایک پھیر دیوے کیونکہ ایک کے لینے سے اسکے نزدیک برابر دوسو دینار ہو جاتے ہین کہ غنی ہو جاتا ہی پھر کیف خلاصہ اس تقریر کا یہہ ہی کہ امام محمد باقرؑ اس لئے بھی نہین لے کہ پانچ درہم

ایک مشت ایک شخص کو دیا درست نہ سمجھے اور فرمائے مہدیؑ کے ساتھ کہ بہت فقیر ہینگے اسکو زکات سے یکمشت اسنے
مال کا بھی لینا درست ہوگا کہ وہ باوجود فقر اور محتاجی کے مال برابر پاتیگا کہ جسکو عدالت کہہ سکتے ہین کیونکہ جو آپ محتاج ہو
وہ سب کے برابر اپنے کو بھی رکھنا امر عجیب ہی نہ یہہ کہ تونگر و بادشاہ ایسا کرے اور عدالت محتاجی مین متشکل ہوتی ہی نہ
فراغت ہین اور آیہ خذ من اموالہم صدقۃ سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ حکم رسولؐ کو ہوا کہ کفار کو یہہ عادت نہین تھی جب ایمان
لائے اُن سے لینے کا حکم ہوا چنانچہ بعد وفات رسولؐ کے اکثر اعراب اسی سبب سے مرتد ہوے تھے بعدہ تیری محنت سے
انکا اسلام تازہ ہوا نہ یہہ کہ یہہ آیہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ ہر وقت بادشاہ مسلم رہے اور زکوۃ لیا کرے اسپر مسود کو
دعوی ہی کہ اسی پر زمانہ نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی واہ رے علم و دیانت کو نسا بادشاہ ہی
جو اسکے وقت احکام شرعیہ برابر جاری ہوے جہانیکہ زکوت وغیرہ برابر لیوے اور خرچ کرے بلکہ رسولؐ اللہ خلافت کے
بعد از کے بادشاہون کو بہادر کہاتے کہتے اور ظالم فرمائے ہین کہ یہہ بات بہت آحادیث صحیحہ سے ثابت ہی بااین
آپ ہی کہتے ہین کہ اُس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوۃ کو موقعے پر صرف نکرتے تھے مرحبا اس چالاک طبعی اور خوش سمجھی
اسکے قطع نظر یہان کونسا قرینہ اسبات پر دال ہی مگر یہہ تغیر بالرای ہی کہ جسکے لئے رسولؐ فرمائے جو اپنی عقل سے
قرآن کی تغیر کریا اسکا ٹھکانہ دوزخ ہی اب اس روایت سے یہی پایا جاتا ہی کہ مہدیؑ درویش و فقیر ہینگا نہ بادشاہ
لاکن مسود دولت طلب دنیا کا ایسا محب ہی کہ ہر ہر سخن سے دولت دنیاوی و ہونہ تہا ہی اسکے بطلان پر یہی
دلیل بس ہی فرضا اگر کوئی اُنے مریدین اور عیال کے ساتھ عدل و انصاف کا پیشہ اختیار کیا ہو وہ بھی عجوبہ ہی
مگر غرض امام باقرؑ کی یہہ ہی کہ مہدیؑ سرکاریون کام کرنیوالا دوسرا نہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ آپ جناب امامؑ کی روز
فاقہ رہے اور سب ادنی اعلا قریب و بعید کو برابر جو کچھ ملتا تھا سو یہ کر دیتے تھے چنانچہ حج کے وقت بعد چالیس فاقون کے
بطریق سوال کچھ ملا سو آپ تناول نہین فرمائے اور اصحاب پر علی السویہ تقسیم کر دادئے پس موافق فرمان جناب امام
محمد باقرؑ کے ہمارے امامؑ کی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہی **روایت سوم کا ثبوت**
رجا دعوی محض سے الخ **ہدایت** یہہ اعتراض بعینہ اہل کتاب کے اعتراض کے برابر ہی کہ ہمارے رسولؐ پر
کئے ہین چنانچہ اسکا ذکر کچھ باب دوم کی ابتدا مین ہوا اور یہہ آیہ اُسپر دلیل ہی قولہ تعالی ان الذین یجادلون فی آیات اللہ
بغیر سلطان اتاہم الآیہ اُسکے نیچے صاحب حسینی لکھا ہی بقول بعضے مفسران جدال کنندگان یہود بودند کہ حضرتؐ را گفتند
تو صاحب مانیستی بلکہ او ابو یوسف بن مسیح بن داود ہست یعنے دجال کہ سلطنت او بہ بر و بحر قرار رسد و جوہا ہی آب او
روان شوند و باد شاہی با باز گردد و او آیتی است از آیتہای خدا تعالی این آیہ نازل شد کہ ان الذین یجادلون

آنا کہ منازعت کنند در باب دجال واو را آیۃ اللہ میدانند در واہمائی الیشان کہ ہست یعنی ہوا، حکومت و سلطنت کہ بدان نخواہند رسید الخ الیاسی مصادرہ علی المطلوب ہرزہ کے واسطے ہی کہ وہ جہان کہین اس غلط کی دلیل بتا دین منکرین یہی بول سکتے ہین فاما جب ثابت ہوا ذکر مہدئی کا اسفار انبیا مین ہی پس مہدئی موعود حقیقی میرا ذکر اسفار انبیا مین ہی کہے یا نہ کہے ثانی باطل ہی کیونکہ ہر خلیفۃ اللہ کو ضرور ہی کہ اپنے احوال و مراتب سے اپنے مومنونکو خبر دیوے چنانچہ ہمارے رسول بھی الیاسی فرمائے اور علماے یہود و نصاری بھی یونہین اعتراض کے پس اول مسلم ہوا جب یقین ہوا کہ مہدئی موعود کا ذکر اسفار انبیا مین ہی قرآن مین ہونا بطریق اولی لازم آیا کہ یہہ سب کتب سماویکا خلاصہ ہی اور اللہ تعالی فرمایا ئی کوئی رطب یابس نہین جو اس کتاب مین مذکور نہین پس ذکر مہدئی کہ آیہ کبری سے ہی قرآن مین ہونا واجب ہوا گو کہ لوگ نہ سمجھین یا نہ بیان کرین جیسا تورات و انجیل سے علما، یہود و نصاری ہمارے رسول کے ذکر کو چھپائی پس مہدئی موعود حقیقی کہ جسکا ذکر ہی اسکو اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہونا ضرور ہی کہ مبین قرآن ہی اور کعب الاحبار رض اسفار انبیا مین مہدئی کا ذکر دیکھا ہون کہنے سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ قرآن مین نہین اور صحابہ سے لیکر حین خروج تک ہمارے امام کے یہہ بھی کسی نے نہ کہا کہ مہدئی کا ذکر قرآن مین نہین عجب مسعود کی اس جرأت پر ہی کہ دلیل نجم سے عمر دنیا کے بحث مین حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ انا فی آخرہا بالفا کے نیچے رفیع الدین دہلوی کی کچہ تقریر لکھکر کہتا ہی بعضی بات متاخرین کے ذہن مین ایسی آجاتی ہی کہ اگر متقدمین سنتے نہایت تحسین کرتے الخ اُسپر یہہ قول دلیل کے طور پر لکھا ہی وکم ترک الاول للآخر یعنے کتنے امر ہین کہ چھوڑ دیا اول والون نے آخر والون کے لئے جب عوام علما اگلون سے چٹی بات بیان کرین اور اُسکو لوگ ایسا مانین کہ یہہ کہنے لگین اگر اگلے یہہ بات سنتے نہایت تحسین کرتے پس مہدئی کہ خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطائی کوئی امر قرآن سے من جانب اللہ بیان کرے کیا مانعت ہی بلکہ بعض اکابرین مفسرین اور اولیاء اللہ سے کہتے ہین کہ قرآن کا بیان مراد اللہ مہدئی کا کام ہی اور مہدئی کو رسول طبقہ انبیا مین داخل رکھے ہین جیسا عبد الرزاق کاشی شیخ اکبر وغیرہ اور دوسرے علما، حدیث و اصول وغیرہ کہین کہ تاخیر بیان وقت حاجت تک جائز ہی اونسے نووئی ہی کہ شرح مسلم مین اسامہ رض قتل کے سوو کرین لکھا ہی اور صاحب طلوع اور ابو سکوت سلمی صاحب تمہید ہین اور احکام ہمارے امام کے ظلم و عیب سے پاک رہنا دلیل مفہوم ہے کہ اخلاق کا بیان ہی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جن امور کو منکرین متعصبین عیب و ظلم سمجھین اور وہ مطابق کتاب و سنت ہو عین عدل و انصاف تہرے کہ الزام خصم اور ثبوت مدعا کے لئے دلیل قوی ہی اور ایسے دعوے سب انبیا اور مومنین کئے اور منکرین الیاسی اپر معترض رہے فاما مصادرہ جب ہوتا ہی کہ دو امر مین ہر ایک دوسرے کا موقوف علیہ تہرے یہان تو وحدت کی ثبوت کے کئی دلیل ہین کہ

بیان اسکا مجملاً اسی باب کے ابتدا مین گذرا اور مفصلاً تو یہہ ساری کتاب ہی **روایت چہارم کا ثبوت**

رجا غرض کہ سکینس الخ **ہدایت** جسقدر کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا دیتے مگر آپ نے انکے لئے کبھی بددعا نہین کی بلکہ یہہ عرض کی کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دیکھا ویسا ہی ہمارے امام باوجود اُس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے محتوز اذکر باب دوم مین کیا ہی اور اسمین آگے کچھ شمہ لکھتا ہی کبھی دعا بد نہین کی باوجود جانتے تھے کہ اگر بددعا مومنون کے لئے کرین تو ہلاک ہوجاوین **رجا** امر اول مین بھی الخ **ہدایت** منکرین ہر خلیفۃ اللہ کے افعال واقوال مین متردد رہے ویسا ہی آپ بھی متردد رہنا لازم ہی فاما عزۃ اللہ تعالی اپنے نبیون کو اور منجملہ کو ویسا ہی نہ کفار کو قولہ تعالی ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم الآیہ بلکہ رسول کے وقت مین کفار کو قید کیے باندی غلام بنائے اور ان کے عورات بے نکاح حلال ہوے اور جزیہ لیتے اور کئی طرح کی بیعزتی کرتے فقط پگڑی نکالنا کیا بیعزتی ہی اسیطور سے منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل وانصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ ووقار چنانچہ مسود کے لائے ہوئے آیات سے بھی ثابت ہی کہ مومنین آپس مین ملایمت وعفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالی مومنون کے لئے فرماتا ہی رحماء بینہم واشداء علی الکفار بلکہ توہین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہرہنی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام ع نے بھی تعلیما ایسا کہا کہ منکرین سے گو کہ قاضی بھی کہلاوے اُسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبہ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر **رجا** اور حال ہمدوم الخ **ہدایت** مسود یا مراد الانصاف نامے کے عبارت کی نہ سمجھی یا عمداً موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع وبرید کیا یعنے الانصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا مین ہی سو اُسکا برعکس لکھ دیا الانصاف نامے کی عبارت یہہ ہی باب سوم در نماز بدبنال منکران مہدیؑ گزاردن حضرت مہدیؑ نماز گزاردن بدبنال منکران مہدیؑ منع کردند وفرمودند اگر نماز گزاردہ باشید بگزارید ونیز نقلست کہ از روزکہ در شہر بصرہ مخالفت ظاہر شدہ تا مجدد یکہ لشکر یا نام فرستادند دران روز بعضے از یاران مہدیؑ پیش میران عرض کردند کہ امروز دران شہر رفتہ بودیم ونماز با امام مخالف مہدیؑ گزاردیم حضرت میران فرمودند کہ نماز باز گردانید بعدہ یاران عرض کردند کہ اگر یکان دوگان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ برو ید ونماز با جماعت بگزارید پھر ایسا ہی بہت نقلین لکھکر یہہ نقل لکھے ہین ونیز نقل ہست کہ در موضع بہبد ریوالے اکثر مہاجران ومیان نعمت اللہ بعد از ظہر محضرہ کردہ بودند وگفت وگو ہمین بود کہ دنبال منکران مہدیؑ نماز نگزارند بعدہ بعضے یاران فرمودند کہ میران نماز جمعہ وہر دو عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ میان سید خوندمیر ومیان نعمت وبعضی کسان فرمودند کہ ما درین کیفیت نہ افتیم آنچہ میران امر کردند آن بکنیم وآنچہ منع کردند از ان باز نایم دران مجلس این ناقل حاضر بود حکم این نقل حکم نقلہای ماقبل است یعنے عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

اب اہل انصاف کو معلوم ہے کہ آگے کے نقلوں سے ظاہر ہی کہ قبل انکار کفر کے دعویکے نماز پڑھا کرتے تھے جب حکم انکار کفر کا ہوا منع اقتدا مین کل نماز کے حکم شدید خود جناب امامؑ سے وارد ہی اسپر اتفاق کل اصحاب کا بھی ہو چکا مگر بعضے جو کہے وہ بھی اسی قبیل سے ہی کہ خود ناقل فرماتے ہین کہ اس نقل کا حکم بھی آگے کے نقلون کے مانند منع اقتدا مین ہی چنانچہ اسکی تفصیل دوسرے کتب مین ہمارے موجود ہی کہ جناب امامؑ قبل اس دعویکے کبھی کبھی اقتدا کے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ اسکی تفصیل و توضیح مسود کی بدخلقی یا نارہم مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی **رجا** باقی رہا امر سیوم الخ **ہدایت** یہان مسود معنی حق سے ازبس تجاہل کیا ہی کیونکہ جہان مین کوئی ایسے فرد نہین کہ محتاج نہ ہے مثلاً آدمی کھانے کپڑے کا بقدر ضرورت اور مکان کا اور مرد عورت کا اور عورت مرد کی اور بیمار طبیب کا محتاج ہی چونکہ اسنے محتاجی رسول سوال بیان کیا ہی چہ جائیکہ دوسرا مگر یہان امام مذ دبحاجۃ الناس الیہ ولا یحتاج الی احد فرمائے یعنے معرفت مہدیؑ سے یہ بھی ہی کہ لوگون کو اسکی طرف حاجت رہیگی اور مہدیؑ کسی کے محتاج نہ رہینگے معنی حاجت کا یہان قصد کرنا ہی کہ اراد یکے معنے مین ہی چنانچہ دلیل دوازدہم مین جناب مرتضویؑ سے روایت کے لوگی مہدیؑ کے اصحاب نہ کسی اپنے کے جانے سے غمگین ہونگے نہ کسی کے آنے سے خوش اور فقر معنے مین تعوذی چیز کے اور درویشی کے ہی اور حدیث مین بھی یہی غرض ہی کہ جناب رسالتمآبؐ کو اس کہنیکے لئے قصد تعالیٰ یعنے حتی جا الیہا ای قاصدا الیہا یہان یہ مسود کدہر کا معنی کدہر لگا دیتا ہی شاید اسکو فارسی یا ہندی سمجھی اور مراد یہان حاجت اور عدم حاجت سے یہ ہی کہ لوگون کو جناب امامؑ کا ارادہ ہوگا یعنے آپ کے مرید ہونگے کہ فیض کمال و دینداری جسکے سبب حاصل کرین اور مہدیؑ کو کسی کی طرف کچھ قصد نہوگا کہ کوئی آوے یا نہ آوے اور کوئی دیوے یا نہ دیوے پس یہ امر خود مسود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھائی سوال کرنے سے حاجتمندی رفع نہین ہوتی ہی اور لکھائی کہ بواسطہ فقر کے چوڑاسی مریدان کا مر گیا الخ پس انصاف و تعیین کر باوجود ان سخنیون کے سوال حرام رکھنا عدم حاجت آدمیون کی طرف ہی یا نہین اور امر عجیب یہی ہی کہ باوجود ایسی فقر کے کوئی حاجت نہ سمجھین نہ یہ کہ بادشاہ ہو دین اور حاجت نہ سمجھین یہ امر کچھ عجیب نہین بلکہ ہر حال چار ایسا ہی ہی چہ جائیکہ بادشاہ ہو بلکہ آپ نے فرمائے مرید و مشغول دنیا و مافیہا کا فرہی پھر مہدیؑ کو کیونکر حاجت خلق سے ہوگی محتاجی کا معنی درویشی نہین ہی سب کتب لغت چنانچہ صراح قاموس وغیرہ مین ایسا ہی ہی جو یہہ خادم الفقرا الکھا اور مسود کا لکھنا سب کا خلاف ہی عقلا و نقلا **رجا** اپنے اپنے ملکون سے الخ **ہدایت** ہر ہی کو منکر ایسا ہی کہے بلکہ اکثر اولیا اللہ کو کہ پیروان خاص انبیا مین ایسا ہی اُن کے معاندین اخراج کئے ہین مگر یہان ایسا کوئی قرینہ دال نہین کہ ساری جہان مہدیؑ کی محتاج رہے البتہ مخالف بیزار رہونا واجب ہی اسپر طرفہ اجر یہ کہ مطلقا لکھا ہی

کہ ثابت ہوا لوگ اُنے مستغنی تھے الخ باوجودیکہ کئی آدمی آپکے محتاج تھے جنمین سب قسم کے لوگ تھے یعنے بادشاہ امرا فقیر فقرا وغیرہ رجا بلکہ دین مین بھی الخ **ہدایت** اُسکا نام محتاجی نہین معنی محتاجی کا مذکور ہوچکا ایسے امور کی مصلحت بجز اللہ تعالی کے علیمون کے دوسرے کو کب خبر ہوتی ہی مثلاً رسول عبداللہ بن اُبی منافق کی میت پر نماز پڑہنے چاہے اور عمر نے بشدت عرض منع کئے تب بھی نانے آخر وحی اسکے منع مین وارد ہوئی اور بدر کے قیدیون کے قتل وغیرہ کے باب مین بھی موافق عمر نہ کے وحی آئی اور رسول محرم کی دسوین تاریخ روزہ آپ رکھے اور اصحاب کو روزہ رکھنے کا حکم کئے تو عرض کئے کہ یا رسول اُس روز کی تعظیم یہود بھی کرتے ہین تو فرمائے کہ اگر اگلے سال رہون تو دوسرے روز بھی البتہ روزہ رکھونگا یہہ ابن عباسؓ کی روایت سے بخاری مسلم مین موجود ہی کیا اس سے یہہ بات صادق آتی ہی کہ رسول امور دینی مین اپنے اصحاب کے محتاج تھے یا ابن مسعود وہ نقل جو دلیل لایا ہی کچھ متواتر نہین **روایت** **پنجم کا ثبوت** رجا دونون روایتون مین الخ **ہدایت** اہل انصاف کو چاہئے کہ خوب بنظر غور دیکھین کہ سارق کون ہی چور کے دل مین چوری بسے یعنے اس حدیث مین حصون الضلالت اور قلوبا غلفا متعلق ہین یفتح کے ساتھہ اور رسول حصون الضلالت یعنے گمراہی کے قلعے فرمائے نہ گمراہون کے قلعے اگر قلعے حقیقی منظور رہتے تو حصون المضللین کیون نفرماتے اور یہہ تفسیر اسی لئے فرمائے کہ اندھے دلون کے لوگ کہین ایسا الٹا معنی نکالین پس معنی ظاہری یہی ہی کہ مہدی کھولیگا گمراہی کے قلعون یعنے دلون کے پردون کو جو دہی ضلالت ہی اور یہان گمراہون کے قلعے معنے کرنا خلاف ظاہر ہی کیونکہ الفاظ حدیث ظاہر الاسبات پر محمول ہین کہ گمراہی کے قلعے جو پردہ ضلالت قلبیہ ہی اُسکو کھولے شمشیر گی اینٹ وغیرہ کے چنانچہ اکثر محاورہ عرب مین یفتح قلوبا غلفا بولتے ہین جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین مین اپنی تفسیر کی ابتدا مین جو نمبر یقینیہ ہی لکھا ہی عن ابن عباس ینفع بہ قلوبا غلفا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی قالوا قلوبنا غلف کس لئے کہ یہہ بات ظاہر ہی زمین آج کل امت اجابت محمدیہ یعنے تمام قسم کے مسلمانون سے بھری نہین ہی ایسا ہی سب زمین کفر و ضلالت سے بھی پر نہین ہی اگر اکثریت سے مراد لین تو مسلمان جو کہلاتے ہین اُن مسلمین کے نسبت کرتے کفار کی حصے زیادہ ہین باوجود اسکے کہ رسول اپنے وقت مین فرمائے کہ یحول اللہ فیکم یعنے میری دعوت سے اللہ تعالی نے کفر محو کردیا کہ اُسوقت تو اسوقت کے اسی مسلمانون سے ہزارون حصے کمتر تھے نہایت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کم و بیش وقت وفات جناب رسالتمآبؐ کے مسلمان ہوئے تھے پس نسبت ہی آدم کے یہہ لاکھون حصہ بھی نہین ہوتے اور شعیب ع کے وقت کی خبر اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اسوقت سوائے شعیب کے دو بیٹیون کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا پر یہی فرمائے لانعلم بوادی القاری بوادی اصلا ہا یعنے فساد مت کرو زمین پر بعد درستگی زمین کے اس آیت مین لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

مذکور ہین کہ یہان تو کرۂ دوان حصہ بلکہ کرۂ دوین جسکے کا کرۂ دوان حصہ متصور نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہان زمین کیفیت
سے بھرا ہی نہ کمیت سے پس کیفیت سے بھرا ہونا ہی کہ جہان تک کہ امت محمدیہ ہی سب پر دعوت امامؑ ظاہر ہو چکی چنانچہ
قبل تین سو برس کے مکہ معظمہ سے وہان کے علما ہمارے لوگون کے قتل پر فتوے ہندوستان کو بھیج چکے ہین
جو جاے کہ آج کوئی ایسی جا نہین کہ وہان یہہ خبر نہ پہنچی ہو پس جہان جہان کہ امت محمدیہ ہی وہان وہان مذکرۂ مذہب مہدویہ
ہی اسکے سوا حیدرآباد مین ۱۳۲۳ھ کی شہادت کی خبر تمام ملک انگلستان مین کہ جسکو انگریز یہ دوب کہتے ہین اخباری کاغذات سے
پہنچ گئی ہی اور تشنیہ پر یہہ ہو کہ یہہ بات ثابت ہو چکی صاحب سراج الابصارؒ نے بعد روایت حدیث کے لکھے ہین وہذا معنی بلا
الارض قسطا و عدلا کما ملیت جورا و ظلما اسکا ذکر دلیل دوم مین مفصلا لکھا گیا ہی کہ یہی معنی زمین کو عدل سے بھرنے کا ہی اور
فقرۂ آخر اس حدیث کا جو روایت ابونعیم ہی کہ وہ یہی معنی پر دال ہی حذف کیا ہان ہوا کہ جسکو پہر ذکر کیا جاوے یہہ بھی آگے بیان
ہو چکا ہی اور صاحب سراج الابصار سب حدیث بیان کئے اور معنی مطابق روایت دوم کے کئے ہین اور موعود قوله تعالی
افتومنون الآیہ کا مسعود ہی کہ طالب دنیا ہی اور اصل مطلب سے حدیث کے منکر اور روایت احمد بن حنبلؒ مین بھی مسعود نے
یہی پیشہ اختیار کیا ہی وگرنہ کوئی اپنا مطلب ایک دلیل سے ثابت ہونے پر دوسری دلیل جو اپنے مطلب کو بجاے ثبوت شہادت
دوم کے کا ہیکو لاتا الحاصل روایت احمد بن حنبلؒ کے ترجمے کے بعد مسعود لکھا ہی صاحب سراج الابصار کہ مقدار الخ ہدایت
خلاصہ اس روایت کا سات امر ہین ایک یہہ کہ مہدی ع عترت رسول سے ہونا یہہ دلیل اول کے ثبوت سے ظاہر ہی دوسرا
اختلاف و زلازل امت جو ہوے ہین پر ظاہر ہین یعنے مذاہب و ملل ذالیغہ و باطلہ بفرق کثیرہ کہ زلازل جمع زلیلہ کی
پاؤن پھسلنے کی معنی مین ہی جیسا خصیصہ کی جمع خصایص ہی نہ جمع زلزلۃ الارض کی اور عطف اسکا اختلاف پر ہی
تیسرا عدل سے زمین کو بھرنا یہہ بھی دلیل دوم کے ثبوت مین اور اسی دلیل کی روایت ابونعیمؒ کی ثبوت مین قریب مذکور ہوا
بلکہ اور متعدد جاے مین اسکا بیان ہو چکا ہی چوتھا راضی رہنا اہل سما کا امر اعتقادی ہی کہ متعلق ہی صحت مہدویت کو
کہ اسکا ثبوت فقط مومنین کے لئے ہی اور راضی رہنا اہل ارض کا ایسا کہ جیسا زمین کو عدل سے بھرنا ہی اگر کل اہل ارض
مراد لین تو خود الفاظ حدیث مناقض ہین یعنے قطعا مقید اور متعلق ہی قلوب امت محمدیہ کے لئے نہ تمام اہل ارض کے
اور امت محمدیہ مین قیامت تک جنگ رہنا دلیل دوم ہین آحاد حدیث سے ثابت ہو چکا غنی کرنا قلوب امت محمدیہ کا
بھی مانند زمین عدل سے بھرنے کے ہی اسمین چند نکتے ہین اول یہہ کہ تمام امت کے دلونکو مہدی غنی کرنا نہایت آیات و احادیث
کا خلاف ہی کیونکہ امت محمدیہ تمام مہدی کے مطیع رہنا نہ عقلا ممکن نہ نقلا کہ ابتداء جہان سے رسول تک کسی نبی کے
وقت مین یہہ اتفاق ہوا بلکہ عیسیٰ کے وقت مین بھی محال ہی کس لئے کہ رسولؐ فرماتے ہین میری امت مین تلوار قیامت تک

رہیگی پھر مہدی کہ درسط امت ہین ہی خواہی نخواہی واجب ہی کہ یعنی امت محمدیہ مہدی کی مخالفت کرے پس مہدی
اپنے مخالف کو کیونکر غنی کر سکتے ہین ثانی یہ کہ اس روایت مین کوئی قید تمام امت کا نہین کہ اس سے ثابت ہو سے
کہ جتنی امت ہی سب کو مہدی غنی کردے بلکہ مطلق امت محمد کہکے مذکور ہی کہ شامل ہی بعض امت کل کو جب کل بدلایل
ممنوع ہوا بعض کا غنا ثابت ہو چکا ثالث یہ کہ آدمی کا دل بجز قناعت کے غنی ہو نا ممکن نہین اور اس روایت مین بھی قید
دلون کے غنی ہو نیکا مقابلے مین محتاج کے ہی نہ مال سے غنی کہلانیکے جو فقیر اور مسکین کے مقابلے مین ہی اور بہت احادیث
سے ثابت ہی کہ آدمی کا دل کثرت مال سے ہرچند غنی ہو نیوالا نہین امام محمد غزالی رح کیمیاے سعادت کے رکن سیوم
کی اصل نجسم مین فرماتے ہین رسول خدا صلعم فرماتے ہین اگر آدمی را دو وادی زر بود سیوم وادی جواہر و چیز خاک درون آدمی سیر
نگرداند و ہرکہ توبہ کرد خدا او را توبہ دہد و گفت ہمہ چیز از آدمی پر گردد مگر دو چیز کہ جوان مگردد امید زندگانی و دوستی
مال بسیار و گفت خنک کسیکہ راہ اسلام یاوتہ و قدر کفایت یافت و بآن قناعت کرد آب مسود سے پوچھا جاتا ہی
رسول فرماتے ہین آدمی کو سوا ے قناعت کے حصول استغنا متصور نہین اگرچہ تمام جہان کی دولت بھی ملے اور آگے چلکر یہ بھی
ارادہ رکھتا ہی پس جہان کہین کہ اسکا دل اسباب دنیوی پر قرار کرے اسی پر قناعت اسکو حاصل ہوگی کہ یہی مطلب قناعت
کا ہی پس ہر آدمی کو مہدی کتنا مال دینگے جو دل اسکا غنی ہو گا اگر کہیے ہر ایک آدمی کو کروڑ اشرفی دینگے بغرض محال ایسا بھی
ہو تو اسی پر قناعت کے بغیر اسکا دل غنی نہو گا پس قناعت دیندارون کی قدر کفایت پری جیسا حدیث مین مذکور ہی
اور قدر کفایت لباس سے بقدر ستر عورت اور غذاے بقدر حفاظت جان و نفس علی ہذا لباقی اور ہمارے امام ع کی جو
تصدیق کے اُن کا دل ایسا غنی ہوا کہ نہ یا دما فیہا پر انکو بالکل التفات نرہا کہ خود مسود باب دوم مین اصحاب مہدی کا
حال لکھا ہی اس سے بھی ثابت ہوا کہ مہدی بسبب نور ہدایت کے دلونکو غنی کر دینگے نہ مال دیکر اسکو انتہا نہین پانچسو تومن
مال بالسویہ بانٹنا کہ علی الاطلاق حدیث مین مذکور ہی اولا کوئی قرینہ کثرت پر دال نہین اور دوسرے روایتان بھی اسی پر دال
ہین اور کثرت کی حقیقت تو معلوم ہو چکی اور ہمارے امام ع کا علی السویہ تقسیم کرنا مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اسی دلیل کی
روایت دوم کے بیان مین یہ عبارت لکھا ہی ورنہ مال خیرات کہ دریوزہ نامتے لگے اسکو جیلون بالکون بین بالسویہ بانٹ
کھانا کونسا مقدور عظیم الشان متصور ہو جسکا صاحب ہمت مذکور نہ کرنا اور ایک ہی شخص کا مال طلب کرنا اور پھر اسکا اسکو رد کرنا یہ بھی
ہمارے امام ع کے وقت ہو چکا کہ ایک حکم یہی تھا کہ ہر شخص آوے اور اپنا مقصود پاوے جیسا کہ رسول فرماے کہ مہدی کی کمر
یہی نہ ہو گی من لہ حاجۃ تاتی یعنے کون ہی جو اوسکو حاجت ہی میرے طرف پہنچ حاجت بمطلق ہی نہ فقط مال کی حاجت اور
اُنکی طرف سے ہر مصدق یہی دعوت کرتا تھا اور ایک محمایی کہ نام انکا ملک بحرین ہی حاضر ہو کر عرض کرے کہ مجھے بے مال موعی

بخرج آمرانہ ہوسکے نرہ سکوگا تو انکو ویسا ہی ملا اور آخر اُس سے باز آگیا ایسی فقیری کے کہ اُن کے مرنیکے بعد جو حضور زمان امام کے انکا انتقال ہوا یہہ بشارت ہوئی کہ ملک بحق اپنا خورد و آنجا برد ساتوان فرزند تک بعد دو یکے امام کی بقا مسود اُسکا خود قابل ہی کہ باب دوم مین بتفصیل ذکر کیا پس اُس سے ایک نکتہ ذکر کرنا بطور سرقوہ حذف نہین بلکہ اسلئے ہی کہ وہ فقرہ شامل ہی تمام حدیث کے معنیو نکو اور اسکے بعض کی معانیان دوسرے روایتون سے ثابت ہوچکے ہین مثلاً تقسیم حال بالسویہ سی دلیل کی روایت دوم سے اب اہل انصاف کو واجب ہی کہ نور نام مسود کے سواد کو اور اس خادم الفقرا کے کلام کو ملاحظہ کرین اور داد حق پرستی کی دیوین عذب اللہ لمن انکر عن الحق

روایت ششم کا ثبوت

رجا قرنا مانے بدعات سے الخ ہا روایت ویسا ہی ہمارے امام ع کل بدعات مستحدثہ جہالت کو جو بعد رسول کے اپنے وقت تک مروج پا چکے تھے ایسا نابود کرگئے کہ آج وفات جناب امام ع سے کچھ کم چار سو برس ہوتے ہین ہمارے یہان کوئی بدعت عملی اور اعتقادی کو دخل نہین فا مکل امت سے مرفوع ہونا عقلا و نقلا ممنوع ہی کہ دلیل دوم سے یہانتک کہی جاے اس امر کا ثبوت ہوچکا کہ مہدی سے مخالفت کرنا بعض امت محمدیہ کا امر ضروری ہی پس امت سے مخالفت زمانہ حیف اس روایت سے مستغنی نہین کہ کما حقہ رسول اسپر دلیل ہی کہ بعض اہل کتاب و مشرکین اس جناب پر ایمان لاے نہ ساری جہان اور منکرین ایسا ہی اعتراض کرے کہ جس کا بعث کل اہل زمان کے واسطے ہوجاے تو اسکے تا می اہل زمان مطیع ہون اور اسکو متقین کرین مثلاً امت عیسوی نے اپنی کتاب کے ۵۶ صفحے پر چوتھے باب مین لکھا ہی جب خدا کسی نبی کو ایک قوم کے لئے بھیجتا ہی تو اسکو ایسی سند عنایت کرتا ہی کہ اُس قوم کے لوگ سمجھ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے بھیجے تو اُسے ایسی سند دیگا کہ تا می عالم اسکو نبی برحق جانے و دل و جان مانے انتہی پس ایسا ہی مہدی پر بھی جو ازلی مومن تھے ایمان لاے اور انمین سے بدعت مرفوع ہوچکی کہ امام محمد باقر ع یہہ فرماے ہین نہ یہہ کہ بدعت بذاتہ جہان سے مرفوع و نابود ہوجاوے اور یہہ قول مسود کا کہ خطاے مجتہدین کی حکم نبی کے واسطے بہت برا علم جانے الخ عدم علم حدیث پر دلیل ہی جو مہدی کے شان مین ہین اور بزرگان دین جو احوال مہدی بیان کیے ہین اُس سے جہالت یا انکار کرے محابہ ایسا لکھہ دیا کیونکہ رسول مہدی کو خلیفۃ اللہ فرماے پس چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کا علم قطعی و یقینی ہو کہ جس سے قیاس متعلق ترے قیاس متعلق علم ظنی کو نبی اسی لئے رسول مہدی کو لا یخطی فرماے کہ جسکے بیان مین صاحب یواقیت نے شیخ اکبر کے حوالے سے ۶۵ دین مبحث مین لکھا سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ کہا شیخ اکبر نے کہ مہدی معصوم اپنے حکم مین ہین کیونکہ رسول مہدی کی شان مین لا یخطی فرماے اور مہدی کو انبیا مین گنے ہین اور مہدی پر قیاس حرام ہی کیونکہ وہ اپنی جانب سے کچھ نہ کہینگے اور کہے کہ اگر رسول مہدی کے وقت ہوتے تو جو مہدی کہے وہی حکم کرتے اور علما نکے وقت مین اجتہاد موقوف

کرکے اور اپنے مجتہدون کے خلاف حکم کرتے ہین کرکے اُن سے منہ پھیر لیتے چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین بھی اسکی تفصیل
وتوضیح گذری اور مہدی کا علم ماخوذ من اللہ ہی بخلاف مجتہد ین کے کہ انکا علم ماخوذ من افواہ الرجال ہی بلکہ مہدی کہ وہی
خاتم ولایت محمدیہ ہین نہین سے ساری جہان کو فیضان علمی کیا باطنی کیا ولی کیونکر وہ باطن خاتم الانبیا ہین جیسا کہ شیخ اکبر
فصوص شیثیہ مین لکھتے ہین ولیس بعد العلم الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیا وہو یرید احد من الانبیا والرسل الا من مشکوٰۃ الرسول
الخاتم ولا یرید احد من الاولیا الا من مشکوٰۃ الولی الخاتم حتی ان الرسل لا یرید ونہ منی راوہ الا من مشکوٰۃ خاتم الاولیا فان الرسالۃ
والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع در رسالۃ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا فاعلم سلوان من کونہم اولیا ولا یریدون ماذکرناہ الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیا فکیف من دونہم من الاولیا اسکا خلاصہ یہ ہی کہ جسپر سکوت حاصل ہو یعنے علم یقینی سوائے خاتم الرسل
خاتم الاولیا کے دوسرا کوئی نہین بلکہ سب رسولونکو بھی بجز خاتم الاولیا کے فیضان اس علم کا نہین ہی کیونکہ وہ بھی حقیقتاً ولی
ہین اور اسکے بعد لکھتے ہین فخاتم الرسل من حیث ولایتہ نسبتہ مع خاتم الولایۃ نسبتہ الانبیا والرسل معہ فانہ الولی الرسول
النبی وخاتم الاولیا بالولی الوارث الآخذ عن اصل المشاہد للاعراب اسکا خلاصہ یہ ہی کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیا سے ہی
علم کو حاصل کرتے ہین کیونکہ خاتم الولی اصل مشاہدے یعنے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہین اور اسکی تفصیل انشاء اللہ
تعالی مسود کے باب ہشتم کے جواب مین بدلایل ساطعہ بیان ہوگی مختصر جسکو کہ اخذ علم ذات باری عزاسمہ سے مشاہدے کے طور پر
ہو پھر اسکو قیاس کی کیا حاجت اسکا ہر حکم قطعی اور یقینی ہی اور مہدی کو قیاس کی نسبت لگانا بیدینی ہی **روایت**
ہفتم کا ثبوت رجا اسواسطے کہ وہ تارک سنت الخ **ہدایت** سنت وہ ہی جو رسول آپ کے یا فرماے
یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسول کے وہ کام نیا کیجاوے یا اس سنت مین موکد وغیر موکد ہی موکد فعلی وہ ہی کہ ترک
اسکا دو بار سے زیادہ نہو اور قولی وہ کہ رسول اسکے عمل کی تاکید واجر کا بیان کرین اور اسکے تارک کے لئے عذاب
اگر وقت نبدت فرماوین اور سنت رضائی وہ کہ عامل سے اسکے خوش ہون اور اسکے عمداً تارک سے ناخوش
اور بدعت مین بھی اقسام ہین چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی اپنے اُس رسالے مین جو بمذہب کا رد لکھا ہی کہ سراج
الابصار اسکا جواب باصواب ہی لکھتا ہی کہ ابو محمد نے قواعد العقاید مین لکھا ہی بدعت منقسم ہی واجبہ محرمہ مندوبہ مکروہہ
اور مباحہ طرف لبس جو کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم مین داخل ہو واجبہ ہی اور حرام مین داخل ہو حرام وقس علی ہذا
پس یہہ بھی لکھا ہی کہ شافعی رح نے کہا ہی کہ بدعت کتاب وسنت کے مخالف ہو تو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم
نہین پھر کیف مسود نے نماز کو بدعت کہا یعنے دوگانہ لیلۃ القدر کو اور عشر کو بھی کہ داخل صدقات ہی بغور وانصاف ملاحظہ
کرین کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان مین جو اوپر گذرا بدعت لکھا ہی باوجود یکہ تراویح رسول آپ سے ہین لیکن القصہ

کے دو کانہ کی اور عشر کی فرضیت کا ثبوت باب ہشتم مین جہان کہ تحقیق سید میر کی کے رسالے کی ہوگی بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **رجا** جہاد کہ بڑی سنت ہی الخ **ہدایت** فرمائے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر پس لفظ رجعنا سے کہ معنے مین پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی اُسکا ترک رسول کے ہین اسی لئے جہاد نفس کو جہاد اکبر ہی اسکو مہدی قایم کرے اور ترک زیارت مقبرہ دیگر سنن جو اُسکے توابع سے ہین سو اُسکا سبب یہہ ہی کہ مزار و روضہ مطہرہ کے جانے سے محض تعظیم روح مقدسہ جناب رسالت مآب ہی ہی نہ مکان کا دیکھنا کیونکہ زیارت فی الحقیقت کہ معنے مین ملاقات کے ہی جسکو علی الدوام روح مبارک سے حاصل ہو مکان سے کیا مطلب ہی یا این تکم بھی ہوا کہ گجرات کو جاؤ اور زیارت کو آؤ جیسا مسودا پنی بدخلقی سیز دہم مین لکھا ہی اور مطلع الولایت وغیرہ کتب مین ہمارے بصحت مسطور ہی کہ امام نے سفر کی تیاری کرلیکر ارادہ دے چکے تھے الخ اور اُسکی تحقیق مسود کی بدخلقی سیزدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور تحقیق اس امر کی کہ ہمارے امام شرع تازہ نہین لائے بلکہ فقط دین محمدیہ کی تکمیل آپ سے ہوئی ہی عقیدہ شانزدہم مین مذکور ہی یعنے دین تازہ وہ ہی جو مخالف کتاب و حدیث ہو جب قرآن و حدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام شرع تازہ نہو اور گر نہ ایک مجتہد کے تابع دوسرے مجتہد کو یہی بول سکتے ہین کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی نعوذ باللہ من ذلک اب ہر انصاف پسند مطالعہ تقریر ما سبق سے مسود کے کذب و بہتان کو خوب سمجھ گے اور آگے بھی اسکا یہی پیشہ ہی

پس مسود کی یہہ تسویدہ ہی موجب سواد الوجہی الدارین ہی اور دوسرے روایات کہ اُن کے دوسرے کتابون مین مذکور ہین الخ جو لکھا ہی یہہ بھی کذب محض ہی مشتی نمونہ خروارے جب اسنے معانی احادیث صحیحہ مین ایسے غلطیان اور اپنا تعصب ظاہر کیا البتہ کلام امام مین اسکو تحریف کرنا واجب ہی انشاء اللہ تعالی قریب وہ بھی آویگا **دلیل شانزدہم کا ثبوت** و حل اشکال مسود **رجا** اول نو مہینون مین اتنے جینے الخ **ہدایت** اسمقام مین مطلع الولایت اور شواہد الولایت کی تقریر سے یہہ مدت اقامت کہ جسمین بحث وغیرہ سب کچھ ہوا لکھا ہی پھر نو مہینونکا قیام سب کتب مہدویہ سے ثابت ہی لکھنا اُس ماننده ہی کہ دروغ گو کم پرہ و تیز بلکہ مسود آپ عمر دنیا مین اور بحث مین رسول کے لوگون نے سیکڑون برس کا تفرقہ بیان کیا ہی مگر کے لکھا اگر اسمین بھی خلاف ہو تو کچھ دلیل ابطال نہین کیونکہ ایسے اختلاف رسول کے وقت بھی بہت پائے جاتے ہین فاما جب یہہ بات سند ہوگئی کم و بیش چودہ مہینون کا عرصہ اقامت کا مقرر کرسکین پھر نو مہینون کی اقامت کا تعین قطعی و یقینی کیسے ہو سکتا ہی پس بسبب اختلاف کے خود تعین مدت مین ظن طاقع ہوا تو یہہ کہنا غلط ہوا کہ نو مہینون مین اتنے جینے کیونکر داخل ہو سکتے ہین یہہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاقی پر ہی نہ اختلافی پر **رجا** دوم سرزمین ہند الخ **ہدایت** دین کا قیام بادشاہت پر موقوف نہین بلکہ یہہ متعلق خلافت کے ساتھ ہی چونکہ ثبوت مین خلافت دینی

ودیتوی دوفور رہتے پر بعض بعید شہروں سے اسلام مطلقا جاتا رہا چنانچہ اسمت عیسوی دین حق کی تحقیق سے چوتھے
باب کے اخیر میں لکھا ہی مگر ہر ایک ملک میں دین نے جڑ نہیں پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ نیست ہوا جیسا اسپین اور پرتگال
میں ہوا تھا الخ ہمارے بیان تو فقیری ہی اور کوئی خلیفہ اُس ملک میں نہ رہا اسلئے وہاں مذہب مہدویہ زیادہ شیوع
نپایا فاما بہت لوگ وہاں کے اطراف سے آئے ہوئے کہتے کہ ہم امام ع کی مہدویت پر قایم ہیں مگر اُن کو دین کے اُن
معلوم نتھے فاما اسمیں یک حکمت بالغہ الٰہیہ ہی کہ اکثر انبیا بعثت شام و یمن وغیرہ کی طرف ہوا ہمارے رسول کا بعث مکہ
معظمہ میں اور مدینہ منورہ میں اور ہند میں کوئی بھی مبعوث نہوا تھا مگر رسول کی امت مرحومہ کی اشاعت ہو کر اکثر اولیاء اللہ
سے کچھ قیام دین ہوا پس مہدی ع کہ امام الانبیا اور سید الاولیا ہیں انکے بعث اور شیوع مذہب کی جائے ہند مقرر ہوئی
کہ جیسا کفر پہلے بدرجہ کمال تھا اب ایمان بھی ہند میں بدرجہ کمال کو پہنچا کہ حدیث میں وارد ہی مہدی ع سے دین کمال کو پہنچیگا
اور معنی اعلا و اسفل و عدل کا پارسی میں جور و ظلم کے کیفیتا یہی ہی اور عدم ذکر تاریخ عجم میں ہونے کے لئے کئی امر ہیں ہوسکتے
کوئی تاریخ شاید تیار نہوئی ہوگی اگر ہوئی ہو تو بعد دعوت امام ع کے منکرین سے پہلے مید کب ہی کہ آپ کا ذکر کریں چنانچہ
عیسویوں نے بھی اپنے کتابوں میں جو مسلمانوں کے رد میں تیار کئے ہیں یہی لکھتے ہیں کہ محمد بادشاہ تھے اور جناب
رسالتمآب کے معجزات کا صاف انکار کر کے کہتے ہیں اگر ایسے ترے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیوں نہ لکھتے
اہل تاریخ کا نالکھنا دلیل ابطال نہیں اور ہمارے بیسیوں لوگ روضہ مطہرہ جناب امام ع کی زیارت کو جب جاتے ہیں
وہاں کے لوگ بڑی تعظیم سے پیش آتے ہیں اور تاریخات ہندوستان میں سے تاریخ فرشتہ میں فقط میان شیخ علائی کے
قصے کے سوائے اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سوائے بندگیمیان سید خوندمیر شہید کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھی ہی باوجودیکہ
یہ واقعہ بھی کچھ چھوٹا نہیں اور جناب امام ع کی دعوت یا اصحاب میرزا ع کا احوال کہیں مذکور نہیں الغرض تارکنے اس سنت
سے ترک کیا ہوگا کہیں ذکر باقی نرہے اور ذاکر نے محض امانت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر مصداقت ہو تو
بہت واقعات انبیا کے اور ہمارے رسول کے تواریخات منکرین میں مذکور نہیں ہیں کیا سب باطل ہیں نعوذ باللہ۔
رجاء سوم چار سوال اس قابل تھے الخ **ہدایت** اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے تھوڑا بھی بہرہ رکھتے ہوں
سمجھ سکتے ہیں کہ یہہ سوال کیسے ہیں اور جواب کیسے فاما مسود سر یکے اندہے دل والوں کو نہ سوال کی حقیقت سے خبر ہی
نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پھر اسپر آپ کہتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں الخ واہ یہہ کیا درست اندازہ ہی
کہ ہمارے رسول کے لئے بھی منکرین ایسے اندازے کئے اور جن کے حصے میں ایمان تھا وہ ایمان لائے مثلا روح کے لئے
سوال کیے کہ کیا شی ہی تو حکم ہوا قل الروح من امر ربی پس ازلی کافر یہی قیاس کیے کہ یہہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

اور ایسے کہتے امو بعض بعض وقت کفار پوچھے رسول اللہ اللہ تعالی کے حکم سے فرماے کہ اللہ تعالی جانتا ہی بلکہ عند طلب معجزات کرتا نا اسکا اہم مہمات سے ہی حکم ہوا کہ بولو ای محمد معجزے اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہی ہین مین فقط ڈرانیوالا ہون اسی سبب سے آج منکرین رسولؐ وقوع معجزات کے بھی منکر ہین اسکا ذکر ابتداے باب دوم مین گذرا اسکا بھید بجز انبیا اور اہل دل کے دوسرونکو کیا خبر یہ حقیقت اسکی قریب سوال و جواب کے بیان مین لکھے جائینگی انشاء اللہ تعالی **رجا** و چہارم سوال و جواب اول الخ **ہدایت** مطلع الولایت کی عبارت یہہ ہی گفت شنیدہ میشود کہ شما مہدی موعود گویا ندپس ازکجا میگویند انتہی مسود ترجمہ اسکا یون لکھا ہی تم پنے تین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو مطلع الولایت کے عبارت کو اور اس ترجمے کو مسود کے دیکھیے کس دلیل سے کہتے ہو جو کہا کون سے لفظ کا ترجمہ ہی بلکہ از کجا میگویند کا ترجمہ کہان سے کہتے ہو ہوتا ہی پس لفظ کہان سے کہنے کی یہی مراد ہی کہ اللہ تعالی کے حکم سے کہتے ہو یا اپنی قیاسی کسی دلیل پس اب اہل انصاف سے پوچھا جاتا ہی کہ ہمارے امام ع نے جو فرماے مین حکم سے اللہ تعالی کے کہتا ہون کہ یہی حقیقت بھی تھی سوال مذکور کا یا معقول تر جواب ہی یا نہین اگرچہ سوال بھی معقول ہی کیونکہ ایسے امر کے مدعی سے یہی استفسار چاہیے چونکہ سایل جناب امام ع کے احوال و اخلاق سے یہی پاتے تھے کہ یہہ ذات جھوٹ کہنے کے لایق نہین کسواسطے کہ وہ اہل بصیرت کا ملہ تھے اور جنکو بصیرت حاصل نہو معجزہ طلب کرنا چاہیے نہ یہہ کہ کسی محدث یا مجتہد کی روایت کو مہدی موعود اپنی مہدویت کی دلیل بتاوے کہ اس امت مرحومہ مین سواے عیسیٰ اور مہدی ع کے سب کو خطا جوازہی پھر مہدی یا عیسیٰ اپنی صحت دعوت پر کسی روایت کو دلیل کرین تو معصوم کی صحت خطی پر ہوی یہہ باطل ہی اسی لئے سایل بھی کہ غرض انکی اسی جواب کی تھی بحسن قبول تصدیق کئے یعنے صحت مدعی کے دعوے کی گواہونکی عدالت پر موقوف ہی پس چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کا گواہ اُس سے اعدل ہو یہہ امر ازبس مہمل ہی اسی لئے رسولؐ کی رسالت کی گواہی کفار طلب کرنے سے حکم ہوا قل اللہ شہید بینی و بینکم یعنے کہو ای محمد میرے اور تمہارے مین اللہ تعالی گواہ ہی پس منکرین کے نزدیک یہہ بھی یک دعوئے محض اور جواب بیجا ہی اور مومنین کو قبول ایسے شخص کا کہ اخلاق انبیا سے موصوف ہو پس ہی **رجا** و پنجم سوال دوم کا جواب الخ **ہدایت** رسولؐ کو بھی یہہ سوال ہوا تھا یعنے آنحضرتؐ سے یہود وغیرہ کے علما پوچھے کہ تم کس پر ایمان لاے ہو تو آپ نے جواب دیے جو اللہ تعالی مجھ پر اور ابراہیم اور اسمعیل اور عیسیٰ ع پر بھیجا ہی اسپر جیسے نصیب مین ایمان تھا تصدیق کئے اور کفار ازلی کہے کہ تم سے بُرے مذہب والا دنیا مین کوئی نہین جیسا مسود

ہمارے امام ع کو کہا ہی ولیسون کے حق مین اللہ تعالی فرمایا ہی قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون پس ویسا ہی ہمارے امام ع نے بھی فرماے کہ ہم مذہب مصطفی

رکھتے ہین الحق یہی مہدیؑ کی شان ہی کہ یقفو اثری رسولؐ کا فرمان ہی **رجا** ہشتم سوال سیوم کا جواب الخ **ہدایت** یہان جہالت مسود کی صاف ظاہر ہی کہ مفسرین اور محدثین کو کہ اکثر معانی آیات و روایات احادیث مین اختلاف ایسا پاتے ہین کہ زمین آسمان کا فرق نمودار ہی خصوصاً ایمہ مجتہدین استنباط مسایل مین ایسا فرق کئے ہین کہ حسب ضابطے ایک کے دوسرا کافر ہو جاتا ہی اگر صحت و صدق ہر ایک کی جانب مین فرض کرین کہ وہی مراد کلام رسول اللہؐ و فرمان خدا ٹھہراوین اصل دین مین خلل واقع ہوگا الغرض مراد فرمانؐ کی یہی ہی کہ مفسرین اور محدثین فہم معنی اور حفظ الفاظ مین کتاب و سنت کے مخلی ہین اگر میرے مخالف ہین کیونکہ مہدیؑ معصوم ہین اور آپ ہم کو اللہ تعالی اور روح رسول اللہؐ سے علم قطعی و یقینی حاصل تھا جیسا رسولؐ کو کتب سماویہ سالفہ سے نہ یہ کہ فرمان خدا یتعالی و رسولؐ خدا غلط ہی وای برین قیاس معوج کہ فرمان رب العزت جل جلالہ حسب حال مسودہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون اور ثبوت اس امر کا کہ دعوی آپ کا اللہ تعالی کی جانب سے ہی مانند ثبوت دعوی رسول اللہؐ کے ہی کہ احتمال کذب ایسی ذاتون سے ممکن نہین کہ جنکی محبت سے ایسے ایسے لوگ بنے ہین کہ جنکے اخلاق مانند اخلاق انبیا کے ہین چہ جائے کہ ان سے ایسی حرکت بیجا صادر ہو ورگرنہ سب انبیاؑ کے لئے یہی احتمال ہو سکتا ہی گو کہ معجزہ بھی بتاوین منکرین حاضرین سحر کہہ سکتے ہین اور بعد والے ساخت و پرداخت معتقدین جیسا امت عیسوی نے اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ اسکا ذکر باب دوم کے ابتدا مین ہوا جہان کہ مسود نے بھی اسکی پیروی کیا **رجا** ہفتم صاحب مطلع الولایت الخ **ہدایت** سقم مسود کے کلام کا اسکی تقریر سے ظاہر ہی کہ رویت دنیاوی کو محال فرض کر لیا باوجودیکہ اکثر متکلمین اسکے جواز کے قایل ہین اور ناحق صاحب مطلع الولایتؑ اس امر کا اتہام کیا بلکہ غرض مولف مطلع الولایتؑ کی یہ ہی کہ علما نے اس امر کے ثبوت کو محال سمجھ کر سوال کئے نہ اصل رویت و منوی کو چنانچہ دلایل اسکے عقیدہ دوازدہم مین بیان ہو چکے ہین **رجا** ہشتم مین الخ **ہدایت** رسولؐ سے کفار عرب کے سردار دون نے عرض کئے تمہارے دعوے پر بینے تمہاری نبوت پر اور قرآن کتاب اللہ ہونے پر یہود کہ صاحب کتاب ہین انکار کرتے ہین اتنے مین چند یہود بھی حاضر ہوے اُن سے حضرت رسالت پناہ شہادت طلب کرنے سے وہ انکار کئے اور کہے ہم تمہاری کتاب کو اور تمکو نہین جانتے ہین تب اللہ تعالی فرمایا

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا اب یہان کس نے دیکھا اور کون نظر آیا اور کس نے آواز سنایا اور کس نے سنایا معلوم ہوا کہ مومنان ازلی کو فقط اس امر کے مدعی کی گواہی کافی ہی کہ اللہ تعالی ہمارے رسول اللہؐ کے لئے فرمایا انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا اور اختلاف مولف مطلع الولایت

اور مولف شواہد الولایت کا مانند اختلاف حدیث کے ہی کہ بعضون نے مختصر بیان کیا اور بعضون نے
مطول اور بعضون نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضون نے اسکو ترک کیا یہہ امر تبری احتیاط کا ہی جسکو جتنا یاد رہتا اور
جتنے سند صحیح ملتے اتنے ہی بیان کرتا ہی یہان غرض اثبات گواہی سے ہر چند متصور نہین کیونکہ مومنون کے نزدیک
فقط ایک بنیۃ اللہ کی گواہی امر قطعی ہی پھر اسکو مدد کی کیا حاجت مدد اسکی گواہی کو ضرور ہی کہ جسکے لئے خطا و کذب کا
احتمال ہوتا کہ دو آدمی برابر کہین تو احتمال صدق ہو نہ یہہ کہ جب بھی اُس امر کو قطعی تصور کرین اور ابتدای ظہور نبوت سے
ایسا ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن ازلی اللہ تعالی کے خلیفون کے فرمان کو شہادت طلب نہین کیے فقط انکو اُن کے دعوے
مین صادق پاکر ایمان لائے اور کافران ازلی یون ہی عذر شہادت درپیش کیے چنانچہ نزول وحی کے لئے بھی منکر
یہی گمان کیے کہ یہہ اپنی ذات سے کہتے ہین **رجعا** تہم آیات مذکورۃ الصدر الی **ہدایت** مسود کو ہرگز علم تفسیر سے
بہرہ نہین اب ہم معتبر علما کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہین کہ یہہ آیات دلیل رویت دینوی ہین چنانچہ آیہ
اول فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہان مسود نے مراد لقاء رب سے رجوع طرف
اللہ تعالی کے لیا ہی سو یہہ از بس داب مفسرین اور معنی لغوی سے بھی بعید ہی کیونکہ لغت مین لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی
مثلا اللہ تعالی فرماتا ہی فہو ملاقیکم یعنے وہ تمھاری روبرو آنیوالی ہی اور فرماتا ہی واعلموا انکم ملاقوہ یعنے جبکہ روبرو
ہوتے ہین کفار ایمان لاے ہوون کے پس ان آیتون سے ثابت ہوا کہ لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی نہ رجوع کا اسلئے
حسینی مین لکھا ہی درجگر آمدہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است و سلوک منہاج سنت او بظاہر ترک دنیا و اختیار فقر و
دوام عبودیت است و بہ باطن کہ پاکیزہ است از خلق و پیوستن بحق یعنے دیدہ بمنت کہ از مشاہدہ ماسوی برستن و خبر شہود
حضرت وی ناکشودن کما قال اللہ تعالی مازاغ البصر وما طغی ؎ روا نیست ہمہ بر باد فتم و سوی تو کردم چشم از
ہمہ بر بستم و دیدار تو دیدم پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہہ ایت دیدار دنیوی پر دلیل ہی کہ وہ متعلق ہے کان منقطع
سے کہ دلالت کرتا ہی حال کے معنے کو مانند قولہ تعالی کان اللہ غفورا رحیما کے لئے حسینی مین اشارہ کیا کہ چشم از ہمہ بر بستم
یہہ جب ہی کہا جائیگا کہ اسکو قدرت آنکھین یا دیدہ ہی کی ہی کہ ابھی دوسری طرف دیکھتا ہی اور بقیہ اس کلام کا ہی
کہ اللہ تعالی فرمایا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الایہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ یہود مسلمانون سے کہتے کہ
کبھی تمھارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کبھی کہتا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تب اللہ تعالی
فرمایا کہ بول مین تم سرکہ آدمی ہون جو اللہ تعالی بھیجا کہتا ہون پس یہان یہود علم و نبوت کو مسلمانون اور ہمارے
رسول کے گھٹانا چاہتے تھے اللہ تعالی اپنی عظمت و جلال کو بیان فرما کر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب مین آیا اسکو

بسبب عمل صالح کے بے طلب ہم اپنا دیدار دیتا ہے ہین گو کہ تم اپنے نبی سے اس امر کو طلب کیے اور محروم رہے کیونکہ کمال علم رویت ہی کہ یہی خیر کثیر ہی اور مراد و قلیل سے بہ نسبت ذات باری عز اسمہ ہی اور یہہ آیت اسکی فرضیت کی دلیل ہی کہ عمل صالح علت اور رکن اسکا واقع ہوا جیسا قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع الآیہ اور اس آیت مین امر غایب اس لئے مذکور ہی کہ مورد اسکا موجود تھا یعنے یہہ فرض آیندہ ہونیوالا تھا اور دوسری آیت من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی بھی دلیل رویت دنیوی ہی اگرچہ مسود نے لکھا ہی جو نمستین اس جہان کی رکہ کم الذی سیرجی سے تقصیلا تک مذکور ہین الخ مگر غرض ابن عباسؓ کی نہ سمجہا یعنے مراد ابن عباسؓ کی یہہ کہ اللہ تعالی جلشانہ نعیم دنیا کو یاد فرمایا کہ مثال ہی نعیم آخرت کی یعنے مومنونکو یہان حاصل ہوئی اتنی بینائی آخرت مین بھی حاصل ہوگی تو یہان کمال بینائی دیدار الہی ہی کہ یہی کمالیت انسانیت ہی چنانچہ رویت سر کے آنکھون سے دار دنیا مین ہوسکے دلایل کہ جن پر اتفاق صوفیہ رحمہم اللہ اجمعین ہی عقیدہ دوازدہم کے جواب مین گذر چکے اور کمال دیدار کیا بھی حدیث جبرئیل سے کہ جسکی صحت پر اتفاق ہی رویت دار دنیا ہی ہی یعنے جبرئیل اول اسلام بعد ایمان بعد احسان سے سوال کیے تو آنحضرت فرماے اسلام ادا ے ارکان خمسہ اور ایمان توحید باری و رسالت وغیرہ اور احسان دیدار ہی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دنیا مین دیدار الہی دیکہکر عبادت کرنا کمال دیندار ہی کہ جو ایسا ہو وہی انسان کامل ہوا کہ اسکی بینائی پوری ہوئی اور وہ آخرت مین کمال نعیم حاصل کریگا پس جسکو اس امر مین یہان جتنی بینائی ہی اتنی ہی بینائی دار آخرت مین ہوگی اور جو یہان بالکل اندہا رہا وہان بھی اندہا رہیگا جیسا کہ صاحب تو آقیت نے بادلیسون بحث مین شیخ اکبرؒ کے حوالے لکھا ہی کہ مومنین آخرت مین اللہ تعالی کو جیسا دنیا مین جانتے تھے ویسا اپنے اپنے یقین کے موافق دیکھینگے پس بعضونکو لذت عقلی ملیگی یعنے کوئی چیز عقل سے سمجہکر جیسا دنیا مین لذت پاتے ہین اور اعتقاد انکا دنیا مین بھی یہی تھا کہ اللہ تعالی کو ہم یہان عقل سے پاسکتے ہین نہ حس سے اور بعضونکو لذت نفسی یعنے خواب کا سا اور بعضونکو لذت حسی یعنے جیسا سر کے آنکھونے دنیا مین دیکھتے تھے ویسا ہی وہان بھی دیکھینگے یہی معنی ہی کہ ابن عباسؓ نے فرماے نہ یہہ کہ یہان جو دریا کا سیر کرتا تھا وہان بھی دریا کا سیر کریگا بلکہ یہہ بات ہی کہ دریا کے سیر مین جو شخص خدا کی عبادت یعنے حج بیت اللہ کے ارادے سے جاوے اور اتنا سمجھے کہ اسکا بدلا بہشت ہی تو وہان بھی اتنا ہی لذت دیکھیگا اور جو اس سے مراد لقاء جناب صاحب خانہ رکھے اور اسکے دیدار سے اس غلوص کے سبب مشرف ہووے وہان بھی دیدار الہی سے بالبصر لذت پاویگا چنانچہ حافظ رح فرماتے ؎ جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو با خانہ ی بینی و من خانہ خدا می بینم اور البحر بصری رح فرماتے ہین الحاج ثم الدار یعنے بہشت جب منظور ہی کہ اسکے صاحب سے ملاقات ہو اسی لئے حسینی مین اس آیہ کے نیچے بعد ایک

بیان طویل کے بیہ آیات لکھا ہی نظم امدا ائمہ جملہ کون ولی ہی ہجون ائمہ نہ کردہ جلی ہی نمودہ ند بوجہ کمال ہی صورت
ذوالجلال والافضال آ ذاکہ بود این تفرق عددی ہی مانع از سر جامع احدی ہی کہ شت آدم جلای این ورت ہی شد عیان ذات
او بجلہ صفات ہی مظہری گشت کلی و جامع ہی سر ذوات و صفات از ولایح ہی شد تفاصیل کون را مجمل آ پر شال تعین اول ہی
بوی این دایرہ مکمل شد ہی آخر این نقطہ عین اول شد ہی ان ایات سے بھی یہی ظاہر ہی کہ کمال جامعیت ذات انسان مین
ہی کہ نہایت اسکا رویت الٰہی ہی نہ یہہ کہ یہان نعمتون کو دیکھہ کر سمجھے کہ یہہ نعمت الٰہی ہی پس وہان بھی وہی سمجھنا ہی
بلکہ جیسی ہیبائی وہان ہی یہان ہی اور جیسے یہان ہی وہان اور آیت مذکور کے نیچے فضیلت انسانی مین حسینی مین
لکھا ہی کہ امام امت روحانیہ خاصہ آنست کہ انبیا علیہم السلام و اولیاے و مومنان را یہان گرامی ساختہ از نبوت و رسالت
و ولایت و ہدایت ایمان و اسلام و ارشاد و اکمال اخلاق و آداب و سیر الی اللہ و فی اللہ و باللہ و عبور بر مقامات و ترقی
از مضایق ناسوتی بخیر بات لاہوتی و فضا از ظلمانیت و ظلما بہویت الخ پس یہہ بھی دلیل رویت ہی کہ حدیث مین آیا ہی
کہ بندہ جبتک مرے خدا کو نہین دیکھہ سکتا جب اُس فنا کے مرتبے کو پہنچا جب بقاے ابدی اسکو حاصل ہوتی ہی جیسا
قولہ تعالی ومن کان میتا فاحییناہ وجعلنا لہ نورا الآیہ اسکی تفسیر مین حسینی مین لکھا ہی محققان گفتہ اند موت بہوا نفس است
وحیات بمحبت حق یا موت بکثرت ہست وحیات بمعرفت در کشف الاسرار آوردہ کہ حیات معرفت دیگر ہست و حیات البشریت
دیگر عالمیان بحیات البشریت زندہ اند در دوستان بحیات معرفت روزی باشد کہ حیات البشریت ببرآید کل نفس ذائقۃ الموت
وہرگز حیات معرفت ببر نیاید طلیحہ حیات طیبہ واز نیجاست کہ المومن حی فی الدارین ۵ نمیرد ہرگز احبا نش تو باشی ہی
خوشا جانیکہ جانانش تو باشی ہی شاہ کرمانی قدس سرہ این آیت بر خواند کہ او من کان میتہ فاحییناہ کہ نشان این حیوۃ
سہ چیز است از خلق عزلت و دوام ذکر بزبان دل و بزرگی این معنی را در نظم فرمودہ نظم بروی خلایق در صحبت
مکشای ہی میباش بکلی متوجہ بخدای ہی غافل مشو از ذکر دل و ذوق زبان ہی تا زندہ جاوید شوی در دو سرای ہی اور
حال مہدی موعود کے مصدقون کا ایسا ہی ہی کہ ہمارے امام ع کے طفیل سے اگر ونکو یہہ مقام حاصل ہوا اور حدیث
مین آیا ہی موتوا قبل ان تموتوا یعنے مرو قبل اگے کہ مرد گے تم جسکو یہہ موت حاصل ہوتی ہی اسکو دار دنیا مین رویت
الٰہی بچشم سر حاصل ہوتی ہی کہ اسکی تحقیق عقیدہ دوازدہم مین گذری اب اس تقریر سے ثابت ہوا کہ رویت الٰہی دار دنیا
مین ممکن ہی محال نہین ہی اور جو کہ محال کہا مخالف اجماع صوفیہ کرام رحمہم اللہ اجمعین بلکہ سب علماے اہل سنت و جماعت ہی
اور اس لیے منکرین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمی اور
تیسری آیت بھی معنی حال پر دال ہی کہ مسدود خود تجے مین بکل شی محیط کے ہر شی کو گھیرے ہاے کہ لکھا ہی اور لقا کا معنی

تو پہلی آیت کے بیان مین مذکور ہوا اور خود مسود بھی ملاقات کرکے لکھا ہی اور یہان کوئی قرینہ ایسا نہین کہ جسکو زمانہ آیندہ بعید پر محمول کرین اور جو منی آیت کے بعد آپ جناب باری عزاسمہ فرماتا ہی کہ تفسیر و بیان آیہ سابق ہی قولہ تعالی قد جاءکم بصایر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا و ما انا علیکم بحفیظ ترجمہ تحقیق ہی کہ تمکو پہنچی پہچان کی صورتین تمہارے رب سے پس جو دیکھا سو اسکی ذات کے لئے ہی جیتے وہ بصارت اور جو اندہا رہا سو اسی پر ہی اسکی برائی اور موضح القرآن کے فایدے مین لکھا ہی کہ انکھہ مین یہہ قوت نہین کہ اسکو دیکھ لے مگر جو وہ آپکو بتاوے اور جلالین مین اسکے نیچے لکھا ہی لا یجوز فی غیر ان یدرک البصر و ہو لا یدرک ترجمہ نہین جایز ہی اللہ تعالی کے غیر مین یہہ کہ دیکھے اسکو انکھہ اور وہ نپایا جاوے اسکو جیسے ہرشی کو دیکھتے ہی پای جاتی ہی کہ یہہ شی ایسی ہی لاکن اللہ تعالی جلشانہ کو دیکھ سکتے ہین مگر پا نہین سکتے جیانچہ بجلی کو ہم دیکھتے ہین اور خوب پا نہین سکتے باوجود یکہ وہ بھی ایک مقدور و مخلوق و مشہدی ہی اور یہان اللہ تعالی قد جاءکم فرماکر تحقیق متعلق زمانہ ماضی کے ساتھ ہی پس اس بصارت کا ثبوت دار دنیا مین ہوا نہ دار آخرت مین اور لفظ عمی بھی ماضی ہی کہ متعلق اسی کے ساتھ ہی پس بصارت و عمی کہ دیکھنا اور اندہے ہونا ہی دونون زمانہ ماضی مین متحقق ہوچکے پھر اسکو دار آخرت پر کون سے قرینے سے حمل کرسکتے ہین اور جیسا معتزلہ دار آخرت کے دیکھنے مین اندہے ہین ویسا لوگ ہین جو دار دنیا کے دیدار سے انکار کرتے ہین کیونکہ جیسا یکم کیف و بیچون و بیگون قیامت مین دیکھے ہین یہان دیکھنے کے لئے خود جناب باری جل جلالہ فرماے پر کونسا شک ہی اسکا ذکر تحقیق تمام عقیدہ دوازدہم مین گذرا اور آیہ نیچم کا بیان بھی عقیدہ دوازدہم مین بوضوح تمام ہوا ہی دیکھ لین کہ یہہ آیہ دلیل ثبوت رویت دنیوی ہی اور سب متکلمین بھی لکھتے ہین کہ جو امر ذات باری عزاسمہ کے لایق ہو انکا سوال کرنا انبیاء کو روا نہین بلکہ حرام ہی اگر رویت دار دنیا مین جایز ہوتی تو موسی ہرچند سوال نکرتے اور سب مفسرین بھی یہی لکھے ہین پر کسی متکلم یا مفسر یا محدث نے یہہ نہین لکھا کہ رویت دار دنیا مین ہرچند جایز نہین صاحب حسینی نے اسکے نیچے لکھا ہی بدانکہ طلب موسی رویت را دلیل جواز نیست چراکہ اگر رویت محال بودی موسی ہ سوال نکردے چہ طلب تحصیل از انبیاء روا نیست ۵ اے بسا طلیل کہ پیش از زمانہا می سراید بہرکل برشاخسار ۲ اب ان آیات کے بیان سے معلوم ہوا کہ کل سنت و جماعت کا یہی اعتقاد ہی

کہ رویت الٰہی دار دنیا مین ممکن الوقوع اور جواز ہی اور مسود خلاف عقاید سنت وجماعت کے بری جوری
سے عدم جواز پر ان آیات کو استدلال کیا علاوہ برین یہہ زعم بیجا بلا دلیل ہی کہ رب نے شیخ جونپور کے
خلاف معنی بیان کئے ہین لن اللہ علی من خالف الحق اور عجب تر یہہ ہی کہ لکھا ہی **رجاشیخ نے عجب**
نادر استدلال کیا الخ **ہدایت** یہہ کہنا سراسر نادانستگی مسود ہی کیونکہ لن ترانی صیغہ نفی مستقبل ہی اور
یہہ حکم عند الکاملہ ہوا کہ وہی وقت دیدار کا تھا یا وقاعت کے بائیسوین مبحث مین فتوحات کے ۳۳۱ باب
کے حوالے سے لکھا ہی کہ موسیٰ بغیر وحی سوال رویت کرنے سے بطور مواخذہ جواب لن ترانی علاوہ نظر آیا
اللہ تعالیٰ لطیف نظر آتا اور پہاڑ کو بھی رویت حاصل ہوئی باوجود کہ وہ بھی محدثات سے ہی اور لکھا ہی
بعضے عارفون نے کہا کہ پہاڑ جب اپنے رب کو دیکھا تو موسیٰ کو کیا حالت تھی کہ دیکھے اور نفی زمانہ
استقبال مین ہی اور یہہ آیت اثبات پر محمول ہی کہ موسیٰ نے بھی دیکھے کہ نفی انکے سوال کی نتھی پس کیسے
ثبت الیک وانا اول المومنین بسبب واقع ہونے اس امر جواز کے تمام ہوا خلاصہ یوا قیت کا اسکا بیان عقیدہ
دوازدہم مین مفصل مرقوم ہی اور مدارک مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین وہو دلیل لاہل السنۃ علی جواز
الرویۃ فان موسیٰ اعتقد ان اللہ تعالیٰ مرئی حتی سالہا واعتقاد جواز مالا یجوز علی اللہ کفر قال لن ترانی باسوال
بعین فائدۃ بل بالعطاء والنوال یعنی باقتضاء دلیل لا ایضا لانہ لم یقل لن اری لیکون نفیاً للجواز ولو لم یکن
مرئی لاخبرہ لیس مرئی الحالۃ حالۃ الحاجت الی البیان خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ آیت جواز رویت دنیا پر اہل سنت
کو معتزلہ وغیرہ کے رد کی دلیل ہی کہ موسیٰ ء رویت کو جواز جان کے سوال کئے جواللہ تعالیٰ کے لئے جواز تھین
اسکے جواز کا اعتقاد کفر ہی اللہ تعالیٰ فرمایا عین فانی سے نہ دیکھیگا تو بلکہ عطا وبخشش کے سبب عین
باقی سے دیکھیگا اور یہہ بھی نہین فرمایا کہ مین نہ دکھونگا تجھے اگر نہ دیکھے والا ہو تا تو البتہ خبر کرتا کیونکہ حاجت
حالت حاجت بیان ہی انتہی اور بیضاوی مین لکھا ہی الاستدلال بالجواب علی استحالتہا اللہ خطاء
اذ لا یدل الاخبار عن عدم رویتہ ایاہ تعالیٰ علی ان لا یراہ ابدا وان لا یراہ غیرہ افضلا من ان یدل
علی استحالتہ ودعوی الضرورۃ فیہ مکابرۃ وجہالۃ بحقیقۃ الرویۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جواب سے دیدار ہونے پر
دلیل کرنا بڑی سخت خطا ہی کیونکہ موسیٰ ء کے نہ دیکھنے پر یا ان کے غیر کے نہ دیکھنے پر یا کبھی نہ دیکھنے پر اجماع

ہرگز دلالت نہیں کرتے ہیں چہ جائیکہ بالکل نہ ہونیوالی ہوا سکے ہونے پر دعوی کی نہ مکابرہ ہی اور رویت کی
حقیقت سے جہالت اور قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار کے نیچے بیضاوی میں لکھے ہیں لا تدرکہ لا تحیط بالابصار
جمع البصیر وہی حاسۃ النظر وقد یقال للعین من حیث انہا محلہا واستدل بہ المعتزلۃ علی امتناع الرویۃ وہو ضعیف
لیس الادراک مطلق الرویۃ لا النفی فی الآیۃ عاما فی الاوقات فلعلہ مخصوص ببعض الحالات ولانی الاشخاص فانہ
فی قوۃ قولنا لا کل لعلہ یدرکہ مع ان النفی لا یوجب الامتناع اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ بصارت اللہ تعالی کو احاطہ
نہیں کرسکتی اور معتزلہ منع رویت پر جو اسکو دلیل کہکے ہیں ضعیف ہی کہ مطلق رویت ادراک نہیں اور آیت
میں سب وقت کی نفی بھی نہیں ہی امید ہی کہ بعض وقتوں میں بعضونکو ہوجاوے باوجود اسکے کہ نفی موجب امتناع
نہیں ہے تو بھی موجب امتناع ہوتی ہی اور مدارک جلالین وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہی اب انصاف سے اہل دیانت
نظر کریں کہ اکابرین مفسرین لکھتے ہیں کہ یہہ آیات ثبوت وقوع رویت کے دلایل ہیں اور جو اسکو عدم
وقوع رویت پر حمل کرے وہ جاہل ہی اور مسعود کہتا ہی کہ یہہ آیات عدم وقوع رویت پر دلالت کرتے ہیں
فرضا اگر مسعود کے قول کو بھی تسلیم کریں کہ ممکن الجواز جانتا ہی اسکے مدعی کو بلا دلیل منع مورد طعن ومحل انکار
جانتا کیسی جہالت ہی باوجود یکہ اسکے وقوع پر مدعی کے جانب دلیل قوی ہووے **دلیل مفہوم کا**
ثبوت رجا یہہ دلیل مہدیون کی **الح ہدایت** یہہ دلیل سب انبیا کے لئے جزء علاۃ ثبوت نبوت
ہی خصوص ہمارے رسول کے لئے اکابرین علمائے سلف اصول استدلال ثبوت ختم نبوت معتبر کے ہیں کہ خود مسعود
سراج الابصار کی عبارت کا ترجمہ بتصوری تبدیل وتحریف سے لکھا ہی سوا اسکے ثبوت کے لئے بس ہی اسکے
لکھنے پر مسعود کو شرم نہ آئی کہ یہہ دلیل مہدیون کی عمدہ شواہد اور طرہ دلایل ہی کر کے تحریر کیا اب مسعود
جو سراج الابصار کی عبارت کے ترجمے میں تحریفات کیا ہی لکھے جاتے ہیں یعنے شیخ علی نامی ایک مسعود کے
ہم مذہب نے ہمارے مذہب کے رد میں ایک عربی رسالہ کہ نام اسکا فقط رد ہی لکھنے سے ہمارے ایک عالم
ربانی میاں عبد الملک سجاوندی جواب میں اسکے سراج الابصار لکھے ہیں سو اس شیخ نے اپنی کتاب میں یہہ لکھا ہی
کہ شان مہدی میں جتنے حدیث دار دہیں اگر مدعی مہدویت پر صادق ہوں مگر تھوڑے تو باہم اتحاد
بیفائدہ ہوتے ہیں اور وقت واحد میں کئی مہدی یا نا لازم ہوگا ایسا عیسی اور دجال انتہی تب ہمارے رد عالم

جواب مین اسکے یون لکھے کہ اگر شیخ مجتہدون کی استدلال پر نظر کرتا ہر چند یون نہ لکھتا کیونکہ کوئی
باب امور دینی سے ایسا نہین کہ جسمین مجتہدونکا اختلاف نہین مثلاً فرقہ زیدیہ مین کئی احادیث صحیحہ
ہوتے ہوے امام ابوحنیفہ رح نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان مین بہت سے آیات و حدیث
رہتے ہوے انہون نے اسکو ماؤل ٹھہرایا اور ایسا ہی قلتین کی طہارت مین بہت احادیث ہین پس قہری
کے لئے جو احادیث وارد ہین اگر ائمہ کو اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علما بھی اسمین
اختلاف و توقف کئے ہین پس اسصورت مین اس امر کے لئے دعوت اور اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ مرضیہ
ضرور ہی تاکہ فرق جھوٹے اور سچے مین ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہون چنانچہ ہمارے
رسول کے لئے ہی کہ اللہ تعالی مقول کفار کا فرمایا اذا رأوك إن يتخذونك إلا هزوا أهذا الذي يذكر آلهتكم
کفار دیکھکر کہتے کہ یہ گروہ گمراہ ہونیکی ہی مگر قیامت مین اُن کے مرتبے دیکھکر شرماکر کہینگے کہ یہ وہی ہین کہ
انکی ہم مسخری کرتے تھے اور بدکہتے تھے پس مہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی ہی کہ اُس سے پیشتر کو غفلت ہی کہ
ہمکو جیسا نبیون کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہین اسلئے کہ بعض احادیث اُنکی تحقیق پر
دلالت کرتے ہین اور بعض دوسرے اعتقاد کے لئے صلاحیت نہین رکھتے اور اقوال علما بھی مختلف ہین یہانتک
کہ بعضون نے مہدی کی تحقیق مین توقف کیا پس ہم استدلال بالاخلاق کے دلیلون کو ذکر کرتے ہین ان دلیلون سے
ایک وہ ہی جو شرح عقاید مین لکھا ہی اور ایک اُسکے وہ ہی کہ ذکر کیا طوالع مین اور یہان مسود تمام برابر ترجمہ
کیا اور اُن دلیلون سے کلام راغب کا ہی کہ انہون نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہین ایک عقلیہ کہ اسکو تری
پہچانت والے سمجھتے ہین مانند چکھنے نوردن کو جوان پر ہوتے ہین اور اخلاق جوانکے لئے خاص ہین
اور علوم روشن باین طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل حالا اور روشن کہ تشفی بخشے سننے والونکو
اور یہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ بینائی معجزے کو مگر اس حالت مین کہ دشمنی ہو اور دوسرا
معجزہ ہی کہ مرد ہی قاہر کو کلام راغب سے مسود جو نقل کیا اسمین یہان تک عبارت چھوڑ کر اسکے بعد از

عبارت کا بار بار ترجمہ کیا کیونکہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ بعد ثبوت اخلاق کے طلب معجزہ فقط عداوت ہی کی وجہ سے ہی ہوسکتا ہی مگر اخلاق کی درستگی پر جو خلیفۃ اللہ کے پاس کے تابع کے دو سرے مین جو جادوگر کا ذب ہی ہونا ممکن نہین - اور قول راغب کا تفسیر حقانی مین قولہ تعالی انعمت علیہم کے نیچے ہی پیر بیان صاحب سراج الابصار فرماتے ہین کہ جب کوئی ایسا طبیب روح کے بیمارون کا علاج کرنیوالا کہ اسکی صحبت سے امراض روحانیہ کا علاج ہونیسے ہر طرح کا فاسق وفاجر زاہد بنجاوے نظر آوے کہ اسکے روبرو دلیل اجادظنی باطل ہی اسکے دعوے کو کیونکر رد کرسکتی ہی اور فرماتے ہین کہ قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے دیکھا ہیت اپنے اصحاب کو رونیوالے جدای کے درد سے یعنے جناب باری کی محبت مین اور راتون کی نماز مین پیشونیون کے پاؤن سوجھے ہوئے اور رونے اور جاگنے سے آنکھین پھولے ہوے اور کئی ایسے کہ اللہ تعالی کے خوف کے مارے بھوکے بہت چلاکرتے اور کئی اُن سے کمترے آہ وزاری کرتے اور کئی ایک عاجزی سے رونیوالے یعنے کہ طاقت انکو اُٹھنے کی نہین اور کئی پتے بچارتے بے اختیار پس یہ سب لوگ اصحاب مہدی کے تابعین ہین جبکہ اصحاب مہدی کی صحبت کے فیض سے یہہ صورت ہو ہم تجھے مہدی کی ذات پر کیا خیال ہوگا انتہی اور ان دلایل سے ایک وہ ہی کہ کہا ہی نیشاپوری نے امام فخر الدین رازی کے جواب مین امام فخر الدین رازی کے اشکال پر مین ابلیس کے سچے ہونے اور جھوٹ اور مکر سے معصوم نہونے کو ہم نہین جان سکتے ہین مگر سننے سے دلیل کے اور اُن دلیلون کی صحت محمد کی سچائی پر موقوف ہی کہ وہ موقوف ہی اُسپر کہ قرآن معجزہ ہی اللہ تعالی کی جانب سے نہ شیطان پلید کی طرف سے اور اسکی پہچان اسبات پر موقوف ہی کہ جبریل سچے ہین اور مکر وفعل شیطانی سے پاک ہین اور اب لازم آتا ہی دور اور یہہ مقام سخت ہی یہان تک امام رازی کے اشکال ہین جواب نیشاپوری کا ہی ہی کہ ذکر کیے ہم کئی بار یہہ کہ فرق معجزے اور جادو مین یہہ ہی کہ معجزہ بتا نیوالا نیکی کی طرف بلاتا ہی اور جادوگر بدی کی طرف - اور فرق فرشتے اور شیطان مین یہہ ہی

کہ فرشتہ نیکی کو طرف سے اللہ تعالیٰ کے ولہین ذوالتاہی اور شیطان اسکے ضد ہین دونون ہین دوسے ذوالتاہی
جب ایسی صورت ہو تو معجزہ جادو کے ساتھ کیونکر شباہت رکھے اور جبرئیل شیطان کے ساتھ اور کہان سے
لازم آیا دور اور یہہ تقریر مذکور ہین قولہ تعالیٰ اِلّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ کے نیچے ہی انتہی اسکے بعد صاحب تلخیص
الابصار فرماتے ہین کہ انہون نے نیکی جو کہا ہی تمامی نیک اخلاق کو جامع ہی اور بدی جو کہا ہی سب اخلاق
کو شامل ہی جب ایسی صورت ہو مصنف کو شبہ باقی نہ رہیگا اس شخص ہین کہ وہ اور اسکی قوم مکارم اخلاق
انبیاءسے موصوف ہو اور مسود یہان تمامی تقریر سے اغماض کرکے تھوڑا اشارہ کیا کیونکہ اس دلیل سے
اپنا بطلان اور فریب اور ہماری حقیت اور راستی ثابت ہی ہینے امام رازی شبہ کیا ہی کہ ابلیس کا معجزہ
ہکو رسولؐ کی سچائی سے ثابت ہونا قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کا من جانب اللہ ہونا جبرئیلؑ کی سچائی
پر سو وہ بھی ہم رسولؐ سے سنے ہین پس یہان دور لازم آیا کہ رسولؐ کی سچائی جبرئیلؑ پر اور جبرئیلؑ کی سچائی
رسولؐ اللہ پر رہی پس مٹیا پوری نے اُسکے دفع مین لکھا ہی کہ جھوٹا اخلاق شر سے متخلق ہوگا اور سچا اخلاق
خیر سے یعنے شیطان اپنے تئین دنیا پرستی وغیرہ طرف کہ عقل سلیم بھی جسکو بدسمجھتی ہی رجوع کریگا اور اللہ تعالیٰ
اپنے خلیفے کو اخلاق نیک کہ تمک دنیا وغیرہ ہی کہ عقل بھی جسکو اچھی سمجھی تعلیم کریگا کہ جسکے علامت ظاہر ہو
ہین مثلاً ہمارے امامؒ اور اُس جناب کے قوابی کے لئے مدعیان متعصب بھی قایل ہین کہ تارک دنیا اور
عبادت و ریاضت و زہد مین یکتائے کہ جسکے سبب بیان قرآن سے اُن کے مخالفین متاثر ہوجاتے تھے چنانچہ
یہہ تقریر اکثر جایون مین مسود کی کتاب سے ظاہر ہی اور اُن دلیلون سے وہ ہی امام ابو محمد نصیر آبادی رح نے
لکھا ہی کہ مسود اسکو نام ترجمہ کیا مگر معجزہ ظاہر مین سحر سے مشابہ ہوتا ہی کہ کے جو لکھا ہی اسکے بعد یہہ عبارت لکھی
ترجمہ اُتارا ہی فلذلک من لم یومن بالاخلاق جعل المعجزۃ سحرا فلم یومن ابدا ینے پس اسواسطے جو کہ اخلاق سے
ایمان نہین لایا سو معجزے کو سحر سمجھا پس وہ کبھی ایمان نہ لاویگا یہہ عبارت مسود اسلئے نکالدیا کہ ہمارے
امامؒ کے اخلاق مین آپ جو اعتراض کیا ہی ایسے ہی دوسی اعتراضات منکرین خاتم المرسلؐ بھی کیے ہین

چنانچہ یہ سلسلہ علماء عیسویہ میں آج جاری ہی کہ خود مسودا نھیں کا پیرو ہی اور یقین ہی کہ اسکے دفع وجواب
میں بہت دلایل ہیں جب اخلاق میں رضیہ حسنہ ثابت ہوں جاے فرار اور محل انکار نہیں اگر یہ عبارت نکالی جاوے
معجزے میں امکان شبہات اور جاے گریز باقی ہی کہ اسکا ثبوت آج عسیر ہوتا ہی جیسا کہ علماے عیسویہ بھی کہتے
ہیں کہ جناب رسالت مآب کوئی معجزہ نہیں بتاتے سب تراش وخراش دو سو برس بعد جناب رسول کے
معتقدین بنانے ہیں اور روایت بخاری کے بعد کرمانی کے قول کا ترجمہ نہیں لکھا ہی وہ یہ ہی ان خصال الخیر
سبب السلامۃ من مضارع السوء والمکارم سبب لدفع المکارہ یعنے نیک خصلتیں بدی کے رسوائیوں سے
سلامتی کا سبب ہوتے ہیں اور جوانمردی وخوش خلقی دفع فریب کا سبب ہی پس اس سے ظاہر ہوا خدیجہ نے
اخلاق سے ثبوت کو بچانے کو اسی لئے کرمانی نے کہا کہ خلق نیک اور جوانمردی دلیل ہی اور امام محمد غزالی
کے قول کے آخر کا فقرہ کہ جس سے تمام مطلب کلام کا ثبوت ہی ترک کر دیا وہ یہ ہی فہذا القدر من
حقیقۃ النبوۃ کاف فی الغرض الذی اقصدہ الآن یعنے پس اسی قدر نبوت کی تحقیق سے بس ہی اُس غرض
میں کہ اسکا میں اب قصد کرتا ہوں مراد اس کلام سے یہ ہی کہ ہمارے نبی کے مکارم اخلاق پر کہ دلیل نبوت
ہیں وہی احادیث بس ہیں جو ہم کتب میں پاتے ہیں اور لوگوں سے سنتے ہیں ورنہ جیالینوس کی طبابت
اور شافعی کی فقہ دانی بھی غلط ثہر گی یعنے اسکو بھی کتب اور سماعت سے پاے ہیں بعد اسکے صاحب
سرج الابصار فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی موعود علیہ الصلوۃ واکمل التحیات افضلہا وعلی آبائہ الکرام کے
احوال واقوال اور تاثیرات یہ ہیں کہ کئی ظالم تربی جاہ وذکر والے کہ لوگوں کا خون بہاتے تھے جبکہ
ایک دور وزمانہ کی صحبت میں داخل ہوے نوبت یہ پہنچے بخصال حمیدہ کر اپنا سب مال عندالله صرف کر کے
فقر وقناعت اختیار کئے اور کئی چور وراہ زن ولقب انداز یک دور وزمین سب بدیوں کو چھوڑ کر ذکر و
فکر وشغل مع الله میں اتنا کئے کہ وہ بدمرض روحی صاف اُن سے دفع ہو کر تجرد وفقر وقناعت اور خاتون پر صبر
کرنے اور راتوں کو عبادت کرنے اور جاگنے اور قناعت اور عزلت اور مراقبے میں صوفیہ کے ہمقدم ہو گئے

جواب

اور یہی تاثیر جناب امامؑ کے تابعوں کی صحبت میں بلکہ تابعوں کے تابعوں میں موجود ہی سچ ہی کہ تجربہ
کیا ہمیں اس بات کو ہزاروں آدمیوں میں پس ای منصف ان اخلاقوں پر اگر مہدیؑ کی تصدیق میں تجھے یقین
حاصل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اہل زمان کو کیونکر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امامؑ کی دعوت
میں یہ تاثیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق وجذبہ بے اختیار ہوا اگر آپ پیش بھی ہوا تو بتکلیفات
اور مشاہدات کے استغراق کے بحر معائنہ میں فنا فی اللہ باقی باللہ ہو گیا اور امام علیہ السلام کا ہر کلام
خدا کے حکم سے اور کلام اللہ ہے فعا اگر فرض کریں ہم کہ یہ ذوات انبیاؑ کے بعث کے زمانے میں ہو کر دعوت
کرتی تو سب موصوف ہونے ان صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوتا نظر کرتے دلایل مذکورہ کے
پس مہدویت کی دعوت میں کیونکر جھوٹا بول سکتے ہیں اور احاد ظنیہ آپ کے مقابلے میں کیونکر معتبر ہو سکتے
ہیں۔ اب ہمارے امامؑ کے منکروں سے پوچھا جاتا ہی کہ جناب ختم الرسالت کی تصدیق کے لئے کیا دلیل کہتے ہو
اگر کہیں کہ قرآن سرچشمہ معجزہ ہونے پر دوسری دلیل کی کیا حاجت ہی جواب اسکا امام فخر الدین رازی کے
شبہات سے معلوم ہو چکے فعل نظر عیسائیوں نے بھی یہی بہت احتمالات درپیش کئے ہیں اسکے لئے کہو گے
کہ اسکے جوابات اور دفع احتمالات بھی بدلایل ساطعہ ہو چکے ہیں تو ہم کہتے ہیں اسے اپنے جواب پر قیاس
کریں کہ ہم بھی تمہارے سب شبہات واحتمالات کا حل ودفع بحجج قاطعہ کر چکے ہیں پھر کونسی بات تصدیق کے لئے
مانع ہی زراہ عدل وانصاف پیش کریں فاما اور پرکے سب دلیلوں سے یہی ثابت ہوا کہ اخلاق سب انبیاؑ کی
تصدیق کے لئے اہل بصیرت کے نزدیک اعظم الدلایل ہی کہ معجزہ کی صحت بھی اُسپر موقوف ہی وگرنہ سحر بھی
خرق عادت ہی مثلاً دو مدعی نبوت یا مہدویت کے ایک وقت میں فرض کریں اور ہر ایک اپنی صحت پر
خارق عادت کوئی کام بنا دے یعنے چہار کو بلا تغیر کا بات کرنا سخت بیمار کو ایک آن میں درست کرنا
تو بجز وجود اخلاق حسنہ مرضیہ مطابق اخلاق انبیاؑ سابقہ کے تغیر محال ہوتی ہی ایسا ہی کو اہی بھی جسکے اخلاق
دلیل عدالت ہیں اوسکی معتبر ہی اور بعد وفات مدعی وامتداد زمان کے معجزوں اور اخلاق کی صحت

موقوف ہی اُن کتب پر کہ جسمین وہ مذکور ہین اور احوال پر مصنفین کے کہ ظاہر اتباع شریعت اور باطنًا طریقت پر رسول اللہ کے کہ احتیاط صوم وصلوٰۃ وترک دنیا وریاضات ہی قایم رہین وگرنہ اسکے دفع وعدم صدق پر منکرین ہرزی کے اتفاق رکھتے ہین خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہر امر مین مصاحب اور مشاہد کی گواہی معتبر ہوتی ہی گو کہ سامعین اُسپر اعتراض کرین صاف تعصب وعداوت ہی مگر کہ گواہ معتبر ہون یعنے احکام کے ادا اور نواہی کے ترک مین ستور ہون کہ انمین احتمال کذب نہ ہے نہ یہہ کہ گواہ کا جانب چاہئے اگر یہہ قید ملحوظ ہو تو ہمارے نبی ص کے لئے بھی یہی واقعہ درپیش ہی جب اخلاق مرضیہ حسنہ کا ثبوت ہوچکا اُسکے احوال واقوال کے مقابلے مین دلیل ظنی کو ہرچند اعتبار نہین جیسا اور علمأ مشاہیر سے اسکی تحقیق ہوچکی جب دلیل ظنی کو جسکے مقابل پایہ اعتبار نہو تب علما کے قیاس کا کہان تمسکا ہی اب اہل انصاف کو غور وتامل چاہئے کہ اتفاق اہل اسلام کا ہی کہ سوائے مجتہد کے دوسرے کو حدیث کی پیروی درست نہین اور اکثر علما کا قرار دادی ہی کہ جب کوئی ولی اس امت مرحومہ مین موصوف باصفات انبیا ہوا سکے رویرو دلیل ظنی بے پایہ ہی پھر ہمارے امام ع کے منکرین کو منہہ کہان ہی کہ جناب ختم الاولیا کے مقابلے مین احاد ظنیہ یا قیاس سے معارضہ کرین بلکہ باتحاد احادیث صحیحہ سے ائمہ مجتہدین کے قیاس کا معارضہ منع ہی باوجودیکہ انکو خطا جوازی ہی اور امامت انکی نصی نہین لیکن بسبب انکے صحت اخلاق کے کہ علت صدق ہی اور علم بالاخلاق کے کہ اُن کی سند از روی ظاہر کے مستور ہی نہ انکی ولایت کے سبب سے اگر کہین انکی امامت پر اجماع ہو چکی ہی جواب اگر اجماع معتقدین کو اعتبار ہو تو ہمارے امام ع کے لئے بھی اجماع ہی وگرنہ ائمہ مجتہدین کے لئے بھی شیعہ معتزلہ تم سریکے معترض موجود ہین پس جبکہ کوئی ولی موصوف باخلاق حسنہ مرضیہ کہ شیعہ باخلاق خاتم الرسل ہو اور دعوی مہدویت کا کرے جسکا ہونا قطعی الثبوت ہی حالت صحت وصحو مین باہرار تمام کرے وہی مہدی موعود ہی کہ جسکی امامت ومعصومیت اور خلافت من اللہ قطعی ہی اسکے معارضے مین ظنیات کیا وجود رکھتے ہین کہ اسکا علم من جانب اللہ قطعی ہی اور ہمارے امام ع کے اخلاق اور

مہدویت کا ثبوت اہل انصاف کو اس رسالے کے دیکھنے سے خوب ظاہر ہوگا مگر اہل تعصب کو قرآن سے نہیں
اسی لئے اللہ تعالیٰ فرمایا یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا یعنے اللہ تعالیٰ قرآن سے بہتوں کو سیدھی راہ بتاتا ہے
اور بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جسکو گمراہ کرے اس اسکو سیدھی راہ پر کوئی نہیں
لاسکتا ہی بیان تک دلایل جو بیان ہوئے مسعود ہی انکا قایل ہی فاما غرض مسعود کی یہ ہی ہے کہ اگرچہ
اخلاق مرضیہ حسنہ دلیل قوی معرفت مہدویت ہین لاکن جناب سید الاولیا والنبیین امام الاولین والآخرین
سید محمد جونپوری صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ نشان پائے جاتے ہین کہ جس سے وہ تابع رسول اللہ کے ہونے
تھے اُسپر عبارت عقیدہ شریفہ کی دلیل لاکر بعد یہ لکھا ہی رجا کتاب ہدایت جاننا چاہئے
جو شخص کہ تھوڑا علم بھی رکھتا ہو خوب معلوم کرسکتا ہی کہ مسعود بسبب تعصب عناد کے اپنی لائی ہوئی دلیل کے
خلاف پر غرض بیان کرتا ہی یا خود بسبب اس پردے کے جو انکار کے سبب سے حاصل ہی الٹی سمجھی یعنے خود
مسعود کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہی امام کا فرمان یہ ہی کہ مین جو بیان کرتا ہون اور عمل کرتا ہون تعلیم
خدا تعالیٰ کے اور اتباع سے مصطفیٰ ہی کے ہی اور میرا صدق اتباع کلام اللہ اور رسول اللہ سے معلوم کرین
اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو کچھ خلاف کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ ہی ہمارے امام سے کبھی
ظہور مین نہ آیا فاما مسعود نے لکھا ہی ہمارے امام جو حدیث کہ موافق حال اس بندے کے ہی وہ صحیح ہی الخ
فرمائے ہین سو یہ چوری مسعود کی ہی کس نے کہ عبارت عقیدہ شریفہ کی یہ ہی دیکھکر یا حدیث دریافت
بجحت آمد مسیفر مودکہ در احادیث اختلاف بسیار است این صحیح شدن مشکل است ہر حدیثکہ موافق
کتاب خدا تعالیٰ و با احوال این بندہ باشد آن صحیح است چنانچہ مصطفیٰ فرمود شکر کم الاحادیث تختلف
دیکھئے احادیث را بیان ہم فرمودہ آن خلاف عقیدہ و فہم ایشان آمد پس اس فرمان سے یہ کہان ثابت ہوا
کہ نفس حدیث کے مخالف ہی مگر یہ بات بدیہی ہی کہ یہ مخالفت مفسر اور محدث کے ہی بعد اختلاف
مفسرین اور محدثین کا صحابہ سے لیکر تبتک جو کچھ کہ ہوا ظاہر ہی پس یہ بات ایسی ہی کہ ایک مفسر

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص میں شک و ظن و ہر روایت میں وہم تردد لازم آیا سر اتفاق اہل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا و صواب ہی مگر ہر فرد کا دعویٰ یہی ہی کہ میں حق پر ہوں ورنہ ضرور ہوا کہ ہر شخص کا اعتقاد اور عمل اسکے نزدیک مظنون و موہوم ہو جاوے اسی لئے وارد ہوا کہ مہدی اپنے آگے کے اختلافات کو رد کر دینگے جیسا کہ رسول کے گو یا کہ اسلام تازہ بنا دینگے جیسا دلیل پانزدہم میں عبداللہ بن عطا کی روایت سے ثابت ہوا اور مہدی کو رسول اللہ فرمائے کہ خطا نکرینگے یعنے معصوم عن الخطا ہیں اس صورت میں ضرور ہوا کہ مہدی سب سے مخالف رہیں مگر جسمیں صحابہ رہ سے لیکر آجتک اتفاق رہا حیانا اگر خلاف اجماع بھی بیان کریں تو صحت مہدی کی جانب ہوگی کیونکہ یہ معصوم ہیں اور وہ سب مخطی ایسا ہی توضیح کے بحث اجماع اور تنویر المنار میں بھی مثلاً عیسیٰ کے حواریوں سے لیکر وقت بعث رسول تک کسی ایک معبر عیسویوں کا اتفاق فرض کریں اور فرمان ہمارے رسول کا اوسکے مخالف ہو صحت کس کے جانب ہوگی یوں کوئی مسلمان نہ کہیگا کہ وہ اتفاق اقوی ہی ویسا ہی فرمان مہدی کا بھی کہ جسکے لئے رسول تعصفر اشری و لا یکلی فرمائے اور معنی لا یکلی کا عقیدہ شانزدہم میں مع شان مہدی موعود مذکور ہی اور باب ہشتم میں بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بایں ہمارے امام ع سے کوئی امر ایسا مروی نہیں کہ جسکے خلاف پر اجماع قطعی ہو بلکہ بعض قدماء محققین اسکے موافق ہیں جیسا بعض انکے اوپر مذکور ہوئے مانند رویت فی الدنیا کے اور بعض کا آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ مگر موافق فرمانے شیخ اکبر کے علماء منکرین مانند شیخ علی اور اس مسعود ہندیہ وغیرہ کے جو متعصب ہیں احکام کو ہمارے امام ع کے کہ مہدی موعود ہیں اپنے مذہب حنفیہ کے خلاف پاکر جو جی چاہتا ہی طعن کرتے کہ یہ بھی دلیل ہماری حقیقت پر ہی مگر عجب تر اور طرفہ تر یہ بات ہی کہ مسعود نے بسبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن و حدیث کو مقطوع کر دیا یا باوجودیکہ ہمارے امام ع مذہب سنت و جماعت کی ہی صحت کرتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے کہ میں قرآن و حدیث کے

تعلیم خدا یتعالی اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہون اور تابع ہون چنانچہ مسعود بھی لکھا ہی پھر پہلیل
کہتا ہی کہ یہہ اتباع کتاب و سنت کے نہین بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہہ کہنا تھا کہ یہہ اتباع اور بیان
خلاف سنت ہی جیسا عقیدۂ اول مین لکھا ہی اور یہہ ساری کتاب اسکا جواب ہی - جانا چاہیے کہ اس
تقریر بالا مذکورسے کل شبہات واہیہ مسعود کا رد ہوچکا لاکن پھر بھی ہم اسکے ہر شبے کا وقع بیان کرتے
ہین - اول بیان اتنا معلوم کرنا چاہیے کہ علم مہدی کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفۃ اللہ ہین اور علم دوسرون کا
صحابہ سے لیکر چنگ ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اسکی کہ علم مہدی کا ماخوذ من اللہ ہی بابہ ششم
مین بروضوح بیان ہوگیا انشاء اللہ تعالی اور مہدی معصوم ہین خطا سے جیسا اوپر گذرا - اب بیان ہے
مسعود کے جہالتون کا بیان ہی جہالت اول رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہونے مین ہدایت -
مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہین وگرنہ ہر مفسر کے لئے یہہ کہنا درست ہوگا کیونکہ ایک نے ایک
تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلاً امام اعظم رح اذا قرء القران فانصتوا کی تفسیر کی کہ
جب کوئی قرآن پڑہے دوسرا خاموش رہے حتی کہ امام کی قرات سے مقتدی کی قرأت ساقط ہوجاتی
ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہین کہ جسکو حصر و حد نہین جیسا
اوپر مذکور ہوا پس اسسے یون کہنا ایک دوسرے پر کب لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہین بلکہ تابع اپنے نفس کا
ہی نعوذ باللہ من ہذا الباطل دوسری جہالت رجا اگر کہین کہ قرآن کو لایخ ہدایت یہہ کہان سے
ثابت کیا کہ ہم قرآن کے معنے کو تابع کرتے ہین مسعود عقیدۂ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت محرفہ جو
لکھا ہی اسمین اسکا شامہ بھی نہین کیونکہ اسمین ذکر مخالفت تغیر وغیرہ کا ہی گو کہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو
یا ہو نہ نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر مراد اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو اختلاف مفسرین سے
اختلاف فرمان الٰہی لازم آتا ہی فہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب منزل الٰہی جانا اور اسکے
احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہو آپ اخذ معانی کرے بطریق سمع یا قیاس اور مفسر

فقط اپنی صحت بیان کرے اور غیر مجتہد اتباع کسی امام کی کرے نہ یہ کہ ساری امت قرآن کو بلا خلاف
ایک معنے پر قرار دین بلکہ اختلاف کو مجتہدین و مفسرین کے دفع کرنا قولاً و عملاً مہدی کا کام ہی جیسا اوپر
مذکور ہوا غایان ہمارے امام کا ہر چند قاعدہ عربیہ کے خلاف نہیں کہ وہ تعلیم خاص متکلم جل جلالہ
عظم برہانہ ہی اور عمل خاص پیروی رسول اللہ اور جو معانی و روایات آپکے مخالف ہیں نہ مراد اللہ
ہی نہ پیروی رسول اللہ بلکہ وہ خطائے مفسر و راوی ہی پھر اب دور کہاں رہا پس مہدی جسکو صحیح جانیں
وہی صحیح ہی وگرنہ صاف موضوع۔ تیسری جہالت **رجا** وہ احادیث و تفاسیر الخ **ہدایت**
یہہ بات عبارت مدلولہ میں کسی نوع سے مذکور و مفہوم نہیں اور اسپر تقریر مسودہ کی تو زمین کی ہی نہ
آسمان کی اسکو بھی وہی جواب ہی جو اوپر مذکور ہوا چوتھی جہالت **رجا** غیر متواترہ ظنیہ الخ **ہدایت**
ظنیات مخالف قطعیات ہونگے یا موافق یا مخالف نہ موافق مخالف قطعیات خود قابل اعتبار نہیں
اور موافق تو حکم میں قطعیات کے ہیں اور جو مخالف نہ موافق ہوں آپس میں معارض ہونگے یا نہ ہونگے
پس متعارض ساقط الاعتبار ہیں اذا تعارضا تساقطا اور جو بے تعارض ہوا سکا اعتبار موقوف
ہی اسکے مفسر اور راوی پر تو حکم اتباع افضل کی لازم ہی جسکو مبین اسکا معصوم ثابت ہو تو اسکی صحت
قطعی ہوئی چونکہ افضل غیر معصوم کی اتباع لازم اور انحراف اسکی اتباع سے حرام ہی جیسا ابتدا میں
اسباب کے حدیث کی سند میں مذکور ہوا تو افضل معصوم کی اتباع واجب اور انحراف اس سے کفر ہوا
ایسا ہی جو علما کہ ہمارے امام پر ایمان لائے اس جناب کو دیکھے کہ انکا یہ اعتبار مانند پایہ اعتبار
رسول اللہ کے ہی کہ کوئی امتی ایسا ہونا ممکن نہیں پس سمجھے کہ یہہ اپنے کلام میں صادق ہیں ازاں قبیل
طبقہ تابعین بھی بطریق مشاہدہ احوال صحابہ اور سمع احوال امام کے یقین لائے مثلاً معتقدین امام ابو حنیفہ رح
کے انکی صحت کو صحت جانے اور اُن کے رد کو رد ایسا ہی شافعیہ مالکیہ حنبلیہ اگر کوئی کہے کہ وہ سب ناقص
الاخلاق تھے مہدی چاہئے کہ کامل ہو تو اسکے دیکھنے تابع تمام جواب یہہ ہی کہ مدعی مہدویت جب اکثر ایسے

امور مین کہ بداہتاً و قطعاً اُسکے دعوے کے صحت پر دلالت کرین صادق اور عامل اور حاکم ہی واجب
ہی کہ ظنیات مین بطریق اولی صحت اُسکے حکم اور عمل پر موقوف رہی پس جسکو صحیح نہ کہے اور عمل اُسپر کرے
وہ بے اعتبار ہی پس مخالفت غیر معتبر کی موجب نقصان نہین ہی بلکہ عین کمالیت ہی اور ایسے امور مین شہادت
اہل مشاہدہ کی معتبر ہی اگر کہ بعضے سامعین معترض بھی ہون چنانچہ ہمارے رسولؐ کے لئے بھی آجکل ہی
مناظرہ درپیش ہی اگر کسیکو ضرور ہو ہدایت المسلمین وغیرہ جو عیسویون کی تالیفات ہین دیکھ لین کہ گویا مسود
اُسکی پیروی کیا ہی کہ تمام اپنے مسود کا بھی ہدیہ جہد دیہ رکھا پس اب جانے کہ جن علامات وغیرہ مین
کہ مسود اعتراضات و احتمالات درپیش کیا ہی اُسکا ثبوت در دور رفع بہان تک جو ہوا ہی سے اہل انصاف
معلوم کرسکتے ہین کہ ذات ہمارے امامؑ کی جامع جمیع کمالات خاتم الانبیاؐ تھی اور آگے بھی جو کذب و
مفتریات مسود کے بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی اُس سے بھی ظاہر ہوگا کہ منکرین ہر نبی کے حق مین
ایسے ہی احتمالات درپیش کیے ہین اور ذات پاک امامؑ عیوب مشخصہ معاندین سے پاک ہی

اس تقریر سے دوسرا احتمال مسود کا بھی مہمل ترازاول ہوگیا اب بھی کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہی **دوسرے**
احتمال کا حاصل **رجا** بہت سے احادیث ظنیہ مشترک المعنی الخ **ہدایت** کذب مسود کے اس مقولہ کا
اوپر بحث دلایل مین مذکور ہوچکا کہ جو آثار لفظاً یا معناً متواتر ہین سب جناب امامؑ مین موجود اور
اُنکے موافق تھے پس جو روایات ظنی کہ مخالف امامؑ ہون اُنکے راوی مخطی ہین اور موافق حکم متواتر
مین داخل ہین بقدر اشتراک لفظی یا معنوی وغیرہ جب اِن دلایل سے ثابت ہوچکا کہ یہی ذات مہدی
موعودؑ ہی اُنکا موافق مقبول اور مخالف مردود ہوا **تیسرے** احتمال کا حاصل **رجا** اس تین سو پچاس
برس مین الخ **ہدایت** تمام قطعیات و ظنیات پر کبھی عامل ہونا ہر چند ممکن نہین کیونکہ بعد ائمہ
اربعہ کے یہان تک سب انھین کے تابع ہین اور وہ اُنھین مخالف ہین پس ایک کا امر قطعی دوسرے کے
نزدیک ظنی بلکہ مردود و موضوع و بدعت ہی پس ہر قسم کے خلق محمدی کہ موصوف کہنا جہل مرکب ہوا

یہ خصیصہ مہدی کا ہی کہ اسپر خود مسود بھی قایل ہی اور اسکا ثبوت دلیل ہشتم کے تحریف دوم مین
ہوچکا اور خرق عادات کرامت اور عمل موجب حصول ثواب و مراتب ہونا موقوف ہی صحت
ایمان پر کہ تصدیق مہدی موعود ہی پس اوپر ثابت ہوچکا کہ مہدی موعود ہمارے امام ہین پس انکا
منکر و مخالف و منکر رسولؐ ہی پھر کہان سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کے خلق محمودی کہ متصف ہون
اور خرق عادت کرامت ہو وگرنہ کفار اور سحران سے بھی بہت سے خرق عادات ہوتے ہین
وہ اسدرا جات کہلاتے ہین **چوتھے** احتمال کا حل **رجا** صحابہ کرام سے لیکر آجتک الخ **ہدایت**
افسوس ہی کہ مسود کو عقل سلیم سے بالکل بہرہ نہین کیونکہ مہدی کے لئے بقوم بالدین فی آخر الزمان
کیا قیمت یہ فی اول الزمان رسولؐ فرماے ہین پس واجب ہی کہ مہدی موعود سب سے مخالف ہون
کہ رسولؐ کیلئے نہین فرماے کہ میری موافقت کریگا اور خطا کریگا مگر مہدی کو اور وارد ہی کہ مہدی
اپنے آگے کے مخالفات و تفرقات دینی کو اتحاد دینگے جیسا رسولؐ کے اور مہدیؑ سے دین کمال کو
پہنچیگا پس خلافت مہدی موعود کی نفی ہی کہ یہہ بات نہ صحابہ کے واسطے ہی نہ دوسرے کے پس
اس اخبار و آثار سے ثابت ہوا کہ مہدی موعود اس دعوے کے مستحق ہین اور واجب ہی کہ مہدی
موعود کا حال سب امت کے خلاف پر اختلافات امت کو اتحاد مین رسولؐ کے برابر ہووے **پانچوین**
احتمال کا حل **رجا** شیخ مذکور کا دعوی سیہ بھی ہی الخ **ہدایت** مہدی موعود کا یہی کام ہی
کہ ظن کو دفع کرے اور قطع و یقین پر عمل کرے یعنے جو رسولؐ سے ثابت ہی بامر اللہ ہی عملاً و قولاً
ظاہر ہووے کیونکہ مہدیؑ خلیفۃ اللہ اور بلا واسطہ آخذ فیض من اللہ و من روح رسولؐ اللہ ہی
اسکے دلایل عقیدۂ شانزدہم مین گذرے اور باب ہشتم مین لکھے جاوینگے انشاء اللہ تعالی نہ یہہ کہ
مہدیؑ ہی ظنیات اور مشکوکات کا حاکم اور عامل رہے اور اسکی توجیہ و تفصیل اوپر صاف گذر چکی
چھٹے احتمال کا جواب **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی کیونکہ ازابتدا تا انتہا اسکا جواب ہی۔

تحریف دوازدہم

اب جاننے کہ البتہ ہر عاقل کو اس تقریر بالا مذکور سے ظاہر ہوگا مسود اصل حقیقت مہدویت سے جاہل
امور تعصب و عداوت مین اپنے اخوان سابقین و متعصرین سے فاضل ہی بااین اس امر کا قایل
ہی کہ اگر صحت اخلاق ہو تصدیق لازم و واجب ہی کہ لکھا ہی ثبوت ولایت موقوف ہی معاملت
اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھ الخ اور اخلاق جناب امامؑ مین چند اعتراض و شبہ کیا سو آگے
ظاہر ہوگا کہ موافق کتاب و سنت ہین یا مخالف جب موافق ہون پھر انکار محض تعصب اور صرف تعسف
ہی **مسود کی بدخلقی اول** دست اندازی مال غیر ہین الخ **ہدایت** اس محل مین
مسود تبری چوری سے تحریف و تبدیل عمل ہین لایا جیسا پیشہ اہل کتاب کا تھا یعنے نقل کے اخیر مین
مولف رضہ لکھے ہین کہ ایشان از خدا روگردانیدہ میرونداگر حقتعالی بندۂ راقوت دہد یا امر کند از ایشان
آنچہ ہست زدہ بستانم انتہی بیان اور کچہ نہین ہی اب اسکا خلاصہ لکھا جاتا ہی کہ ہجرت جن لوگون نے
کہ جناب امامؑ کے ہمراہ تھے فرض تھی جیسا کہ اسکا ذکر کچہ عقیدۂ پانزدہم مین ہوا اُس سے روگردان
ہوکر جاتے تھے کہ اُن کے جانیکا سفر حرام تھا گویا کہ اللہ تعالی سے روگردان ہوکر جاتے تھے جیسا کہ
امام باقر رضہ سے مروی ہی جو مہدیؑ سے منہہ پھیرا خدا سے منہہ پھیرا یہہ روایت دلیل یازدہم مین
گذری اسی لئے جناب امامؑ فرماے کہ مدعاصی کی موجب عصیان ہی چنانچہ یہہ سر شارہ ہی
کہ اگر اللہ تعالی امر فرماوے انکو مار کر چھین لون اور مولفؒ نے احتیاط و لحظ یاے تردیدی کے
ساتھ فرماے کہ قوت دہ مہینے زور دیوے فرماے یا امر کند لینے حکم دیوے پھر زیادہ اپنے طرف سے
کاہیکو کچہ لکھتے فرضا اگر یہ بھی اسکا جواب یہہ ہی کہ صحیحین مین ہی کہ بعد رسولؐ کے جو لوگ زکوۃ وغیرہ
ترک کئے باوجودیکہ مسلمان تھے ابوبکر صدیق رضہ اُن کے قتل کا حکم دئے **حدیث** ان ابا ہریرۃ رضہ
قال لما توفی النبی صلعم واستخلف ابوبکر رضہ کفر من کفر من العرب قال عمر رضہ یا ابا بکر کیف تقاتل الناس وقد قال
رسول اللہ صلعم اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ و

حسابہ علی اللہ ۔ اہ ۔ محصل ام لا قال ابو بکر رضہ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکاۃ فان
الزکاۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یودونہا الی رسول اللہ لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رضہ
فواللہ ما ہو الا ان رأیت ان قد شرح اللہ صدر ابی بکر بالقتال فعرفت انہ الحق ۔ خلاصہ اسکا یہہ ہی
کہ بعد رسول کے ابو بکر صدیق رضہ اور عمر رضہ دونوں اتفاق سے جو مسلمانوں نے زکوۃ ترک کے
انکو قتل کیے ہین پھر مال تارک فرض کا لینے کو کہکر کیا برا ہی بلکہ مسود کی لائی ہوئی آیہ اول سے بھی
یہی ثابت ہی بطلو باطل کے تم پس مین کیسا مال کھانا یہان نوحق کچند وجہ ثابت تھا ایک یہہ
یہہ فرض کے تارک تھے کہ جنکا قتل بھی اگر حکم ہوتا واجب ہوتا دوسرا استغفار انکا موجب عصیان تھا
انکو مال دینا مدد عصیان کی تھی شبیر یہہ کہ تین دن کے بعد حرام بھی حلال ہوجاتا ہی اور فاتے امام
کے اصحاب کے مشہور ہین اور دوسری آیہ بھی اسی پر دال ہی کہ وہ اسکے اہل نہین تھے اور
آخر کے تینون آیتون سے بھی ظاہر ہی کہ ان عاصیون اور نااہلون کو دینا اللہ کے بھیجے فرمان پر
عمل نکرنا ہی جسکو ہدی بالمشافہ اللہ تعالی سے معلوم کرلیتے ہین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا مضمون
مسود بالکل نسمجھا اور حقیقت فرمان امام کی ذری بھی نہ جانا یعنے اتمام واکمال انزال احکام ہوچکا نہ
دین کی تمامیت کہ وہ موقوف بھی بیان اور عمل پر اسکے وگرنہ یہہ فرمان رسول کا کہ ہدی دین
کمال کی پہنچیگا خلاف اس آیہ کے ہوگا کیونکہ کامل شی کو پھر کیونکر بول سکتے ہین کہ آیندہ کامل ہوگی بلکہ
یہہ آیہ اس امر کی دلیل ہی کہ ہدی کا خروج دسوین صدی پر ہونا ضرور ہی کہ اللہ تعالی فرمایا الیوم
پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کے نزدیک کا ایک روز دنیا کے ہزار برس ہین پس اس ہزار مین اتمام دنیا
ہونے سے بھی یہی غرض ہی کہ دین کمال کو پہنچے اور اسی تکملے پر اتمام دور دنیا ہو دے چنانچہ زمانہ
مین جو احادیث وارد ہین بعض اس سے مسود ولیکن ہم مین جہان عمر دنیا بیان کیا لکھا ہی واللہ اعلم
یعنے معنی کمال کا پورا کرنا ہی کہ رسول تمکو اللہ بہ الدین فرماتے ہین اور آیہ ماکان محمد ابا احد الآیہ کا

معنی عقیدۂ شانزدہم مین کچھ مذکور ہوا ہی اور باب ہشتم مین بھی انشاء اللہ تعالی لکھا جائیگا بلکہ اوپر
کی تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام ؑ کا فرمان قرآن اور حدیث کا بیان ہی نہ مخالف کہ جسکو
شریعت تازہ کہہ سکتے ہین اور مال اُس امت محمدیہ کا کہ جناب امام کے منکر ہین نہ لینا اور ہن مرتد کا
لینا اِس معنی پر تھا کہ لوگون کو خبر ہو دے کہ ہم اُنکو اُنسے سخت ہی یہ تہدید و تحذیر ہی جیسا وارد ہی کہ
جہادِ مبتدع افضل ہی جہادِ کفار سے **مسودکی بد خلقی دوم** کذب و افترا ہدایت
عذب اللہ لسن افتری و کذب و حرف الکلام عن مواضعہ ای منصفو الصاف کر دو مسودہ اسمعام مین
کیا کیا چوری کیا ہی اب الصاف نامے کی عبارت یہنہ لکھے جاتی باب نوزدہم در انکہ بعضی کسان مہدی
باہر عیسی ملاقات کنند نقلست کہ ہر یکی از مہاجران مہدی سید محمود و سید غوث میر و میان نعمت اللہ
و میان دلاور و دیگر مہاجران میرآن را پرسیدند کہ کسان مہدی مہتر عیسی را ملاقی میشوند فرمود ندا
پس مشہورترین ہمین نقلست ولیکن مہاجران مہدی در میان خویش ہمچنین میفرمودند بمعنے فرمودند کہ
حضوران کسان ملاقی باشند و میان ملک جمیع فرمودند کہ ما چہ میدانیم کہ چند کسان مہاجران مہدی
ہستند خدا داند کہ میان، بلکہ گاشتہ اند بسیار کسان را فیض رسیدہ ہست خدا داند کہ کجا ظہور شود
اور انعامدین باب مین ہی جب اصحاب عرض کئے کہ یارسول مہدی عیسی سے ملاقات کرینگے تو اب
فرمائے کسان مہدی ملاقات کنند پس لفظ کسان سے یاران خاص کہ نا منصب و بدد ہانی ہی یہ اُس
مانند ہی کہ علی مدنے رسول سے عرض کئے کہ آیا سوال محمد ان المہدی امام من غیر نا فرمائے رسول فرمائے بل منا
کیا اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ انہین حاضرین مین مہدی رہے ہین پس لفظ کسان مطلق ہی گو کہ سوال
مقید بھی ہو بلکہ ترجمہ ہمکو کسان مصطفی بول سکتے ہین اگر فرضاً ہمین بعض یار احتمال بعد جناب امام
کے قیاس کہے بھی ہون کچھ قباحت نہین کہ ایسے اختلافات صحابہ رسول سے بہت مروی ہین اب
مسود کے خلافات مسود کو مبارک باد **مسودکی بد خلقی سیوم** کہ دوم مذکور کی ہمچنین ہی الخ

ہدایت مسودے اندیشے کو ثابت نہیں بیٹھے اول یہ مکاشفہ ہی جیسا تعبیر خواب کو ہوتی اسکو بھی تاویل ضروری پس جیسے کا ویسا حمل کرنا جہالت ہی واقعیت کے چالیس پرساتوں مبحث میں لکھا ہی فان الولی اذا اتی فی کشفہ بما یخالف ما کشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا ان ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشف رسولہ فی التاویل بفکرہ فلم یفہ مع کشفہ فہو کصاحب الرویا بخبر عما رآہ وکشفہ صحیح ولکن اخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابدًا واما المستحکم فی ہذا الباب ذلک یخطی ویصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی فی ذلک انتہی اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہی کہ کشف اولیا کا صحیح ہی اگر اسکی تاویل انہوں نے خلاف رسول کے فرمان کے کیا تو انکی اس تعبیر میں خطائی اب ہم مسود سے پوچھتے ہیں تم جو جناب صدیق ولایت رہ کا کشف بیان کئے ہو اسکی تاویل کی بھی جناب کشوف علیہ سے کچھ سند رکھتے ہو یا آپ ہی قیاس کے کوے اڑانے ہو بلکہ اسکی تاویل ناقل نے جو کیا بہت احسن اور موافق فرمان علام الغیوب جل جلالہ کے ہی کہ جسکے تم منکر ہو اور یہ عذر پیش آپکا بدا ہتا آپکی جہالت و حماقت کی دلیل شمری کہ مکاشفے کو مشاہدہ قیاس کرنے ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس امر میں معذور ہو کہ جدہر آپ کا معلم پھر اتا ہی پھر جاتے ہو آپ یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی قیامت کے لئے جہاں قریب فرماتا ہی وہاں مفسرین بمعنی تحقیق کے لئے ہیں مثلا قولہ تعالی انا انذرنکم عذابا قریبا کی معنی یہ ہی صحیح ہی فرمایا ہے تکو صحیح ہمارے کہنے سے مراد کلام امام سے ہی ہی کہ مانند قیامت کے عیسی کا آنا ہی کہ علامات کبرے قیامت سے ہی چونکہ یہ مرقایل انکشاف تھا کہ رسول بھی اسکی خبر تحقیقا نہیں فرمائے بندگیہان سید خود میر سید الشہدا صدیق ولایت کو یا و نہ یا کہ عیسی سے پوچھ لیں کا تکے پوچھتے تو بھی ما کشف لکن نحاکہ قیاس اسی بات کو مقتضی ہی چنانچہ رسول لیلۃ القدر کو بھول گئے اسکی توضیح باب ہشتم میں ہوگی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے لوگوں نے جو عیسی کا دعوی کیا ہی انکو مغالطہ تھا یا حصول مقام کہ اسکو اعتبار نہیں **مسود کی بد خلقی چہارم**

یہ بھی الخ **ہدایت** یہ اختلاف مانند اختلاف تاریخ وفات ہی کے ہی وہاں تاریخ اور روز کا بھی خلاف ہی مثلاً جمہور نے دوسری تاریخ وفات جناب ختم الرسل مقرر کیا ہی روز پیر کا ہو تو بارہویں جمعرات ہوتی ہی پس جسکے نزدیک دوسری وفات جناب رسولؐ ہی پیر کا روز ہی جسکے نزدیک بارہویں ہی جمعرات کا روز ہی اور ایسے اختلاف بعد ہمارے رسولؐ کے بھی بہت ہوئے ہیں بلکہ یہ بھی دلیل برابری کی ہی مثلاً اگر کسی امر دینی میں راویوں کو اختلاف ہو مجتہد کا تقریباً اتفاق اجماع کی بات صحیح ہوتی ہی اور مخالف و منکر کا امر مختلف فیہ پر اعتراض کرنا داب مناظرے سے بعید ہی و گرنہ راویوں کے اختلاف سے متکلم کو مورد اعتراض کرنا لازم ہوگا ہذا باطل اور علم غیب کے لئے مسود کا مقتدا ابن حجر مکی شرح ہمزیہ میں لکھا ہی فلا یاتی فذلک اطلاع اللہ تعالیٰ بعض

خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن رسول اللہ فی خمس لا یعلم الا اللہ لا نہا جزئیات معدودات لا فیر وانکار المعتزلہ لذلک مکابرۃ یعنے غیب ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اطلاع دینا منع نہیں یہاں تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جسکے لئے رسولؐ فرمائے کہ اسکو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور معتزلہ جو اسکے منکر ہیں مکابرہ ہی پس مسود بھی یہاں اعتقاد معتزلہ بیان کیا ہی نہ سنت جماعت کا اسکی تحقیق عقیدۂ ہفدہم میں بوضوح تمام ہوئی **مسود کی بد خلقی بتجم** انصاف نامے کے باب ہفتم میں الخ **ہدایت** مسود کو نہ معنی النسخ سے خبر ہی نہ کسی کے کلام فہمی کا اثر نہ خوف خدائے جہان ہی نہ شرم اہل زمان یعنے صاحب انصاف نامہ لکھے ہیں۔ بدان ای عزیز قرآن منسوخ قشدہ است تا قیامت پسروی قرآن فرض است و بعضے کسان میگفتند کہ ہجرت وقت رسولؐ فرض بود در وقت مہدیؑ فرض نیست پس ازاں دو کسان برائے ملاقات آمدند برادری از دایرہ خبر آوردکہ فلان کس از احمد آباد آمدہ اند بندگیمیان خورشید تیز بندگیمیان شاہ نظامؒ را فرمودند کہ میان نظام چیست کہ تو من بعضے و نکفر بعض الآیہ دران

۱۴۵

فائدہ ولایت کے لئے جو ہجرت شرط ہی وہ ہجرت مطلقہ مذکورہ نہیں بلکہ ہجرت خاصہ ہی جس کی تفصیل اسکی بحث میں ہوگی اور ہجرت مطلقہ مذکورہ کا ولایت میں ایک جزو ہونا اور ہجرت خاصہ کا ایک جزو ہونا اور ہجرت خاصہ کا ایک جزو ہونا اور ہجرت خاصہ کا ایک جزو ہونا

مجلس اکثر مہاجرین مہدئ دین ناقل حاضر بود بندگیان شہ نظام فرمودند انکس ظالم است باز میان فرمودند ہر کہ نقل مہدئ را تاویل کند کہ فرمودہ اند ہمہ قرآن تا قیامت ناسخ است اور ا منسوخ گوید بندگیان شہ نظام رح فرمودند انکس کافر است آنانکہ آمدہ بودند رجوع بحق کردند انتہی

اس نقل کی مراد یہ ہی کہ قرآن تا قیامت ناسخ ہی اور معنی نسخ کا اصطلاح مین رفع کرنا اصل آیت کا ہی پس منسوخ وہی آیات نازلہ ہین جو قرآن مین موجود نہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رض نے فرمایا ہین

برتقدیر قولی رسول اللہ آیۃ تحفظھا و تنھاھا و تنھانی مصحفی فلیا کان اللیل حیث علی عقلی فلما جد منھا شئی و غدت الی المصحف فاذ الورقۃ بیضاء فاخبرت النبی بذلک قال لی ان مسعود ذلک رفعت البارحۃ اور الیاہی

یا بایہا اس کو اور مسیح کا ہین کہ تم مصحف کا مدنی علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہین ہی کو نسی قرآن یا ابن مسعود یہ رفعہ کیا

ابن الشیخ سے بھی روایت ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ آیات بھی اسی پر دال ہین کہ اللہ تعالی جن آیات کو چاہا رفع کیا کہ انکا نشان زمانہ اور اسکے بدل مین جو چاہا حکم بھیجا نہ یہ کہ اس قرآن موجودہ مین بھی آیہ منسوخہ لکھے ہوئے ہین کہ کر اللہ تعالی فرمایا ہی نہ رسول سے اسکی سند ملتی ہی اگرچہ علما نے اپنے قیاس سے ناسخ و منسوخ مقرر کئے ہین پس اس قرآن کے کل آیات کو ناسخ کہنے سے خلاف قرآن کیونکر ہوا بلکہ خلاف علی کے قیاس کا ہوا کہ یہی کام مہدی ع کا ہی اور مسود خود ہی لغت بیان کر یہ ہا ہی کہ متقدمین پانسو پچھتر اور سیوطی نے بیس ہی خاص کر لیا اور شاہ ولی اللہ نے تو پانچ پر ہی اختصار کیا پس عقلمند کے نزدیک خود مسود اپنے مقولے سے آپ ملزم ہی ہم کیا اعتراض کر یگا اور آگے ہمکو تو جرح و تعدیل سے آیات مشخصہ شاہ ولی اللہ کے بھی کچھ حاجت نہ ہی کیونکہ پانسو کہنے والے کا مخالف بیس کہنے والا ہی اور بیس کہنے والے کا مخالف پانچ کہنے والا ہوا اور کچھ ذکر نسخ کا مقیدہ مشارزہم مین بھی ہوا ہی

مسود کی بدخلقی ششم تحریف آیات قرآنی از اہدا

پہلے یہہ بات خوب جان لیوین کہ مسود یہان تنگ جو اپنی کتاب مین تسوید و تحریر کیا ہی سچ ہی یا جھوٹ بھی ہی چنانچہ تعداد اسکے جھوٹ کا کئی جاے مین ہوا خصوصاً باب دوم کے ابتدا مین

اسکے چند دلایل بیان ہوے ہین اور یہان بھی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی **مسود کی تحریف**

اول پنجفصایل مین الخ **ہدایت** منکرین رسول کو بھی ایسا ہی کہے کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی قولہ تعالی ماصل صاحبکم وما غوی الآیہ یعنے کفار طعنہ کرنے لگے کہ یہہ دیوانہ ہوگیا ہی کہ ایسے باتان کر رہا ہی اور اپنی طرف سے بناوٹ کرتا ہی تب اللہ تعالی فرمایا کہ تمہارا رفیق یعنے محمد ہرگز نہین ہی اور خدا کی راہ سے پھر کر تیری راہ نہین چلا بلکہ اسکو جو اللہ تعالی کہا سو کہتا ہی اور کرتا ہی ایسا ہی مہدی کہ تابع تمام رسول ہین آپ کی خدمتین بھی منکرین پر گران خیان کرنا لازم ہی الحاصل صاحب پنجفصایل یہہ لکھے ہین کہ امام ع بندگیسان سید محمود رہ کے ختمین سورہ پنج سے نو فصلت جو سالک کو حاصل ہوتے ہین بشارتا فرماے ہین اور یہہ خبر جناب بندگیسان سید محمود ثانی مہدی کے حصول معراج کی ہی اسکی تحقیق اسی باب کے تتمے مین جہان مسود بندگیسان سید محمود رہ کے کہ عرف مبارک انکا سید یحیی خاتم مرشد ہی معراج پر اعتراض کیا ہی لکھے جائینگی انشاء اللہ تعالی نہ یہہ لکھے ہین کہ یہہ سورہ یا اس سے چند آیت انکی شان مین نازل ہوے ہین کرکے امام ع فرماے ہین لعنت اللہ علی من کذب وافتری اور منتے آیات مذکورہ کا یہہ ہی پس وحی بھیجا اپنے بندے کے طرف اللہ تعالی نے جو بھیجا جھوٹ نہ کہا دل کی بناوٹ سے جو دیکھا اب کیا جھگڑتے ہو تم اس سے اسپر جو اس نے دیکھا ہی اور سچ ہی کہ دیکھا اسکو دوسرے مرتبہ نزدیک سدر یعنے جہاز کے انتہے نزدیک جنت الماوی ہی جب چھپایا خاسدے کو جو چھپایا تھا کندہنوئی اسکی بعبارت اور حد سے نہ گذرا البتہ سچ ہی کہ دیکھا نشانیون سے اپنے رب کی بہت بڑی - تمہید مین عین القضات رہ لکھتے ہین ہر کہ دو بار نزاید یعنے ہر کہ از شکم مادر زاید این جہان بیند و ہر کہ از خود بزاید آن جہان را بیند ابدا بھم فی الدنیا و ھلو بھم فی الآخرۃ این معنی باشد یعلم السر فی السموات والارض کتاب وقت او شود من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور اروی نماید یوم تبدل الارض در گذشتہ بود و بغیر الارض رسید

راء قلبی ربی بنیدا بیت عندربی یطعمنی ویسقینی بخشیدہ وحی الی عبدہ ما اوحی بشنود الخ پس بہر
مقامات جب ثانی مہدی کو حاصل ہو چکے تو جناب امام ع آپکو اس بشارت سے مشرف کئے کہ بیشک
جب سالک مقام فنا کو پہنچتا ہی کہ رسول فرماے ہین موتوا قبل ان تموتوا کہ حسینی ہین یا ایہا الذین
امنوا اصبروا وصابروا الآیہ کے نیچے یہ بہت لکھا ہی ۵ اگر بقا خواہی فنا شو کز فنا کمتر نہ چیزیکہ
میزاید بقاست اسکو شہود ذاتی کا حصول ہوتا ہی کہ جسکے لئے وارد ہی کہ اللہ تعالی اسکی سمع بصر
ہات پاؤن ہوتا ہی اسی لئے شیخ اکبر اور صاحب تاویلات قولہ تعالی کذب الفواد ما رای کے
نیچے لکھے ہین فی مقام الجمع والفواد ہو القلب المترقی الی مقام الروح فی الشہود والفنا ہو للذات
مع جمیع الصفات الموجود بالوجود الحقانی وہذا الجمع ہو جمیع الوجود لا جمع الوحدۃ الذی لا فراد فیہ
ولا عبد لفنا الکل فیہا اللہی یا مصطفا ہم عین جمع الذات وامانا الجمع فیسمی وجہ الباقی ای الذات موجود
مع جمیع الصفات نزیہہ کہ امام ع فرماے کہ یہہ آیات رسول اللہ کے شان مین نازل ہین نہ
ہین بلکہ حضرت بندگیسان سید محمود کی شان مین نازل ہین واہ کیا الٹی سمجھی ہی **مسعود کی**
تحریف دوم شواہد کے باب ہفدہم ہین الہدایت مسعود خود سلطان کے معنے
مین اختلاف بیان کرتے ہوے جزماً فقط بادشاہ کرکے خاص کرنا تغییر بالراے ہی الغرض
اکثر مفسرین یہان دلیل واضح کرکے لکھے ہین چنانچہ مختصر حسینی ہی اسمین بھی حجۃ اللہ قوت الکلمہ
ہی اور ایسا ہی بیضاوی ومدارک تاویلات وغیرہ مین اسپر اللہ تعالی جل شانہ کی جاے پر معنے مین
دلیل وحجت کے اس لفظ کو یا دکیا ہی مثلاً قولہ تعالی ما نزل اللہ بہا من سلطان یہان تمام مفسرین
حجت کا معنی بیان کئے ہین اور فرمایا اللہ تعالی شانہ جل سبحانہ سنلقی فی قلوب الذین کفروا
الرعب باشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطانا الایہ اور فرمایا تعالی شانہ اترید ون ان تجعلوا
اللہ علیکم سلطانا مبینا اور فرمایا اللہ تعالی شانہ انکم اشرکتم باللہ مالم ینزل بہ علیکم سلطانا الآیہ

ان سب آیتون مین دلیل اور حجت کا معنی ہی نہ بادشاہت کا بلکہ اور بہت جایُون مین
ایسا ہی اللہ تعالی یا دکیا ہی اور اسپر یہہ بھی دلیل ہی اگر آیہ مذکورہ سے مراد بادشاہ مددگار لئے
تو بہت آیتون کا خلاف ہوتا ہی مثلاً اللہ تعالی رسول کو فرماتا ہی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن
اتبعک من المومنین مدارک مین اسکے نیچے لکھتے ہین والمعنی کفاک اللہ وکفی اتباعک من المومنین
اللہ ناصر النبی اور مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ عمر فاروق رضؓ وغیرہ مردصورت
ملکر جالیس آدمی ایمان لاے تھے باوجود اسکے اللہ تعالی آپ مددگار ہونے پر رسول کو حکم کرے ہو
پھر بادشاہ دنیا کی مدد مانگنے کیون حکم ہوتا اور کاہیکو مانگتے بلکہ اللہ تعالی یہہ بھی فرماتا ہو تو اللہ تعالی
یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین الآیہ باآین
دعا جناب رسالتمآب کی قبول ہوئی یا نہوی شق ثانی مردود ہی کیونکہ خود جناب باری عزاسمہ
اسپر تعلیم فرماتے ہوے عدم قبول کسی وجہ متصور نہین اور شق اول بھی ویسی ہی کیونکہ رسول
اپنے بعد خلافت فرمانے نہ سلطنت اور فرمائے کہ بعد اس خلافت کے بادشاہ کتون سر پر
رہینگے پس اس سے ظاہر ہوا کہ خلافت جدی ہی اور سلطنت جدی کہ جس سے ضرر دینی ہی اور
فرماتے عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطا وخدمتہم
ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ رسول کو سبب بادشاہون کے دینداری کی بگڑات بیان فرمانے نہ حکم خدا ہوا
کہ تم بادشاہ مددگار مانگو نہ آپ مانگے۔ اب معلوم کرین کہ شہادت بندگیمان سید خوندیم
ہی حجت روشن اظہار واکمال ختم نبوت کے لئے ہی کیونکہ رسول خبر دئے کہ میری آل سے میرا
ہمنام مہدی ہوگا کہ میرے سر یکا دین کو قایم کرے کمال کو پہنچا دیگا پس ویسا ہی مہدی
موعود دیکھے اور خبر دئے کہ یہہ میری ذات کا بدلہ ہوکر شہید ہونگے اور ویسا ہی ہوا کہ یہان

تمام حجت بوضوح تمام ہوئی چنانچہ لفظ لدن بھی اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا مین اُسی پر
دلالت کرتا ہی کہ اللہ تعالی کے پاس سے دلیل آوے نہ صاحب سلطنت و نبوی اور یہہ وسطہ مین
ہووے کیونکہ اللہ تعالی فرمایا (بول ای محمد داخل کر مجھے قبر مین دخل مرضیہ کرکے اور اتھا مجھے قیامت
مین خروج مکرمہ کرکے اور بنا دے میرے لئے ان دونون مین تیرے نزدیک سے حجت روشن) اور
ایسا ہی ہوا کہ موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہمراہیون کے کہ اعداء مقابل کے نظر کرتے
بندگیان خدا کے ہمراہیان عشر عشیر بھی نتھے بلکہ بالکم وکاست ہزار کو ایک کے شمار مین تھے اول روز
غالب رہے چنانچہ یہہ بات مسعود کی بدلیل اول اور پانزدہم سے ظاہر ہی کہ لکھا ہی میان خوندمیر نے
بعد جنگ کے کچہ اسباب مخالفین کا نہ لیا اور لینے سے منع کیا پس مال لینا چھوڑ دینا غالب کا کام ہی
نہ مغلوب کا اب دیکھنے کہ یہی دلیل حقیت ہی دگر نہ شہادت کے لئے تو امام حسین رضہ باوجود حق پر
ہونے کے جو واقعہ اعدا کے طرف سے گذرا ظہر ہی اور جیسا وہان شہادت کبری ہوئی یعنے
مارے جانا اور مال گھر وغیرہ جل جانا اور حرم تاراج اور بے ستر ہونا اور ہمراہی سب کے سب قتل ہو جانا
اور سران اتھا لیجانا اور دفن بھی برابر نہونا یہان بھی ہوئی کہ وہ بدلہ رسول کا تھا اور یہہ بدلہ مہدی
مراد اللہ کا اور جناب رفیقوی حامی دین نبی اس لئے بدلہ ہونے کہ شان خلافت کبری سے بعید ای
کہ شہادت کبری حاصل ہو دگر نہ بشارات وہان بھی کچہ کم نہین ہین فانا معاندین کیا وہان بھی زبان
طعن نہ کھولے بلکہ اطلاق کفر کئے اور اُس شہادت کو بھی شہادت سمجہنے جیسا خوارج مسعود

کی تحریف سیوم پنج فضایل مین لکھا ہی الخ ہدایت مسعود کو لطائف

قرانیہ اور نکات کلام الہیہ سے بالکل بہرہ نہین بے محابا اُس سے انکار کرتا ہی اور ہر چند متکلم جل جلالہ
عظم برہانہ سے نہین در تاہی دیکھیے اس رمز کے جانے والے کیا کیا معانی کئے ہین تاویلات

ہین ہی قولہ تعالی (ان فی خلق السموات والارض الی آخرھا ای ان فی ایجاد ہما وہما مع ما الارواح والقلوب

والعقول وارض النفوس اور قولہ تعالیٰ (الم ترات اللہ یزجی) کے نیچے لکھتے ہیں یریح
النفخات والارادۃ سحاب العقل فرد غامتہ نزعۃ من الصور الجزئیۃ ثم یولف فیہ علی ضروب المناسبات
المنتجۃ (ثم یجعلہ رکاما) حججا وبراہین (فترٰی) ذوق النتایج والعلوم الیقینیۃ (تخرج من خلالہ
وینزل من) سماء الروح من جبال انوار السکینۃ والیقین الموجبۃ للوقار والطمانیۃ والاستقرار
(فیہا) ای فی تلک الجبال من برد الحقایق والمعارف الکشفیۃ والمعانی الذوقیۃ او من جبال فی
السماء وہو معادن العلوم والکشوف وانواعہا فان لکل علم وصنعۃ معدنا فی الروح تابتا فیہ بحسب
الفطرۃ یفیض منہ ذلک العلم ولہذا تاتی لبعضہم بعض العلوم بالسہولۃ دون بعض وتاتی لبعضہم کذا
ولا تاتی لبعضہم شیٔ منہا وکل میسر لما خلق لہ ای ینزل من سماء الروح من الجبال التی فیہا برد الحقایق
والحقایق اور قولہ تعالیٰ (ولقد اٰتینا داؤد) کے نیچے لکھتے ہیں الروح (منا فضلا) یا جبال اصلوۃ الترجیع
وتسبیح المشاہدۃ والمناغاۃ فی المحبۃ مع مزید العبادۃ والتفکر والکمالات العلمیۃ والعملیۃ بان قلنا
یا جبال الاعضاء اور قولہ تعالیٰ (یوم تمور السماء مورا) کے نیچے لکھتے ہیں ای تضطرب الروح ویحی
وتذہب عند السکراۃ ومفارقۃ البدن (وتسیر الجبال) ای تذہب العظام وترم وتصیر ہباء منبثا۔

اور ایسا ہی تفسیر شیخ اکبر بھی ہے۔ اب انصاف پسندوں سے التماس ہے اگر معنی ہمارے امام
کا کہ مہدی موعود ہیں لغت اور محاورے کے خلاف ہو تو شیخ اکبر اور عبدالرزاق کاشی کو کیا کہو گے
بلکہ اکثر تفسیریں مانند کشف الحقایق و کاشف الحقایق و لبلن وغیرہ جو ایسی ہی معانیوں سے پر ہیں
سب تحریفات ٹھہریں اور تفسیر کبیر میں آیہ مذکور مسود کا معنی امام فخر الدین رازی یہ لکھے ہیں۔
فی الامانت وجوہ کثیر منہا من قال ہو التکلیف وسمی امانۃ لان من قصر فیہ تعلیہ الغرامۃ ومن وفر
فلہ الکرامۃ ومنہم من قال وہو قول لا الہ الا اللہ وبعید فان السموات والارض والجبال یلزمہا
ناطقہ بان اللہ واحد لا الہ الا ہو ومنہم من قال الاعضاء فالعین امانۃ ینبغی ان یحفظہا واللاذن

کذلک والسید کذلک والرجل کذلک والفرج واللسان ومنہم من قال معرفۃ اللہ بما فیہا واللہ اعلم

اب نظر کریں ضمیر ہا کی جملہا مین جو امانت طرف راجع ہی اسکو بعضوں نے تکلیف مقرر کے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ چنانچہ اوسکے نیچے حسینی مین ہی ودر موضع فرمودہ کہ نماز ہست ورزہ وزکوٰۃ وجہاد وحج الخ پس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ مین کہ جسمین ایک حکم شہادت بھی اعظم تکالیف ہی اسکا خاص ہونا اور اعظم واکرم اعضا کہ سری اسکا عند اللہ نثار کرنا لغت اور محاورہ عرب سے

اس آیت کی معنی مین کیونکر بعید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہین فی السموات والارض وجبہا احدہا ان المراد بہا باعیانہا والثانی المراد اہلہا وہا ہنا مضمر تقدیرہ ان عرضنا الامانۃ علی اہل السموات والارض حب ارض وسماے مراد اہل سماوارض لیے جاوے اہل سما تو قابل تکلیف نہین خاص کر اہل ارض پس مراد انبیا کی سماے اور اولیا کی ارض سے کہ بہ نسبت انکے اسفل ہین اور مراد علما کی جبال سے لیا کونسی قباحت ہوئی اور پا دیلات کے حوالے سے بھی لکھا گیا کہ سماے سے مراد روح اور ارض سے مراد نفس اور جبال سے مراد اعضا ہی اور کان ظلوما جہولا مین کی ضمیر کا مرجع ہونے سے مسود جو قباحت بھی سراسر دلیل مسود کی نادانی کی ہی کیونکہ سہان ظلوم وجہول مدح ہی نہ ذم بھی اپنے نفس پر بہت ظلم کرنیوالا اور ماسوا اللہ سے بہت غافل چنانچہ حسینی مین لکھا ہی وتفسیر خواجہ محمد پارسا ح مذکور ہست کہ حق سبحانہ وتعالی امانت را بر اہل آسمان وزمین وجبال عرض کرد ایا میتوانند از حمل آن بجہت عدم استعداد وچون انسان را استعداد حمل آن بود بمیضا بقہ ومبالغہ قبول نمود واو ظلوم است بر نفس خود کہ افنا میکند ذات خود را در ہویت مطلقہ وجہول است کہ غیر حق را حی شناسد و بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا میکند در فتوحات فرمودہ کہ امانت الطاف ہست باسماے حسنی کہ بر ہیکل موجودات عرضہ کردہ اند وانسان قبول کرد واو ظلوم بودی اگر برداشتی وجہول است یعنے عالم است بزیرا کہ نہایت علم باللہ اعتراف است بعجز از معرفت حق مصرع العجز عن درک

الادراک ادراک ہو حضرت میر قاسم انوار قدس سرہ در بعضے از رسایل خود امامت را بر خلافت
ربانی فرود آورده و گفته که ظلوم و جهول صیغهٔ مبالغه است هرگاه که این دو صفت از حد متجاوز نگردند هر آینه
بضد خود مبدل خواهند گشت در روح الارواح میگوید ظلوم و جهولا این جامع است ذوم آدم
بار محبت برداشت که فوق الطاقت بود گفتند ظلوم کردی بر نفس خود ندانستی که بار گران است گفت
از غیر حق جاهل بودم آوازهٔ ظلومی و جهولی او در دور عالم افتاد و عالمیان از سر این غافل او
لواح کے حوالے سے یہ بیت لکھا ہے ؎ عاشقانرا در دو بدنامی خوشست گاہ شقانرا اسود
ناکامی خوشست گاہ اور امام فخر الدین بھی لکھے ہیں کہ ان المراد منه آدم ظلم نفسه بالمخالفة الخ **رجا**
دوسری صریح غلطی الخ **ہدایت** مسعود کے اس کلام سے بہت عجب ہی اسکو حقیقت شہادت
سے بھی خبر نہیں کہ اسمیں کتنے قسم ہیں اگر سب کا جہاد و قتال برابر ہو اور مسلمانوں سے ترا شہادت
ہو تو امام حسینؓ کی شہادت کو کہ یہ قتال مسلمانان موافقین کے ساتھ ہوا اور اُن کے قاتلوں کے لئے
اہل سنت سے کہنے اطلاق کفر یا قطع دوزخ کا حکم بھی نہیں کیا اور اُس قتال کے سبب مسلمانوں میں
ایسا فساد برپا ہوا کہ ہزاروں علما اور صلحاے صحابہ کا قتل ہو گیا اور مسجد نبوی میں کئے مہینے
گھوڑے بندے گئے کیوں شہادت کبریٰ اور بدلہ ذات رسول اللہ قرار دیتے ہیں پس یہ بھی
شہادت کبریٰ اور بدلہ ذات مہدی مراد اللہ ہی کہ ایسا امر کسی سے نہ ہوا جیسا ذات مہدی
کے مانند سوائے ذات ہمارے رسول اللہ کے نہیں ہی اس شہادت کے مانند سوائے شہادت امام
حسینؓ کے نہیں مگر وہ تابعین میں بقول بعض اور بقول بعض عوام صحابہ میں ہیں اور بندگیمیان
سید خوندمیر اکابرین صحابہ مہدی سے ہیں ایکی ہی شہادت امانت الٰہی ہونا صحیح ہی۔
رجا معلوم رہے الخ **ہدایت** یہہ سراسر کم فہمی اور غلط گوئی ہی کیونکہ امام فخر الدین صحیح ہیں

کان اللہ غفورا رحیما ای کان غفورا للمظلوم ورحیما علی المجہول پس مغفرت اور رحمت عاشت
ہین مومنون کے واسطے ہی نہ منافقین اور کفار کے نے اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے ظلوم اور
جہول کا معنی اوپر جو بیان کیا وہی صحیح ہی کیونکہ یہان اثبات مغفرت اور رحمت ظلوم وجہول
کے واسطے ہی اگر یہان مراد ظلوم اور جہول سے منافقین اور کفار لین تو بڑی قباحت لازم آتی
ہی کہ منافقین اور کفار لایق مغفرت ورحمت کبھی نہین ہین بلکہ اوپر ثابت ہو چکا ظلوم وجہول
اس جگہہ مین ذم نہین بلکہ مدح ہی پس قابل مدح منافقین اور مشرکین ہرگز نہین ہو سکتے
ہین اور لیعذب اللہ الآیہ متعلق ہی کلام سابق کے ساتھہ کہ اللہ تعالی اوپر سے فرماتا ہی ان اللہ
لعن الکافرین واعد لہم سعیرا خلدین فیہا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوہہم فی النار
یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا
ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسی
فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا
یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما انا عرضنا الامانۃ علی
السمٰوات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما
جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المومنین
والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما اب اس سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی اوپر سے ذکر کافرون
اور مومنون کا کیا ہی کہ یہہ بھی اُسی سے متعلق ہی کہ یہان بھی فرمایا البتہ عذاب کرے الٰہی
اللہ تعالی منافقین اور مشرکین کو اور رحمت طرف پھیرے الٰہی مومنین اور مومنات کو جیسا
قریب اسکے اوپر گذرا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کیونکہ کان ظلوما جہولا کی ضمیر کا
مرجع جب مخصوص ہو جاوے اور ظلوم وجہول مدح ٹھہرے لیعذب اللہ کو اس سے متعلق کرنا

قباحت عظیم ہوتی ہی واے برین قیاس واژدن کہ خلاف مفسرین کے بیکے جاناہی مسود

کی تحریف چہارم رجا شواہد الولایت کے باب ہفتم مین الخ ہدایت صاحب

شواہد الولایۃ بعد بیان اس بشارت کے لکھے مین قد ثبت ان الکوثر خیر الکثیر ہو اسم الولایۃ المحمدی الخ خلاصہ اس سے یہہ ہی کہ جناب صدیق ولایت ؑ کو بسبب فنافی ذات المہدی ہونے کے یہہ مرتبہ حاصل تھا کہ سرتاپا ولایت محمدی مین آپکو استغراق تھا اس لئے مبشر اس بشارت عظمی کے ہوئے چنانچہ بسبب کثرت وقوع عدل کے زید سے زیدہ عدل کہتے ہین حسینی مین اسکی تعمیر مین لکھاہی کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کوثر معرفت کثرت است بوحدت وشہود وحدت در عین کثرت واین ہر لیست در بوستان معرفت کہ ہر کہ ازان سیراب شد ابدا از تشنگی جہالت ایمن است وانیستی خاصہ حضرت نبی واکمل اولیائے امت اوست پس یہہ بشارت اسی معنی پر دال ہی کہ عین مراد للایزال ہی اور آیۃ اللہ نور السموات آخر رکوع تک بھی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اُس

مراتب کے حصول کی بشارت سے مبشر فرمائے چنانچہ حسینی مین واللہ بکل شئی علیم کے نیچے لکھا ہم از کلمات امام است یعنے فخر الدین رازی رح طیب اللہ ثراہ کہ نور ایمان را بچراغی تشبیہ کرد بجہت آنکہ ہر خانہ کہ چراغ بود وزو پیرامن آن نگرد وہمچنین در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را بدو راہ نبود یا آنکہ بچراغی داخل خانہ روشن بود از روزنہاے خانہ پرتوے بخارج افتد وآنرا نیز روشنی بخشد ہمین منوال نور ایمان دل را روشن گرداند وازانجا شعاع معرفت بر روزنہاے حواس افتادہ انوار طاعات بر اعضا وجوارح پدید آید سیما ہم فی وجوہہم مصرع سیمائے ہر کس از دل او مید ہد خبر ؎ وتشبیہ فرمود دل مومن را بآئینہ تا از ابلنگ ظلم وجہالت شکند کہ آئینہ شکستہ ہرگز بکار رسد بر و زخیکہ دل شکستہ را رسد مرہمی پذیرد ؎ چون آئینہ این دل مجروح نازکم ؎ ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود کہ دگفتہ اند آن نور نور معرفت اسرار الٰہی است یعنی چراغ معرفت

در زجاجهٔ دلِ عارف مشکوٰة سینهٔ رافع فرخته است از برکت زیت یقین شجرهٔ وجود مبارک محمدی صلعم
که نه شرقی است و نه غربی بلکه کلی است و مکه نافِ عالم و از فراگرفتن عارف آن اسرار را از تعلیم سید
ابرار سر فروٗ علی نور معلوم توان کرد و قولی آنست که آن نور قرآن است و قلب مومن زجاجه و زبان
او مشکوٰة و قرآن مصباح و شجره وحی حق تعالی که نه مخلوق است و نه متخلق نزدیک است که هنوز قرآن
ناخوانده دلایل رجحِ او بر همگنان واضح شود پس چون قرأت بدان کشد نور علی نور شود در
روح الارواح آورده که نور محمدی است مشکوٰة آدم باشد و زجاجه نوح و زیتونهٔ ابراهیم
که نه یهودیت مایل است به یهود و نه عرب را قبول ساخته اند و نه بنصرانیت چه نصاری رو بشرق آرند و
مصباح حضرت پیغمبر یا مشکوٰة را ابراهیم است و زجاجه اسمعیل و مصباح حضرت رسالت پناه
و شجره شجرهٔ نبوت که نه کذب است و نه هزل یا مشکوٰة سینهٔ مشروح الحضرت صلعم و زجاجه دلِ صافی
منظر اوست و مصباح علم کامل او و شجره خلق شامل او که نه در جانب غلو افراط است و نه طرف
تقصیر و تفریط بلکه بطریق اعتدال که خیر الامور اوسطها واقع شده و صراط سوای عبارت اوست
و در عین المعانی فرموده که نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است صلعم پدر نور و
پسر نور است مشهور ؛ و در اینجا فهم کن نور علی نور انتهی لهذا سکے کلمهای که سیه مختمه هوئے سے اسکے
اور نکات باقیه بساطت کے ساتھ جواہر التفسیر میں لکھا ہوں اور اخیر رکوع کے بعد یہ نظم لکھای

نظم

مومنان از نیرگی دود آه مند تو لاجرم نور علی نور آه مند تو کافر تاریک دل را
نکو نیست ؛ حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است ؛ اور تاویلات اور تفسیر شیخ اکبر میں
بھی یہی بیان ہی چنانچہ مصور اس سے لکھا جاتا ہی قولہ تعالی (نور علی نور) ای ہو النور الحسی
بالاضاءة من کمال الحاصل نور زاید علی نور الاستعداد الثابتة الشرق فی الاصل کانه نور

متضاعف (یہدی اللہ لنورہ) الظاہر بذاتہ المظہر لغیرہ بالتوفیق والہدایۃ (من یشاء) من اہل
العنایۃ لیفوز بالسعادۃ (واللہ بکل شئی علیم) یعلم الامثال وتطبیقہا ویکشف لاولیائہ تحقیقہا۔
(فی سیوۃ) ای یہدہ اللہ بنورہ من یشاء فی مقامات (واللہ) ان یرفع بناؤہا وتعالی (ذاہا
(ویذکر فیہا اسمہ) باللسان والمجاہدۃ والتخلق بالاخلاق فی مقام النفس والحضور والمراقبۃ والاتصاف
بالاوصاف فی مقام القلب والمناجات والمکالمۃ والتحقیق بالاسرار فی مقام السر والمناغات
بالمشاہدۃ والتحیر فی مقام الروح والاستغراق والانطماس والفناء فی مقام الذات الخ معلوم
کیجئے کہ یہ بھی بشارت حصول مراتب ہی جیسا کہ اوپر تفاسیر معتبرہ سے مذکور ہوا کہ اس مقام کا
حصول موجب کمالیت انسانی ہی اور یہ بھی سمجھیں کہ ائمہ تفاسیر کیسی کیسی مثالیں اور کیا کیا تسہیلیں
بیان کئے ہیں مصباح ومشکوۃ وزجاجہ کو پیغمبروں کی مثالیں دیئے اور آسمان وزمین کو روح
اور نفس سے نسبت کئے کیا یہ بھی باطنیہ تو نہ تھے فاما بیان میں قل ہو اللہ احد کے لم یلد ولم یولد
تک جب پہنچے اور بندگیمیان شاہ دلاور یلد ویولد فرماے تو اسکی توضیح جناب بندگیمیان
عبد الملک سجادہ نشین کرتے پر مسودہ نہ سمجھا کہ خود اُس تقریر کو بیان کیا اگر سمجھتا ہرگز نہ لکھتا۔
جانا چاہئے کہ خود جناب باری عز اسمہ وعظم برہانہ جہاں قرآن میں توحید بیان فرمایا وہاں
کثرت کا ذکر کیا اور جہاں مومنین کے بشارات اور وعدے فرمایا وہاں کفار ومشرکین کے انذار
ووعید بھی ادا فرمایا اور یہی عادت اہل وعظ وبیان کی ہی ہی کہ جہاں احدیت ووحدت کا
ذکر ہی وہاں کثرت اور جہاں نور کا بیان ہو وہاں حقیقت ظلمت اور جس جگہ حدوث کی تحقیق ہی
وہاں قدم کی تدقیق اور جب عدم کو بیان کریں وجود کو بھی واضح کرتے ہیں اس لئے آپ نے بیان
وحدت ذاتیہ میں ظہور کثرت امکانیہ بھی بیان کئے کہ اسپر بندگیمیان عبد الملک سجادہ نشین نے اشارہ
فرمایا ورنہ مبین کو خبر نہ ہوتی کہ اللہ تعالی لم یلد ولم یولد نہیں بلکہ یہ اعتقاد رکھے ہیں کہ اسکو اولاد ہی

اور مان باپ بھی ہین بندگیسان عبدالملک سجاوندی کہ جسکی کتاب سراج الابصار مشہور ہی کا اسکو اقتدا کرتے بلکہ ادنی مسلمان بہہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی کو ماباپ اور جورو آپکے بالے ہین اس عزیز ہراونی مسود کے ہم مذہب ہینگے چہ جائیکہ علما کیونکر جسکو ذات باری عزاسمہ کے جننے اور جنے جانے سے خبر ہنوا سے علما قرآن کا بیان کیونکر سینگے اور ویسے شخص کی اقتدا کسطور پر کرینگے چنانچہ احوال مین درویش احمد کے صاحب رشحات نے لکھا ہی و شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ دیدہ شد کہ در مقام کہ فرمودند میان ما و تو نسبت پدر و فرزندی باشد چنانچہ در میان مائی دوئی نباشد یعنے اپنے مین خدا مین اور ایسا ایک اشارہ بیان کے طور پر قولہ تعالی قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین کے نیچے حسینی مین لکھا ہی کہ در نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ہست کہ اصل و مشاہدہ و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق ہست و آن حقیقت محمدی و نور احدی ہست کہ حضرت

حضرت واحدی احدی ہست جامع جملہ کمالات الٰہی و کیانی و مواضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات ملکی و حیوانی و انسانی آن حضرت ہست الخ الحاصل جسکیہ بیان توحید و تنزیہ تھا کثرت و تشبیہ کا ذکر بھی اُس جگہہ لازم ہونے سے جناب بندگیسان شہ دلاور نے بلد دیولہ فرماے اور اسکا بیان بھی مگر ناقل نے بسبب اختصار کے کہ تحریر اور تبین مین بڑا فرق ہی اُتنا ہی ذکر کیے لیئے حقیقت محمدیہ بھی کہ اسکا ظل ہی اسکو بھی وحدت کہتے ہین کہ جسکے سبب سے رسول فرماے انا من نور اللہ و کل شئی من نوری اور ہامش المبطلون کی تفسیر مین حسینی مین لکھے ہین کہ از حسین بن منصور مسئول است کہ فرمودہ اند غائب از حقائق سوال است بگوئہ جواب و ہدایش امر مخاطب و مجیب نہایت نازل است ؎ تو در میان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست کہ ہم خود اوست گوید و ہم خود بدل کند ؎ فاما اسکا نام تفسیر و تاویل ہی نہ تحریف و تبدیل کیونکہ یہان لم زیدہی کہین یا بیجا تو تحریف و تبدیل ہو سکتے ہین بلکہ بندگیسان عبدالملک سجاوندی نے اسکو صاف کر دیا کہ آپ شان و ولایت بیان کرتے ہین

یہ کتاب مفت دیکھنے کے لیئے ہی خریدنے کے لیئے نہین

بہین نے اسکو قبول کر لیا کہ خاموش ہو رہے اُنکی غرض یہی تھی پھر اُسکو تحریف کہنا فقط جہا
ای افسوس اسبات پر ہی کہ مسود ہمکو باطنیہ کے ساتھ مقابلہ دیکر کہتا ہی کہ مہدویہ بھی فرقہ باطنیہ
کو بد جانتے ہین اسکا نام چوری سی چھپر سی سرزوری ہی بھلا ہمارے یہان کس نے کہا کہ معانی ظاہری
غلط اور شریعت کے احکام معتبر نہین ہین بلکہ ہمارے امام سے لیکر آخر تک سب کے سب مستحد
قیام احکام شریعت اور مستہدم آثار بدعت ہین اور منکر شریعت کو ہمارے امام نے کافر
فرمائے کہ ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی اور فرقہ باطنیہ منکر معانی ظواہر منصوص ہونیکے قطع نظر منکر
شریعت ہین جیسا ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھے ہین ومنہم الملاحدۃ وہم الباطنیہ
لادعائہم ان المنصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا معان باطنۃ لایعرفہا الا المعلم ومقصدہم بذلک
الشریعۃ بالکلیۃ اب دیکھئے امام رح پہلے لکھے ہین کہ باطنیہ سب نصوص کو مینے سارے قرآن کو
کہتے ہین اپنے ظاہری معنے پر نہین اور تمام تر احکام شرع کے منکر ہین اور ہمارے امام اسطور کہ
احیاء احکام شریعت فرمائے کہ آج فقراے اس گروہ کے کوئی امر شرعی فروگذاشت نہین اور
چند بات جو احکام و ولایت کو متعلق تھے آپ بیان فرمائے کہ کوئی نہ کوئی مفسر اسکے برابر لکھا ہی
اور قاعدہ عربیہ سے بہت مناسب مثلاً آیۃ اللہ نور السموات مین کہ جسکو مسود نے مثل پتھر ایا
مفسرین نے بھی مشکوۃ آدم مزجاجہ نوح مزیتونہ ابراہیم مصباح ہمارے رسول اللہ ہین کر کے
لکھے ہین اور شیخ اکبر اور تاویلات کی تقریر سے اور پر ظاہر ہو چکا کہ آسمان سے روح قلب عقل اور
زمین سے نفس اور جبال سے اعضاء مراد لئے ہین الغرض صوفیہ تمام قرآن مین اکثر آیات کو اور مسلم
بھی بعض آیات کو معانی ظاہری پر محمول نہین کرتے چنانچہ صاحب دبستان فصل ثالث مین لکھا ہی

خان قبیل فہم کہ یقتصر ہولاء الصوفیۃ علی ظاہر الکتاب والسنۃ فقط الیس فذلک کان یفہمہم کما
بس اگر کہا جاوے کہ یہ صوفیہ ظاہر پر قناعت نہین کرتے پس فقط کتاب و سنت پر کیونکر عمل کرتے ہین
کہنا عجیب ہی کیونکہ یہ صوفیہ ظاہر کتاب و سنت پر فقط عمل نہین کرتے بلکہ جیسا کہ ہم نے بیان کیا
ایکے غیر پر مجبور ہین یہ اعتراض بعینہ علی الائمہ المجتہدین وہ معلوم ہی کہ ہم لم یقفوا علی ظاہر المنصوص

ہمارے امام کے مہدویت کے ثابت ہونے کی وجہ

ولا اقصر واعلیہ بل استقبلوا فی النصوص ما لا یخصی من الاحکام والوقائع کما ہو شاہد الخ اس سے اور اس جیسی کئی اور عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ نص میں وہ جو اسکو بنایت بین الحکم اور وضع صریح فرماتے ہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ صوفیہ اور متکلمین سب کے سب فقط ظاہر نصوص پر تقریر کرنا قصار نہیں کے بلکہ بہت احکام عملی اور اعتقادی کو معانی باطنیہ سے ان کے اخذ کئے اور اطلاق اس امر کا ہمیشہ مسود کی نادانی اور تعصب پر صاف دلیل ہی کیونکہ مہدی کا خاصہ ہی کہ مراد اللہ اور مراد رسول بیان کرے اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور رسول اللہ کی تحقیق سے نہ کہ اپنی قیاس اور راویوں کی تحقیق کو بیان کرے کہ وہ معصوم ہی اور یہ مخطی ہیں یا ان اور پر عقیدۂ شاذ وہم وغیرہ ہیں ثابت ہوا کہ قرآن کو ظاہری اور باطن بھی پھر فقط ظاہر پر اقتصار کرنا مشبہ کا اعتقاد ہی نہ سنت وجماعت کا **مسود** کی **بد خلقی مقتم رجا** احادیث کا ذب اور بے اصل روایت کرنا **ہدایت** یہ کام منکرین کور دل اور مضلان جاہل کا ہی نہ خلیفۃ اللہ اور اسکے تراویح کا علیہم السلام الحاصل سید محمد بن جعفر الکتانی جو خلفاء نصیر الدین اودہی کے ہیں اپنی کتاب بحر المعانی کے جو دو ہوین مکتوب میں لکھے ہیں کہ خواجۂ عالم فرمودہ ہست الولایۃ افضل من النبوۃ منی اور اس حدیث کے اوپر یہ بھی لکھے ہیں بایظہر حضرت رسالت علیہ السلام مرمی ازین اولیاء خود مفہوم وگفتہ کہ انی رایت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج پر یہم اللہ فی مقامی اور اسی مکتوب میں لکھتے ہیں حقیقت کار اکر دیکھا ہین اور بر حکم کتاب سنت سے صریح یافتہ ہین از زبان مبارک حضرت رسالت پناہی کہ الولایۃ افضل من النبوۃ اکابرین اولیاء سے کسی کا کلام ہی پس علامہ کلام یہ ہی کہ جو ولایت حدیث میں مذکور ہی اس سے مراد ولایت مقیدہ ہی اور جو کلام اولیاء اللہ سے ہی اس سے مراد ولایت مطلقہ ہی جواب ثانی سند احادیث میں اکثر سلف سے لیکر آجتک اختلاف رہا ہیں اب کسیکو یہ طاقت نہین کہ بول سکے یہ حدیث نہین ہی اگر کوئی کہی ہے حدیث کی روایت کرین کیونکہ صحت احادیث فقط صحاح پر یا محدثین کے کتب پر ہی موقوف نہین بہت احادیث اولیاء اللہ سے بھی مروی ہین چنانچہ اوسکا ذکر اوپر بدلایل گذرا اور آگے بھی انشاء اللہ تعالیٰ

بلکہ مسود خود اکثر جا اختلاف علمائے ظاہر بیان کیا ہی مثلاً باب سوم دلیل پنجم مین خاتم الحفاظ سیوطی اور ایک اُن کے محل اوب کسی بزرگ کے لئے ایک حدیث مین ایسا خلاف بیان کیا ہی یا سیوطی اسمین مخطی ہو کر مورد وعید ہی یا وہ بزرگ اور اسی دلیل مین الدر المنثور سبعۃ الاف سنۃ الخ کو محل خلاف لکھا علی ہذا القیاس علمائے ظاہر کو اولیا، اللہ کی حدیثون کی سند مین ایسا کلام رہا کہ انکی تکفیر پر فتوے دئے اور بہت سے فضلاے متاخرین ان متقدمین کو جا بجا بہ دلایل قویہ بنا دئے مثلاً بحر العلوم کی شرح منار مین ہی الہام حجت قاطعہ ہے اگر مخالف قیاس باشد آنقیاس خطاست و اگر مخالف خبر مروی افتد این الہام و ایں افتد یا آنکہ این خبر صحیح نیست اور یہہ عبارت شاہ محی الدین صاحب دہلوری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم مین بھی حاشیہ لکھے ہین اور لکھے ہین امام ربانی نے لکھا ہی اجتہاد مستند برائے ہست و الہام مستند بخواہی رائے پس در الہام یک قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد نیست و الہام شبیہ باعلام نبی ہست کہ ماخذ سنت ہست پس اب جائے جواب اول ثابت ہو چکا کہ حدیث مین ذکر ولایت مقیدہ کا ہی اور قول مین کسی بزرگ کے ذکر ولایت مطلقہ کا تو فرمان ہمارے امام شیخ محی الدین ابن عربی رح کے لئے درست اور یقین ہوا اور انکا لکھنا بھی سچ ثمر ارجا سوال دیگر الخ ہدایت یہان مراد نبی سے محمدی ہین نہ اسم جنس کیونکہ جواب سے ہمارے امام کے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا رسول نے فرمائے الولایت افضل اور ولایت محمدی ذات مجددی ہی اسکا بیان انشاء اللہ تعالی باب تسویہ مین ہوگا اور مسود نے ولایت محمدیہ کو اوصاف اور اعراض سے جو فہم کیا ہی دلیل نادانستگی ہی کیونکہ اوصاف انسانیہ زاید بر ذات ہین ولایت اور نبوت ہمارے رسول کی ذاتیات سے ہی جیسا رسول نے فرمائے ہین کنت نبیا و آدم بین الماء والطین اور شیخ اکبر فصوص کے فص

شیشیہ مین اس حدیث کے بعد فرماتے ہین کذا خاتم الاولیا، کان ولیا وآدم بین الماء والطین
اور دوسرے اولیا و انبیا کی ولایت و نبوت صفات و عوارض سے ہی اور غرض امام کی
فرمان کی یہہ ہی کہ یہہ بات یون نہین اب نہین کہتا ہون رسول خود آپ کہہ چکے ہین جیسا قریب گذرا
رجا اشکال دیگر الخ **ہدایت** اسکا حل یہہ ہی کہ نبوت تشریعی ولایت کی فرع اور سخت
مین اسکے داخل ہی چنانچہ فصوص کے فص حکمۃ قدریہ فی کلمۂ عزیزیہ مین محی الدین ابن عربی رح
لکھے ہین واعلم ان الولایۃ ہی الفلک المحیط العالم ولہذا لم ینقطع ولہا الابناء العالم اور ایسے تصور
بعد لکھے ہین فمرجع الرسول والنبی الشرع الی الولایۃ الخ خلاصہ ان دونون عبارتون کا یہہ ہی
ولایت مانند آسمان کے محیط اور مرجع رسول نبی کا ہی اور فرماے ہین کہ نبوت تشریعی کو
انقطاع ہی اور ولایت کو انقطاع نہین چنانچہ فصوص الحکم کے فص شیثیہ مین لکھتے ہین

فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالۃ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا انتہی اب
جاننے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسود کو علم اولیا سے کہ علم حقایق اور معارف ہی بالکل بہرہ
نہین اسلئے اسکو نہ ولایت کی معنی کی خبر ہی نہ نبوت کی حقیقت جانتا ہی نہ مراتب رسول اللہ
سے اگاہ ہی نہ مدارج مہدی سے نگاہ یہہ بیان انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین مفصل مرقوم ہوگا
اب اتنا جانے ولایت و نبوت خاتمین مانند تخم اور جہاز کے ہی کشف اس امر کا بجز کسی شیخ
کامل کے ہونا محال ہی پچارے علمآے ظاہر اس مقام مین کالاعمی ہین یہہ رسالہ اس سے زیادہ
بیان کی گنجایش نرکھنے سے لکھا نہین گیا وگرنہ یہہ بحث بہت دور دور ہی اگر کسیکو ضرور ہو تو میرے
پیر و مرشد کہ قطب الدار اس عصر کے ہین مدظلہ القدوس انکے قدم پکڑے اور مراد حاصل کرے
پس اب مسود کے سب اشکال جو اعتراضات جو بسبب نادانستگی کے تھے ہبا منثورا ہو گئے فاما
مسود کی اس جرأت پر حیرت ہی کہ کس بے باگی سے لکھدیا کیونکر ما میت الصناعۃ مین سب اوزار

متساوی الاقدام ہین جنی کو ایشیا بھی فرماتے ہین اما انا بشر مثلکم الخ دوسرے برین کو رباطنی
پہ بھی نہین دیکھا کہ جناب خاتمین کو سایہ نہین اور بول و براز کسی نے دیکھا نہین اور کسی کو اگر بات
لگ جاوے تو یہہ خوشبو پیدا ہو کہ مدت تنگ نہ نکلے پس آپکا جسم مبارک ہمارے روحو
لطیف تر تھا چنانچہ سمجھے اولیاء اللہ لکھتے ہین قومی از محمد صورتی دونی و شخصی سپید دیدند
و البشر و البشری یا بینندگان ظاہری نمودند کہ قل انما انا بشر مثلکم ہست تا ایشان در یقین مقام نگفتند
و قالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق اما جان اور ابہ اہل البصیرت بحقیقت
نمودند تا بجان و دل حقیقت او بدیدند بعضے گفتند الہم اجعلنا من امۃ محمد و بعضے گفتند لا تجرسنا
من صحبتہ تنہ و بعضی گفتند ارزقنا شفاعۃ محمد اگر درین حالت و درین ولایت اور البشرت جمیع
یاور البشر گویند ناقر گردند برخوان فقالوا البشر یہدوننا فکفروا یہ تا دوی نیز بیان کردانی ست
کاندیشکم من تمہید یعنی القصات ہمدانی رح رجا مثال دوم صاحب شواہد الولایۃ الخ
ہدایت اگرچہ بصحت آحادیث مین خلاف اہل ظواہر اور اہل باطن کو مستند و معتمد مین
ہم نے بیان کیا بلکہ ابھی اسی بحث مین مسود کی تحریر سے ثابت کیا گیا کہ علمائے ظاہری صحت
آحادیث مین ایسا خلاف کئے ہین کہ کسی حدیث کو ایک نے صحیح جانا تو دوسرے نے اسکو
وضعی کہا اور چند آحادیث جو یہان جسکو مسود نے بے اصل جانا ہی اسکی صحت کتب معتبر
سے باب اول کے تتمہ مین ہو چکی اور اسی بحث مین بحر المعانی کے حوالے سے بھی ایک حدیث
گذری کہ وہ رایت جالا مثل امتی الخ ہی اور شیخ کبیر صدر الدین قونوی تبصرے مین لکھتے
ہین طائفہ را کہ از کمال اولیا، امۃ محمد آزاد و ذواق طور او صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی است و ایشانرا
انبیای اولیا خوانند و خلفاء و ورثہ و اخوان حضرت مصطفی علی الحقیقت ایشانند و اشوقا الی
لقاء اخوانی من بعدی اشارہ بدین طایفہ مخصوص ہست و علمای امتی کانبیاء سایر الامم ہم

ایشاً تنتہی الخ اور اس عبارت کو مولوی شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے
اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم اور فایدہ چہارم مین لکھے ہین اور باقی احادیث
کی صحت بھی اسی پر قیاس کرین۔ خصوصاً مسود تعین ختم اولیا مین کہا ہی کہ یہ باصطلاح
حادث ہی الخ دلیل کم فہمی ہی واے بر این عقل و اژدون فرمان بندگیمان سید خود مہر
صدیق ولایت کا خلاصہ یہ ہی خبر مہدی کی عین تعین ختم اولیا ہی مگر جیسا احکام ولایت
مخفی اور محتجب رہے ویسا ہی بیان خصیت ولایت بھی پوشیدہ رہا خاما مہدی ہی خاتم الولایت
ہونے سے تعین و ذکر مہدی کا ہی تعین و ذکر خاتم اولیا کہنا کچھ ممانعت نہین بکہتا کیونکہ کمالیت
دین ختم نبوت پر سبب اتمام نزول احکام کے ہی اور کمالیت دین ختم ولایت پر سبب اتمام
بیان اسکے اور حصول مقام کے کہ معارف الہی ہین ہوتا ہی اسی لئے رسول کو اللہ تعالی عشاہ

فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اسواسطے مہدی کے لئے رسول فرماے یختم اللہ بہ الدین
یہہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہی کہ حدیث مین مراد کمال دین سے بیان معارف الہی اور حصول
مقام کی ہی یعنے آج کے دن جو اللہ تعالی فرمایا سو دن اللہ تعالی کا ہمارے ہزار برس کا ہی
کہ خروج مہدی اسی مین ہوا پس یہی اشارہ ہی ختمیت ولایت پر کہ ختم ولایت بیان معارف الہی و
حقایق توحید ذات نامتناہی ہی کہ مہدی اسکی حقیقت رکھتے ہین چنانچہ سعد الدین حموی رح
فرماے کہ مہدی ع کے شرک نفی سے آثار معارف اور توحید ظاہر ہونگے مگر اس حقیقت تو شدہ
کا کشف جب اولیا اللہ کو ہوا بسبب قرب وقت خروج جیسا ہمارے نبی ص کے بعث کے وقت
مین ہوا اتفاقاً دو مین پڑے کیونکہ یہہ مقام اعلی ہی انکے بعض کا قیاس اسمین قاصر رہا بسبب ورود
اخبار مختلفہ کے اور بعض کو جو یقین ہوا بیان برابر کردیے کہ مہدی خاتم الاولیا ہی اور نو سو کے
بعد بیسے ہزاری مین آیگا ظہور ہی اور ایسا ہی ہوا اور الہام اولیا امور غیبیہ مین محدثین اور

مجتہدین کے روایات اور قیاس سے اتباع کے لئے افضل ہی جیسا شاہ محی الدین صاحب قادری
اپنے فصل الخطاب کے مقدمۂ دوم میں لکھے ہیں امام ربانی در مکتوب پنجاہ و پنجم جلد دوم میفرماید
پس روا است کہ خواص اہل اللہ را معارف ذات و صفات و افعال او تعالی بقدرے از اسرار وراء فائق
فہم کند کہ ظاہر شریعت ازان معارف ساکت است علما بظواہر امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص باخبار
پیغمبران می دانند و ہرگز زنادران اخبار شرکت نمی ورزند یعنی منافی وراثت است و نفی ہست
لیکن علوم و معارف صحیحہ را کہ بدین متین متعلق دار و کاری احکام شرعیہ مربوط باو از ارباب
کہ الہام را در ان گنجایش نیست امام وریدیہ کہ ما در او احکام شریعت است بسیار است کہ اصل خاص
در انجا الہام است نہ آن گفت کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب و سنت این اصل تا انقراض عالم
برپاست پس دیگر از ما بدین بزرگواران چہ نسبت بعد اور یا قیت کے فصل ثالث میں لکھا ہی
شیخ اکبر نے فرمایا ی اولیاء اللہ کا معلم خدا ہی اور علما ظاہر کا مسلم اور نخا قیاس و فکر کیں جسکا علم خدا ہی
دی اتباع کہ تجے حقدار ہیں **مسعود کی بدخلقی ہشتم** رجا جو فعل کہ حضرت رسالت پناہ
نے الخ **ہدایت** مسعود ہمارے امام اور اُن کے قول کے ہر کلام میں ہیکے معانیان
کرتا ہی یہاں بھی مانند کور مادر زاد کے تجویز امام کہتا ہی کہ یہہ عجب رنگ و ڈھنگ ہی الخ
بلکہ حقیقت تو یہہ ہی کہ ہر پیشہ اللہ کے منکرین الیسا ہی متجرد ہے ہیں یعنے یہاں مراد تعین
وظائف و اوراد سلاطین و امرا کی ہی کہ ہر فرع تعین کا وہی اصل ہوتا ہی کیسا سعادت کے
دوسرے رکن سے چوتھے اصل کے چوتھے باب میں ہی جو چیز اس زمانے کے سلاطین کے پاس ہی
جسکو مسلمانوں سے بطور خراج یا جزیہ یا رشوت کے لئے ہوں سب حرام ہی اور تین قسم کے
مال حلال میں ایک وہ جو مال کفار سے لوٹے ہوں یعنے دوسرا وہ جو دشمنوں سے لے ہوں
شرع کے طور پر یعنے جزیہ کے طور پر تیسرا مال میراث ہی ایسے کا جو مر جاوے اور اسکا کوئی وارث
نہ ہو

کہ یہہ مال مسلمانون کے کام کا ہی اور جب اس زمانے مین ایسا مال حلال نادر ہی اور اکثر مال خراج وتاوان کا ہی تو اُن سلاطین سے کچھ لینا درست نہین انتہی اور اسکے فصل اول مین لکھے ہین معلوم کیجیے کہ علما اور غیر علما کو سلاطین اور عمال کے ساتھ تین حالتین ہین ایک یہہ کہ نہ وے اُن کے پاس جاوین نہ وہ اُنسے ملین ایسین وین کا بچاؤ ہی دوسری حالت یہہ کہ انکے پاس جاکر سلام اپنکرے یہہ بات شرع مین نہایت بری ہی مگر یہہ کہ کچھ ضرورت داعی ہو بیٹھے وہ بھر بکرا مگاوین یا اپنی آبرو جاتی ہو یا جان کا نقصان نظر آتا ہو پھر لکھے ہین ایک بار حضرت امراے ظالم کی صفت بیان کرتے تھے پھر بولے جو اُن سے پرہیز کریگا بچیگا اور جو اُن کے ساتھ دنیا کی حرص مین پریگا وہ بھی اُن مین داخل ہی اور حضرت فرماتے ہین کہ میرے بعد بادشاہان ظالم پیدا ہونگے جو اُن کے دروغ اور ظلم کو عمدہ کریگا اور راضی رہیگا وہ میری امت سے نہین ہی اور قیامت مین میری حوض کے طرف اسکو راستہ نہ ملیگا اور ابو ذر رضہ نے سلمہ سے کہا کہ بادشاہ کی درگاہ سے دور رہا کہ اُن کی دنیا سے جسقدر تجھے پہنچے گا اُس سے زیادہ میرے دین کا نقصان ہوگا عبادہ بن الصامت نے کہا ہی کہ علما اور زہاد کی دوستی تونگرون اور امراؤن کے ساتھ نفاق اور ریا کی دلیل ہی اب دیکھئے اصحاب اپنے وقت کے بادشاہ کا مال بُرا جانے اور امام محمد غزالی حرام فرماے اب کا وقت تو کچھ اور ہی ہا این ہمہ اے امام جنکو ہم مہد ویت کہتے اکثر امرا و سلاطین آپکے منکر رہے پس اصل ہر قرن کا مال منکرات تھا الا یہ نادر اسی لئے مطابق للاکثر حکم الکل کے تعین کو لعین فرماے اور جو حلال تھا اُسکو لینے حکم کئے مسودا تی صاف بات یہی کہ موافق شرع کی نہی نہ سمجھا اور اس وظائف و ادرارات بادشاہان اور امراے ظالم کو رسول اللہ اور خلفاے راشدین رضہ کے تعین معاش اور یومیہات پر قیاس کر دلیل جہالت و بیعلمی ہی لاکن عجب تر یہہ مقدمہ ہی کہ مسودہ بھیجا یہ لکھ دیا بلکہ آجتک امت کا اُسی پر

یہ عمل ہی آخر رسول فرمائے ہیں کہ میرے بعد کے بادشاہوں کا موافق میری امت سے نہیں
پھر امت کہلانا تو بڑی شرم کی بات ہی اب جاننے کہ مسود کو توکل کے معنے سے بالکل خبر نہیں
اگر کہتا ہے نہ لکھتا اگر عزیز جانے سے معین ہووے الخ کیونکہ توکل کی بنا زہد پر ہی کیمیائے سعادت کے
توکل کے اعمال کے بیان میں لکھے ہیں کہ توکل بغیر زہد کے ممکن نہیں پس لا ہدی توکل کی شرط
ہی انتہی اور زہد کی حقیقت میں لکھتے ہیں سو اسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک شخص کے نزدیک
پنج ہی اسکے گلنے کے خوف سے بیسوں کے باقی رہنے کی نہیں پر اسکو بچانے والے ایسا ہی
دنیا فنا ہونے کی نظر سے عاقبت کے بدلے میں ترک کرنے کو زہد کہتے ہیں یعنے عمدہ آتی
ہوئی دنیا کی متاع جو مباح ہی اسکو اپنے اختیار سے چھوڑ دیوے یہ ادنیٰ مرتبہ ہی اعلیٰ
مرتبہ وہ ہی کہ دنیا و آخرت دونوں سے دست بردار ہو انتہی خلاصہ کا اور توکل کے اعمال کے
بیان میں لکھتے ہیں وہ صوفیان جو خانقاہ میں گوشہ نشین ہوتے ہیں اور اُن کے خادم
مرید کسب وغیرہ کے لئے باہر جاکر کچھ لاتے ہیں انکا توکل ناقص ہی جیسا کہ کسب کرنیوالے کا
توکل ضعیف ہی اگر کسی مشہور جگہ پر بیٹھے پس بازاری سے پکا ہی اگر اسکا دل بامل خلق کے
لانے طرف ہو تو یہ بھی کاسب مثل پکا ناقص ہی خلاصتاً اور رکن چہارم کی اصل چہارم
زاہد قناعت کرنے کے بیان میں لکھتے ہیں اور آیندہ کھانیکی چیز رکھنے میں اعلیٰ درجہ یہ ہی
کہ ایک وقت کے قوت سے زیادہ نہ رکھے اور عائشہ صدیقہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ
کے گھر میں کبھی ایسا ہوتا کہ چالیس دن چراغ نہ جلتا اور کھجور و پانی کے سوائے کھانا نہ ہتا اور
لکھتے ہیں کہ ایک روز رسولؐ سفر سے تشریف لاتے ہوئے فاطمہؓ کے دروازے پر پہنچے
اور دروازے پر پردہ اور ہاتھوں میں بی بی کے دو چاندی کے کڑے دیکھ کر بغیر داخل ہوئے
واپس ہوئے فاطمہؓ اسباب کو سمجھ کر دیر دوم کو کرتے ہوئے اُس پردے سمیت خیرات کر دینے بعد

بعد رسول خوش ہوکر فرماے کہ اچھا گئے اور گھستے ہین عائشہ صدیقہ رض روایت کرتے ہین
ایک روز رسول کے نزدیک کچھ مال آیا رات تک سب تقسیم کرکے چھے دینار باقی رہے پس آپ
تمام رات آرام نفرماے پھیلی رات مین جب کسی کو وہ دے چکے آرام کئے اور فرماے کہ اگر یہین
مرتا اور یہ چھے دینار باقی رہتے میرا کیا حال ہوتا اور ایک دفعہ عائشہ کے دروازے پر ایک پردہ
دیکھکر رسول فرماے یہہ پردہ کیے دیکھنے سے مجھے دنیا یا دآتی ہی فلان کو دیدو انتہی اسی مضمون
مسعودی دنیا طلبی پر نظر کرکے کہتا ہی ترک اسباب کا نام توکل ہین ہی الخ پس رسول کیون ترک
اسباب کئے اور حکم فرماے چنانچہ روایت ہی کہ جب رسول کی وفات ہوئی عائشہ صدیقہ نے
ایک کمل اور ایک موٹی انار لاکے اور فرمائے کہ یہی حضرت کا اسباب ہی اور لکھے ہین روایت
ہی کہ ایک روز ایک کنیز ابوبکر دربجناب رسالتمآب کو ہدیہ آنے سے پہنے اور کسیرقت نخاس کے
فرمائے یہہ ابوجہیم کو دیدو اور اسکی فلان کمل لاؤ کہ اسکے بوٹے میری آنکھ کو اپنی طرف لگالیے ہین اب
کونسا ایسا ہی کہ رسول سے زیادہ زاہد و متوکل ہو کہ باوجود جمیع اسباب کے اسکے طرف نظر نکرے
اسی لئے زہد وہ ہی کہ ترک اشیاء مباح کرے کہ اصل توکل ہی جیسا اوپر گذرا اگر بقدر کفایت
اسمین داخل نہین کہ وہ بھی خلاف ہو جب ترک اسباب کفایت سے زیادہ مفروض ہی ترک پر
اور تعین کہ جسکا ذکر قریب گذرا الطریق یا ہی واجب ہوا اور لینے والا اسکا ملعون کہ الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا وارد ہی اسی لئے کیمیائے سعادت کے تیسرے رکن کی چوتھی اصل مے مال کے آفتون مین
لکھے ہین سو خلاصہ اسکا یہہ ہی آدمی کو قدرت مال پر ہو کر معصیت مین پڑے تو ہلاک ہوگا اگر صبر کریگا
تو محنت مین پڑیگا کیونکہ یہہ بڑی دشواری ہی اگر کیسا جزاو نیدار ہو مباح چیزون کی لذت سے
بچنا دشوار تر ہی کہ جسکی پناہ کے لئے مزور بادشاہ کی ملک کا محتاج ہوگا کہ اسکے آفات بہت سے
ہین اسی لئے رسول جب الدنیا راس کل خطیئۃ فرماے پس یہہ آفت ایک نہ دس نہ سو بلکہ

بیحساب ہین اور یہہ ایک نار دوزخ کا سایہ کہ جسکو نہایت نہین اگر تنعم اور حظ سے بچے تو
بھی اسکا تعلق خدا کے ذکر اور اسکے عظمت کے خیال سے کبھی نہ کبھی باز رکھیگا حالانکہ تمام عبادتون
خلاصہ ذکر ہی پس جو کوئی چاہتا ہی دنیا کے اسباب کے ساتھ خاطر جمعی ذکر کی حاصل کرے وہ
اس شخص کے مانند ہی کہ پانی مین دوبے اور ارادہ کرے کہ نہ بھیگون اسی لئے عقلمند دنیا سے
قدر ضرورت پر اکتفا کئے اور حضرت رسالت پناہ اپنے اہل بیت کے لئے دعا مانگے کہ
یا اللہ میری آل کو قوت بقدر کفایت دے انتہی عرف شرع مین کفایت و ضرورت یہہ ہی کہ
موٹا کھانا اتنا کہ جان بچے اور کپڑا موٹا ایسا کہ بدن ڈھپے اور گھر ایسا کہ دھوپ اور بارش
تھنڈ کی پناہ رہے اور اگر ضرور ہو نکاح کرے گھر ہی عورت کو یا جورو والے مرد کو چاہئے
وگرنہ مسجد و یا خانقاہ بس ہی یہی خلاصہ کیمیاے سعادت اور احیاء العلوم کا ہی اسی لئے امام
حسن بعد اتمام ایام خلافت کبریٰ جو چھے مہینے تھے ترک قصد حکومت کئے **مسودی**
بد خلقی نہم رجا ترک کسب حلال الخ **ہدایت** مسودی کی عبارت سے جعل سازی
صاف نظر آتی ہی یعنے جواب مذکور سب صوفیہ کا عقیدہ ہی نہ فقط ہمارا اور قول مسودی کا اسلئے
ہم کسب نہین کرتے ہین الخ محض افترا ہی کیونکہ انکا کسب ترک نہین اسواسطے ہی کہ کاسب کا توکل
ضعیف ہی جیسا مسودی کی بدخلقی ہشتم مین اسکا بیان ہوا اور انکا ہر امر موافق اس فرمان
رسول کے ہی ان اللہ یحب معالی الامور و اشرافہا و یبغض سفسافہا اسی لئے اہل بیت رسول
اور اکثر اصحاب رسول اللہ مانند اصحاب صفہ وغیرہ کے اور اکثر مشائخین کبار کسب وغیرہ ہرگز
نہین کئے چنانچہ آج یہہ بات اُن کی اولاد مین جو مسودی کے ہم مذہب ہین جاری ہی اور بعض
انبیاء و اولیا جو کسب کئے یا تعلیم کے واسطے کئے جیسا رسول نماز بھی قضا کئے وگرنہ شان رسول
کی اس موافق نہین کہ نماز قضا کرے یا اپنے توکل کو چھپانے چنانچہ کیمیا کے چوتھے رکن کے

جواب ۳ الخ الحاد بیان کرنا اور بیان کا موقع نہین اور ہم نے اس بیان کا جواب
سوال چہارم مرتب مصطفی کے لکھے ہین کی ترغیب پر
جواب ۲ الخ ہم نے اس بیان کا جواب
سوال دوم کی ترغیب پر
جواب ۱ الخ ہم نے اس بیان کا جواب
سوال اول کی ترغیب پر

اکثر مین اصل سے توکل کے اعمال کے بیان مین ہی ابوحمزہ خراسانی اور نہ خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے پیر ہین فرماتے ہین کہ مین توکل کے چھپالیس برس تک کسب کیا مگر کبھی اُس کسب کی کمائی سے ایکدرم دیکر حمام کو نہین گیا سب خیرات کر دیا خلاصتاً الغرض بعض ابدالؒ اور اصحابؓ کا کسب اسلئے تھا کہ انکو سلطنت دنیوی سے بھی علاقہ تھا اور اُس سے کچھ لیکر کھانا نیکو مکروہ جانتے تھے کیونکہ وہ حق سب مومنین کا ہوتا ہی جیسا داؤد و سلیمان علیہما السلام نہ یہ کہ انکو یہ یقین تھا کہ ہمکو بن کسب ہا کی روزی نہ ملیگی یہہ کام ناقصون کا ہی اور اسی کے نیچے کیمیا مین لکھتے ہین اسمقام مین توکل کے تین درجے ہین پہلا درجہ جنگل مین بھی بے توشہ جانا یہہ بے عیال ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ کسب نکرے اور جنگل مین بھی بے توشہ نجاوے بلکہ کسی مسجد مین اقامت اختیار کرے پر لوگون سے توقع نرکھے تیسرا درجہ یہہ ہی کہ کسب سنت اور شرع کے موافق کرے انتہی خلاصہ اور اسکے بعد لکھے ہین کہ کسب کرنا توکل کا ادنی مرتبہ ہی اور اسکی حالت بیان کرنے کی تدبیر مین لکھتے ہین کہ ایک عابد متوکل کسی مسجد مین تھا وہان کا امام اسکو کہا کہ کچھ کسب کرنا تجھے بہتر ہی عابد نے کہا مجھے پروس کا ایک یہودی دو روٹی کا سوز کفیل ہی تو امام نے کہا کہ ایسا ہو تو کسب نکرے بعد اس نے کہا کہ تجھے خدا کے بھروسے سے یہودی کا بھروسا زیادہ ہی تو امام مت مت کیا اور ایک مسجد کا امام کسی سے پوچھا کہ تو روٹی کہان سے کھاتا ہی اوسنے کہا ذرہ صبر کر پہلے جومین نماز ان تیرے پیچھے ادا کیا ہون پھر الون کیونکہ تجھے اللہ پر ایمان نہین ہی اور حذیفہ مرعشی اور ابراہیم ادہم اور ابو یعقوب بصری رحمۃ اللہ علیہم کے حکایات بیان کئے ہین کہ بھوک پر سبب توکل صبر کیئے اور باوجود بھوک کے مضطر ہونیکے کسب نہین کیے اور صاحب عیال کے توکل مین لکھتے ہین کہ اگر بھوک کی سختی پر صبر نکر سکے تو کسب کرے کہ یہہ ادنی درجہ بھی اگر سختی کر سکتا ہی اور عیال بھی راضی ہون تو کسب نا

اولی ہی کہ اعلیٰ درجہ ہی انتہی خلاصہ جیانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ کسیکو بن کسب کے قوت حلال الیساطے کہ اُسکی جان بچے اور اسکے عبادات مین خلل واقع نہو اور اُسکو اللہ تعالیٰ کی رزاقیت کامل پر بھروسا رہے سوا اسکو بھی کسب کرنا ضروری یا نہین اگر کہے کہ اُسکو بھی کسب کرنا فرض ہی تو یہ سب مشائخین کا خلاف ہی بلکہ اکثر علماے ظواہر کا بھی کیونکہ بہت علماے سلف بھی ایسی روزی سے عمر بسر کیے اور کرتے ہین ہمارے امام کا دعوی توکل نام کا تھا کہ بن زہد کے آدمی متوکل نہین ہوسکتا پس زہد تو بن ترک طلب حلال حاصل نہین بلکہ کمال وہی کہ بہشت بھی بچاہے جیسا کہ احیاء العلوم سے اسی بحث مین اوپر لکھے گیا اور مسود کی یہ خلقی یاوہ ہم مین بھی اسکا جواب معلوم ہوگا کہ وہان ایسے لوگون کا ذکر ہی کہ اپنی عمر غربت مین آخر کیے ہین اور اُن کے اسما اور اقوال بھی لکھے جاوینگے انشاء اللہ اور مسود نے حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی کا معنے یا لیب بے سمجھی کے ایسا لکھا ہی یا لیسب تحریف معنوی کے کیونکہ رسول فرماتے ہین رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر ترجمہ پھر گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہر کہ حضرت آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر طرف پھر گئے ہین اور عہد وہ ایسکے عامل ہین اور اہل دنیا مانند کتون کے دنیا کے لذات مین دانت لگائے ہین جیسا حدیث مین آیا ہی الدنیا جیفۃ و طلابہا کلاب یا این اگر کہین کہ رسول کا کسب جہاد اصغر ہی اور مخالف آپکا ذلیل وصغیر پس اسمین دوسرے کسب کے کاسب اور کسب بالکل نکر نیوالے برابر ہوے اب ہم حدیث کے صحیح معنے بیان کرتے ہین اہل انصاف کو ضرور ہی کہ داد انصاف کی دیوین یعنے رسول فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ مجھے کفار سے جہاد کرکے انکا مال لشکر تصرف مین لانیکو حلال کیا ہی مخالف دوسرے انبیاکے کہ انکو مال کفار کا لینا درست نتھا اور فرماتے ہین گروانے گئی ذلت اور

ہلکائی اسکو جو میرے حکم کا خلاف کیا یعنے اسلام نہ لایا یعنے عورتون کو منکرین کے بے نکاح
اپنے علاقے مین لانا اور بندے بنانا اور گھر ونسے نکال دینا میرے واسطے اللہ تعالی نے
حلال کیا ہی کہ یہہ بھی دوسرے انبیا کو نصیب نہ ہوا کہ جو شخص مسلمان جہاد نکرے وہ بھی
ذلیل وحقیر ہو بلکہ ایک وقت فقرا صحابہ رسول سے عرض کردیا کہ ہم بسبب محتاجی کے
نہ خیرات کرسکتے ہین نہ جہاد تو آپ نے ان کے رسول کی بڑی تعظیم کرکے فرمایا کہ
تمھاری ایک تسبیح اغنیا کے ہزار دینار کے خیرات اور بندونکے آزاد کرنے اور جہاد کرنے
سے افضل ہی کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ جہاد اکبر مین مصروف تھے اور رسول سے منع کسب مروی

ہی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ لا تتخذ والضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی
ابن مسعود نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے مت اختیار کرو قرض جیسا کہ تم خوب رغبت کرکے دنیا مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور
فی شعب الایمان - عن جبیر بن نفیر مرسلا قال قال رسول اللہ ما اوحی الی ان اجمع المال
بیہقی نے شعب الایمان مین - جبیر بن نفیر تابعی سے مرسلا یعنے بیچ صحابی کے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے وحی نہین کی طرف میرے یہ کہ جمع کرون مال
واکون من التاجرین ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک
حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی سلم اور مسعود حدیث
الطیب ملا کلثم من سکم الخ جو دلیل لایا ہی مسعود کے جہل مرکب کی دلیل صریح ہی کیونکہ یہہ
دلیل ہمارے ہی کسوا سکے کہ ایک حدیث دوسرے حدیث کی تفسیر ہوا کرتی ہی رسول
فرماے ہین کہ تمہارے تین باپ ہین ایک وہ کہ جس سے جنے گئے ہو دوسرا اسرا
تیسرا جو علم دین سکھایا پس مریدین فرزندون مین داخل ہین کہ انکی وساطت سے
جو پہنچے پیرون کے لئے یہی الطیب ہی اس حدیث کے موافق اور امام احمد رحمی روایت
کا خلاصہ یہہ ہی کہ بے صبر آدمی کو بھیک مانگنے سے کسب کرنا اچھا ہی چنانچہ ایک شخص
رسول سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ کچھ تو رکھتا بھی ہی تو اسنے عرض کیا کہ ایک
کاسہ چوبین اور ایک چادر آپ نے کاسہ منگوا کر فروخت کرکے ایک تیشہ منگا کر اسکو

دیکر فرماے کہ لکڑی کاٹ کر اپنا گذر کرنا بھیک نہ مانگنا اگر اپنے ہات کے کسب کا ہی مال کہ
ہوتا اصحاب رسولؐ کوئی اسبات سے محروم رہتے کیونکہ انکو ایسے باتون کی بڑی حرص تھی
اور بیہقی رح کی روایت مین جو قرضیت بیان ہی مضطر کے لئے ہی کہ اسکو بن کسب کے کچھ نہ ملے
اور جان کا خوف ہو یا بھیک مانگنا ضرور پڑے کہ حرام ہی نہ یہہ کہ سب پر فرض ہی جیسا نماز
روزہ وغیرہ بلکہ یہہ فرض نکاح کے مانند ہی مضطر کے لئے افسوس ہی کہ یہہ تحریفات جدید
معاینون مین کرنا اور عالم کو راہ حق سے فریب دیکر پھرانا دین کی چوری ہی اسی لئے رسولؐ
فرماے کہ علما دین کے چور اور رہزن ہین کیونکہ اکثر اولیاے کبار جوانون کے بعض کاذب
مسعود کی بدخلقی یاد ہم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی بلکہ اکثر اصحاب رسول اللہ بقول اسکے
کہ خدا کے گنہگار ٹھہرے کہ مانند مہدیون کے کسب نہین کئے اور آج بہت مشایخ مسعود کے
ہم مذہب کسب نہین کرتے ہین کہ اونکے مریدونکی خدمت کرتے ہین **مسعود کی بدخلقی**

دہم رجا دعوی اہل سنت وجماعت مین ہونیکا کرنا الخ **ہدایت**

یہہ اعتراض بھی مسعود کا مانند اعتراضات ماقبل کے یا دلیل جہل مرکب ہی یا دین کی چوری
کیونکہ اول اُس نے کلام امام مین تحریف کیا دوسرا اکابرین صوفیہ نے جس امر کی تحقیق کی
اسکو اعتقاد وخارج بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہلاتے ہین انکا اعتقاد
بھی خوارج کے اعتقاد سے ملا لینے جو لوگ اولیا اللہ کے مرید اور معتقد ہین سب کے سب
خوارج بنے مگر چند مسعود سرکے جو منکر اولیا اللہ ہین وہی سنت جماعت ٹھہرے الحاصل
حسینی مین لکل وجہتہ ہو مولیہا الآیہ کی تفسیر مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک
کے گھٹ سے ایک چیز نکلے اور ہر ایک کے دل سے ایک جماعت ظہور کرے کہ وہ اُسکا قبلہ
ہی اور یہہ ابیات بھی لکھا ہی **نظم** قبلہ شاہان بود تاج وکمر قبلہ ارباب دنیا سیم وزر

قبلۂ صورت پرستان آب و گل ہ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ہ قبلۂ زنّار و محراب قبول ہ
قبلۂ بدسیرتان کارِ فضول ہ قبلۂ تن پروران خواب و خورش ہ قبلۂ انسان بدانش پرورش
قبلۂ عاشق وصال بی زوال ہ قبلۂ عارف جمال ذوالجلال ہ اور یا ایہا الذین امنوا امنوا
کی تفسیر مین لکھا ہی از حضرت سید الطائفہ ضیف قدس سرہ مقبول ہت کہ فرمودند یا ایہا الذین
آمنوا آمنو بنجاہ سال ہت کہ در ایمان آورد م در ایمان تازہ کردن ہنوز دارم

مثنوی

دمی بیحق زدن محض گناہ ہت ہ بجز د مشغول کشتن کفر راہ ہت ہ ترا ہر دم کشد پندار ہستی
سوی ظلمت سرای خود پرستی ہ خودی کفر ہت نفی خویش کن زود ہ کہ جز حق در حقیقت
نیست موجود ہ اور علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاؤالدین آبری کے انفاس قدسیہ سے
قسم دوم کے بار ہوین رشحے مین لکھا ہی مولانا مذکور صوف نے اس امر کو بیان کر کے
شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ کا یہ شعر دلیل لائے ہین

شعر

ہران کو غافل از حق یک زمان ہت ہ در اندم کافر ہت اما نہانست ہ اگر آن غافل پیوستہ بودی ہ در
اسلام بردی بستہ بودی ہ اور خواجہ امام اصفہانی کے پہلے رشحے مین لکھا ہی کہ فرماے
ہین فکر و رحقایق و توجہ بحقیقات مین کفر ہت

مصرع

باخودی کفر و بیخودی دین ہت ہ
اور بہت سے اولیاء اللہ سے ایسا ہی منقول ہی اور جو منکر اولیاء اللہ ہی انکا قول
مجہول ہی فاما جسکو اس امر کی تحقیق منظور ہی الصاف نامے کا باب پنجم دیکھین کہ امین
اس امر پر جو آیات کہ دال ہین سو بھی لکھے ہین مگر یہان اتنے پر ہی کفایت ہوا اور امام محمد غزالی
احیا اور کیمیا وغیرہ مین بھی لکھے ہین کہ کوئی شخص جبکے قیدمین اور حبسمین مشغول ہو اوہی
انکا خدا ہی کہ یہی فرمان امام کا ہی چنانچہ الصفا نامے کے باب مذکور مین یون ہی
نقلست کہ حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام فرمودند وجود حیات و بنا کفر ہت یعنی

زیستن بجان ہر کہ خواہد ہستی و خودی گو نیم اموال و اولاد و جزان متاع حیات دنیا نام
کردند پس مراد اس نقل سے یہی کہ جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر اپنی ہستی یعنے دنیا کی محبت
اور زندگی مین مشغول ہوا کہ وہ مال و زن و فرزند وغیرہ اسباب زندگی دنیا ہی کا فر ہوا
کر اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرا یہی معنی کفر کا ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی زین للناس حب الشہوٰۃ
من النساء والبنین الآیہ **رجا** اب سوال یہہ ہی کہ زنان و فرزندان الخ **ہدایت**
یہہ سوال بھی دلیل نا دانستگی مسودی کیونکہ دنیا کے تین درجے ہین ایک درجہ مقدار ضرورت
کا کہ کہانا لباس گھر مرد کو عورت اور عورت کو مرد وغیرہ آدمی کو بجز اسکے گزر نہین یہہ اشیا
بقدر کفایت داخل دنیا نہین چنانچہ رسولؐ دعا مانگے ہین یا اللہ قوت آل محمد بقدر کفایت
دے اور ابراہیمؑ ایک وقت اپنے ایک دوست سے قرض مانگے وحی آئی کہ یا ابراہیم
مین تیرا بڑا دوست ہون تو قرض میرے سے کیون نہین چاہتا تو عرض کی کہ یا الٰہی مین جانتا ہون
کہ دنیا تیری مغضوب ہی اسلئے مین نے ابھی وحی آئی کہ بقدر ضرورت دنیا نہین ہی چنانچہ حدیث
مین آیا کہ رسولؐ فرماے ہین دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دو کہ جسے اسکو حاجت سے زیادہ
لیگا وہ اسکی ہلاکت کا سبب ہوگی دوسرا درجہ مقدار حاجت کا ہی تیسرا درجہ مقدار زینت
کا لاکن جو مقدار ضرورت پر اکتفا کیا وہ زاہد ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالیٰ فرمایا وہی النفس عن
الہوی فان الجنۃ ہی الماوی مشکات کے باب القیامت مین ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین
شرم تو ہا پے اتنا کپڑا اور بھوک دفع کرے اتنی روٹی اور گرمی سردی سے بچے اتنا گھر
روز قیامت داخل پرسش نہین اور جو زینت کو اختیار کیا ہلاک ہوا کہ جسکے لئے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی من کان یرید الدنیا نوتہ منہا مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور حاجت کے مقدار پر جو
اسکے استعمال سے انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام قدر کہ قدر ضرورت پر ہی اکتفا کے تعرف زنا

از بس خطر ناک ہی یہ سب خلاصہ کیمیا، سعادت کا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ بقدر کفایت
و دنیا مین داخل نہین ہی کہ ترجیح بلا مرجح کہا جاوے اور ترک اسکا بالکلیہ رہبانیت ہی
موجہ یہان جب مسود سے کچھ بات بن نہ آئی تیتر بٹیر کی بول پڑا یا الیسون کے لئے اللہ تعالی
فرمایا ہی وہم کالانعام بل ہم اضل سبیلا **مسود کی بد خلقی یا زد ہم - رجا -**
سنت اجابت بحوت الخ **ہدایت** خود مسود کے کلام سے چوری اور تحریف ظاہر ہی
یعنے لکھا ہی کہ دائرے کے باہر موافقین مذہب کے مکان پر بھی واسطے ضیافت کے بجانا
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دایرے کے اندر ضیافت کو جاتے تھے پھر ترک مطلق ثابت نہوا
اور باب ہشتم انصاف نامے کا ترک ملاقات تارکان ہجرت اور اہل دنیا مین ہی چنانچہ انصاف
نامے کی عبارت یہ ہی باب ہشتم میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت حضرت میران
علیہ الصلوۃ والسلام منع فرمودہ اند و درین باب آیات قرآن و نقلہاے حضرت میران علیہ السلام
بسیار ست اس عبارت سے دیکھئے کہ بنائے باب یا ترک اجابت دعوت مین ہی یا ترک
صحبت تارکان ہجرت مین اور چند نقل بھی اس سے لکھے جاتے ہین نقل ست از حضرت میران
علیہ السلام اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد و قرابتیان و دیگر احباب او در گجرات باشند
و میل حال او سوء قرابتیان باشد انکس ظالم است و در حق ایشان این آیتہا خواندہ اند یا ایہا الذین
امنوا لا تتخذوا آباءکم و ابناءکم اولیاء الآیہ - قولہ تعالی والذین لم یہاجروا مالکم من
ولایتہم من شئی حتی یہاجروا الآیہ نقلست کہ حضرت میران و مہاجران کہ در خانہ کسی نہ اجابت
طعام خوردن و نہ در مرض و نہ در معذرت رفتند مگر در دون دائرہ نقلست از میان
عبد القادر برادری از احمد آباد آمدہ از سید مصطفی عرف غالب خان میران سید محمود را
سلام آورد و ہمہ میران بسیار زجر کردند کہ آنجا چرا رفتی کہ سلام آوردی نقلست کہ وقتی ملک

الحمد اللہ نہ باوائرہ نزدیک نہر والا چند روز نماند نفر مود ند کہ مبادا کسی برای ملاقات فرا بیایند
روند در شہر پس باز در دائرہ نیایند ہر جا کہ خواہند بروند یا ہما نجا بمانند دیکھئے کہ ان لوگوں سے
ترک اجابت دعوت ہی باثبوت سنت عزلت کہ چہ اکثر اکابرین اہل تصوف کا الفاق ہی اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی قل اللہ ثم ذرہم یعنے اللہ تعالیٰ کے ذکر مین مشغول رہ اور اہل دنیا کو چھوڑ اور فرمایا واہجرہم
ہجرا جمیلا یعنے چھوڑ اہل دنیا کو پر اچھوڑنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا کہ رسولؐ نے
فرمایا ہین ایک زمانہ آویگا کہ آدمیو نکا دین سلامت نہ رہیگا مگر بھاگے ایک جا سے دوسری
جاے کو اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کو اور ایک سوراخ سے دوسری سوراخ کو مانند
لومڑیون کے جو اپنے کو لوگون سے چھپالے ہین ابن سیرینؒ سے روایت ہی فرمایا عزلت عبادت
ہی اور رسولؐ ایک مدت غار حرا مین عزلت اختیار کئے تھے اور مالک بن انس رضؓ اور سعید بن
زید رضؓ کہ اکابرین صحابہ سے تھے ایسا عزلت اختیار کئے تھے کہ تا دم مرگ نہ جماعت کی نماز
مین حاضر ہوئے نہ جنازے مین نہ کسی ملاقات کو نہ عیادت کو بلکہ عزلت کی فضیلت پر اکابرین
سلف الفاق کئے ہین مثلاً سفیان ثوری ابراہیم ادہم داؤد طائی فضیل عیاض ابراہیم خواص
یوسف اسباط حذیفہ مرعشی بشر حافی رضی اللہ عنہم اجمعین وہم رضوا عنہ یہ خلاصہ کیمیا سعادت
کا ہی بالجملہ اس عزلت مین اتنا اعتدال بدرجہ کمال ہی کہ جس سے کوئی فرض یا واجب بات
ترک نہین ہوتا اور اکثر آفات و منہیات سے بچاؤ ہی مثلاً نماز جنازہ اور اشاعت اسکی
اور نماز جماعت وغیرہ اور ترک صحبت اہل دنیا کہ جسکے لئے رسولؐ عائشہ صدیقہ رضؓ کو فرمایا
کہ مجھسے اول ہجرت مین ملنا چاہتی ہی تو اہل دنیا کی صحبت ترک کر اور فرمایا مومن دنیا
کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دے بلکہ دنیا داروں کی دنیا کو دیکھنا منع فرمایا رسولؐ کو اللہ تعالیٰ
فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا الایہ اور رسولؐ فرمائے مت دیکھو تم اُن کی دنیا کو کہ وہ

تمہارا فتنہ ہی اور یہ بھی سبب تھا کہ وارثے کے باہر رہنے والونکو فاسق جانتے تھے چنانچہ
کیساتھ کے تیرے رکن سے پانچوین اصل مین ہی ایک روز عیسیٰ نے کاغذ رایسے مقام مین ہوا
کہ جہان مردون کے بہت بدبیان پڑتے تھے آپ نے حواریون سے فرمائے کہ یہہ لوگ خدا کے
غضب سے مرے ہین حواریون نے انکا کشف حال چاہنے سے آپ نے بہادے ای اہل قریہ
سو ایک شخص آواز دیا آپ نے پوچھے تم کیسا مرے اُس نے کہا دیا کو دوست رکھنے کے سبب سے
پھر خدا کا غضب ہوکر سب ہلاک ہوکر دوزخ مین ہین آپنے کہے کہ تو ہی جواب دینے کا کہا سبب
وہ عرض کیا سب کے منہہ مین لگام ہین میرے منہہ مین نہین اسکا یہہ سبب ہی کہ مین نے تین تھا مگر
دنیا کو دوست رکھنے مین اُن مین داخل نہ ہوا اور حدیث مین آیا ہی کہ فاسق کی دعوت قبول
نہ کیجئے اور ام معروف کرنے نکرنے کی آفت سے بچا ہی۔ اور مسود احادیث کے معاینون مین
بھی از بس تحریف کیا یعنے اجابت کہ معنی مین قبول کرینگے ہی اسکو حاضر ہونیکا معنی کہدیا اور ترک
دعوت کہ بیحد منع ہی اسکو مطلقا حل کیا یہہ کہنا اسکا ہماری دلیل ہی چنانچہ لکھا ہی اسنے
تھا جب کھانا دایرے کے اندر لایا جاتا تھا کہتے تھے الخ پس معلوم ہوا کہ دایرے کے باہر
بسبب اندیشہ وقوع آفات کبیرہ کے نہ جاتے تھے کہ یہہ ترک اجابت نہین ہی بلکہ عین اجابت
ہی کہ یہی سنت ہی اب جاننے کہ مسود احادیث کی صحت امام مسکے مواضعت پر منحصر ہونے مین
ہمپر افسوس کیا ہی ویسا ہی یہہ سب اُسکے مغربات ہین کہ اسکا ذکر عقیدۂ ہفتم اور دلیل ہفدہم

مسود کی بدخلقی دوازدہم

مین ہد لایل قاطعہ ہوچکا عذب مین کذب رجما کہ راس واصل تمامی بداخلاقیون کی ہی الخ ہدایت مسود کو دروغ گوئی مین
اتنا کمال ہی کہ اس مثل کی حد تک پہنچا یعنے دروغ گو تم پر دی تو کیونکہ ہمارے امام علیہ السلام
پر تہمت مین تاکید شدید فرماتے تھے چنانچہ انصاف نامے کے باب نہم مین کہ مسود جسکا

حواله دیاهی یون مذکور ہی نقلست از بندگیمیان ملک جوین برخورد ار ہ که بعضے خراسانی پیش
میران گفتند که یاران شما نماز گزاردن هم نمیدانند میران علیه السلام زجر کردند و فرمودند که این
مقدار ریش کجا دراز کردید نماز گزاردن هم نمیدانید فرمودند میان یکدیگر بیاموزید نقلست
از بندگیمیان لاز شاه ره که حضرت میران علیه السلام فرموده اند که علم لابدی میباید تا نماز درو ده
وما نند این افعال در دین رسول الله درست خواهد نقلست از میان عبد الفتح که در شهر هرات در دست
بندگیمیان شاه نظام ره کتابی میران ره دیده ند حضرت میران را پرسیده چه میخوانید عرض کردند کتاب
پس نا دست میان گرفتند و برخفتند و بعد از چند روز در ناگور باز بدست میان مذکور کتاب
دیده نه باز منع کردند بعده بهوس خواندن علم تمام منقطع کردند بعد مدتی در خراسان میان
مذکور را حضرت میران ره فرموده چیزی علم حدیث بخوانید چونکه کسی کامل شد زیان ندارد
نقلست از میان نظام غالب در خراسان لچوه ملک معروف بده و میان مذکور متصل بود
میان نظام غالب را ملک معروف پرسیده ند شما را چیزی خواندن می آید گفتند اندک اندک
فرموده ند بعد از مشغولی گاهی چیزی بخوانید باز ملک مذکور فرموده ند که حضرت میران را پرسم
پس هر دو پیش میران رفتند حضرت میران ره در خلوت نشسته بودند هنوز این معامله بسمع مبارک
نرسیده بود که این رباعی خواندند ربا عی علمی بطلب که باتو ماند و آندم که ترا تو ترا نماند
آن علم فریضه را بجوانی و تحقیق صفات حق برانی و هیچ فرموده ند که بسیار خواند بسیار خواند
یا طلب دنیا کند یا عجب بسیار شود بعده فرموده ند آنچو بنده ذکر کردن گوید بکند تا بینائی خدا
حاصل شود آب جانے که پیش دوسری نقل سے ثابت ہوا که امام ره علم سی لابدی پرہیزے
که وده بهی علم فریضه مین داخل ہی زجر و تاکید فرمائے ہین کسواسطے که علم ظاہری علم باطنی
کے لئے مانند وسایل کے ہی جیسا که نماز کو وضو اور طہارت ظاہری که جسکا ذکر آگے قریب

ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تیسری فصل سے یہی تحقیق ہوا کہ سالک مبتدی کو زاید حاجت سے
پرہیز منع ہی کس نے کہ بندگیمیان شاہ نظام رح جب امام رح کے حضور میں آئے طالب العلمی
کر چکے تھے جیسا مسودا اپنی کتاب کے دوسرے باب میں پچیسویں صفحے پر لکھا ہی اور امام
محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے زاہد قناعت کرنیکے چیزوں کے بیان میں
لکھے ہیں کہ جنید بغدادی رح فرماتے ہیں دوست نہیں رکھتا ہوں یہہ کہ صوفی کچھ پرہے اور لکھے
اور علی بن الحسین نے مولانا علاؤ الدین آبری رح کے احوالات میں لکھا ہی مولوی گفتند کہ در مبادی
حال در ہرات بتحصیل علوم اشتغال داشتم چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ اختیار
کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد متردد بودم کہ آیا بہ تمام ترک تحصیل نمایم یا بگاہی مشغول کنم
درین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چو بدر مدرسہ میر فیروز شاہ رسیدم بجماعت خانہ وضو
درآمدم و در را از اندرون بستم و پشت بمحراب نشستم و در اندیشہ تحصیل و ترک آن افتادم ناگاہ
از گوشۂ محراب آوازی شنیدم کہ گوینده گفت ترک تاہ و بیاساء حال برمن گشت از انجا
بیرون آمدم و روی بجیابان نہادم تا بتل قطبان رسیدم در ان گورستان دیوانہ بود نجم الدین
عمر نام ناگاہ از دور پیدا شد و با خود زمزمہ میکرد کہ گفتم پیش روم و ببینم کہ درین باب چہ میگوید
چون نزدیک او رسیدم گفت حالیکہ در مسجد فیروز شاہ بودی نہ تو گفتم کہ ترک تاہ و بیاساء
متحیر شدم و از پیش برگشتم و داعیہ ترک و تجرید غالب شد بہمان قدم بملازمت مولانا سعد الدین
قدس سرہ آمدم و دران محل ایشان تنہا در مسجد جامع جائی مراقب نشستہ بودند چون پیش ایشان
نشستم سر برآوردند و فرمودند کہ اطراح وافرج مشکل مشہور است حاصل آنکہ ترک تحصیل
بی حاصل میاید کرد و بتمامی روی در ین نسبت میاید آورد و دانہ این سخن کہ ایشان فرمودند
خاطرم جام از تردد و خلاص یافت و مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ کے

احوالات مین لکھا ہی مولانا عبدالرحیم کاشغری کہ از دانشمندان مقرر ہرات بود چنین مینگیزد
است کہ تا خدمت مولانا عبدالرحمن جامی ترک مطالعہ نکردہ و روی بطریق صوفیہ نیاورد
مارا الیقین نشد کہ بہتر از مطالعہ و تحصیل علوم رسمی کاری دیگر میباشد و فوق مرتبہ دانشمندی
امر دیگر میبوده است اور مولانا سعدالدین کاشغری کے اقتباس قدسیہ مین لکھا ہی ایں شجرہ
میفرمودند کہ خواجہ محمد پارسا رح فرموده اند کہ بجاب میان بندہ و حق سبحانہ تعالی ہیچ
انتقاش صور کونیہ است در دل و این انتقاش بسبب صحبتہای پراگندہ و مسیر ہا و دیدنہای
الوان و اشکال گوناگون زیادہ میشود و در دل جا نمیکند و بحمت و مشقت تمام نفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن سخنان رسمی و کلمات شتی آن نقوش می افزاید و از
مشاہدہ صور جمیلہ و استماع نغمات و سازہای طرب انگیز آن نقوش در حرکت و تموج می آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است از حق سبحانہ تعالی و طالب را نفی ازان کردن واجب
است پس باید کہ از ہر چہ خیال رسمی افزاید بواجبی اجتناب نماید و بادل صافی توجہ بجناب
حق کند الخ و در رشحہ مین لکھا ہی ایہا الادب در ابواب حضور اغیار مگذار اشتن است چہ خیر و چہ شر
ہر دو برابر است در حجاب بودن از حق تعالی سبحانہ و در رشحہ مین لکھا ہی میفرمودند کہ حق سبحانہ
تعالی بپیغمبر خود باین طریقہ مراقبہ تعلیم کردہ است آنجا کہ فرموده ما تکون فی شان و ما تتلوا من قرآن و
لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ اصل مسئلہ اینست کہ حق سبحانہ تعالی فرموده
است و حضرت رسالت را تعلیم کردہ خلاصہ کار اینست کہ بجناب حق سبحانہ مشغول باش تا حق سبحانہ
بہ بندہ از ہمہ نزدیک تر است و از تو و نیک تر گفتن ہم نزدیک تر است چرا کہ در حال قرب
عبارت نمی گنجد و فہمیدہ کہ قرب را بعبارت در آورند بعد میشود و در رشحہ مین لکھا ہی
فرمودند کہ در ابتدا باید کہ ہیچ چیز مشغول نشود مگر نفی خواطر آنہا کہ در رسائل مطالعہ میکنند و سخنان

ازانجاکه چندین اشنا زاهیچ نقیضیت اینها همه بیکار یهاست راه حقیقی نه تعالی وکار او
رفتنی وکردنی هست نه گفتنی و شنیدنی اگر کسی پیش پادشاه در بغداد نشسته باشد و در حضور
پادشاه دایم تواند بود و پادشاه مکتوبی بشام فرستاده باشد از ان مکتوب غایبانه خبلی
میگیرند نباید که هر کسیکه جاهل و بی عقل و غافل باشد که حضور پادشاه باختیار خود در شود و راز
برای خواندن آن مکتوب از بغداد در وی بشام نهاد و در مولانا محمد روحی ره کے ذکر مین لکھا ہی
میفرمودند که در مبادی حال در سقایه مسجد بودم و کتاب مثنوی در دست داشتم ناگاه حضرت
مولانا بسقایه در آمدند و فرمودند از خواندن مثنوی کاری نمیکنید کوشش باید کرد که معانی آن از دل
شما جوشد میفرمودند که وقتی ایشان بحجره من در آمدند و مصحفی بر کنار طاق دیدند فرمودند
که آن چه کتاب هست گفتم مصحف هست فرمودند که اینها علامت بیکار یست یعنی مبتدی را باید
که در بدایت سلوک بطریق تلقی واثبات مشغول بود خلاوت قرآن کار متوسطانست و نماز
یعنی نماز نوافل گذاردن کار منتهیان اهل بدایت را باهم مهمات نفی واثبات هست اوراد و اشغال
السالکین کے مقدمے مین که خلاصه معدن الاسرار کا ہی لکھا ہی و دیگر ذکر را باید که در عین
اشتغال بذکر تا فراغ آن بجز صلوة فریضه و سنن موکده بنماز تطوع و اوراد و وظایف
بلکه بتلاوت قرآن هم متوجه نگردد و در رساله ثمرة المحبوة مکتوب است که بهترین عبادات
و نیکوترین طاعات در جمیع احوال و اوقات ذکر حق است سبحانه زیرا که نافی ماسوا الله است
و مثبت اسرار اوست چونکه نقل اسبات کی دلیل ہی که علم فانی سے علم باقی سیکھنا افضل
ہی جسکے سبب اس سنی موہوم سے رہائی ہو کہ دار دہی موتوا قبل ان تموتوا اور علوم فریضه
حسب حال ہر ایک شخص کے ہین مگر ان سے اس علم کو تریہ ہے کہ جس سے صفات حقتعالے
معلوم جانے اور زاید علی الحاجات تریہنے والا یا طلب دنیا مین گرفتار رہے یا عجب و تکبر مین

فقیر حقیر سید محمد حسین عفی عنه

چنانچہ کیمیا کے پہلے رکن کے دوسری اصل مین طلب العلم فریضۃ کی شرح مین ہی کہ علم
ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی بیشے ہر مسلمان پر یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی ہمارا
خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہین اور اُس کے کتابان سچے ہین اور اسکے احکام رسولون
کی معرفت سے بھیجے ہین اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اُس روز سب مردے اُٹھینگے
اور تقدیر نیکی اور بدی کی اُسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوۃ کے اور حج کے
اور جورو والے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیپاری
کو فرق بیع و ربا کا اور جو اسکے متعلقات ہین جاننا فرض ہی مگر ہر بالغ عاقل مسلم کو اللہ تعالی
کی پہچانت واجب ہی کہ اُسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہوگا
پس اسی سے ثابت ہی کہ یہان جسقدر راندگا و ماندگان اسقدر راندہ ہائی - اور آدمی جب متعلق
حکمت اور علم کلام اور حرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اُس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
چیز کھایا چاہے ہے بیماری اسکی تو بڑھ گئی کیونکہ یہ علوم اکثر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور نخوت
اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلمین بوتے ہین جتنا زیادہ پڑھیگا اُسکی بیخ دلمین محکم تر ہوگی
اور جب صحبت رکھیگا ایسون سے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون تو ایسا ہو جاتا ہی کہ ندان
اُس سے توبہ کرنا و شوار ہو - خلاصہ اور معرفت الٰہی بجز ذکر کے کہ وہ کسی پر کامل بے بلند
صحیح حاصل کیا جاوے محالی ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی سالک کو پہلے
مرتبے مین چند شرط ہین پہلی شرط یہ کہ اپنے مین اور خدا مین جو پردہ ہو اسکو اتنا دور کرے
کہ وہ مال و جاہ و تقلید و معصیت ہی مال زاید ضرورت سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور
جاہ بھی ہا زمیں جدہی اور تقلید اس لئے بد ہی کہ کیسکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظرے
مین رہیگا اور معصیت و لکر اندہ مارے مین آلتی ہی جب ان سب باتون سے پاک ہوا تو

ابن مسعود رضی قال قال رسول اللہ من یرد اللہ ان یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ
ابن مسعود رضی نے کہا کہ جب رسول اللہ نے یہ آیت من یرد اللہ الآیہ کو
ان النور اذا دخل القلب انفسح وانشرح فقیل رجا اور اس سے یہ دلیل ہی الخ ہدایت یہ بھی سر اسر
پڑھا جب نور دل میں ہو وہ کشادہ ہو جاتا ہے تو کہا گیا
دعا اور بد دیانتی پر اسکے دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلوں وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم منطق

وغیرہ جو زاید علی الحاجت ہو موجب انکار امر حق اور سبب ارتکاب اخلاق رذیلہ
ہوتا ہی اسی لئے تھا کہ عیسیٰ پر چند دہ ہوئی اور ہمارے رسول پر بھی اکثر بیعلم محتاج لوگ
ایمان لائے بلکہ اکثر انبیاء پر ایسے ہی لوگ ایمان لائے ہیں آپ مسعود کے کہنے سے معلوم
ہوا کہ ہمارے نبی کی بلکہ اکثر انبیا کی نبوت بھی مانند عہد ویت ہمارے امام کے ہی پس
یہی دلیل حقیت ہوئی اور مصنف ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی نے بھی اپنی کتاب کے
ساتوین باب مین یون ہی لکھا ہی بلکہ ہر نبی کے منکرین ہی تقریر کے جو مسعود سے بن پڑی
مرجا اسکی تحقیق پر کہ اپنے بزرگوں کی پیروی مانند فرمان رسول کے بالشت بالشت گز بگز
کیا رجا میان خود مدیر نے الخ ہدایت یہ بھی قبیل سابق ہی یعنے یہ حدیث حسن
غریب ہی جیسا کہ مشکات مین ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مشکات مین بہت احادیث
صحیح بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہین یعنے ذاکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ مروی
ہی جو ذاکر کے ساتھ بیٹھے گو کہ گنہگار بھی ہو بخشے جاتا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر
تمامی اعمال سے بہتر ہی پس ان حدیثون کے بہ نسبت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط
ہی بلکہ حدیث بیہقی جو عایشہ رضہ سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح و تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور
مسعود ذکر بھی قبیل دعا سے ہی کرکے او ہدایہ جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذاکر سے
جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ مقرب
تقرب اور رویت ہی بیان کمال ہی ہی کہ خود باقی نرہے پھر سوال کہان جب سائل

دوم ایجاب

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشرح صدرہ للاسلام تعالیٰ رسول اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا رجما میان خرد میرنے الخ **ہدایت** یہ بھی قبیل سابق ہی یعنے یہ حدیث حسن
غریب ہی جیسا کہ مشکات مین ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مشکات مین بہت احادیث
صحیح بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہین یعنے ذاکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ مرد
ہی جو ذاکر کے ساتھ بیٹھے گو کہ گنہ گار بھی ہو بخشے جاتا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر
تمامی اعمال سے بہتری پس ان حدیثون کے بہ نسبت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط
ہی بلکہ حدیث بیہقی جو عائشہ رضہ سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح و تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور
مسود ذکر ہی قبیل وعظ ہی کرکے اور بھی جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذاکر سے
جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ موجب
تقرب اور حدیث ہی بیان کمال ہی ہی کہ خود باقی رہے پھر سوال کہان جب سائل

خود فانی ہو اگر موافق مسود کے فرض بھی کریں رویت اور قرب الٰہی سے کونسی بات برتر
اور بہتر ہی مگر جو لوگ اس مقام کو پہنچے ہیں انکو دوسرے نوافل مستحبات سے قرات قرآن
افضل ہی اسی لئے امام احمد بن حنبل رح کو حکم ہوا فافہم اور ذکر دوام فرض ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
فاذکر اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم الآیہ اور فرمایا جل جلالہ فاذکرونی اذکرکم الآیہ اور فرمائے
رسول اکرم اذکروا اللہ حتی یقولوا المجنون من فصل الخطاب مولوی دہلوری وہو جلال الی ثناء اللہ
پانی پتی فی فائدۃ ۲۴ پس امر عبادات میں افادہ فرضیت کا دیتا ہی جیسا سب کتب اصول
اسپر دال ہیں اور تلاوت قرآن سنت یا مستحب ہی تلاوت قرآن کو طہارت ظاہری ضرور ہی
اور ذکر کو طہارت باطنی اور ترک تلاوت موجب عصیان نہیں ترک ذکر موجب عصیان
بلکہ صوفیہ کے نزدیک کفری اور قرات قرآن موجب حصول ثواب ہی اور ذکر سبب تقرب
ذات باری عزاسمہ بلکہ حصول رویت کہ اسیکا نام ولایت ہی کہ جسکے لئے قرآن میں اللہ تعالیٰ
فرمایا ان اولیآء اللہ لا یموتون اور حدیث قدسی میں ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم بخلاف
قاری قرآن کے یعنے اکثر ذاکر بسبب ذکر الٰہی کے مرتبہ ولایت وقطبیت وابدالیت وغیرہ کو
پہنچے ہیں نہ کوئی قاری بسبب قرات کثیرہ کے بلکہ بعض اولیاء اللہ قرآن پڑھنا بھی نہیں جانتے
تھے مگر بقدر ضرورت یعنے حصول ولایت کو ذکر شرطی ہی نہ قرات قرآن چنانچہ علی ابن الحسین نے
رشحات میں حضرت مولانا سعد الدین کے خلیفے مولانا شمس الدین محمد بوجی رحمۃ اللہ علیہما کے
ذکر میں جو لکھا ہی مع دوسرے چند دلایل کے اوپر مذکور ہوا الغرض موجب حصول نفی
واثبات ذکر لا الہ الا اللہ ہی اور تلاوت قرآن بعد اثبات ذکر کے دوسرے سنن ومستحبات
سے افضل کیونکہ یہ جب ثابت ہو چکا پھر سالک کسی حال میں رہے ذکر اس سے چھوٹنے
والا نہیں جیسا کیمیا کے تیسرے رکن کی پہلی اصل میں ہی جب زمین پاک ہوگئی تو آمین

تخم ریزی کرے یہان تخم ذکر الٰہی ہی جب ما سوا اللہ سے خالی ہوگیا گوشے مین بیٹھکر اللہ
اللہ دل اور زبان سے کہا کرے یہان تک کہ زبان خاموش ہو اور دل گویا رہے پھر
دل بھی خاموش ہوکر معنی اس کلمے کا دل پر یون غالب ہو کہ اسمین حرف کا دخل نہ رہے
نہ عربی نہ فارسی کیونکہ دلسے بولن بھی بات کرنا ہی اور گویائی اس تخم کا پوست ہی نہ عین
تخم پھر وہ دلمین ایسا نقش ہو کہ بلا تکلف دل اُس سے وابستہ ہوجاوے بلکہ تکلف سے بھی
اُس سے نکل نہ سکے انتہی ایسے شخص کو کوئی چیز مانع نہین اب اسکا قرآن پر ہنا دوسرے
سنن و نوافل سے افضل ہوا یہی معنے احادیث کے ہین اور فضل علم و عالم مین جو آیات
و احادیث مسود لکھا ہی برابر ہین لاکن ان اشارات کے احق علما باطنی ہین کس لئے کہ ہر علم کا
شرف اسکے موضوع اور معلوم کے شرف کے تابع ہی پس جس علم کا معلوم معرفت صفات
و ذات باری عز اسمہ ہو اُسکا شرف سب علوم پر ہوگا پھر عالم اُس علم کا سب سے اشرف و
اکرم و افضل ہوا اور ہر ایک کام مرتبہ موافق اسکے تشبیہ اور تنزیہ کے رہیگا بلکہ جو علم سبب سے
معرفت ذات الٰہی حاصل کرے فی الحقیقت وہ جاہل ہی چنانچہ یواقیت کے مبحث راجع مین
لکھا ہی فخالقعقول فی من اخذ معرفت الحق تعالی من خلف حجاب الحروف والالفاظ الواردت فی
الکتاب والسنۃ فہبل یسمی عارفا فالجواب کما قال الشیخ رحمۃ اللہ فی الباب الوصایا من العشوحات
لیس ہو عارف بل ہو جاہل باللہ تعالی اور حدیث العلماء ورثۃ الانبیا کا معنی یواقیت کے
۷۴ وین مبحث مین یہہ لکھا ہی المراد بقولہ العلماء ورثۃ الانبیاء ہل ہم المحدثون او مطلق العلماء
فالجواب المراد بہم کل من کان علمہ لا یستقل بہ العقول ولا الحواس بل بتخیلہ العقول من نظر او غیرہ
المراد بہم ما یستقل بہ العقول والحواس ادراک علمہم فان ذلک لا یکون وارثہ فافہم واعلم انہ لا یصح
میراث لاحد الا بعد انتقال الموروث الی الورثۃ لان کل ما حصل للعبد بغیر انتقال الیہ لیس ہو ما دانما

لیسی بنبیۃ وعطیتہ ویکون العبد فیہا نائبا وخلیفۃ لا وارثا خلاصہ اس عبارت کا یہ ہی کہ جسکا
علم متعلق عقل وحواس سے ہی وہ وارث نہین ہوسکتا کیونکہ مرتبہ تعلق عقلی معلم ومتعلم ہر دو کی
حیات مین بھی متصور ہی مگر مرتبہ باطنی کہ وہ قطبیت وغیرہ ہی بغیر ایک کی انقراض حیات
کے دوسرے کو حاصل ہونیوالا نہین پس ورثہ وہی ہی جو ایک کی موت کے بعد دوسرے کو
پہنچے ورنہ حیات مین دینے کو ہبہ وعطیہ کہتے ہین نہ وراثت جب وراثت امر باطنی ہی اسکو
علم ظاہری مین کمال وبلاغت ضرور نہین بقدر فریضہ بس ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث
من حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ہم کے حوالے سے لکھا ہی قال وکل ذلک لکون ہم لا یعتقدون
فی اہل اللہ تعالی انہم یعلمون الشریعۃ ودانما ینسبونہم الی الجہل والعامیۃ لاسیما ان لم یقرؤا علی احد
من علماء الظاہر وکثیرا ما یقولون من این اتی ہولاء العلم لا عتقادہم ان احدا لا ینال علما الا الاتی
بہ معلم وصدقوا فی ذلک فان القوم لما علموا بما علموا ہ اعطاہم اللہ تعالی علما من لدنہ بلا علم ربانی
انزلہ فی قلوبہم مطابق لما جاءت بہ الشریعۃ لا یخرج عنہا ذرۃ قال تعالی علم الانسان وعلمہ البیان
وقال علم الانسان مالم یعلم وقال فی عبدہ الخضر وعلمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون جمیعا
فانہ ان العلم لا یکون الا بواسطۃ معلم واخطاؤا فی اعتقادہم ان اللہ تعالی لا یعلم من لیس من بنی
آدم رسول قال تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء والحکمۃ ہی العلم وجاء من وہبی نکرۃ ولکن ہولاء المنکرون
لما ترکوا الزہد فی الدنیا واثروہا علی الآخرۃ وعلی ما یقرب الی اللہ تعالی وتعودوا اخذ العلم عن
الکتاب وافواہ الرجال محجوبہم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی سرایرہم اذ جہلوا العلم
الحقیقی للوجود کلمۃ وعلمہ ہو العلم الصحیح لا شک مومن ولا غیر مومن فی کمالاتہم اسکا خلاصہ
یہ ہی کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کا انکار کرکے ان کی تکفیر اور ایذا کے درپی ہونے سے انہون نے
اپنے علم کو ایک اصطلاح مین پوشیدہ کئے اور سب انکے انکار کا اولیاء اللہ سے یہ ہی

که علما، ظاہر پر ہمارا عتقاد رکھتے ہین کہ اولیا، اللہ علم شریعت نہین جانتے ہین اور اولیا، اللہ
کو علمائے ظاہر جاہل و عامی جانتے ہین کیونکہ اولیا، اللہ کسی عالم ظاہری سے کچھ پڑھے ہوئے
نہین اور بہت لوگ یعنے علمائے ظاہری یہی کہتے ہین انکو علم کہان سے آیا بسبب اسکے
اعتقاد کے کہ کسی کو بجز کسی استاد سے سیکھنے کے علم نہین آتا ہی سمجھتے ہین یہہ بات جو سوائے
استاد کے علم آتا نہین کہ کہتے ہین سو اس مین بچے ہین مگر اولیا، اللہ جب اپنے پیر وغیرہ سے
نماز روزے وغیرہ ضروریات کے موافق علم سیکھکے پر عمل کرتے ہین اللہ تعالی آپ انکو تعلیم
کرتا ہی سو نہین جانتے ہین یعنے علما، ظاہر کی یہ خطا ہی کہ بغیر انبیا اور رسولون کے اللہ تعالی
کیسکو تعلیم نہین کرتا ہی کہ سمجھتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ تعالی جسکو چاہے اسکو علم دیتا ہی
یہان کسیکا قید نہین لاکن یہہ علمائے ظاہر نہ ہو کو دنیا مین لگ کر چھوڑ دئے اور محبت دنیا کو
آخرت پر اور اللہ تعالی سے نزدیک ہونے کی راہ جو سلوک ہی اسپر غالب کئے اور یہہ
مقرر کرلئے کہ علم بجز کتاب کے اور بن استاد کے نہین آتا ہی تو یہہ بات انکی اللہ کی پہچان کا
پردہ ہوئی کہ اللہ تعالی اپنے خاص بندون کو آپ تعلیم کرتا ہی کہ وہی معلم حقیقی ہی سیکھ
اور وہی علم صحیح ہی کہ کسی مومن اور کافر کو اسمین شک نہین اور بحر العلوم کی شرح مسلم مین
ہی فالعجب کل العجب عن مثل ہذا الشیخ قد رفض وعاء من العلم واعلہ زعم ان الالہام مایحدث
فی القلب من قبیل الخطرات ولیس کذلک اما سمعت ماکتب الشیخ قطب وقتہ ابویزید البسطامی
قدس سرہ الشریف لبعض من المحدثین انتم تاخذون عن میت عن میت فتنسبون الی رسول اللہ
ونحن ناخذ من الحی الذی لایموت وان ملت فی مقامات الاولیا، ومواجیدہم واذواقہم
کمقامات الشیخ محی الدین وقطب الوقت السید محی الملۃ والدین السید عبد القادر الجیلانی الذی
قدمہ علی رقاب کل اولیاء اللہ والشیخ السہیل ابن عبد اللہ التستری والشیخ ابی مدین المغربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

در بیان اصول اصول طریقت مرتبہ مبین

فصل اول در ذکر بعضی از آیات قرآن و احادیث نبوی صلعم

والشیخ ابی یزید البسطامی والسید الطائفہ جنید البغدادی والشیخ ابو بکر الشبلی وشیخ عبد اللہ
انصاری والشیخ احمد الغزالی وغیرہم قدس اسرارہم علمت علم الیقین ان ملیہون بہ لا یتطرق
الیہ احتمال وشبہۃ بل ہو حق حق مطابق لنفس الامر انتہی چنانچہ اسکی تحقیق سید شاہ
محی الدین قادری نے فصل الخطاب میں لکھی ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی عجب اس شیخ سے
یہ ہی کہ الہام کو قسم خطرات سے سمجھا کیا ہین سنا خواجہ ابو یزید قدس سرہ اپنے وقت کے
علماے ظاہری حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اپنا علم ایک میت دوسرے میت سے لیتے ہو
اور اوسکی نسبت رسولؐ طرف کرتے ہو اور ہم اپنا علم حیؐ لایموت سے لیتے ہین پس اس
تحریر وتقریر کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ ہونیکے لئے علم ظاہر سے بقدر ضرورت بس ہی تر جمے
یا سیکھنے نہ یہہ کہ کمال علم رسمی موجب حصول فضیلت شیخیت وولایت یا شرط شیخیت
وولایت ہی بلکہ جو کوئی یون سمجھا تو اسکا علم معرفت الٰہی کا حجاب ہوگیا جیسا اوپر گذرا
اسی لئے ہی العلم حجاب الاکبر فائدہ جاننا چاہئے کہ علماے ظاہری کی طہارت اور
نماز وروزہ حج اور زکوۃ سر بکی علماے باطنی یعنے صوفیہ کی نہین اُنکی اور اُنکی عبادت
بین زمین آسمان کا فرق ہی یعنے علماے ظاہری کی طہارت فقط نجاسات ظاہری سے
بدن اور کپڑے کو پاک کرنا ہی اُنکی طہارت نجاسات باطنی سے یعنے ماسوا اللہ سے پاک
ہونا بتامہ جب ایسی طہارت سے نماز روزہ وغیرہ عمل کرتے ہین تو معرفت خاص ذات
باری عز اسمہ منزہ صفاتہ کا علم حاصل ہوتا ہی یہی معنے اس حدیث شریف کا کہ من عمل
بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم ہی نہ یہہ کہ علماے ظاہری کو یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی علماے ظاہری
سری کی عبادت تو ہر اونا مسلمان بھی کر سکتا ہی چنانچہ حدیث ابی داؤد وابن ماجہ
العلم ثلاثۃ الخ اسی پر دال ہی کہ علم یا قرآن ہی یا حدیث یا فریضہ عادلہ یعنے جیسا حدیث

اور قرآن مین فرق ہی ویسا ہی فریضہ عادلہ بھی ضرور ہی کہ دونون سے جدا ہون پس احکام
مستنبطہ عین قرآن و حدیث ہین نہ مغایر مگر عمل پر اُس سے جدا ہی کہ کمال اسکا صوفیہ
کو حاصل ہی اسی لئے رسول فریضہ عادلہ فرماے فانہم چنانچہ شیخ الہند نے مشکات سے
کتاب العلم کی شرح مین لکھا ہی کہ مراد علم دین ہست کہ متعلق است بکتاب وسنت وآن دو قسم
است مبادی و مقاصد مبادی علوم یکہ موقوف ہست معرفت کتاب وسنت بران مثل لغت
ونحو وجزآن از علوم عربیہ و مقاصد آنچہ متعلق است باعمال واخلاق وعقاید وانہمہ علم معاملت
است و علم مکاشفہ نور نسبت بعد از سلوک طریق حق و صدق معاملت در دل افتد کہ بدان
معرفت حقایق اشیا چنانچہ ہست منکشف گردد و معرفت ذات و صفات و افعال حضرت
تعالی روی نماید و این را علم حقیقت و علم وراثت خوانند بحکم حدیث من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم ما لم یعلم اور اسکو سید شاہ محی الدین قادری نے فصل الخطاب کے دوسرے مقدمے
مین لکھا ہی یعنے علم عمل کا جیسا صوفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ فاعملوا وجو حکم سے مراد دنیا کے
الوان سے منہ دہونا یعنے پھر نا ہی ایسا ہی ماتحہ دہونا اور مسجع غرض اپنے سے گذر نا ہی
کہ یہی علم فریضہ عادلہ ہی اور آیہ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ بھی اسی معنی پر حجت قوی ہی پھر
ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور آیہ والذین جاہدوا فینا الآیہ بھی صاف
دلیل روشن ہی جو لوگ اللہ کی عبادت مین ریاضت شاقہ کرتے ہین کہ وہ نفس کا خلاف
اور عمل طریقت رسول اللہ کہ وہ ترک دنیا وطلب مولا ہی انہون کو تعلیم ربانی ہوتی
ہی اور جو علم ظاہر پر عمل کرکے طالب دنیا ہوتے ہین کہ عین اطاعت نفس ہی انکو تعلیم
شیطانی ہوا کرتی ہی پس اب معلوم ہوا کہ علما دو طور پر ہین ایک طبقہ ربانی کہ وہ
دنیا اور اہل دنیا سے بیزار اور محبت مولا کی شراب کے نشہ سے سرشار ہین دوسرا طبقہ

شیطانی کہ دنیا اور اہل دنیا کے طالب اور پرستش مین گرفتار اور رہزنی مین لوگونکے
استوار کہ اُن کے واسطے رسول فرماتے ہین کہ یہہ دین کے چوراہہ رہزن ہین کیونکہ
دین کی راہ یعنے خدا کی معرفت کی راہ دنیا کی راہ کے خلاف ہی جو خود دنیا مین گرفتار ہو
دوسرے کو بھی اُسپر دعوت کریگا جیسا مسعود عقیدہ چہارم مین لکھا ہی کہ مال دنیا کا کمانا بھی
رکھین ہزار نہین ہی بلکہ مالدار ونکی بڑی صفت کرتا ہی اور یہہ خادم الفقرا اُسکی بڑائی ہانکتے و
برہمن اُسی جگہہ لکھہ چکا اور یہہ شہودی کہ رسول فرماتے ہین دنیا مُردار ہی اور طالب اسکا
کتا پس مسعود جیسا یہہ جھوٹ لکھا ہی کہ مشایخ طریقت سب علی تھے اور اسمین بایزید بسطامی
اور جنید قدس سرہما کا بھی نام ہی مگر اقوال اُنکے جو اوپر گذرے اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی
کہ اُنکا علم خلاف علم ظاہری کے تھا اور علماے علم باطن تھے نہ علماے علم ظاہر جو علماے ظاہر کے
عرف مین حد اکتساب ظاہری اسقدر وہ علم رسمی نہین رکھتے تھے بلکہ اس دلایل سابقہ
سے بھی پایا جاتا ہی کہ بعضے مشایخ جو علم رسمی مین تبحر رکھتے تھے بعد داخل طریقت متصوفہ
ہونیکے اُسکو ترک کئے ہین چنانچہ صاحب نفحات لکھتا ہی کہ مولانا جامی رح علم رسمی کو
ایسا سمجھتے تھے کہ بتکلف تمام کچھ لکھتے تھے اور مسعود یہہ بھی یک دروغ بیفروغ لکھہ دیا
کہ منشا اس غلطی کا یہہ ہوا کہ سن پایا ہی کہ حضرت خاتم الرسالت اُمی تھے بھلا یہہ کہان سے
تحقیق کیا اُسکا پتا نہین بتایا یہہ دروغ اور افترا دلیل تعصب اور بد دیانتی ہی کہ صاحب
سراج الابصار کو اپنے پر قیاس کیا کہ مشہودی المرء یقیس علی نفسہ مگر مسعود کا حال اُس مثل کے
موافق ہی کہ چور اور چھنال کی زبان دراز ہوتی ہی۔ جاتا چاہتے کہ اب ہم مسعود کی اس
بد خلقی اور اسکے جوابات کا خلاصہ لکھتے ہین پہلے مسعود ابن مین پانچ امر فرض کیا اول یہہ کہ
ہمارے امام علم پڑہنے منع شدید کرتے تھے جو لکھا ہی سو صاف دلایل قویہ سے ثابت

مسعود کے اندھے پنے پر امام فخر الدین رازی سری کے فاضل کو علم ظاہر موجب حصول علم
باطن ہوا اور سراکون ہی کہ بے پیر کے علم ظاہری سے علم باطن کو پہنچے مگر شیطان اسکی راہ
مارا ہو چنانچہ وارد ہی الرفیق ثم الطریق **مسعود کی بد خلقی سیزدہم۔ رجا**
اپنے پیغمبر پر چنانکہ نالغ **ہدایت** جب آدمی کامل خلقت کمر سے اندھا ہونا ہی
اسکو سیدھی بات تیڑھی سمجھ پڑتی ہی اسی لئے کفار رسول کر کہے کہ انبیاء کے بعثت کا مقام
شام کا ملک ہی تو آنحضرت سفر کی تیاری کے جب حکم ہوا کہ اسطرف مت جاؤ موقوف
کر دئے اور جب بیت المقدس کی طرف سے آپ کعبے کی طرف پھر کر نماز کے جب بھی
کفار یہی کہے کہ یہ سب انبیاء کے خلاف اپنے آباؤ اجداد کے تجانے کو سجدہ کرنے بات
بنالئے کہ خدا کا حکم ہی بلکہ عماد الدین عیسوی نے ہدایت المسلمین کے باب ہفتم کی فصل اول میں
لکھا ہی کہ محمد صاحب ریا کی نماز پڑھتے پڑھتے آخر اپنے تجانہ قدیم کو سجدہ کرنے لگے
بلکہ منکرین قرآن کو سب مغربات اور کذب سمجھتے ہیں الحاصل مسعود جو احادیث کو ایا ہی
اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یعنے جناب رسالت مآب فرماتے ہیں جو میری قبر کی زیارت کیا
گویا مجھسے زندگی میں ملا اس سے صاف ظاہری کہ جسکو ملاقات مانند حیات کے روح
مطہرہ سے ہو پھر زیارت قبر سے کیا حاجت ہا ایں ہمارے امام لبیب بقا تقلید کہ متقدمون کو
چند امر کی ادا ضرور ہوتی ہی تیاری سفر مدینہ کر کے کرایہ بھی اونٹون کا دے چکے تھے چنانچہ
وہ مبلغ سارے یانون سے واپس لیہ لئے اتنا سفر قریب ترک کرنے کوئی ایسا امر مانع نہ تھا
بلکہ کسان اہل مدینہ طیبہ اہل مکہ سے بہت نرم دل اور سلیم الطبع ہیں بیت اللہ میں دعوی
کرتے پر وہان کرنے کچھ مخالفت نہ تھی مگر یقین ہی کہ مدینے کے لوگون کے منھ سے میں ایمان نہ تھا
اگر امام تشریف لیجاتے اکثر لوگ ایمان سے مشرف ہوتے اور اہل گجرات اس علیہ کبریٰ کی

مستحق تھے لاکن مسود نے یہان لکھا ہی گجرات کو جاکر بعد اشارہ مہینون کے دعوی مہندویت کا
کئے یہہ تری جعل سازی اور دغا بازی کی بات ہی چنانچہ خود باب دوم مین لکھتا ہی کہ
درمیان رکن و مقام کے مہدویت کا دعوی کئے اور لکھا ہی کہ گجرات مین جاکر یہی طریقہ
وعظ و دعوت کا شروع کیا اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر دو مین مرید ہوئے حالانکہ
حق یہہ ہی کہ وہان سیکڑون آدمی تصدیق کے مگر پہلا دعوی کہ رکن و مقام مین امام نے
کئے اتنا ہی تھا کہ مین مہدی موعود ہون چنانچہ گجرات مین بھی سیکڑون آدمی اسی دعوے پہ
ایمان لائے اور دوسرا دعوی پھر حکم سے خدا کے یہہ کئے کہ جو مجھے قبول کیا مومن ہی چنانچہ
بعد اسکے تیسرا دعوی یہہ کئے کہ جو مجھے قبول کیا مومن ہی اور جو انکار کیا کافر پس اس سے
ثابت ہوا کہ جناب امام کے حکم سے خدا تعالی اور رسول خدا کے مدینہ طیبہ کا سفر موقوف
کرکے گجرات کو تشریف فرما ہوے جیسا رسول بیت المقدس طرف جانے اور سجدہ
کرنے کو موقوف کئے اور منکرین ایسا ہی طعنے کئے جیسا مسود لکھتا ہی ایسے لوگون کے لئے
اللہ تعالی فرمایا قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلما قتلتموہم ان کنتم
صادقین فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک **رجا** اس کشف خلاف شرع پر عمل کیا
ہدایت یہہ کشف عین شرع محمدی ہی مگر مسود بسبب اپنے اندہے پنے کے اسکو خلاف
شرع لکھا چنانچہ یواقیت کے فصل براج مین فتوحات کے ۷۳ باب کے حوالے سے لکھا ہی
اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا تخلی الشریعۃ ابدا فہم محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ وان
کانت العامۃ تتسبہم الی المخالفۃ فانہی مخالفۃ فی نفس الامر و انما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم
ممن ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لا یقدح فی علو اہل اللہ تعالی خلاصہ اس عبارت کا
یہہ ہی علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کامون کو مخالف شریعت جانتے ہین سو غلط ہی کیونکہ

اُنکی سمجھ کو تو ہی جب اولیاء اللہ کے کام علمائے ظاہر کے نظر مین نہ آوین تو خاتم الاولیا
کے کام پر اعتراض کرنا عین جہالت ہی فاما خلاصہ امر یہہ ہی کہ دعوی کرنا مہدی کو فرض ہی
اُسکے مقام اور وقت پر جیسا حج نماز وغیرہ ہمپر اور زیارت قبر شریف رسول اللہ سنت مستحبہ
ہی فافہم وادمن **مسودکی بدخلقی چہاردہم**- رجا یہہ کہ ارادہ اتباع سنت
محمدی کا کرنا الخ **ہدایت** مسود کا یہہ اعتراض بچند وجہ سراسر اُسکی تعصب وجہالت کی
دلیل قوی ظاہر ہی پہلا حدیث بخاری کے مطلب کو بالکل نہ سمجھی کہ صاف ظاہر ہی ارادہ
رسول خدا کا بسبب عائشہ کا مکان ہی محل وفات ہونیکے اُسی جائے کی اقامت کا تھا
کہ بی بیون نے جناب رسالت مآب کے ارادے کو سمجھ کر اجازت دین دوسرا حدیث متفق علیہ
سے ثابت ہی کہ سودہ رض نے اپنی نوبت عائشہ رض کو ہبہ کیا تھا نہ ہی کہ جیسا اُن بی بیون نے
کیا تھا تیسرا مسئلہ عدل نوبت مین خلاف جمہور لکھا ہی کہ روز داخل نوبت نہین مسئلہ اذا کان
للحر او الملوک امرأتان حرتان ان شاء اقام عند کل واحدۃ یوما ولیلۃ وان شاء ثلثۃ ایام و
لیالیہا لان المستحق علیہ التسویۃ فمفوض الیہ وہذہ التسویۃ فی البیتوتۃ عندہا للصحبۃ والمؤانسۃ
لافی المجامعۃ لانہا تبتنی علی النشاۃ فلا یقدر علی المساواۃ کما فی المجتبی عن خزانۃ الروایۃ من الکافی
خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ دو عورت والا ہر ایک کے نزدیک ایک ایک رات دن یا تین رات
دن رہے کیونکہ برابری گھر مین رہنے سے صحبت اور موانست کی غرض ہی نہ مجامعت سے
پس اسمین روز کو بھی دخل ہی مگر کوئی ضرورت والا ہو اپنی ضرورت کے لئے باہر جانا منع
نہین کہ الضرورۃ تبیح المحظورات ہی چوتھا حد شرع محمدی سے غرض حد مقدرہ الٰہی قیاس کر
واسے براین عقل کے مین بلکہ اس حد سے مراد حد متعارفہ عامہ ہی ہر مسئلہ اور حکم شرعیہ کے لئے
ایک حد ہی کہ اُسکی نگاہبانی ضرور ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا تلک حدود اللہ من یطع اللہ

مثال اول

ورسولہ الآیہ اسکی تفسیر جلالین مین لکھی ہی الاحکام المذکورۃ من امر الیتامی وما بعدہ الخ یعنے
مراد حدود سے یہان یتیمون کے مال کی تسلیم اور تقسیم ترکات و وصایا ہی پس ہر ایک
اللہ تعالی اور رسول اللہ کے حکم کو حد بولا دست ہوا پھر کیف عدل فی القسمہ واجب ہی
جیسا ہدایہ مین ہی القسم واجب اور ہبہ اور قبول اسکا جواز ہی جیسا خزانۃ الروایت مین
ہی ان رضت احدی الزوجان لترک قسمہا الصاحبتہا جاز الخ ترجمہ اگر راضی ہو ایک دو
عورتون مین سے اپنی نوبت دوسری کو چھوڑنے تو جواز ہی پس فعل امام مین یہان چند
نکات غریبہ ہین کہ جسکی پہچان مومنون کا حق ہی ایک یہہ کہ جب کسی امر مین وجوب اور
جواز جمع ہون اولی کرنا واجب کا اولی ہی دوسرا یہہ کہ قبول ہبہ کو ہبہ موہوب لہ مخیار ہی کسی
شئی مین ہو کیونکہ ہبہ کا قبول کچھ امر ضروری نہین کہ جسکا خلاف ترک سنت ہو جاوے
بلکہ خلاف سنت وہ ہی کہ اس امر کو ناجائز جانے تیسرا یہہ کہ رسول کے بی بیون نے عائشہ صدیقہ
کو ہبہ کیا تھا نہ رسول کو یہان اسکے خلاف پر ہی کہ نبی علیکان نے امام کو بخشا نہ کہ دوسری
بی بی کو کہ وہان اختیار امام کو نہ رہے جب امام کو بخشا تو امام کو ہی اختیار رہا کہ جہان
چاہین وہان رہین یہان افضل و احق وہی مستحق ہی کہ جسکی نوبت واجب تھی اسی لئے امام
فرماے کہ حد شرع محمدی کہ خدا تعالی کا حکم ہی کون بخش سکتا ہی جو تھا یہہ کہ رسول کو خبر تھی
کہ مکان وفات عائشہ کا گھر ہی اور امام کو خبر تھی کہ اپنا مکان وفات بی بی بون کا گھر ہی
پانچوان یہہ کہ نبی علیکان کے بہ نسبت بی بون کے مکان مین اسباب خانہ کم تھا کہ بجز ایک
پرانے بورئے اور اون کے اونگ پرے کے اور کچھ ضروری شئی کے برتن کے اور کچھ تھا تو پانچ
عائشہ صدیقہ کے یہان یہی ویسا ہی تھا اور مسعود کی آخری بات بعینہ اسکے برے
بھائی عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین پارے

سوال دیگر

جواب

اشکال دیگر

مثال دوم

پہلے فصل مین رسول کے جناب مین لکھا ہی کہ وہ جاہل آدمی تھے جاہل جلن انکا بہت خراب تھا
عورتون کا بہت شوق تھا لعنت اللہ علی طاعنین الخاتمین **مسعود کی بدخلقی پانزدہم**
رجا یہہ کہ بسبب اپنے مہدویت کے انکار کے الخ **ہدایت** اسکا جواب اتنا ہی بس تھا
کہ یہہ مصرع لکھین **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی مگر یہہ کتاب ہندی ہونے سے
کم علم لوگ اس دقیقے کو سمجھنا محال جانکر لکھا جاتا ہی لیجئے اسی اپنی بدخلقی کے جواب سوم مین
مسعود خود لکھتا ہی پس علامات مہدویت کہ احادیث مین مذکور ہین وہ اُس مدعی مین
موجود چاہئے ہونا تاکہ اُسکی تصدیق لازم ہو اور انکا کفر ہو اِس تسوید مسعود سے ثابت ہی
کہ مسعود کا اعتقاد یہہ ہی کہ مہدئ موعود حقیقی گو کہ اپنے منکر پر کفر کا حکم نکرے تب بھی منکر
اُسکا کافر ہی جب مہدئ موعود حقیقی حکم تکفیر کرے بطریق اولی ثابت ہوا فاما مسعود کو شک
و تردد اسمین ہوا کہ باوجود ہمارے امام ع منکر کو کافر کہنے کے اُنکا حکم جربیون کا یا ذمیون
وغیرہ کا نہ کہے بلکہ اُن کے پیچھے نماز جمعہ و اعیاد پڑہے یہہ خلاف شرع محمدیہ ہی پہلے جواب کا
رد یہہ ہی کہ انکا کفر عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام جیسا شرح عقاید نسفی مین کبار کے
بحث مین لکھے ہین **دلائل** فی ان من المعاصی ما جعله الشارع امارة التکذیب وعلم کونه
کذلک بالادلة الشرعیه کسجود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر
وبخو ذلک حامثبت بالادلة انه کفر انتہی اور ایمان کے بحث مین لکھے ہین کما فرضنا ان احدا
صدق بجمیع ما جاء به النبی وسلمه واقر به عمل مع ذلک شد الزنار بالاختیار او سجد للصنم
بالاختیار بخلک کافر اب جانئے کہ ایسے لوگون پر حکم اہل اسلام کا جاری رکھتے ہوئے کافر
کہنا درست ہی نہ انکو مانند جربیون کے قتل کرنا اور ان کا مال اور انکے عورتون کو لینا
اسی لئے ہمارے امام ع یون ہی فرمائے ہین چنانچہ فرمان ہمارے امام ع کا مسعود خود

اپنے پہلے جواب مین انصاف نامے کے باب پنجسم کے حوالے سے لکھا ہی کہ میران نے
کہا کہ جو کہ کلمہ کہے اُنسے جزیہ نچاہئے لینا اور اُن کے عورتون کو بے نکاح نصرف نچاہئے
کرنا اسیطرح حرمت کلمے کی چاہئے رکھنا جیسا رسولؐ فرماتے ہین اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ اسی لئے بندگیمان
سید خوندمیر سید الشہدا بھی نے جبکہ موافق بشارت میران کے پہلے روز ظفریاب ہوے
اور میران ملاکی درخواست دعاے فرمائے کہ اللہ تعالی قوت دیوے یعنے حکم کرے تو
جزیہ لیوین یہ حکم نہین اسی لئے بندگیمان سید خوندمیر بھی اتباعی فرمائے کہ یہ اب حربی
ہوتے ہین یعنے منکرین طریقہ حربیون کا اختیار کئے ہین کہ مانع تسبیح وصلوۃ ہوتے ہین
چنانچہ آجتک منکرین مین یہہ طریقہ جاری ہی کہ ہمارے لوگون کو تسبیح وصلوۃ سے مانع ہوکر
قتل کردیتے ہین نہ یہہ فرمائے کہ اُن پر حربیون کے احکام جاری کرنا ہی اب مخالفت و
تردد کہان رہا دوسرے جواب کا رد نماز کے نہ پڑہنے مین بھی خود مسود فرمان امام ع اور
بندگیمان سید خوندمیر رح کو لکھ چکا ہی مگر اُسمین بعضے اصحاب کا شک ہی سو اُسکا خلاصہ یہہ
ہی کہ ہمارے امام قبل دعوت پڑہتے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ خود مولف انصاف نامہ
نقل مذکور مسود کے اخیر مین لکھتے ہین کہ حکم اس نقل کا بھی اوپر کے نقلون کے موافق ہی یعنے
اوپر کے نقلون مین میران سے منع وارد ہی اسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت چہارم مین
ہو چکی اور بندگیمان عبدالملک سجاوندی منہاج التقویم مین اسکو مفصلا بیان کئے ہین
مگر ہمارے یہان اسوقت کے بعض لوگ جو عید اور جمعہ مین اقتدا کرتے ہین انکو یہہ دہوکا
ہوا ہی کہ بندگیمان سید خوندمیر رح فرماتے ہین جمعہ اور عید مین جاؤ تو اس فرمان سے
غرض فقط جانے کی ہی اظہار رعب کے لئے نہ نماز مین اقتدا کرنے کی۔ تیسرا رد جواب

یہہ ہی کہ یہان دو رہ سمجھنا عین نادانستگی ہی کہ مہدویت کا ثبوت موقوف ہی اخلاق و آثار اور معجزات پر جب اسے مہدویت ثابت ہو چکی وہ مدعی مہدویت کہ وہی موعود ہی اگر اس حدیث کی صحت بیان کرے بلاشبہ منکر اوسکا کافر ہی اور اگر مسود کا کہنا صحیح ہو تو یہہ شبہہ ہمارے رسولؐ کی رسالت مین بھی موجود ہی چنانچہ اسکا بیان اسی باب کی دلیل اول مین ہو چکا مگر تعجب یہہ ہی مسود اپنے جواب جستی سے کیا مراد رکھا ہی اگر مراد یہہ ہی کہ خروج کا انکار کفر ہی تو ازبس جہل ہوا اپنے جسکے خروج کا انکار کفر ہو بعد خروج اسکی ذات کا انکار بطریق اولی کفر ہوگا کیونکہ خروج تو اسی ذات کا موعود ہی اگر مراد یہہ ہی کہ اول خروج کا انکار کفر ہی بعد خروج کے ذات کا تو وہی ہمارا مطلوب ہی کہ ہمارے امام کی ذات ہی مہدی کے موعود ہونے مین اور آثار و اخلاق سے ثبوت ہو چکا اگرچہ منکرین ایسے چندان مین متردد ہین جیسا منکرین رسولؐ دقایق دامر الٰہیہ اور حقایق احکام نبویہ نہ سمجھ کر متردد ہوتے ہین چنانچہ اسمت عیسوی نے دین حق کی تحقیق کے پہلے باب مین لکھا ہی اور آیتون کا لکھا بھی ہی کہ بدلتے نہین اللہ کی باتین نہ بدلتے نہین اللہ کی باتین تو بھی دوسرے آیتون سے ثابت ہوتا ہی کہ بدلتے ہین اللہ کی باتین کیونکہ ایک دوسرے کو رد کرتی ہی اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہی اگر **رجا** ہر چیز کے واسطے کچھ علامات الخ **ہدایت** اخبار شارع سے آثار کو قابل صحت و سند خاص کرنا مجتہد کا کام ہی یا ان اکثر امور دینیہ مین مجتہد و منکر حیرت و خلاف رہا پس امر مہدیہ مین اخبارات کا خلاف انتہای کہ مجتہد و منکر بھی طاقت دم زدنی نہوئی چہ جائیکہ دوسرے قطاع الطریق اس راہ مین قدم رکھین مگر ہمارے امام عہ کے لئے دلایل مسلمہ طرفین کہ حکم قطعیت کا رکھتے ہین موافق ہین جیسا اشارہ اوسکا اسی باب کی ابتدا مین مذکور ہوا بلکہ بنظر انصاف دیکھو تو یہہ ساری کتاب حجت واثقہ ثبوت ہی **رجا**

اب اِن مدعیان مہدویت کا ابطال الخ **ہدایت** اوّل یہہ کہ مسودان کے بعض کے فسادات و فسق و فجور اور دنیا طلبی کہ تمام گنا ہونگا ہی اور انکی باوجود دولت دنیوی رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اُس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ ہیچ اُن کے ابطال کو دوسری دلیل کی حاجت نہین بخلاف ہمارے امام برحق مہدی موعود کے کہ یہان بحمد خدا طلبی و ترک دنیا کہ سرحد عبادت ہی اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مفقود نہین اور اخلاق ایسے کہ آپکی یک دو روز کی صحبت کے فیض سے بڑے بڑے فاسق و فاجر چور زانی خونی شرابی نماز و متوکل متقی و صالح ذاکر و شاغل شب خیز و صایم و سخی و حلیم ایسے ہوئے کہ بعدم انتخاب رسول اللہ کے بے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع و فاضل متشرع فیض یاب علم باطنی ہوکر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوٰۃ و زہد و تجرد تاثیر و وعظ و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قایل ہین جیسا شیخ علی اور یہہ مسود بھی چنانچہ اِن کے اِس حال کی تسلیم کے معترفے اسکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب سوم کے دلیل دوازدہم کے جواب مین لکھے گئے ہین بلکہ آج کہ چار سو برس کا زمانہ امام ہمسے گذر چکا ہی فقرا و علما ہمارے ہی قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متخلق ہین کہ اُن کے اوائل کی نظر اُن کے مخالفین کے اعلیٰ ہین محال ہی دوسری یہہ کہ باوجود تقرب اور محتاجی کے مانند دین انبیا کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی گو کہ بعض بادشاہان وغیرہ مخالفین اِس مذہب حقہ کے اہبدام و ابطال کے لئے صدہا کوشش کئے اور کرتے ہین پر کچھ سود مند نہوئی یہی دلیل حقیت بس ہی تیسرا یہہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو مذہب بعد صاحب مذہب کے نیز تین برس بلا اظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار مقررہ چلے دوہین حق ہی جیسا خاتم النبی کے لئے امام سعد الدین ہر شرح عقاید نسفی مین لکھے ہین چوتھا یہہ کہ احادیث

آثار یہ جو اوپر مذکور ہوے اور مسلمہ طرفین ہین سب کے سب ہمارے امام کے موافق ہین
اگرچہ انکو مسود جنکو مورد اعتراض بنایا ہی پانچوان یہہ کہ ثبوت اخلاق حسنہ مرضیہ کا رامہ
مانند خلق خاتم الانبیا کے ہمارے امام کے ہین جو تے دلیل قوی ہی گو کہ منکرین مانند منکرین
رسول کے اعتراضات بیجا اور شبہات واہیہ کیے ہین مگر معترضین کی جہالت اور دروغ گوئی
اس امر مین صاف ظاہر ہوگئی جیسا منکرین رسول اللہ کے لئے ثابت ہوئی چنانچہ مسود کے لئے
اوپر بیان ہوچکا اور آیندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ان کے لئے جو دعوے ہین کہ
حاجت قیام دلیل نہین کیونکہ مہدویت کو پہلے ایک مدعی چاہئے نہ یہہ کہ لوگ کسی کو مہدی
بنالین اور وہ مہدی بنجاوے بایں کہ وہ خود اپنی مہدویت مین یقین نرکھتا ہو کسواسطے کہ
مہدویت ایک امر جلیل مانند نبوت کے ہی پس کوئی نبی ایسا نہین کہ وہ اپنی نبوت نہ جانے
اور لوگ اسکی نبی بناوین ہذا جہل مرکب وبہتان عظیم **مسود کی بدخلقی شانزدہم**
رجا شیخ جونپوری نے ایسا خلق اختیار کیا الخ **ہدایت** یہہ حکم موقت ہی یا تاہید ہی
اسکا ذکر باب اول سے عقیدۂ دوازدہم اور سیزدہم مقررہ مسود کے جواب مین گذرا اور
بعضون کے نزدیک یہہ شرک وغیرہ مراہی وخفی ہی کہ جیسا اسی باب سوم سے مسود کی
بدخلقی دہم مین مذکور ہوا اور مسود کی بدخلقی دوازدہم مین ذکر دوام کی فضیلت بیان ہوئی
اور امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی پہلی اصل مین فرماتے ہین اور سب تقصیر کی
جز یہہ ہی کہ آدمی حق تعالی کو بھولے اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اس سے بھی توبہ کرنا واجب ہی
اور اسکے نیچے فرماتے ہین سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
توبہ کرنا فضایل مین داخل ہی فرض نہین پھر کیون بولے کہ توبہ اس سے واجب ہی ہم
جواب دیتے ہین کہ واجب کے دو قسم ہین ایک یہہ کہ ظاہر فتوی مین عوام کے درجے کے

موافق دوسرا واجب یہہ کہ عوام کو اُسکے بجالانیکی طاقت نہین انتہی خلاصۃ یہان مراد واجب سے فرض کی ہی جب توبہ اُسکے یک لحظے کے ترک سے فرض ہی تو ذکر دوام بھی فرض ہی حسب المراتب پس شرک وکفر وغیرہ بھی اسی قیاس پر ہی **رجا** حالانکہ خود انکے مذہب کے موافق الخ **ہدایت** یہہ فریب اور تعصب ہی کیونکہ سید نعمان صاحب نے توضیح المراتب مین کہان لکھا ہی کہ مرتے دم کا توبہ قبول نہین بلکہ اُنہون نے لکھا ہی کہ لہو ولعب فسق وفجور مین عمر گذارے اور امید رکھے کہ مرتے دم توبہ کرلون تو یہہ فریب نفس ہی شاید کہ اُسی حال مین مرجاوے اور توبہ نکرسکے تو موافق فرمان رسول اللہ ﷺ کے جس حال مین مرے اُسی حال مین محشور ہونا یہہ لکھے ہین کہ گنہ گار مرتے دم توبہ کرے تب بھی مقبول نہین بلکہ حدیث شریف جو لائے ہین اُس سے صاف ظاہر ہی کہ مہدویہ سب کے سب پاک مرتے ہین اور حشر بھی انکا پاکی کے ساتھ ہوگا کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہین جیسا تم جیتے ہوگے ویسا تم مروگے الخ توہمدویہ سب ادنیٰ اعلیٰ پیر وجوان غریب وتونگر مرد عورت مرنیکے آگے ہیہوشی تمام بدرستگی عقل وحواس ترک دنیا وبحرت حقیقی سے مشرف ہوکر مرتے ہین کہ اسکی حقیقت عقیدۂ پانزدہم مین بھی بدلایل بیان ہوئی اگر تجدد ترک بیماری سے صحت پاتے ہین اسی فقیری قایم رہتے ہین چنانچہ اگر کوئی آدمی ایسے موجود ہین اور حدیث مین مراد عمر بھر کا جیسا نہین بعد توبہ کے حالت ہوشیاری مین یک ساعت کا جینا بھی پس کرتا ہی کیونکہ معنی عیش کا جینا ہی مطلقاً پس اُٹھایا جانا اُسی جینے پر مرتب اور معتد ہی کہ اُسکو مرنے دم حاصل ہتا چنانچہ آیت بھی اسکی دلیل ہی اللہ تعالیٰ فرمایا اذا حضر احدکم الموت الآیہ یعنے جب موت حاضر ہوجاوے تو حضور کا معنی روبرو آنا ہی کہ وہ حالت پاس ہی اگر اسکو قبل پاس مقرر کرین تو سب کے روبرو موت ہی کہ یہہ ایسا امر یقینی ہی اچھے صحیح سالم تندرست کو بھی یک ساعت کی زیست کا اعتبار نہین پس

پانزدہم

بابِ عقلی

مسودہ حدیث مین تعیشون کا معنی عمر گذارنا جو لکھا ہی تحریف معنوی ہی جیسا حدیث مین
تحریف کیا ایسا ہی آیت مین بھی تحریف کیا کہ اس آیت کر ہوشیاری کی حالت زندگی
پر محمول کیا اور حضور موت کہ حالت نزع ہی وہ زندگی اور موت کے درمیان موت سے
ملتی حالت ہی جیسا شام کہ روز اور شب کے درمیان رات سے ملتا وقت ہی اور اسی
مانند سید یمنیان صاحب کی تحریر مین بھی تحریف کیا جیسا اور پذکور ہوا بلکہ سب مہدویہ
بسبب اپنے نیک نیتی کے بہتر ثواب پاتے ہین کہ رسول فرماتے ہین نیۃ المومن خیر من
عملہ یعنے نیت مومن کی بہتری عمل سے اسکے اور فرماتے المنتظر للصلوۃ کالمصلی
یعنے نماز کے لئے انتظاری کرنیوالا گویا کہ وہ نماز مین ہی ہی کہ مہدوی لوگ مہدوی کی
تصدیق کہ مانند طہارت کے ہی کر لیکر ترک دنیا کو کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ ہی
ہمیشہ مستعد اور منتظر ہین بلکہ منکرین ہمارے امام موعود کے سب کے سب مرتب تنگ دنیا دنیا
کرتے مرتے ہین کہ جب دنیا راس کل خطیئۃ ہی اور بے توبہ دنیا سے جاتے ہین کہ اسی حال
مین انکا حشر ہوگا پس ثمرہ محصول توبہ کہ نجات اخروی ہی سب مہدویہ کو حاصل ہی اور
بے توبہ مرجانا کہ ثمرہ انکار مہدی موعود ہی کہ مآل اسکا عذاب دوزخ ہی سب منکرین مہدی
موعود کو کہ ہمارے امام تین نقد وقت ہی رجا غرض کہ مہدوی لوگ ہر چند کہ اپنے
مہدی پر بھول رہے ہین الخ ہدایت ہم فقط اپنے مہدی ہی پر نہین بھول رہے
ہین جناب ختم المرسلین پر بھی بھول رہے ہین کہ منکرین آتش حسرت سے محمول ہورہے ہین
رجا ازینجا رانده واز انجا مانده الخ ہدایت یہ مانند قول عیسویون کے ہی کہ
عماد الدین عیسوی نے اپنی کتاب ہدایۃ المسلمین کے ساتوین باب سے چوتھے فصل مین
لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہ ہی کہ تمام دن تسبیح و ذکر کرنا دیوان پن ہی اسواسطے مسیح نے

کہا ہی تم غیر قومون کے مانند بک بک مت کرو اور امت عیسوی بھی اپنی کتاب دین حق

دوسری تیسرے باب مین لکھا ہی **مسود کی بد خلقی هفده هم - رجا**

شیخ جونپور کہتا تھا الخ **هدایت** یہہ بھی مسود کا اندہا پنا ہی یعنے آپ جو نقول

بیان کیا ہی اُسی سے صاف ظاہر ہی کہ وہ جن تھا کہ کہنے کی شکل سے متمثل ہوکر خدمت امام

مین رہا کرتا تھا جیسا کہ مسود لکھا ہی کہ مہدی ثانی عہ کے پاس بھی ایک کتا تھا لالہ نام ایک

روز بی بی فلکان نے اسکو اینٹ کا ٹکڑا مارا میان نے کہا کہ اگر وہ کتا ہوتا اسکو مارو لیکن

وہ کتا نہین ہی الخ اور میان ولی یوسف رض کی حجۃ المنصفی کے قول مین بھی مسود تحریف کیا

ہی کہ وہ لکھتے ہین ضرور بانگ نماز کے وقت وہ کتا پکارتا تھا ایسا کہ اگر کبھی موذن بسبب

شب بیداری کی ماندگی یا اور کسی سبب سے غنودگی مین غافل رہے تو ہوشیار ہوتا تھا اور

جنون کے بہشت مین جانے کے باب مین علماے سلف کو اگرچہ اختلاف ہی مگر حق تو یہ ہی

جانب ہی جو انکا دخول بہشت ثابت کرتے ہین کیونکہ نتیجہ تکالیف شرعیہ کا حصول اجر

وثواب اور دخول بہشت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

یعنے نہین پیدا کیا مین جن والنسان کو مگر یہہ کہ یہ عبادت کرین اور دخول دوزخ بھی

کہ مترتب اُسپر ایذا پاتا ہی جنون کو ثابت ہی تو ویسا ہی دخول بہشت بھی اُن کے لئے

واجب ہوا کیونکہ جو بسبب برعمل کے سزاوار عذاب ہوجاتا ہے کہ بسبب نیک عمل کے لایق

ثواب ہو اور انسان بھی بعد ترک تعلق خاکی کے مجرد روح بہشت مین داخل ہوتا ہی پس

جنی بعد ترک جسم ناری کے داخل ہونے کو کونسی مانعت ہی اگرچہ اسمین بہت دلایل مین لاکن

یہہ محل اسکے بیان کا نہونے سے اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا پس معلوم نہین کہ اُس مرد جنی کا

کیا مرتبہ تھا کہ لوگ اسکی برابری کو آرزو کرتے تھے اور جن اشکال مختلفہ سے بدلنا اور اسلام

لانا مشہور ہونے سے اسکے دلایل کی حاجت نہوئی خانمایک نکتہ نادرہ لکھا جاتا ہی
کہ اگرچہ اللہ تعالی علماے بے دیانت کو کہتے ہے مثال دیا ہی مگر علماے کفار کہتے سے
کئی درجے بدتر ہین اور کتا اُن سے کئی درجے بہتر بلکہ کتا عذاب و عقاب سے پاک ہی
اسکو ترا سخت عذاب ہی اور کتا اپنے مالک کو اندہارے اُجالے مین پہچانتا ہی یہہ
باوجود علم و عقل کے اُسکو بالکل نہین پہچانتے ہین اور کتا اپنے مالک کا حکم بجالانے
مین جان تک دریغ نہین کرتا اور انکو بالکل ادائے احکام پر التفات نہین بلکہ اکثر کام
اُسکے حکم کے برخلاف کرتے ہین اور کتا اپنے مالک کے دروازے سے ہرگز ہٹ نہین جاتا
اگرچہ بھوک سے مرجاوے یہہ باوجود اگاہی نے رہنے کے اپنی ترقی زینت دنیا کے لئے
خدا کے دشمنون کے دروازے پر مرتے ہین اگر کوئی کہے کہ مسلمان جن کہنے کی صورت
جو بخس العین ہی کیون اختیار کیا جواب اُسکا یہہ ہی کتے کی صورت بخس نہین بلکہ کتے
کی ذات بخس ہی اسمین بڑی حکمت ہی کیونکہ دوسرے جانور یا آدمی کی صورت ہوے تو
بسبب مصاحبت کے راز فاش ہوینگے قطع نظر دوسرے جانور کو اتنی مطلق العنانی
محال ہی بنظر اُن تعلقات کے جو ہر جانور کے ساتھ ہین ہیر کیف مسود کیا بوستان سعدی
بھی نہین دیکھا کہ فرماتے ہین نظم زوریانہ عارف زندہ پوش کہ بکی اُز بنات
سگ آمد بگوش کہ بیٹھے یک عارف کی جائے سے کتے کی آواز آنے لگی سنے والا تعجب
کرکے اُسکے حجرے پاس گیا تو وہان کتا تھا اُسکے تعجب کو دیکھکر وہ عارف کہا چو دیدم کہ
بیچارگی می خرد ہنادم زسر کبر و رائے خرد چو سگ بر دریش بانگ کردم بسی کہ مسکین تیر
از سگ ندیدم کسی اور جنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ لکھتے ہین کہ سگ باہمہ
زشت نامی چو مرد مراورا بدوزخ نخواہند برد اور لکھتے ہین از ہین بر ملایک شرف

داشتند که خود را به از سگ نه پندا شتند شاید اسی لئے وہ مرد بنی کے کی صورت
لیا ہو اور اکثر صحابہ سے بھی مروی ہی کہ اپنے کو جنوروں سے کم تر سمجھتے تھے اور کہتے تھے
کہ کاشکے ہم ایسے ہوتے **مسودی کی بدخلقی مجدہم رجاشیح** جونپور ج
بیت اللہ سے الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرماتا ہی من استطاع الیہ سبیلا اسکا
خلاصہ یہہ ہی کہ جو قدرت بیت اللہ کے طرف کی راہ جانے کی رکھے اور حدیث بھی اسی معنی
پر دلالت کرتی ہی کہ جسکو حاجت ظاہری کسی طور کی مانع نہو اب ہم مسودے سے پوچھتے ہین
خدا کو حاصل کرنے کی حاجت سے بھی کوئی بڑی حاجت ہی اگر کہے کہ معرفت الٰہی سے
اسکا گھر دیکھنا افضل ہی تو اس کلام کی قباحتین ہر ادنی داعلی پر ظاہر ہین کیونکہ موافق
ضابطے اصول وفقہ کے حج کرنے تمام عمر کی وسعت ہی بخلاف حصول معرفت الٰہی کہ بجز دعقل
بلوغ فرض ہوجاتی ہی جب کوئی ایسا شخص ملے کہ اُس سے معرفت الٰہی حاصل ہو بلکہ دیدار
ذات ناعتناہی تو اسکو چھوڑ کر بیت اللہ کا جانا کہ مشروط بشرایط ہی اور اسمین یہہ بھی سبب
حاجت قویہ ہونیکے داخل ہی ہر چند جایز ہین اسلیئے بایزید بسطامی رح اور کئی مشائخین
کبار حج موقوف کرکے بزرگان دین کی خدمت مین رہے ہین اور جب اس امر اقوی کی الغرض
سے فراغت پاچکے بیت اللہ کو گئے ہین مثلا مثنوی شریف کے دوسرے دفتر کے ترجمے
مین شاہ مستعان نے لکھا ہی **حکایت** جب کہین جاتے سفر کو بایزید کہ جستجو
کرتے بزرگون کی مزید تر راہ مین دیکھے کہین یک پیر مرد تا اسکو دیکھے اہل دل وہ شاہ
فرد کو ذات مین فنا اسکے مردون کا کمال کو نہایت درویش اور صاحب عیال سرور
اُسکے ادب سے بیٹھ کر کہ پوچھتے تھے حال اسکا سر بسر پس کہے اُسکو کہ ای روشن ضمیر
ہی مجھے کہے کو جانا ناگزیر کہ وہ کہا تم پاس کیا ہی زادراہ کہ وہ کہے دو سو درم اندگراہ کہ

۲۰۷

بابچہارم ثابت ہوا کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک
ثابت ہوا کہ علم ثابت علی الجزئی کی کوئی قسم ہی
جسکو علم حاصل ہوا اور ثابت ہوا کہ ہر ایک
اور علم حاصل ہوتا ہی
اور علم حاصل ہوتا ہی
اور علم حاصل ہوتا ہی

پس کہا طواف میرے سات بار کر طواف حج سے بھلا کیجے شمار کہ ہی یکان خدمت
مری حمد خدا کہ تا سنجا نوشم خدا مجمد سے جدا کہ اور زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل نجم سکے آخر مین
عین القضات ہمدانی رح بھی یہی نقل لاکر لکھتے ہین چہ می شنوی نوزیت کعبہ الاول
ما خلق اللہ فوزی در قالب بازید بود زیارت کعبہ حاصل آمد اور رشیدہ محی الدین صاحب
قادری دیولوی نے اپنی کتاب فصل الخطاب مین لکھا ہی پس باید دانست کہ در مثنوی
شریف ؎ گفت طوفی کن بگردم مہت بار الخ آمدہ است بحر العلوم در شرح آن میفرماید
درین اشارت است باآنکہ چنانچہ ظہور ذات با اسماء و صفات در صورت انسانیہ است
ہمچنین در صورت کعبہ است اگر در ہر دو ظہور مختلف است کہ در صورت انسانیہ ظہور ذات
با اسماء و صفات الٰہیہ است باظہور صفات کونیہ پس انسان مظہر اتم است بخلاف کعبہ کہ
در وی ظہور جمیع صفات منعکس کونیہ نیست و نسبت ظاہر در وی مگر ذات با اسماء و صفات
الٰہیہ فحسب پس کعبہ شریفہ محل الٰہ است لہذا کعبہ قبلۂ عبادت گردید نہ انسان کہ اینجا مذکور
است شاید مدان وقت دران قطب الٰہ مشہود بود نہ صفات کونیہ انتہی و نیز بحر العلوم
در شرح مصرع ؎ تا بہ بینی نور حق اندر بشر ہمی نگارد این دلیل است برانکہ در وقت
طواف الٰہ مشہود بود در بشر پس طواف آن الٰہ مشہود در ابود چنانکہ در کعبہ الٰہ مشہود
می شود بعارفان و طواف کعبہ طواف الٰہ است و مشاہدہ کہ در طواف حاصل میشود عارفان
را بازید را در بن بشر حاصل شد اور شاہ شرف الدین یحیٰی منیری رح مکتوب سی و پنجم
مین فرماتے ہین سلطان العارفین قدس اللہ سرہ العزیز چہ گفت چون بحرم رفتم و جمال
کعبہ دیدم با خود گفتم من جنس این خانہ بسیار دیدم مرا خداوند خانہ باید بازگشتم سال دویم
چون بحرم رسیدم چشم خود بکشادم خداوند خانہ دیدم و خانہ گفتم در عالم الوہیت مشارکت

در نگنجد و در عالم وحدانیت رحمت دوئی نه محبوب و خانه و من الله باشند اگه دو بینند ملحد
بود و منکه سه بینم چگونه ملحد نباشم و در حال بازگشتم در سال سیم چون بحرم رسیدم لطف محبوب
مرا در بر گرفت و پرده غیریت از ابصر بصیرت من برگرفت و شمع معرفت در دل برافروخت
و هستی مرا انوار تجلی بسوخت و این خطاب بسرم رسانید ندانست زاری حقانی علی المزدان
یکرم زایره **بیت** چون چشم برگشادم نور رخت بدیدم ۔ تا گوش برگشودم آواز تو
شنیدم ۔ و در نفحات مین مولانا سعد الدین کاشغری کے واقعات مین نفحات الانس
کے حوالے سے لکھا ہی مولانا سعد الدین کو مولانا نظام الدین باوجود قصد قوی کے اجازت
حج نہین دئے آخر وہان سے نکلکر خدمت مین شیخ زین الدین خوافی کے بہت سال
خراسان مین رہکر بعد حصول مقصد کے حج کو تشریف لے گئے فاما صوفیہ کے نزدیک آیہ
مذکورۂ مسود مین یک معنی لطیف و نفیس ہی کہ اُسکی یکو طاقت انکار نہین کیونکہ
اہل کلام ہی اثبات کے قایل ہین کہ معنی اولیا اللہ کا صحیح ہی جیسا شرح عقاید نسفی مین
لکھتے ہین اما ما ذہب الیہ بعض المحققین من ان المنصوص علی ظواہرہا و مع ذلک فعینہا شارۃ
خفیۃ الی دقایق تنکشف علی ارباب السلوک یکن التطبیق بینہا و بین ظواہر المراد فہو من کمال
الایمان و محض العرفان یعنے اللہ تعالی جلشانہ پہلے فرمایا و للہ علی الناس حج البیت مراد
اُس سے یہہ ہی کہ حج مقبول جسپر ثواب کامل مترتب ہو کہ نتیجہ اُسکا رویت الٰہی ہی انسان پر
ہی واجب ہی اور انسان صوفیہ کے نزدیک وہی ہی جو اپنے کو بھولکر معرفت الٰہی بکمال حاصل
کرے یا اللہ کی معرفت سے ہی کمال مونست پیدا کرے اگر ایسا ہو تو علی المومنین یا علی المسلمین
کیون نفرماتا اگر انسان سے مراد نوع انسان لین بالکلیہ قبح ہی کس لئے کہ کافر بجز ایمان کے
سزاوار تکلیف نہین چنانچہ فتوحات کے باب حج کی وصل شروط حج مین بعد تحقیق اس

امر کے اسکو بھی ایک شرط حج لکھتے ہین اور شرط ہر عبادت مین ایسا امر ہی کہ جسکے نہونے سے مشروط باطل اور ساقط ہوتا ہی جیسی طہارت شرط نماز اور حکم حاکم عادل شرط جمعہ ہی اور حدیث مذکورہ مسود کا معنی بھی یہی ہی کہ رسول فرماتے ہین کہ اسکو کوئی حاجت غالبہ مانع نہو اور کوئی مرض بھی موجب پابندی پس ہر آدمی کو حصول معرفت الٰہی سے کونسی بڑی حاجت غالبہ مانع ہی اور مرض روحانی سے زیادہ کونسا مرض حابس ہی جب کوئی رہبر صادق اور طبیب حاذق راہ معرفت الٰہی بتانیوالا اور مرض روحانی کا علاج کرنیوالا ملے اسکو چھوڑ کر فقط ادائے طاعت بدنی غیر موقت کے لئے اندھی دُھن سے جانا اور نہین اسی نے رسول فرمائے ہین علم من دخل نظر الی والدہ نظر رحمۃ الا کانت لہ بہا حجۃ مقبولۃ قیل یا رسول اللہ وان نظر فی الیوم مایۃ مرۃ قال نعم نظر فی الیوم مایۃ مرۃ جیسا خانیہ اور خزانۃ الروایۃ مین ہی اور باپ شرع مین تین مین ایک وہ کہ جس سے پیدا ہوا دوسرا وہ کہ علم سکھایا تیسرا وہ کہ جسنے دیا یعنے مسر ا پس یہان پیر کہ جس سے اپنے اصل مرتبۂ قرب کو حاصل کرنا ہی معنی اپنا النسب ہی کیونکہ جب مرتبۂ کمال کو پہنچے کعبۃ اللہ خود اسکے لئے آتا ہی جیسا امام محمد غزالی رحم کیمیا کے دوسرے رکن کی ساتوین اصل مین لکھتے ہین سفر باطن سے ایسا فایدہ حاصل ہوتا ہی کہ کعبہ اسکے نزدیک آتا ہی اور اسکے اطراف طواف کرتا ہی اور اپنا بھید اُس سے کہتا ہی جس سے یہہ نہو سکے اپنے کالبد کو لیکر پھرے اور ہر جائے سے فایدہ لیوے اور اپنے پاؤن سے کعبہ جاکر ظاہر کہنے کو دیکھے اسی لئے شیخ ابو سعید کہتے ہین کہ مردون کے پاؤن کو چھالے پڑے ہین اور مردون کے چوتڑون کو انتہی خلاصۃ اور کیمیاے مترجم مطبوعہ مطبع مسلمانی واقع بنگلور کے حاشیے پر دیکھا گیا کہ حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی قدس سرہ کے رسالے کے حوالے سے یہہ لکھا ہی قال اللہ تعالی یا غوث الاعظم

ہمارا دوم

من حرم عن سفری فی الباطن استبل لسفر الظاہر ولم یزدنی الا بعدا فی سفر الظاہر یعنے عوث
الاعظم قدس سرہ سے اللہ تعالی فرمایا کہ جو سفر باطن سے میرے طرف کے محروم رہا اُسکو
سفر ظاہر مین مبتلا کرتا ہون کہ میری دوری کے سوائے اسکو کچھ حاصل نہوگا اس تقریر سے
معلوم ہوا ہر شخص کو ضرور ہی کہ آدمی بنکر حج کو جاوے اسی لئے اکثر پیرون نے اپنے
مریدون کو رخصت ادائے حج نہین دی کہ اسکا معنی منع حج نہین بلکہ ادائے حج اکبر

ہی چنانچہ خزانۃ الروایۃ کے باب الحج مین لکھا ہی فی زاد المعاد قال ابوبکر الوراق رح
لان من احفظ قلب مومن فقیر اھب الی من الف حجۃ مبرورۃ یعنے زاد المعاد مین ہی کہ
کہا ابوبکر وراق نے کہ اکابرین مشایخ سلف سے ہی مومن فقیر کے دلکے حفاظت کرنا میرے
نزدیک ہزار حج مبرورہ سے زیادہ دوست ہی اسی لئے ہمارے امام ع کہ امام العارفین
سید الاولین والآخرین ہین اپکی اور آپکے اصحاب کی صحبت سے دوسری کونسی افضل عبادت
ہی پس امام ع اور اصحاب وغیرہ بنظر عطا فیض صحبت وحصول کمال انسانی روکے ہین بالبعد
کما اسکے حج بیت اللہ بجالاوین اور خود جناب امام ع کا حج کو جانا اسپر دلیل ہی اور زمانہ
امام ع سے آجتک ہمارے یہان حج کو جاتے رہے ہین اور آج بھی ہمارے یہان سے کچھ
حاجی موجود ہین اور بندگیان شاہ دلاور ع کے حجرے کی چکر سے مراد انے استفادہ
لیناہی بطریق انکی خوشنودی کے فاما مسعود جوزن پارسا، بکرکا ذکر کیا محض نادانستگی ہی
کہ عورتون کو مین دن کا سفر بھی حج کے واسطے بے ہمراہی محارم یا شوہر کے منع ہی پس
اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ اگر تمھارے کہنے کے موافق ہی تو ضرور ہوا کہ ابراہیم ع پیغمبر بھی
پکارے ہون کہ یا اس گھر کے حج کو آنا یا باپ کو دیکھتے رہنا یا کسی فقیر کی خوشی مین لگے رہنا
یرید ون ان یطفؤا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون رجا بحذاے عالم کے

بریلی پانڈوم

بیت اطہر کے طواف مین نظر نہین آتا ہی الخ **ہدایت** اور یہ تمھارے معتقدا کے اُس مقولے سے جو مثنوی شریف کے ابیات کی شرح مین لکھا ہی اور شاہ شرف الدین یحییٰ منیری رح کے فرمان سے اپنے جواب کو سمجھ لیوین فاما مسود کا لکھنا سمجھا نہین کہ نیک اندہے کا مقولہ ہی رأیت الشمس ولا اضو لہا یعنے آفتاب کو مین نے دیکھا اسکو روشنی بالکل نہین اگر مسود کو بالکل اندہا پاگیر ہو تو حافظ شیرازی قدس سرہ سے سن لیوے

شعر جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدای بینم

جو ازلی اندہے ہین یہان بھی اندہے ہین اور وہان بھی اندہے رہینگے **شعر** خر عیسی اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد

مسود کی بد خلقی نوزدہم۔ رجا یہی میان دلاور الخ **ہدایت** جرے کی تجلی گاہ ہونیکا جواب مسود کی بد خلقی ہجدہم سے اور عرش سے تحت الثری تک روشن ہونیکا باب اول عقیدہ ہفدہم سے اور خلاصہ رام وغیرہ کے نارے معذب نہونیکا جناب ہندگیمیان شاہ دلاور رح کے جواب سے ظاہری کہ آپ نے فرمایا انکو عذاب زمہریر کا ہی یعنے خاص انکو پس اس سے انکار مطلق جنون کے ناری ہونیکا کہان سے ثابت ہوا اور آیۂ مذکورہ مین بھی لفظ من سے یہی معنی ظاہری ورنہ سب جن اور سب انس کافر و عاصی معذب بعذاب نار ہونا متصور ہوگا اور یہہ خلاف جمہور ہی کہ درکات بارہ کا ہونا باطل یا بیکار ہوگا اور جواب لم یلد ولم یولد کا مسود کی بد خلقی ششم مین گذرا پس یہہ نکات سمجھنا کام مومنین علیون منزل کا ہی نہ کفار کور دل کا

مسود کی بد خلقی بیستم۔ رجا پنج فضایل مین لکھا الخ **ہدایت** کشف کی حقیقت اور اسکا جواب باب اول عقیدہ ہفدہم مسود مین گذرا اور مقبولیت اور مردودیت لکھنے لکھانیکا جواب ہم اسکے

مقتدا عبدالوہاب شعرانی صاحب یواقیت کے طرف سے دلوادیتے ہین کہ صحیح
خامس مین لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب السادس والسبعین وثلثمائۃ ان الحق تعالی ان
یوجب علی نفسہ ما شاء ولکن لا یدخل تحت حد الواجب علی عبادہ من المنع من ترک الفعل
الواجب لانہ تعالی لفعل ما یرید فلہ تعالی ان یکلف ما کلفہ ویخذل من شاء من المومنین والملحقہ
ذم ولا لوم لان الواجد المختار لا یصح منہ ان یلزم نفسہ ولو الزمہا لالزمہا الوفاء بخلاف العبید
اور اسی مبحث مین دوسری جاے پر لکھا ہی ثم قال فتحصل ان الحق تعالی لا یجب علیہ شیء ولو
اوجب ہو علی نفسہ شیأ فلہ الرجوع عنہ من حضرۃ الاطلاق اسکے بعد لکھا ہی ذکر الشیخ محی الدین
فی الباب الثالث والتسعین ومائتین ایضاً ما یؤید اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ من ان الحق تعالی
لا یوجب علیہ شیأ ان تینون عبارتون کا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب
نہین اگر وہ اپنے کلمیکا خلاف کرے برا نہین کہ وہ یگانہ مختار ہی اور اسکو سزاوار ہی
جو کہ اپنے پر لازم کرلیوے اسکو وفا نکرے بلکہ اُس سے رجوع کرے اور اعتقاد سنت
جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی بات واجب نہین یعنی اگر چاہے جیسا فرمایا ویسا
کرے اگر چاہے اُسکا خلاف کرے اور اسی مبحث مین لکھا ہی فان التوبۃ والاصلاح من
الوجود المطلق یعنی قبول توبہ وتوفیق اصلاح جود مطلق سے ہی اگرچہ یہ دلایل محققون کے ہین
لاکن اہل کلام بھی اُسکے قایل ہین چنانچہ مسلم الثبوت کے دوسرے باب مین ہی تعریف
الواجب وہو ما استحق الثواب تارکہ استحقاقا عقلیا او عادیا والعفو من الکریم وقیل ما لا وعد
بالعقاب علی ترکہ ولا یخرج العفو لان الخلف فی الوعید جایز دون الوعد اور اسکے اوپر حاشیہ
ملک العلما عبدالعلی بحر العلوم کا یہہ ہی لان الخلف فی الوعید جایز فیجوز ان یوعد بالعقاب
ولا یاتی بہ فان اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا وہو مروی عن عبداللہ بن عباس

جواب دوم

خلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہی کہ اللہ تعالی وعید سے خلاف کرنا جایز ہی بخشے گنہگاروں کے عذاب جو خبر دیا ئی اُس سے خلاف کرنا جایز ہی اسمسات کو عقل والے فضل سمجھتے ہین علم الٰہی کا نقصان نہین سمجھتے مگر مسود سر یکے جاہل کہ یہہ بات عبداللہ بن عباس نے روایت کیا ہی اور اُسکے حاشیے پر مولوی محمد معین الدین نے لکھا ہی کہ خلاف کرنا اللہ تعالی کا اپنے قرار سے درست ہی کہ شفاعت اور قبول توبہ جو ثابت ہی مستحق عفو ہوتا ہی بسبب وقوع کبیرہ کے وعید عصیان عاصی اور مرتین ہونے اسکے اخلاق حسنہ مرضیہ سے کہ اللہ تعالی غفور و رحیم ہی خلاصہ اور لسان المحدثین کے انکیسو ساتوین صفحہ لکھا ہی کہ ابوالحسن علی جزء فضل اہل بیت کی آخر کتاب مین کہتا ہی عبداللہ رض نے روایت کیا کہ فرماتے بنی اسرئیل مین دو بادشاہ تھے بھائیان ایک نیک دوسرا بد سو ایک سو اسی برس کے بنی کو حکم ہوا نیک کی عمر سے تین برس اور بد کی عمر سے تیئس برس باقی ہین سو وہ بنی اونکے رعیتون سے کہے تو سب رعیت اپنے اہل وعیال سمیت شہر کے باہر جا کر تین دن بھوکے دعا مانگنے لگے تو اللہ تعالی اونکی دعا مستجاب کر کے عادل کی عمر بڑھا کر اور ظالم کی عمر عادل کو بدلا دیا پھر ظالم تین سال مین مرگیا اور عادل تیس سال جیا کیا یہ بھی اللہ تعالی کو معلوم تھا جو وحی کیا پس بیان یا جھوٹ ہونا یا جہل لازم آئیگا نعوذ باللہ عاقال الظالمون وہو علو کبیرا ایسے محکم نکو فضل وکرم کہتے ہین کہ اوسکیطرح اسکا بھید معلوم ہی اور اس امر مین ایک حکمت عظیمہ ہی کہ اسکو مومنین جانتے ہین نہ منکر رجا اس کشف عرشی اور فرشی پر تاریخ دانی الزام ہدایت اکثر اہل حق پر ابن عاقل ایسے ہی اعتراضات کئے ہین جیسا عماد الدین عیسوی ہدایۃ المسلمین کے باب ہفتم سے فصل سوم کی ابتدا مین قرآن کے واسطے لکھا ہی اول انکہ رسول پیغمبرون کے جو

قصے اُسمین محمد صاحب نے بیان کئے اکثر بیان خلاف واقع ہی کیونکہ سنے سنائے قصے
اکثر آدمی کو کم یاد غلط یاد رہا کرتے ہین خصوصاً اس شخص کو جو بے علم ہی اور اُمت عیسوی
نے اپنی کتاب دین حق کی تحقیق سے ✻ دین محمدی کی ازمایش کے
چوتھے باب مین لکھا ہی قطع نظر اُس سے بہت سے باتین تاریخ کی بھی ہین جنکو محمد صاحب
نے نہ توریت زبور نبیونکی کتاب اور انجیل سے انتخاب کیا بلکہ یہود و ناصریون کے
قصے کہانیون سے نکالا کیونکہ اگر ان باتون کو اگلی کتابون سے لیا ہوتا تو اتنا اختلاف
نہ پڑتا انتہی بعد اسکے اکثر نبیون کا ذکر لاکر لکھا ہی کہ یہہ سب خدائی کتابونکا خلاف ہی
خصوص سکندر کے واسطے لکھتا ہی کہ بت پرست تھا اور سکندر کے دیوار بنانیکا
بھی انکار کیا ہی الغرض مسود نے بھی اپنے بڑے بھائیون کی اتباع کیا آمدیم بر سر مطلب
مسود جہاز سے آدمی کے پیدا ہونے مین جو لکھا ہی عین جہالت ہی غرض آدمی سے
صورت آدم ہی نہ بنی آدم چنانچہ ایک کتاب ۱۲۸۶ ہجری مطبع عیسوی مین باہتمام
شیخ عبد العزیز کے مولفات سے میرزا نادر حسین کے مسمی بطلسمات عجایب اور مشہور
باندر جال کہ اُسپر میرزا بیدار علی کی غرایب الاشکال بھی مندرج ہی چھپی ہی سو اُسکے
بتیسوین ۳۲ صفحے پر ہی کہ ایک جزیرے مین پھل بشکل انسان ایک جہاز کو لگتے ہین اور
کدو سر یکے بھی کہ اسکو انسانی شکل کے پھل پیٹ کر دودھ پیتے ہین اور اُنتیسوین ۳۹ صفحے
پر ہی ایک درخت کہ نام اُسکا واق واق ہی اسکو انسان سر یکے پھل لگتے ہین چالیسوین
صفحے پر ہی کوہ عجیبہ مین بیل کو انسان سر یکے پھل لگتے ہین اکچاسوین صفحے پر ہی کہ اندلس
کے بادشاہ کے باغ مین یک جھاڑ ہی کہ دیو کی صورت کے پھل ہوتے ہین بہتر سوین
صفحے پر ہی کہ درخت عجیبہ کو ہیئت انسان کا پھل لگتا ہی پس عجب نہین کہ وہان صورت

انسان کے پھل ہون اور خروج منی سوائے بنی آدم کے دوسری کسی صورت سے
شاید اُنکے نبی کی شرع مین منع ہو فرضاً اگر گناہ بھی ہو تو کبیرہ کی پیغمبری منافی نہین اگر
پیغمبر بھی ہون ہماری شرع کی صورت سے بھی یہہ کبیرہ نہین خامسود کی عقل سے
یہہ عجب ہی کہ یہان بے نکاح دختر حق سے جماع کیسا کیا لکھا ہی واہ کیا علم وفہم ہی
نکاح تو نوع انسانی مین بشرط ایجاب وقبول ہی نہ کسی جزا بناتی سے مرحبا مسود کے
اُستاد پر کہ اُسکو علم فقہ مین مجدد بنایا یہہ احوال مسود کے فقہ کی تحقیق کا سنے اب
قرآن وحدیث اور تاریخ کی توفیق دیکھئے کہ اُس سے بڑکر ہی کیونکہ معتبر تفسیرون اور
تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس شہر کا احاطہ ہر جانب چالیس کوس اور بعض مؤرخون
لکھے ہین چار وطرف سے اکیسو[۲۱] شاخہ یا چالیس کوس ہوئے اور اُسکی دیوار پانسو گز
اونچی ہی اور اسمین ہزار محل بڑے بڑے ہین اور اُسکو شداد تین سو برس مین تیار کیا
اور عرصہ شداد کی چھے سو برس ہوئی اور سفر کی تیاری وغیرہ کو دس بارہ برس لگے پھر اپنے
مصاحبون وغیرہ سے کوچ کرکے بعد قطع منازل کے ایک رات دن کے راستے پر ارم پر گیا
اور جتنے اسکے اہل قوم کے چار سو گز کے تھے جیسا مدارک بیضاوی وغیرہ معتبر کتابون مین
ہی پس اس بیان سے بچند وجہ ظاہر ہی کہ وہ شہر ارم قاف مین ہی ایک یہہ کہ عدن سے
اُسکا بہت دور رہنا ثابت ہی کہ ہمارے جتھے کے موافق ہماری ایک منزل معتدل آٹھ
دس کوس یعنی سولہ یا بیس میل ہی پس اُنکا جتھہ ہمارے بہ نسبت سنا تھا بلکہ برکر ہمارے
سو منزل انکو ایک منزل ہوئی یعنے ہمارے سارے تین مہینونکی راہ انکو ایک روزہ
راہ تھی پس اب عدن کا تمام ملک سارے تین مہینونکی راہ نہین اگر کتب معتبرہ سے کہ
جس مین ذکر اقالیم سبعہ وغیرہ مذکور ہی پایا جاتا ہی کہ عدن سے قاف جنوبی اور مغربی قریب

ایک شریف جلا وطن سے ملاقات ہوئی وہ بیچارہ بھی ہندوستان کی طرف آرہا تھا
صاحب سلامت فرماتے ہین کہ وہ ہمارے ساتھ ہی جہاز پر سوار ہوا
ملک فرنگستان کی ہوا کھاکر وہ بھی بہت کچھ یورپین بن گیا تھا
بعضون کا خیال ہی کہ ہندوستان کی ہوا ہی ایسی ہی کہ جو یہان آتا ہی
ہندوستان کی ہوا کھاکر ہندوستانی بن جاتا ہی
عیسائی ہوجاتا ہی
صاحب سلامت فرماتے ہین کہ ہمارے ساتھ ایک اور شخص بھی سوار ہوا
یہہ بھی کچھ عرصہ انگلستان مین رہکر آیا تھا
اور وہان کی ہوا کھاکر یورپین بن گیا تھا

ہی چنانچہ آج کوئی شخص قصد کرے تو خشکی کی راہ سے کہ آدمی سید ہا نہین جا سکتا ہی
قاف جنوبی کو کم و بیش یکسال مین پہنچ سکتا ہی پس انکی تین چار مہینہ کی راہ ہوتی ہی
جب بادشاہ اسباغ کی تیاری کیا البتہ کوئی سید ہا راستہ بھی تیار کروایا ہوگا کہ کام
تمام ہوئے تب تنگ کام کرنیوالے آسانی سے جاوین اور لشکر بادشاہی کو جو بادشاہ
کے ہمراہ رہے آرام کا رستہ رہے اس صورت مین اور نزدیک تر ہونا لازم ہی دوسرا
یہہ کہ اتنی وسیع جاے ایسے مکانات اور باغ وغیرہ بنانے قریب آبادی مین ملنا
دشوار اور قاف مین ملنا آسان ہی تیسرا جب ایسا باغ بنانے چاہا تو البتہ اسکو جاے
بھی لایق فرض ہوتی ہی اور عدن کے اطراف کوئی ایسا مقام نہین کہ وہان اتنی بڑی
جاے شاداب ملے - چوتھا وجہ یہہ کہ اتنا بڑا لشکر جب لوگون کے پھر نیکلے آوے ہو
بسبب راہ بند ہونے یا اختلاف جہت مسیر کے البتہ وہ جاے مشہور ہوتی اگرچہ
انکمون سے نظر رہتے کیونکہ اسمین آبادیان مختلف مختلف مقامون مین ہوتی ہین اور
آج عدن کا جنگل موجود ہی کہ لوگ وہان سب طرف بلا مخافت پھرتے ہین اگر کہین کوئی آدمی
اسپر گذر جاتے ہین اور انکو نظر نہین آتا ہی یا اوپر کے سب وجہ اللہ تعالی کی قدرت سے
وقوع مین آنا ممکن ہی تو ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو کیا قدرت نہین کہ قلابہ کو قاف
مین پہنچا دے اور وہان سے ایسا لادے کہ انکو مسافت سے خبر ہو بلکہ یہہ بات
موافق عادت اللہ کے ہی اور وہ مخالف کیونکہ ایک آدمی ایسا جانا نا آگہ [illegible]
وغیرہ سے ظاہر ہی پس اب ثابت ہوا کہ باغ ارم قاف کے پہاڑون مین ہی بیشک
ہی مگر ایک شخص جو امت رسول سے اسکے دیکھنے کا موعود تھا دیکھ لیا تا کہ اس سند سے
بھیجے ہوے لوگون کا رفع شبہ ہووے نہ یہہ کہ وہ عدن کے قریب بنا تھا اور اسکے

قریب اطراف میں موجود ہی **مسعود کی بدخلقی لبست ولیم - رجا میرین کر**
دعوی تھا الخ **ہدایت** یہہ بات سچ ہی اور ویسا ہی ہمارے امام سے قولا اور فعلا
موافق اس حدیث کے کہ رسول اللہ فرماے یقیقوا ثری والا خطی کبھی رسول کی مخالفت
صادر نہوئی چنانچہ بیان بھی ظاہر ہوگا کہ مسعود اپنی عمیت قلبی کے سبب حقیقت امر نہ سمجھکر
بے محابا عرض کرتا ہیشا یعنے ہمارے امام اپنے منکرین سے جواہت اجابت محمدیہ
ہین جہاد نکرنے اور ان پر احکام حربیون کے جاری نکرنے کی حقیقت مسعود کی بدخلقی پانزدہم
مین بدلایل ساطعہ وحجج قاطعہ لکھی گئی ہی اور مشرکین وغیرہ کفار جو امم سابقین ہین انے
بھی جہاد نکرنے کی اسباب ہین اصل اصول یہہ کہ رسول آپ ہی اپنے منکرین سے
ترک جہاد کے ہین کہ فرماے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر یعنے پلٹ گئے ہم چھوٹی
لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف پس لفظ رجعنا سے کہ بعد اسکے لفظ عن ہی یہہ بات ثابت
ہوئی کہ جناب رسالت مآب بالکلیہ کفار کے جنگ سے دست بردار ہوگئے ہین کیونکہ
معنے رجوع کے ایسا پھرنا ہی کہ پھر چھوڑی چیز طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت مین ہی
وفلان یؤمن بالرجعۃ ای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فلانا شخص امن پایا رجعت
سے یعنے پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد عن بھی معنی مین مجاز اور بعد کے ہی
یعنے دور ہوجانے کے جیسا رمیت السہم عن القوس یعنی پھینکا مین تیر کو کمان سے اور
رسول کو ہمیشہ مرتبہ ادنی سے طرف اعلی کے رجوع تھا اسی لئے اسکو جہاد اکبر فرمائے
پس مہدی کہ جنے کمالیت دین ہونیکی خبر رسول سے وارد ہی اول قدم اس امر میں
پر رکھے کہ یہی اتباع نامہ ہی افسوس مسعود کی جہالت پر کہ مدعی کے مقابلے مین سخن
بلحاظ تمام ادا کرنا چاہئے خصوصا احادیث کے معنے مین ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہی

احتیاط کامل لازم ہی سو یہی بہ لکھدیا کہ وقت دعا کے ہاتھ اُٹھانا خصوصاً بعد فرض
نمازون کے کہ سنتِ مستمرہ ہی الخ اب ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ مسود کے جملوں
پر بغور و تامل نظر کرے کہ اسکی لکھے ہوئے حدیثون مین کسی ایک حدیث سے صراحتاً
تو کجا کنایتاً بھی یہہ معنی پایا جاتا ہی کہ رسولؐ کسی نماز کے پیچھے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے ہین
سوائے استسقا کے چہ جاے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاے ہون یا کسی صحابیؓ سے
مروی ہی فاما حدیث ابوداؤد اور ترمذی سے جو حضرت عمر فاروق رضؓ کی روایت ہی
اور حصن حصین سے بھی یہی پایا جاتا ہی جہان کہین دعا مین ہاتھ اُٹھانا مروی ہی چنانچہ
اور بغور کو خوب کھولکر ہتھیلیان آسمان طرف کرکر دعا مانگے اور بعد فراغت منہہ پر پھیر لیوے
نہ یہہ کہ کسی نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانا رسولؐ سے مروی ہی اور دوسری حدیث ترمذی سے
بھی صاف ظاہر ہی کہ پچھلی رات اور فرض نماز کے بعد بیٹھے دبر صلوۃ کے دعا مقبول ہی
اور دبر بفتحتین و بضمتین پس آیندہ بہر کار بمقال فلان لایصلی الصلوۃ الا دبر ای فی آخر
وقتہا کذا فی الصراح پس دبر صلوۃ آخر نماز ہی کہ بعد درود اور قبل سلام دعا پڑہنا سنت
بلکہ بعض تابعین واجب جانتے ہین نہ یہہ ثابت ہی کہ اتمام فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاکر
رسولؐ دعا مانگے یا مانگنے حکم کئے ہین یا اس بات کو پسند فرماے ہین اور ارایہم
سے ہرچند یہہ دلیل نہین ملتی کہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگے پس اسکو نماز کے بعد
کی دعا کے تخصیص کرنا انبیاء پر افترا کرنا ہی اور کسی پر خیالی و اہیات سے تہمت
کرنا نیمہ ہی کہ رسولؐ تمام کے درود دوضو مین بار ہا فرماے ہین بھلا اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ ہم حدیث الف رض پر اپنے عمل کو ثابت کرتے ہین بلکہ ہم بسند صحیح ہمارے امام سے
تحقیق کرچکے ہین کہ رسولؐ استسقا کے سوا اسے بھی کئی جاے پر دعا مین ہاتھ اٹھاتے ہین

اور حدیث بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق رض عین نماز مین ہاتھہ اٹھا کر مخ
خدائے پاک بجالاے ہین نہ بعد نماز کے ہاتھہ اُٹھا کر دعا مانگے ہین حیرت ہی کہ مسود
کو ان دلیلون کے پیش کرنے سے شرم نہ آئی اور خیر جاری ہین ایک وقت سوائے
عقب نماز کے رسول اللہ کا ہاتھہ اٹھانا مروی ہی نہ بعد نماز گو کہ نفل بھی ہو پس فرض
تو کجا اور وینی روایت بخاری خیبر پر رسول پہنچنے کے وقت کی بھی ہی الحی اصل ان
تمام روایات مذکورہ مسود سے اتنا بھی ثابت نہوا کہ جب دعا مانگین مستحب ہی کہ
ہاتھہ اٹھاوے گا ہتا ہی ان روایات مین پایا جاتا ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ سوائے
عقب کبھی نماز کے دوسرے خالی وقتون مین ہاتھہ اٹھا کر دعا مانگے ہین اور منہہ پر پھیرے
ہین اور ہاتھہ جہان اُٹھاتا ہی وہان سیدھے کھلے ہاتھون کو اٹھا کر دعا مانگے اور بعد
اتمام دعا کے منہہ پر پھیر لینے حکم فرماے ہین مگر نماز استسقا کے بعد ضرور ہاتھہ اُٹھا کر
دعا مانگے ہین پس انس سے مسلم نے جو روایت کیا ہی اُسکا خلاصہ موافق تاویل نووی
کے یہہ ہی کہ رسول دعا مین جہان ہاتھہ نہین اُٹھاتے وہی انس نے دیکھا
مگر اور دن نے حضرت کو دعا مین ہاتھہ اٹھاتے بھی دیکھا ہی تو صحت دیکھنے والون
طرف ہی تا یہہ کہ رفع مطلق استسقا مین کیا ہی ان ہر دو تاویل کے سوائے اس خادم
الفقرا کے نظر مین ایک معنی آتا ہی کہ اگر یہان مستثنی متصل مانین کلام ابلغ ہوتا ہی کہ
الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ ہی یعنے شی سے مراد عقب صلوۃ لیا جاوے مگر موافق ضابطے
مسود کے نووی کی دوسری تاویل غلط ہو جاتی ہی یا یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ
انس نے بجز نماز استسقا رسول اللہ کو کبھی دوسری نماز پڑھتے نہین دیکھا ہی یہہ
جہل بسیط ہی اب انصاف پسندون سے التماس یہہ ہی کہ مسود جو دلایل کہ نماز کے بعد

ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا سنتِ مستمرہ ہونے پر یا یا اُس سے صراحتاً تو کجا کنایتاً بھی کہیں
پایا جاتا ہی کہ جہاں کہیں دعا مانگیں ہاتھ اٹھانا مستحب ہی چہ جاے کہ رسول خصوص
ہاتھ اُٹھانیکے قطع نظر دعا میں بے ہاتھ اُٹھانے بعد نماز فرض مانگے ہین مگر اتنا کہیں
کبھی رسول اللہ بھی ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگے ہین اب ہم اُسکا بدعت ہونا ثابت کرتے ہین اپر
غور و ملاحظہ فرماکر بعد نماز ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا ترک کردین احمد بن محمد قسطلانی ارشاد
الساری فی شرح صحیح البخاری کے باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام سے ام سلمہؓ
کی روایت کی شرح مین لکھا ہی عن ام سلمۃ ان النبی کان اذا سلم من صلوتہ یمکث فی
مکانہ الذی صلی فیہ یسیرا قال ابن شہاب الزہری بالاسناد المذکور فنری (بضم النون ای
نظن واللہ اعلم ان مکثہ فی مکانہ کان لکی ینفذ بفتح اولہ وضم ثالثہ والذال معجمۃ ای یخرج
من ینصرف من النساء قبل ان یدرکہن من ینصرف من الرجال ومقتضی ہذا ان المامومین
اذا کانوا رجالا فقط انہ لا یستحب ہذا المکث اس تمام حدیث کا خلاصہ یہی کہ رسولؐ
بعد سلام نماز کے تھوڑا وقت اُسی جاے پر بیٹھکر بعد وہان سے اُٹھتے تھے اِس لئے
کہ جماعت مین عورات بھی حاضر ہوتے تھے سو چلے جانے کے بعد مرد اپنے جاے سے
اُٹھین تا عورت مرد نہ ملین شارح نے لکھا ہی کہ اگر فقط مردون کی جماعت ہو تو بعد
نماز کے تھوڑا وقت بیٹھنا بھی مستحب نہین ہی اور آخر باب مین لکھا ہی قال فی الفتح
واستنبط من مجموع الادلۃ ان للامام احوالا ان لان الصلوۃ امامان تکون ممایتنفل
بعدہا او لا فان کان الاول فاختلف ہل یشتغل قبل النفل بالذکر المأثور ثم یتنفل وبذلک
اخذ الاکثرون بحدیث معاویہؓ وعند الحنفیۃ یکرہ المکث فاعدہ الیشتغل بالدعاء والصلوۃ
علی النبی ثم التسبیح قبل ان یصلی السنۃ لان القیام الی السنۃ بعد اداء الفریضۃ افضل من

الدعاء والتسبیح والصلوٰۃ لان الصلوٰۃ مشتقۃ من المواصلۃ وکثرۃ الصلوٰۃ توصل العبد الی
مقصودہ انتہی من المحیط والصلوٰۃ التی لا تتفل بعدہا کالعصر فمشاغل الامام ومن معہ بالذکر
المأثور لا تتعین لامکان بل الانشاء والاکثر فروا وانشاء وا واکثروا وذکر والانتہی اس عبارت کا
خلاصہ یہ ہی کہ جس نماز کے بعد سنت ہو اُسمین اختلاف ہی کہ بعد سلام کے امام ذکر ماثورہ
کا شغل کرے یا نکرے پہلی بات بہتوں نے قبول کیا معاویہ رض کی حدیث پر اور نزدیک
حنفیہ کے امام کو بیٹھنا مکروہ ہی کہ کچھ دعا یا درود تسبیح پر یا تسبیح آگے سنت ادا کرنے کے
پر ہے کیونکہ بعد فرض ادا کرنے کے ان سب سے بہم سنت کو کھڑے رہنا افضل ہی
کیواسطے کہ صلوٰۃ مشتق ہی مواصلۃ سے یعنے مطلب کو پہنچنا اور بسبب کثرت نماز کے
بندہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہی یعنے نمازون کے ملجانے سے کثرت صلوٰۃ ثابت ہوتی
ہی اور کہی دوسری شئی کے درمیان آنے سے ہر نماز جداگانہ ہوجاتی ہی اور جسکے بعد
سنت نہو تو امام اور قوم ذکر ماثور مین شغل کرے مگر اسکو یہہ بات مقرر نہین کہ
جہان نماز پڑہے ہون اُسی جاے پر ذکر کرین انتہی پس حدیث سلمہ رض سے اور شراح
کے فتح القدیر اور محیط کے حوالے سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد رسوماً سنت ہو تو
ہرگز نہیے نہین ہم سنت ادا کئے ہین مگر معاویہ رض کی روایت سے بسبب بیان
ثواب کے لوگون نے کچھ ذکر وغیرہ کا شغل کئے ہین اور حنفیہ کے نزدیک جس فرض
کے بعد سنت ہو سنت نہ پڑہکر نماز کے بعد ذکر و تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی
اور عبادات کے مکروہات امام محمد رح کے نزدیک جتنے ہین سب تحریمی ہین اور
اُسی پر فتوی ہی جب فرض نماز کے بعد کچھ پڑہنا مکروہ تحریمی ہی تو ہاتھ اٹھاکر دعا کی
طلب کی صورت ہی اور کہین حدیثون اور محدثون کے کتابون مین بعد نماز کے اسکا

پتا بھی ہاتھ نہ لگے بدعتِ سیہ ہی اور مسودنے جو اسکو سنت مستمرہ کرکے قرار دیا سو
فقط اُسکی جہالت کی دلیل ہی رجا اور ایک سنت انبیا بھی ہی الخ ہدایت
عرب مین بلکہ ہر ملک مین آج بھی بکریان والون یعنے دہنگرون کو دوسرے لوگ
حقیر دیکھتے ہین خصوص گھوڑے اونٹ بیل رکھنے والے کو وہان عمدگی اسمین ہی
اِس لئے رسول اللہ نے بسبب برابری سب اہلِ اسلام کے انکی تسلی خاطر کے لئے فرمایا
چنانچہ یہہ حدیث بخاری کی اسپر دلیل ہی عن ابی ہریرۃ رضہ ان رسول اللہ قال راس
الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی
اہل الغنم ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول نے اصل کفر کی مشرق طرف ہی
اور فخر اور تکبر گھوڑے اور اونٹ اور بیل اور گدہے والون مین ہی کہ بلند آواز تکبر
سے اُن کے لئے کرتے ہین کہ موجب قساوتِ قلبی ہی اور نرمی دلکی بکریان والون مین
ہی اور فرمایا رسول اللہ الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور بد دلی اپنے جنور ونکے
بڑے آواز سے پکارنیوالون مین ہی یعنے اونٹ وغیرہ کو اور حدیث مذکور مسود بھی اسی
مانند ہی چنانچہ باندیونکی اولاد کے لئے رسول اللہ فرماے انجب ولد الجاریۃ انا ولد
الجاریۃ یعنے بہت اشراف ہوتا ہی باندی کا جنا اور مین باندی کا جنا ہون پس اگر
جو بکریان چرایا ہو وہ نبی نہو تو عیسیٰ ع اور یوسف ع اور کئی نبی اللہ بکریان ہنین چرائے
کیا وہ نبی تھے فا مار سول کے عمل دو طور پر ہین ایک رخصت کہ عوام اُسکی اتباع کرین
دوسری عالیت کہ وہ بجالانا خواص کا کام ہی چنانچہ رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی
امور عالیہ کو دوست رکھتا ہی اور سفلی کو دشمن پس رسول سے یہہ بھی وارد ہی کہ
فرماے ہین اللہ تعالی میرے طرف یہہ وحی نہین بھیجا کہ مال جمع کرون اور بیمار رہین

داخل رہوں مگر یہ وحی بھیجا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے حمد کی تسبیح کر اور ہو سجدہ کر نیوالوں میں
انتہی پس بکر بیان بھی مال میں داخل ہیں کہ یہ عوام کے لئے منع نہیں ہی بخواص کو
اسی لئے ہمارے امام وہی کام کئے کہ جو حالیہ ہو اور نبی سے بعد نبوت کے اسکا ثبوت
ورود ہوا اب بکر بیان چرا نا داخل عبادت بھی نہیں ہی بحمد اللہ عزیز القوی البباری
مسعود کے اعتراضات جو آثار اور اخلاق جناب امام الاولین والآخرین وارث ختم
ولایت خاتم النبیین مجدئی موعود محمد رسول اللہ سید محمد بن سید عبد اللہ صلی اللہ علیہا
افضل الصلوۃ میں کیا ہی سبکے سب باطل ہو کر کذب اور مفتریات اسکے صاف صاف
ظاہر ہو چکے اب رہ وان اعتراضات واہیہ کا جو مسعود نے اصحاب اور تواریخ جناب خاتم
الاولیا پر کیا ہی لکھا جاتا ہی رجا بناء الفاسد علی الفاسد الخ ہدایت بناء
الفاسد علی الفاسد کی نسبت مسعود کے جانب صحیح ہی بایں طور کہ پہلے اس ہجرت کو جو
فرض ہی اور اسکا ثبوت عقیدۂ مقررہ پانزدہم مسعود میں معرد مسعود کی ریاست
کے گذر افضل منع جینے لایق ترک مقرر کیا کہ معنی انکار کا یہی ہی اور فرض کا انکار
کفر اور اسپر حاصیوں کی مدد کو خدا اور اسکے رسول کی اتباع قرار دیا چنانچہ اسکی تصریح
اور توضیح مسعود کی بوضعی اول میں بیان ہو چکی اسی لئے بندگیمان سید خود میر السید
امیر کبیر خلافت خاتم الاولیا دلیل واضح رسالت ختم الرسل والانبیا فرمائے اگر قربا
اسکے ہجرت و جہاد کریں تم میں سے ہونگے الخ جیسا ابو بکر الصدیق اور عمر فاروق
رضی اللہ عنہما و یار رضا عنہ نے تارکان زکوۃ وغیرہ کو قتل کئے پس جان کا امن جاسے
زیادہ اور اقدم ہی فافہم اور وہ مال الیسا متروکہ تھا کہ آپکو اسی مرض موت میں یا بعد قضا
کہ اسکو خرچ کرنے یا یا فاما اگر ایک شخص رکھے فقصان دین ہنوا جیسا اصحاب صفہ سے

کسی نے دو درہم مہر کو کہ چھوارا تو جناب رسالت مآب نے فرمایا اسکے لئے دو داغ ہین۔

رجا بندہ کہتا ہی کہ دعوی میان ولا اور الخ **ہدایت** مسعود کو علم مناظرے سے بالکلیہ بہرہ نہین کیونکہ مورد اعتراض ایسا امر کیا چاہئے کہ اتفاقی ہو نہ یہہ کہ کسی بیک سے کچھ سن پائے اور خیالی کرے اور اوے یہہ نقل ہمارے کسی کتب معتبرہ کے قطع نظر غیر معتبر کتب مین بھی مذکور نہین مگر بعض بطریق سمع اسکو بیان کرتے ہین بہرتقدیر ہر دانشمند سمجھ سکتا ہی کہ مسعود باوجود بیان خطا مین استعارض ہی کہ اُسکو ابن الحارث کہا جاوے الغرض مسعود نے جہان کہین کہ سراج الابصار مین بعد دریافت بسیار برس چار یک تنگ مطالعہ کرنیکے اپنی جاے پر بہت ثابت اور استوار اعتراضات اور پکھا ہی سو اسکے ردات جو گذرے اُس سے مسعود کا کذب اور تعصب اور جہل خوب معلوم ہو چکا اگر اور کچھ اعتراضات ہوتے تو کیون چھوڑتا یہہ فقط منہہ زوری ہی اب المقام مین بھی بدیہۂ انصاف دیکھین کہ کس کی جانب خطا ہی یعنی ترکیب عبارت کی یہہ ہی فالجواب مبتدا ہذا الحدیث تنگ اُسکی خبری ہی قال الحدیث کیونکہ یہہ ان کسورہ ہی ورنہ انا کالا ناکس فایدے پر پس اس صورت مین کلام صحیح و بلیغ ہوتا ہی اسی لئے میان علما باللہ رہ نے لکھے ہین کہ یون کہنا بہتر تھا اگرچہ ویسی صورت بھی تکلف بن سکتی ہی پس دیکھے کہ شیخ علی کا رسالہ پورا ایک جزء کا نہین کہ اُسمین دوسرے علوم کے قبایح کثیرہ کے سواے فقط تحوین دس جگہ میان علما باللہ رہ نے اعتراض کئے ہین سو سب چھوڑ کر اُن مین سے جنکر مسعود نے محل نظر کیا ہی سو اسکا حال دیکھ لے جب سراج الابصار کو کوئی قابل منصف دیکھیگا تو سمجھیگا کہ گویا یہہ کتاب سراسر دلیل عجاز ہی گو کہ منکرین متعصبین کا کام ہی کہ قرآن پر اعتراض کرتے ہین اور مخذول اور مخسور ہوتے ہین جیسا حال مسعود کا ہی فاما حیرت ہی کہ مسعود کو

جھوٹ بولنے مین کیا جرأت ہی اتنا خیال نہین کیا کہ البتہ اہل انصاف فقط اپنے کلام پر اعتبار نہین کرینگے کیونکہ اکثر مقام مین آپ اپنی تسوید کو کذب اور مفتریات سے بھر دیا ہی پس جو سراج الابصار کو دیکھیگا اس جرأت پر کیا کہہ نہ کہیگا کس لئے کہ مشہور ہی ؎

چون از قومی یکی بیدانشی کرد ۔ نہ کہ را مرملت ماند نہ مہ را

رجا ایضاً سید محمود بن سید خوندمیر الخ **ہدایت** حبب آدمی کے دلمین کسی کی دشمنی پیدا ہوکر اسکی بدنامی کے درپے ہوتا ہی تو اپنی بدنامی کا لحاظ بھی اٹھا دیتا ہی خصوصاً کفار کو بسبب کور باطنی کے بھلا برا بالکل نظر نہین آتا یعنے پہلے تو اسنے خواب کو مورد اعتراض کیا دوسرا صاحب رویا سے کوی تعبیر بھی تحقیق نہین کیا تاکہ اسپر اعتراض کیا جاوے اور آپ بھی اسکی کوئی تعبیر موافق ارباب معبرین کے کہ جسمین بہت کتب بنے ہین ٹھہرائے بعد الزام نہین دیا الغرض ایسے واہیات کا جواب خاموشی ہی اگرچہ اس امر کو صاحب علم و شعور سمجھتے ہین فاما کم علم والون کے لئے لکھا جاتا ہی تاکہ حقیقت اسکی فہم کرین خواب تین قسم پر ہی ایک رویاے صادق کہ انبیا کا خواب ہی دوسرا رویاے صالح کہ اولیاء اللہ کا خواب ہی تیسرا اضغاث احلام کہ عوام کا خواب ہی شیخ اکبر رح فصوص کی فص حکمۃ خفیہ فی کلمۃ استحاقیہ مین لکھتے ہین فالتجلی الصوری فی حضرت الخیال یحتاج الی علم آخر یدرک بہ ما اراد اللہ بتلک الصورۃ الاتری کیف قال رسول اللہ لابی بکر رض فی تعبیر الرویا اصبت بعضاً واخطاءت بعضاً ترجمہ پس تجلی صوری حضرت خیال مین محتاج ہی دوسرے علم طرف کہ پایا جاوے اُس علم سے اس صورت مین اللہ تعالی کیا ارادہ کیا ہی کیا نہین دیکھا تو نے کیا فرماے رسول ابی بکر صدیق رض کو خواب کی تعبیر مین کہ تھوڑا برابر سمجھا تو اور تھوڑے کے سمجھنے مین خطا کیا تو اور ایسے

بہت خواب ہین کہ دستار کچہ ہی اور معنی کچہ ہوتا جیسا رسول اللہ صہ فرماے کہ مین
اپنے رب کو خواب مین دیکہا جوان بریشہ بال سر کے چھتے اور پاؤن مین سونے کی
جوتیان تھے اسکی صحت یا واقعیت کے باوصیوین مبحث مین طبرانی اور شیخ اکبر اور
جلال الدین سیوطی سے کیا ہی یا واقعیت کی عبارت یہہ ہی ان الاصل فی صحة
الرویا ما رواہ الطبرانی وغیرہ من فوغارایتہ لیلة ربی فی صورة شاب امرد قطط ذو
فی ربیعہ فلان یعنی مذہب الخ قال الحافظ السیوطی وہو حدیث صحیح
قال الشیخ محی الدین فی الباب الحادی والثمانین وثلثمایة قد اضطربت عقول العلماء
فی معنی ہذا الحدیث وفی صحتہ فمنہا من اثبتہ بعضہم واشتبہ بعضہم وتوقف فی معناہ واولہ ولا یکاد
الامر الی باویل فانہ امر اراہ فی عالم الخیال الذی ہو الموہوم وسمان الخیال ان النائم
یری فیہ بحر والمعنی فی الصور المحسوسة ونجد مالیس من شانہ ان یکون جسدا لان
حضرة تعلی ذلک قائم اوسع من الخیال قال رحمہ حضرة الصاحب وجود الخیال قائم
ترمی واجب الوجود الذی لایقبل الصورة فی صورة ویقبل ذلک المعنی التام صحیح
ولکن ناویلہا کذا وکذا اور یوسف اور زلیخا کا خواب سہو ہی اگر مسود کو سورہ
یوسف سے معنی نہ سمجہا ہو کیا کتاب زلیخا دیکہنا بھی نصیب نہوا کہ خواب کیا تھا اور
تعبیر کیا ہوئی پس خواب مین اعتراض کرنا صاف دلیل تعصب وجہالت ہی کہ جسکا
نتیجہ خذلان وخسران ہی اور معراج اولیا کے لئے سب محققین متفق ہین خواجہ شاہ
شرف الدین یحیی منیری کی مکتوب بستم مین ایک ایسی نقل بایزید بسطامی رح کی لکھکر
فرماتے ہین ہمین راہل طریقہ معراج بایزید خواندہ الخ اور واقعیت کے سینتالیسوین
مبحث مین فتوحات کے تین سو اٹہاسوین باب کی یہہ عبارت لکھی ہی کہ شیخ نے

فرماے کہ فلما اطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء معراجین الخ
اور چھیالیسویں مبحث مین شیخ اکبر رح کے حوالے سے ہی لکھا ہی کہ فرماے وانما یصح
ذلک ان لو کان المعراج بالجسد ہم مع ارواحہم ان صح ان احدا یرث رسول اللہ
فی ہذا المعراج ومن عرج بہ بخاطرہ وروحانیۃ بغیر انفصال موت وجسدہ فی بیتہ مثلا
فقد لا یحفظ من ابلیس الا ان یکون لہ علامۃ فی ذلک الخ ان دونون عبارتون کا
خلاصہ یہہ ہی کہ اولیاء اللہ کو دو معراج ہین ایک مع جسد وروح کے اگر صحت کو
پہنچا کہ کوئی وارث رسول اللہ کا ہی اور جسکو فقط روحی معراج ہی اسمین علامت
چاہیے یعنے دیکھنے والا اسکے لایق ہو ورنہ تلبیس ہی پس ہمارے بیان کی علی العموم
ریاضت اور تورع اور ترک دنیا کے مخالفین جب فاعل ہین جسکو خطاب خاتم
مرشدی کا ہوا ن کا حال کیا کچھ ہوگا کیا عجب کہ انکو معراج ہو اور اصحاب مہدی
موعود کے دستگیر بچانے وغیرہ مین جو اعتراض کیا ہی یہہ بھی عدم علم پر دلیل ہی
کہ انسے کتب صوفیہ بالکل نہین دیکھا عین القضات ہمدانی قدس سرہ زبدۃ المحققین
مین کہ تمہید عین القضات سے مشہور ہی لکھے ہین بشنوی کہ ما را در خدمت پیر از خضر
بطریق سمع حاصل شدہ است کہ او را بطریق مشافہ از خدمت مصطفی حاصل آمدہ بود
چون راوی خضر باشد حدیث چنین جامع وکامل بود کوشدار قال علیہ السلام خلق اللہ
تعالی نورہ بہا یہ سبعین الف رجل من امتی واقاحہم فوق العرش والکرسی فی حضرت القدس
ولباسہم الصوف الاخضر وجوہہم کالقمر لیلۃ النصف من الہلال صورہم کصورۃ البدر
المرد والشاب الحسن وعلی رؤسہم شعر کشعر النساء وہا موا متوا جدین والہین الخ بجد
حدیث طویل بیان کرنیکے آخر حدیث مین لکھتے ہین کہ یہہ بھی رسول اللہ فرماے

اور اسحٰق الی اخرہ اخوانی ہم اور امام ع کے معراج کے واسطے وہی جواب اپنی جا پر
مسود کو فہم کیا چاہئے جو منکرین معراج خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر
ہی فافہم ان کنت ذافہم اب مسود کے واسطے ان آیات پر جواب کی انتہی کرتے ہین
قولہ تعالی ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ترجمہ سچ ہی وہ جو بری بات
لگانے والے تھے لیئے کفار اُن سے جو ایمان لاے ہین ہنسی کرنیوالے ہین وقولہ تعالی
وما تاتیہم من ربی الا کانوا بہ یستہزؤن ترجمہ اور نہین آیا اُن کو لیئے کفار کو کوئی نبی مگر
کہ تھے اُس سے ہنسی کرتے دوسری مسود کی بدزبانی کا علاج اور بدلہ مستقم تحقیقی کے حوالے
کیا گیا اتنا ہی اسکو بس ہی کہ اعتقاد اور آثار اور اخلاق مین اعتراضات کرکے جھوٹا
بنا کہ سب اعتقاد ہمارے موافق سنت جماعت کے اور آثار سب ہمارے امام کے احوال
کے اور اخلاق بھی برابر جناب رسالت مآب ختم الانبیا کے ہو چکے کہ علت تصدیق
مہدی موعود کی یہی ہی اور مسود کہین اعتقاد معتزل بیان کیا اور کہین مشبہ وغیرہ کا پس
اہل علم والنصاف اسکی بداعتقادی اور کذب کو اس کتاب کے بیان تک مطالعہ سے
خوب سمجھینگے اور آگے بھی چند واہیات و مفتریات لکھا ہی سو اسکا سبب یہہ ہی کہ
سب لوگ ہمارے دشمن بنجاوین کیونکہ مسود بالکل جاہل محض نہین مگر متعصب اعض
ہی یہہ سمجھا کہ اُن کے اعتقادات وغیرہ اکثر موافق صوفیہ کے ہین کہین ان کے ساتھ
اپنے مشائخین بھی اپنے پر معترض ہنون جب نام پر مشائخین کبار کے ہمارے طرف سے
کچھ برائیان لگین تو البتہ وہ بھی ہم سے بدگمان ہو جاوینگے نعوذ باللہ من شرور انفسنا
اللہم ثبتنا علی دینک وعلی اتباع حبیبک ہم پر کرتا اولیائک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ومن اتبعہ العقیم - یہان سے مسود کے باب چہارم کا بیان ہی کہ بنا اس باب کی

فقط لوگون کو ہمارے دشمن کہینگے نشان ہی رہجاب اور محرر اوراق اُن سے
پوچھتا ہی الخ **ہدایت** جانا چاہیئے کہ غرض معترض کی اس تمامی بات سے
ایک ہونے کے سبب بطریق شمول اُسکا جواب لکھا جاتا ہی یعنے مسود اسمین چھے امر
مورد اعتراض فرض کیا۔ پہلا جناب خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کی قبر شریف
کو مہدی موعودؑ بسبب انکی درخواست کے جوتیون کے پاؤن سے روندنا اور بندگیمان
شاہ دلاورؒ کو خلیفۂ خاص مہدی موعودؑ ہین کسی عاصی کی قبر کو خدا کے حکم سے روندنا
دوسرا مقام فرہ مین مہدی موعودؑ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ السامی وغیرہ اولیا، کبار
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تم بھی بُرے نہین ہو بولنا تیسرا مہدی موعود کے جہاز
کے رسیان کا ندہون پر اولیا، اللہ کا اٹھانا چوتھا یک میان یوسفؑ نامی مہدی
موعودؑ کے تابعی کا چند اولیا، اللہ سے اعلی مرتبہ بندگیمان شاہ دلاورؒ خلیفۂ
خاص مہدی موعودؑ بیان کرنا پانچوان ایک تابعی مہدی موعودؑ کے لئے بندگیمان
شاہ دلاورؒ موصوف بعد مرنے کے باوجود بایزید بسطامی قدس سرہ کا مرتبہ ملنے
اُسپر راضی نہوکر جناب باری مین اپنی ترقی چاہنے کی خبر دینا۔ چھٹا مہدی موعودؑ
جناب سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ
فرماے سو نکر اولیا، اللہ کا قدم اپنے کاندہے پر بولنا اچھا نہا فرمانا۔ اب معلوم
کرین کہ ہم جواب اسکا بطور جامعیت مسود کے قول سے ہی پہنچاتے ہین مگر بعض
دلایل بطور حجت بیان بھی ہونگے نہ بطور انکار بہرکیف فرمان مین خواجہ محبوب سبحانیؒ
کے کہ سیطور کا قید اُن کے وقت کے اولیا ہی مقرر کرنے پایا نہین جاتا اور اکثر اولیا
اُس کلام کے بے قید ہونے پر دلایل بھی ہین مگر یہہ مقام اس بحث کا ہونے سے

لکھا نہیں گیا لاکن منع تفاخر میں اتنے احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ اس امر کو
متواتر المعنی کہا جاوے بعض اُن سے یہہ ہیں مشکوٰت کے باب الریاء والسمعہ
میں ہی عن ابی نمیمہ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب بوصیہم فقالوا ایل سمعت
من رسول اللہ شیئا قال سمعت رسول یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ ومن
شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ رواہ البخاری ترجمہ ابی نمیمہ نے کہا دیکھا میں نے
صفوان اور اسکے مصاحبوں کو کہ جندبؓ نے انکو وصی کرتے تھے پس کہے وے
جندبؓ کو کیا سنا ہی تم رسول سے کوئی بات تو کہا جندبؓ نے کہ سنا ہوں میں کہ
رسولؐ فرماتے تھے جو اپنی ترائی سنا یا گیا برائی سناوے گا اللہ تعالیٰ اُس کر کے
یعنے جتنا آپ کو بزرگی اور صلاحیت کی مفاخرت سے یہاں ظاہر کریگا اتنا قیامت
کے دن سبکی سے مشہور ہوگا اور جو کہ ایذا دیا ایذا دیگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن روایت کیا اسکو بخاری نے عن عبداللہ بن عمرؓ انہ سمع رسول اللہ یقول من
سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی سچ ہی کہ سنا انہوں نے رسول سے کہ
فرماتے تھے جو کہ اپنے عمل کی ترائی سنا یا یعنے اپنی بزرگی جتایا لوگوں کو رسوا کریگا
اسکو اللہ تعالیٰ اپنی خلق کو سنانے اور حقیر کریگا اسکو اور ہلکا کریگا اسکو اور اُسی کتاب
کے باب التفاخر میں ہی عن انسؓ قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یا خیر البریۃ
فقال رسول اللہ ذاک ابراہیم رواہ مسلم انسؓ نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ
طرف آیا اور کہا ای بہتر زمانے کے تو آپ نے فرمایا یہہ ابراہیم ہی روایت کیا اسکو
مسلم نے عن عیاض بن حمار المجاشعیؓ ان رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ اوحی

الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد رواہ مسلم ترجمہ عیاض
سے روایت ہی یہہ کہ فرمایا رسول اللہ نے سچ ہی کہ اللہ تعالی وحی بھیجا مجھے
یہہ کہ تواضع کرو یہاں تک کہ فخر نہ کرے کوئی تمہسے کسی پر اور نہ ستم کرے کوئی کسی پر
روایت کیا اسکو مسلم نے اور مدارک مین قولہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین
لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا کے نیچے لکھا ہی عن علی ان الرجل یحب ان یکون
شراک نعلہ احود من شراک نعل صاحبہ فیدخل تحتہا یعنے علی رضہ نے فرمایا کہ سچ ہی آدمی
جب البتہ اپنی بزرگی اور بہتری پہ نظر کرے یون کہ ہے موزہ بند اپنے موزہ کا بہتر
اپنے ہمراہی کے موزہ بند نعل سے پس داخل ہوتا ہی اس وعید کے نیچے اور یحیی بن معین
کے مکتوب نہم مین ہی مادر مومنان عایشہ صدیقہ رضہ سے عرض کیے کہ آدمی کب
بد ہوتا ہی فرمایے جب اپنے کو نیک دیکھتا ہی اور اجماع اہل طریقت کا ہی جو
فرعون سے اپنے کو بہتر جانا وہ فرعون سے بد اور نظر مین اس طایفے کے متکبر خود
پرست ہی اللہ تعالی فرمایا فلا تزکوا انفسکم یعنی تعریف مت کرو اپنی تم اپنی اور فرمایے
جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اسکے عیب اسکو دکھاتا ہی اور بھی
فرمایے اسکو خوشی ہووے جو اسکا عیب اوسکو نظر آیا کہ دوسرون کے عیب سے بچا
پس دیکھنا اپنے عیبون کا اللہ تعالی کی دوستی کی نشانی ہی اور دوسرون کے
عیب نہ دیکھنا نشانی بہتری اور خوشی کی اسی سبب سے ہی کہ بزرگان آپ کو
کتے سے پتھر سے بلکہ کافر فرنگ سے بدتر کہتے ہین اور چند در پیش دستی کافر مشرکون
سے لیگئے ہین **ابیات** تواضع کرے ہوشمند گزین ہ رکھے شاخ پر میوہ سر
برزمین کہ فرشتون پہ اُس سے شرف تھے رکھے اوسکے کتے سے اپنے کو کم جانتے ہو

بعد اسکے جان کہ کبر یعنی تکبر خلق بدہی کہ آپکو اوس کے سبب دوسروں سے آگے رکھنا ہی اور اچھا جاننا اور اسی سبب سے اسمین بار بار اور خوشی پیدا آوے کہ اسیکو کبر کہین رسول فرماتے ہین پناہ چاہتا ہون مین تکبر کے بارے سے جب یہہ بار بار اسمین ظاہر ہووے دوسرے کو اپنے سے کم جانے فرمائے بہشت مین وہ شخص نہ جاوے کہ دلمین اسکے رائی کے دانے برابر غرور ہووے اور فرمائے ایک شخص ہو جو اپنی بزرگی کا ہمیشہ قبول کرے یہان تک کہ اسکو چہار دفعہ لکھتے ہین اور وہی اسکو پہنچے جو انکو پہنچا ہی اور فرمائے متکبرون کو چیونٹیون سرکے حشر مین کرینگے کہ لوگون کے پاؤن مین پڑے رہین ان

فصل الخطاب سید شاہ محی الدین صاحب قادری دیوری فائدہ ۲۶ - اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تم اپنے کو بہتر مت جانو اور رسول فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی وحی بھیجا ہی کہ ایک دوسرے پر فخر نکرے اور اپنے کو نہ بڑا بناوے اور جناب رسالت مآب صآپ کثر نفسی سے فرمائے کہ مین خلق اللہ سے بہتر نہین ہون بلکہ ابراہیم ہی اور فرمائے جو کہ اپنے کو بڑا یا بزرگ جانا قیامت مین اللہ تعالی اسکو حقیر و ذلیل کریگا اور علی کرم اللہ وجہہ فرمائے اگر کوئی اپنا موزہ بند دوسرے کے موزہ بند سے بہتر جانا وہ اس وعید مین داخل ہی جو قارون کے لئے نازل ہوئی ہی بالجملہ یہہ کشف جناب قطب الاقطاب غوث الصمدانی خواجہ محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کو کیونکر ہوا کہ خلاف شرع شریف ہی اگر کہے کہ آپ کو خدا کا حکم ہوا تو ہم پوچھتے ہین کہ رسول اللہ کو وحی آئی حکم کرد کہ ایک دوسرے پر فخر نکرے ویسا ہی جناب رسالتمآب فرمائے پھر آپکو خلاف وحی اور فرمان رسول اللہ کیسا حکم ہوگا پس اسکا جو کچھ جواب مسود کے نزدیک ہی وہی جواب ہمارے طرف سے

اولیا کا اس مقدمہ مین بیان پیش کرنی

تصور کر لیوے بلکہ جو احادیث منع فخر مین ہین سب صحیح ہین اور زیارت کی حدیث ضعیف احاد کی قسم سے ہی اور یہہ بھی خوب تامل سے جان لیوے کہ ایک غوث کی مقبولیت سے آدمی ایسے مرتبے کو پہنچتا ہی کہ جس مرتبے کا دعوی انبیا بھی نہین کرتے اور غضب سے اُسکے دنیا دار اور کافر ہو جاتا ہی گو کہ کیسا ہی عالم فاضل متورع اور حافظ قرآن ہو تو بشارت اور قبولیت سے مہدی موعودؑ کے صحابی کے کیا کچہ مرتبہ نہ ملے باین مہدی موعودؑ خاتم الاولیا کہ ذات انکی خاتم الرسل سید الانبیا علیہا الصلوۃ والسلام کے برابر ہو کہ جسکا ثبوت باب ہشتم مین ہوگا اسکے اصحاب و توابع کا مرتبہ کیسا ہوگا اور اُن کے مرتبے کا بیان مسود کے باب اول کے تتمے مین ہوا ہی کہ جنکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الآیہ اور خود مسود دلیل نہم مین ذکر کیا ہی۔ مسود کے فایدہ ذلیلہ کا جواب یہہ ہی کہ ایک ولی کے خطا کرنے اور دہوکا کھانے سے یہہ لازم نہین کہ ہر مدعی مہدویت پر وہی قیاس ہو ورنہ تمیز اور تصدیق مہدی موعودؑ کی محال ہوگی پس مہدویت کے واسطے چہار امر ضرور ہین اوّل دعوی موکد کہ وقت وفات تک رہے بعد اخلاق بعد معجزات بعد آثار یہہ سب ذات کے لئے ہین سوائے اسکے کیسا فاسق فاجر بے علم ہو جب صحبت مین اُسکے جاوے مثل اصحاب صفہ کا بلکہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا ہو جاوے اور مذہب اُسکا بعد اُسکے قایم اور ترقی پر رہے چنانچہ یہہ سب امور ہمارے امام ع مین اور گروہ مبارک مین ظاہر اور ثابت ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی پس عجب نہین کہ مہدی موعودؑ کا تابعی محبوب عالم اور بایزید قدس سرہ سے بڑہکر مرتبہ پاوے اور وجہ اس تابعی کے مرتبے کی یہہ ہی کہ اسوقت کے

فاتے خود مسود کے بیان سے ظاہر ہین اسپر معلوم نہین کہ اُس بزرگ پر کتنے فاتے
گذرے تھے اور وہ پہل بھی کسی کی ملک تھی جو اُسکو لوگون کا مال کہہ سکین جب
ندی مین بہجاوے اگر ہو بھی بعد تین دن کے حرام بھی حلال ہوجاتا ہی مضطر
کے لئے اور اختلاف میان عبد الفتح کا خطاء اجتہادی ہی اور توبہ کے لئے
مسود جو لکھا ہی یہہ توبہ نہین بلکہ رفع خجلت ہی اگرچہ مقبولیت توبہ بجز توبہ حاصل
نہین یہہ محل اُسکے بحث کا نہین ہی فا مسود کی بلادت پر افسوس ہی یک ولی
کسیکو بسبب اپنی مقبولیت کے مرتبہ فوقیت کا دلادیوے اور کسیکو بسبب غضب کے
کافر بنادیوے اور ایک ولی بسبب قرب کے یہہ مرتبہ پاوے کہ اُسکا قدم دوسرے تمام
اولیا کی گردنون پر رکھا جاوے خاتم الاولیا کہ سب اولیا بلکہ سب انبیا کا سردار ہی
دوسرے اولیا کو بھلے کہنا اور وہ اُسکے فیض مقیدہ کے خواہان ہونا اور اُسکے
جہاز کے رسیان اپنے کاندہون پر لینا بُرا ہوجاوے اور عجب تر اس سے یہہ ہی
کہ اللہ تعالی سے کچہ مانگنا بد سمجہا چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین متعدد جا یون مین دعا کے
فرمایا ہی اور اس باب مین احادیث بیشمار وارد ہین اور معنی دعا کا مانگنا ہی جو اپنی
خواہش ہو اللہ سے کہ شرع اسکے منع طلب پر وارد نہو نہ یہہ کہ اللہ تعالی سے کچہ نہ
مانگے کہ وہ خود سب جانتا ہی اور بدلہ ہر عمل کا دینے والا ہی اور جو آپ مقرر کیا ہر
پہنچانے والا ہی یہہ کہنا دعا سے انکار ہی اور اسپر بڑی دلیل شفاعت شافع یوم
الجزا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ رسول پر بھی یہہ جرات لازم آتی ہی نعوذ باللہ من
ذلک جب اللہ تعالی جسکا حق اسکو برابر دینے والا ہی تو سفارش کی کیا حاجت اور
منکر دعا اور شفاعت کافر ہی اور عمل کا معنی محنت کا لینا کیونکر ہو سکتا ہی عمل عام ہی

نیک ہو یا بد جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ یعنی جو کہ کام کرے ذرے برابر نیک تو دیکھیگا اسکو اور جو کہ کام کرے
ذرے برابر بد تو دیکھیگا اسکو قولہ تعالیٰ یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالہم ترجمہ
وہ روز جو گذرین آدمی جدا جدا اپنے نیک و بد تا دیکھین اپنے اعمال کو پھنے ثواب و
عقاب کو کہ عمل پر مرتب ہی مگر مسود کے ان آیات کو لانے سے انکار شفاعت بھی
پایا جاتا ہی اور دوسری آیت بھی منع طلب پر نہین بلکہ اظہار فضل ہی اگر مسود کا
یہی اعتقاد ہی تو عبث نا منگے اور شفاعت شافع محشر کے امید نہ رکھے اگرچہ فی الحقیقت
تو محروم ہی **رجا** دوسرے ملا فیظ مشائخ الم **ہدایت** یہہ کہنا صاف اسبات
کی دلیل ہی کہ مشائخین کو من حیث المجموع اُسنے لفاظ یعنی جھوٹے زبان دراز معتبر کیا
کہ کہا یہہ بات مشائخون کے دوسرے جھوٹے باتون سر یکے نہین ہی یہہ کہنا بھی اسکا
منافقانہ ہی کیونکہ ہمارے الزام کے لئے اسکو تسلیم کیا ورنہ دوسرے امور مشائخین
سر یکا یہہ بھی ایک امر ہی **رجا** جواب باقی رہا کلام مہدیون کے میان سے
ہدایت اسکا جواب یہہ ہی کہ فرمان امام ع اسپر دال ہی کہ اگر یہہ بات نہوتی
مرتبہ جناب محبوبؐ کا اور ترقی پاتا مثلاً رسولؐ کے روبرو کسی نے کہا کہ عیسیٰؑ پانی پر
جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر اسکا یقین اور زیادہ ہوتا ہوا پر جاتا فاما مرتبہ خوف کا
مرتبہ رجا سے افضل ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے رکن چہارم کے اصل چہارم
مین لکھتے ہین جو کہ زیادہ عارف ہی اسکو خوف زیادہ ہی یہان تک کہ حدیث مین
مین آیا ہی رسولؐ اور جبرئیلؑ ہر دو رونے لگے تو حکم اللہ تعالیٰ کا ہوا ہم تمکو بیفکر کردینے
ہین پھر کیون روتے ہو عرض کئے خداوندا ہم تیرے مکر سے بیفکر نہین ہین حکم ہوا

ایسا ہی چاہیے راوی بولتے ہین یہہ بسبب کمال معرفت کے کہے تا سمین کچھ شبہ
دوسرا ہو کہ ہم نہ جان سکین بھلا ہم پوچھتے ہین کیا صحابہ کبار وغیرہ کو اپنے مرتبے
سے خبر نہ تھی کہ اپنے کو بالکل ناچیز محض سمجھے ہین چنانچہ کیمیا کی اصل مذکور ہین ہی کہ
صدیق اکبر رض باوجود اپنی ایسی بزرگی کے جب کسی جانور کو دیکھتے تھے فرماتے کاش
مین تیرے مانند ہوتا اور ابوذر رض فرماتے تھے کاش مین یک چھارہ ہوتا اور عائشہ رض
فرماتے کاش مجھہ سے نام و نشان نہ ہوتا اور عمر رض فرماتے کہ کاش عمر ماسے جنا نہ
بہتر ہوتا اگر کوئی کہے کہ جناب محبوب سبحانی قدس سرہ السامی کو حکم ہوا تھا تو جواب اسکا
یہہ ہی کہ رسول اللہ باوجود حکم مغفرت ہونے کے کیون یقین نہین کہتے تا کہ جتنا علم و معرفت
زیادہ اتنا خوف زیادہ بلکہ خود مسود باب ہشتم کے مطلب دوم مین دو سو اٹھہ ۲۶۸ سات
صفحے پر لکھا ہی کہ عارفون نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون خائفا ابدا وان تکون

طالب الاعلی و متی طلبت اتک وصلت ما وصلت و متی طلبت اتک نظرت ناظر
و متی ظننت اتک حصل لک حال لا حال لک خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جب سالک کو معلوم
ہوا کہ مین بھی کچھ ہون تو وہ کچھ چیز نہین ہی اور شاہ شرف الدین یحیی منیری رح کے
مکتوب سی و پنجم مین ہی بسا عزت رویست بسا ملامت کہ ہر کہ باشد آن بیچند سید محمد جونپوری
بدیر سیدنے نماز آخر سید و محمد مہر مائیاش فرو رخت اور مکتوب چہارم مین
فرماتے ہین ہمہ گفتہ اند فی البدایۃ تطلق و فی النہایۃ سکوت فی سکوت مبتدی را
زبان بود و گفت و منتہی را نہ زبان بود نہ گفت پس یہی فرمان ماتم کہ ہی اصح
فرمائے کہ شیخ نے اپنے قدم پر سر رکھا اپنے کاندھے پر لیا یعنی زبان کھولنے والا خود
و نقصان مین ہی اب مسود سے ہمارا یہان یہہ سوال ہی کہ ہمارے نبی کا اصحاب کے

خاصونکو بھی من جانب اللہ احکام کی تعلیم ہوتی ہی یا نہین اگر تسلیم کرے خاتم الاولیا
مہدی موعودؑ اور اُن کے اصحابؓ اس امر کے حق ہین چنانچہ آپ ہی خود قایل ہین
کہ مہدؑی کو خطا نہین اور برابر رسولؐ کی پیروی کرنیوالے ہین اور اصحاب مہدؑی کا
شان بھی باب سیوم دلیل نہم اور دوازدہم مین آپ ہی نے کچھ چوری چوری سے
لکھا بھی تو ہی اگر انکار کرین آگے باب چہارم کی بنا غلط ہو جاتی ہی اور ابتدا سے
اِس کتاب کے یہان تک جو لکھا گیا ہی اسی سے بصحت تام ثابت ہو چکا کہ جناب
سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری مہدی موعود خاتم الاولیا ہین صلی اللہ علیہ وسلم
اور آیندہ بھی اسکی توشیح بحجج ساطعہ و براہین قاطعہ ہوگی انشاء اللہ تعالی فوقع بامز

مسود کے باب پنجم کا رد جواب - رجا بیان اُن بے ادبیونکا

کہ مہدویون نے الخ **ہدایت** اس کلام سے مسود کا اندھا پنا صاف دستاہی
یعنے خود باب سیوم دلیل نہم مین فتوحات کی یہہ عبارت مع ترجمہ تسلیما لکھا ہی وہم
علی اقدام رجال من الصحابۃ صدقوا ما عاہدوا اللہ یعنی وزراے مہدؑی صحابہ کرام رسولؐ
کے قدم پر ہونگے کہ جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ انہون نے سچ کر دکھایا جو قول و عہد کیا تھا اللہ سے انتہی اور اسی باب کے دلیل دوازدہم مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہہ لکھا ہی کہ فرمایے لم یسبقہم الاولون ولا یدرکہم الآخرون یعنے
نہ سبقت لیگئے ان پر اول والے اور نہ اُن کے مقام کو پاوینگے پچھلے لوگ انتہی پس
اب ان کو اصحاب رسولؐ اللہ کے ساتھ نسبت لگانا بے ادبی ہی کہنا اپنے قول سے
آپ الزام ہانا ہی علاوہ ہر یہہ یہہ ہی کہ بیدلیل اپنی عقل سے کہدیا کہ ولایت انکے
نزدیک افضل ہی نبوت سے یہہ سب ولایت کے عہدہ دار بھی اصحاب و اہل بیت

نبوت سے افضل ہونگے الخ اس تعصب اور جہل بسیط کو ہر عقلمند سمجھتا ہی واللہ ہم مین
کسی نے یہہ نہین کہا کہ کوئی صحابی مہدی کا کسی نبی کے برابر ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہہ ہی
جو سب نبیون مین کمتر مرتبے کے نبی ہون اُن کے مرتبے کو کوئی امتی نہین پہنچتا ہی مگر
صحابۂ خاتم النبی یا صحابۂ خاتم الولی علیہما الصلوۃ والسلام سے ہو اور ہمارا اعتقاد
یہہ بھی ہی کہ اصحاب رسول مین چار صحابی کہ جنکو مرتبۂ خلافت کبریٰ تھا افضل
ہین ثم تین شیخین افضل ہین اُنمین ابوبکر الصدیق افضل ہین رضوان اللہ علیہم
اجمعین جو اُسکے خلاف ہین اعتقاد رکھے بدعتی ہی اور گنہ گار بلکہ منکر خلافت شیخین
خوف کفر مین ہی پھر تابعین پھر اُن کے تابع اور اصحاب مہدی موعود علیہ السلام
مین پانچ سب صحابون سے افضل اُنمین سعید بن صالحین افضل رضوان اللہ علیہم
اجمعین اُن کے بعد تابعین ثم فثم مگر بعضے ہمارے بیان خلیفۂ اول بندگمیاں میہ
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل کہتے ہین اور یہہ پانچ اصحاب مہدی
موعود کے رسول کے چار اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے مرتبے کے برابر ہین ثم فثم
باقی اصطلاحات بھی ازان قبیل ہین کہ کچہ بیان اسکا مسود کے باب اول کے تتمے
مین بھی گذرا اب مسود کے لکھے ہوئے حدیثون کا خلاصہ اور اُسکے اعتراضات کا
جواب ایسے وجہون سے بیان ہوگا کہ مسود کی چوری اور اندہا پنا ہر شخص کو معلوم
ہوجاوے یعنے صواعق محرقہ اور نجوی طبرانی وغیرہ اور دار قطنی اور ابن ماجہ کے
روایتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول فرماتے ہین حفاظت کرو میری میرے اصحاب
اور اصہار اور انصار مین اور جو کہ حفاظت نکرے اور ایذا دیوے مجھے وہ اللہ کے
عذاب مین گرفتار ہوگا اور وہ میرا نہین اور میرے نزدیک حوض کوثر پر نہ آویگا

اور ایسا ہی اُن کے بعد والوں کو طبقہ بعد طبقہ نہاں رسالت پناہ فہیم باقی اصحابی فرمائے یعنے اصحاب اہل بیت مین میری نگہہ بانی کرو اس نگاہ بانی سے حفظ مراتب مراد ہی چنانچہ بعضون نے نبی کو سب انبیا کے برابر کر دیا جیسا مسعود باب اول عقیدہ دہم مین لکھا ہی اور اسی باب کے ابتدا مین رسول کے لئے صلوٰۃ نہ اصحاب کے لئے رضوان لکھا اور بعضون نے صحابہ کو رسول کے برابر اعتقاد کئے اور بعضے اپنے بھائی برادر سریکے کہتے ہین چنانچہ مسعود کا بھی اعتقاد ویسا ہی باب سیوم سے اپنی بدخلقی مغتم کی مثال اول سوال دیگر کے جواب مین لکھا ہی کہ ہمارے رسول سب انسانون کے برابر ہین نعوذ باللہ یہہ کفری اور بعضے بعض صحابہ کبار کی تکفیر کے قایل ہین اسی لئے رسول نے فرمائے کہ میری اور میری آل و اصحاب کی حفاظت کرو اور ایذا نہ دو یعنے بُرا نہ بولو خدا اللہ لمن اعتقد بذلک نہ یہہ کہ تبکے لئے اللہ تعالی مراتب صدیقیہ مقرر فرماوے انکو صدیق نہ کہا جاوے - دوسرا جواب یہہ ہی کہ مسعود خود لکھا ہی کہ ایک حدیث سے دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہی پس رسول ابابکر صدیق رہ کے لئے بشارات فضیلت جو فرمائے ہین بعد انبیا کے ہی جیسا مسعود خود چند احادیث جو بہ کا بیان کرتا ہون کر کے لکھا ہی اُس سے ظاہری اور مہدی موعود کا نبی ہونا باب اول عقیدہ شانزدہم کے جواب مین ثابت ہو چکا اور مہدی کا فرمان مین رسول کا فرمان ہونا بھی اسی جگہہ مذکور ہوا تیسرا جواب یہہ ہی کہ مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ ہونا اور معصوم ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی اور مہدی کا رسول سے ہم مرتبہ ہونا جو اوپر بیان ہوا اور باب ہشتم مین بخوبی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس ہر دو خاتمین کے خلیفے بھی ہم مرتبہ ہونا لازم ہوا چوتھا جواب یہہ ہی کہ اصحاب سے ہر فرد بذاتہ جزالت ہی

اور مہدی موعود سید است جیسا رسولؐ فرماے ہین کیونکر ہلاک ہوا امت کہ جسکی ابتدا مین
مین ہون اور آخر مین عیسیٰ اور وسط مین مہدیؑ بلکہ مسعود کی ابونعیم کی حلیہ سے لائی ہوئی
حدیث بھی مہدی موعودؑ کے اصحابؓ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہی کہ اُس سے برابری
اصحاب رسولؐ اور اصحاب عیسیٰ کی ثابت ہی اور دوسرے جن حدیثون مین کہ مہدی کا ذکر
آیا ہی آپ کے اصحاب کی فضیلت کل امت پر ثابت ہوتی ہی جیسا مشکات کے باب مناقب
ہذہ الامۃ مین رزین کی روایت ہی امام جعفر نے اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت
کرتے ہین کہ فرماے رسولؐ میری امت کی مثل مانند باغ کے ہی کہ اس سے دوسرے
طبقے والون نے کہ جنمین مہدیؑ ہی سب امت سے بہتر فایدہ پایا اور میری امت کے
تین مددگار ہین پہلا مین دوسرا مہدی تیسرا عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام لاکن جو ان سے
منہ پھیری نہ وہ میری نہ مین انکا ہون یہ حدیث کا خلاصہ ہی کہ اس حدیث کو یہ خادم
الفقرا باب سیوم دلیل پنجم مین لکھہ چکا ہی اسپر فرمان جناب مرتضوی بھی شاہد ہی کہ اصحاب
مہدیؑ کے لئے فرماے ہین نہ اُن سے اول والے برہتے ہین نہ بعد والے انکو پہنچیگے پس
حاکم کی روایت کا حکم طبقۂ اول کے واسطے تمام ہو چکا کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے ہین اگر
میری امت صلاحیت پر ہو تو ہزار برس تک پہنچیگی یہ حدیث باب سیوم دلیل دوازدہم
مین مذکور ہی یعنی امت کا وہ طبقہ کہ جسمین رسول اللہ آپ مددگار ہین پہلا طبقہ ہی پھر فرمانے
دوسرا طبقہ ہوا کہ جسمین مہدیؑ ہین اور نعیم کی حدیث مین آخر کے معنی انتہا کا نہین جیسا کہ
مسعود سمجھا ہی بلکہ دوسرا یکا ہی اب دونون حدیث موافق ہوگئے ورنہ مسعود کی سمجھ کے
مطابق حدیث حاکم کا معنی کہ جسمین ثم کا قید ہی حدیث نعیم سے مخالف ہو جاتا ہی اور
اولیٰ فہم رسولؐ اللہ و اخر ما فہم عیسیٰ ہین مریم جو نعیم کی روایت مین ہی کسی راوی کی

تفسیر اجتہادی صاف معلوم ہوتی ہی نہ لفظ حدیث کیونکہ رسول اللہ علیکم یا رسولکم یا انا وغیرہ فرماتے اسپر اوپر کی توجیہ تو معلوم ہو چکی پانچوان جواب یہہ ہی کہ احادیث عامۃ التفصیل جوابا بکر صدیق رضہ کے لئے وارد ہین ان آیات کے موافق ہین قولہ تعالی ولقد اخترناہم علی علم علی العالمین ترجمہ اور البتہ سچ ہی کہ جن لئے ہم انکو علم پر یعنی فضیلت علمیہ کے لئے سب عالم پر کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہی اور قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ترجمہ ای بنی اسرائیل یاد کرو تم میری وہ نعمت کہ انعام کیا مین تم پر یہہ دونون آیت موسی رہ کی امت کے لئے ہین اور سب مفسرین اسکو سیوقت کے لوگون کے واسطے خاص کئے ہین اور امت محمدیہ کو بسبب درود دوسرے دلایل کے مستثنی کرتے ہین اور قولہ تعالی یا مریم ان اللہ اصطفنک وطہرک علی نساء العالمین ترجمہ ای مریم سچ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہتر اور پاکتر کیا ہی تجھے تمام زمانے کے عورتون پر باوجود ایسے طور سے کہ یہان بالکل شبہ نظر نہین آتا ہی عترت رسول سے فاطمہ وغیرہا رہ کو مریم رہ سے افضل جاننا ہی پس ایسا ہی مہدی اور آپکے اصحاب وغیرہ بسبب درود دوسرے احادیث کے کہ انکی شرف وعلوی منزلت پر دلالت کرتے ہین اسمین داخل نہین ہین جیسا اوپر بارہا مذکور ہوا اسی لئے شیخ اکبر بھی جناب خاتم الاولیا کا شرف بیان کرتے ہین بوا قیت کے سینتالیسوین مبحث مین ہی فان قلت فمن ہو اعظم الورثۃ للانبیاء فالجواب کما قال الشیخ فی الجواب الثالث عشر من الباب الثالث والسبعین ان اعظم الورثۃ الخمسۃ واحدہا اعظم من الآخر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شیخ رہ کو تردد تھا کہ ان دونون مین کون افضل ہی یعنی مہدی اور عیسی مین علیہما الصلوۃ والسلام چنانچہ خود فرماتے ہین کہ مہدی کے اصحاب کا احوال

جناب باری عزاسمہ سے لسبب ادب کے پوچھہ نہ سکا جب مہدی کے اصحاب کا احوال
ادب سے نہ پوچھے ہون تو خاتم الولی کا حال کہ وہی مہدی ہی دریافت کرنا از بس سوے
ادب جانے ہین اُسکا ذکر دلیل ہشتم مین مفصل ہی اور کچھ عقیدۂ شاذ نزدہم مین بھی
گذرا اور باب ہشتم مین مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** جیسا کہ شروع اسباب مین
ضمن نقل دوم مین الخ **ہدایت** خطیب کہ ثقہ رواۃ ہی طنفسی کی روایت
کیا ہی کرکے خود مسعود قابل ہی قطع نظر اس کے کہ اور بھی اسکے راوی ہین ہم فقط
مسعود کے مقولے سے ہی اُسکا رد کرتے ہین ابن کثیر کا قول دلالت کرتا ہی کہ اس
حدیث کو بہت سے لوگ متداول کئے ہین پس یہہ کیسی جہالت و بد دیانتی ہی کہ
قطب الدین اور ابن العراق کے قول کو مانند نص قطعی کے حجتاً پیش کیا اور پر اکثر جا
مذکور ہوا کہ صحابہ سے لیکر الی یومنا ہذا ہر ہر باب مین کئی طرح کے اختلافات وارد
ہین خصوصاً حدیث مین کسی کے ضابطے کو قطعی الثبوت جاننا صاف دلیل کور باطنی ہی
مگر کہ معصوم عن الخطا ہو جیسا مہدی موعود پس ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت
من کل الوجوہ یہان تک ہو چکا وہی حق ہی جو وہ فرماے کہ فرمان مہدی من
جانب اللہ و من روح رسول اللہ قطعی ہی اور مخالف مہدی موعود کا مخلی کہ
اپنے قیاس و اجتہاد سے کہتا ہی کہ ظنی ہی پس ظن مقابلے مین قطع کے ساقط
الاعتبار ہی مگر حیرت مسعود کی بلادت پر یہہ ہی کہ بصورتی دور مین گو کہ ایک ہی
بحث ہو پہلے روایت اپنے کلام سابق کے جو جی چاہا لکھہ دیتا ہی چنانچہ اسی بحث
مین لکھا ہی کہ رسول خیر القرون قرنی الخ فرماے ہین یعنے بہتر میرے وقت کے
لوگ ہین بعد تابعین ایسا ہی مرتبا بعد مرتبہ پس اشنائی کہ کئی طبقے قطب الدین

اور ابن عراق سے اعلیٰ مرتبے میں ہی ان سے بہتر اور اتقی ہونا ضرور ہوا سو اسکے
واسطے اتنا بڑا مقدمہ ثابت کرو یا جب مستقدمین سابقہ کا اعتبار نہو متاخرین عربیہ
اولی بے اعتبار ہو سکتے ہیں خصوصاً اس مقدمے میں انشائی کو کوئی امر متعاقبی
نہیں کہ رسول اور ابن عباس رضہ پر جھوٹ باندھے اور خطیب بھی کہ بڑا محدث
اور عیوب محدثین کے جاننے میں فرد کامل اور اوپر کا آدمی ہی قطب الدین اور ابن
عراق کہ اس سے کئی درجے کمتر ہیں ان کے ضابطے پر اسکو مخطی جاننا محض نادانی
اور عین تعصب و جہالت ہی کہ مسود جسمیں گرفتار و ہلاک ہوا وگرنہ خلاف حدیث
مذکور کا لازم آنا بایں کو نسی دلیل قطعی یا ظنی ہی جو قطب الدین اور ابن عراق نے
اُس تہمت پر قایم کیا مگر فقط اپنا قیاس کہ از بس موہم باطل ہی **رجا باب ششم**
بیان میں اُن بے ادبیوں کے الخ **ہدایت** اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم مسود
کی زبان درازی اور تعصب و بد دلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی مگر مسود
عجب حیا کا آدمی ہی کہ بے محابہ جو جی چاہے لکھ دیتا ہی رسول فرماے ہیں الحیاء
من الایمان یعنی حیا بھی چیز ایمان ہی الحاصل اسباب میں مسود نفیس شیے جو جمع کیا تھا
ہماری بدنامی کے قصدسے ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ تمہ باب سیوم میں لکھا ہی کہ اگر اس سے
زیادہ شوق مطالعہ کا ہو وے ابواب اربع مابعد میں شیخ موصوف اور اُن کے
خلفا کے مابقی اقوال و افعال ہر باب کے آغاز میں جمع کر دئے گئے ہیں کہ اُن سے انکی
مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی انتہی یہہ مقولہ مسود کا سراسر جھوٹ ہی کیونکہ
اس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ ان ابواب اربع اخیرہ کے آغاز میں شبہات جمع کیا ہی
سوائے اُن کے ہون جو ابواب ثلثہ سابقہ میں انکا ذکر ہوا فاما بیان بھی انھین شبہات کا کر

بعینہ بیان کیا جو ابواب ثلثہ سابقہ مین متعدد جاے بیان ہوے ہین اگرچہ عبارات
مختلفہ مین بہ معنی متحد ہی مثلاً چھٹا شبہ انبیا کے اسلام کی کم وبیش کا باب اول عقیدہ
دہم مین لکھا ہی اور اسکا جواب بھی بدلایل واضحہ اسی مقام مین گذرا اور نواں شبہ
باب اول عقیدہ ہفدہم مین کہ اسکا جواب بھی بیچ قویہ اسی محل مین مذکور ہی اور چودھوان
شبہ باب اول عقیدہ شانزدہم مین موجواب اور مسود کی چوری اور عبارت شواہد
الولایت کے گذرا اور سولھوان شبہ باب اول عقیدہ یازدہم مین بتفصیل وتحقیق بیان
ہوا اور سترھوان اٹھارھوان انیسوان شبہ مسود کے باب اول کے تتمہ مین ذکر کیا گیا
اور یہ خادم الفقرا ان سب کے جوابات بھی بتحقیق تمام لکھ چکا بیان بھی بطور اختصار اسی
باب کی ترتیب پر ذکر کیا جاتا ہی شبہ اول کہ بشارت مقام انبیا کی موافق حدیث رسول
کے ہی کہ جناب رسالت مآب بھی بہ بشارات اپنے عوام مومنین کے لئے فرماے
ہین چہ جائیکہ خواص صحابہ کے لئے مدارک مین قولہ تعالی فہنا جرد انبیا کی تفسیر مین لکھتے
ہین کہ بعضے نے فرمایا جو کہ بھاگا اپنا دین سنبھال کر ایک زمین سے دوسری زمین طرف
اگرچہ ہووے ایک بالشت بھر زمین بھی واجب ہو گئی اسکے لئے جنت اور ہی رفیق
یعنے جنت مین اپنے باپ ابراہیم کا اور اپنے نبی محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم اور مشکات کے
باب العلم مین دارمی کی روایت سے ہی کہ فرماے رسول نے جسکو آئی موت اور علم
سیکھتا ہی تاکہ زندہ کرے اس علم سے اسلام کو پس اسکے اور انبیا کے درمیان جنت مین
ایک ہی درجہ ہی انتہی پس جب اپنے دین کو بچانیکے لئے ہجرت کرنیوالے کو اور دین
کے زندہ کرنے طالب العلمی کرنیوالے کو یعنی علم فریضہ کہ جسکی تحقیق اور تفصیل مسود کی
بدخلقی دوازدہم کی تحقیق مین گذری انبیا کا مرتبہ ملے تو اخوات واقتاب اور اہل کا

مرتب کیا کچھ ہو گا فاما اس سے یہہ بات صادق نہین کہ نبی ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہا
اسکا بیان مفصلاً مع دلایل مسعود کے باب اول کے تتمے مین گذرا اور اسی مانند ہی
دوسرا تیسرا شبہہ بھی چنانچہ خود مسعود نے مصنف شواہد الولایت سے نقل کرتا ہی
کہ انہون نے لکھا ہی البتہ شیخ ابہدی کو چاہئے کہ مین مقام عیسیٰ مین قم باذن اللہ
سے احتراز کرے یعنے باوجود قرب مقام عیسیٰ ع کے اپنی کرامت کہ قم باذن اللہ کہکے
مردے اٹھانا ہی ظاہر نکرے کیونکہ کرامت ظاہر کرنا دلیل ضعف ایمان ہی اسی لیے اتفاقاً
کہ صحابہ نہ اور تابعین سے نادر کرامتین منقول ہین بخلاف اولیا خلف کے کہ اُن سے
بہت سے کرامات سرزد ہوے اور اگر مقام مین اس رسالے کے خصوص باب اول کے
تتمے مین یہ واقعیت سے منقول ہی کہ اکثر کاملین امت محمد قدم و قلب پر انبیا کے ہوتے ہین
اور چوتھا شبہہ انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین حل ہو گا کیونکہ مسعود اُس جگہہ ترا
دہوم و نام کیا ہی یہہ خادم الفقرا بھی اقوی الدلایل اور اوضح الحجج اُس جگہہ بیان کریگا
کہ مہدی موعود مانند رسول کے سب انبیا اور اولیا کے سردار ہین اور کچھ باب ہفتم کے
شبہہ دوم کے دفع مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی جواب پانچوین شبہے کا بھی مانند جواب
اول کے ہی کہ وہ بھی باب اول کے تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب سے حل ہو گا
چھٹا شبہہ دلیل جہالت مسعود ہی کہ اسلام انبیاسے غرض انکی توحید و اخلاص ہی
کہ جسمین ہر ہر کو فرق ہی اسکا کمال بجز خاتمین کے دوسرے کو نہین اسکا بیان باب اول
عقیدۂ دہم مین گذرا مع جواب باصواب سا تو ان اکثرون شبہہ مسئلہ تسویہ کو متعلق
ہونے کے سبب سے باب ہشتم مین جو دلایل کہ لکھے جائینگے انشاء اللہ تعالی اسکے دلایل
ہین اور اتفاق اہل سنت کا بلکہ سب اہل اسلام اسپر ہی کہ ہمارے رسول ہمارے جہان کے

سردار ہین چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہین انا سید ولد آدم یعنے مین سردار سب اولاد
آدم کا ہون اس شبہ کا باقی بحث جو ولایت کے واسطے مسود لکھا ہی باب اول
عقیدۂ مجدد ہم مین بھی اسکو ذکر کرنے سے اسکا جواب اسی جگہ مذکور ہوا اور جواہر نامہ
کس مفتری کا کلام ہی معلوم نہین اور نویں شبہ کو مسود عقیدہ ہفدہم مین ذکر کر چکا
ہی اسکا جواب بھی وہان گذرا دسویں شبہے کے بعض کا جواب عقیدۂ دہم مین گذرا
اور بعض کہ تسویہ ہی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی گیارہوان شبہ
فتح الاسرار سے لکھا ہی اگر چہ اس امر کی سند صاحب کتاب نہ ہمارے امام سے
لکھا ہی نہ کسی اکابرین اہل سلف سے کہ اسکے جواب کے لئے التفات کیا جاوے فاما
اسمین کونسی قباحت ہی کہ مسود مورد اعتراض کیا گیا کیونکہ معنی نظیر کے یا مانند کے یا مثلور
کے ہوتے ہین اور عینی کو جو میزان سے کم لکھا ہی سو باب ہشتم سے اسکی تحقیق ظاہر ہوگی
بارہوان شبہ بھی تسویہ سے متعلق ہی انشاء اللہ تعالی اثبات تسویہ باب ہشتم مین
بخوبی ہوگا اور تیرہوین شبہے کا جواب خود مسود کی تحریر ہی جو باب سیوم کی دلیل ہشتم
سے اپنی دوسری تحریف مین لکھ کر کے حوالے سے مہدی کے لئے لکھا ہی مشابہ ہوگا
رسول خدا کے یہہ خلیفہ صورت و شکل مین انتہی پس ہمارے امام لیسب ہم شکل ہونیکے
یہہ دعوی کئے یعنے جیسا اخلاق مین برابر رسول سے تھی ویسی شکل مین مناسبت تامہ
تھی کہ اسی سبب سے بندگیسان شاہ دلاور فرمائے چنانچہ رسول بھی فرمائے ہین معراج
کی رات مین ابراہیم کو دیکھا میری ہم شکل ہین چودہوین شبہے کا جواب عقیدۂ شانزدہم
مین گذرا پندرہوان شبہ متعلق بہ تسویہ ہی باب ہشتم مین اسکا ثبوت ہوگا انشاء اللہ
تعالی سولہوان شبہ مسود باب اول کے گیارہوین عقیدے مین بیان کرنے سے

اسکا جواب بدلایل قویہ وبیان گذشتہ ہستر ہوان اٹھارہوان انیسوان بیہ تینون
شبہے بعینہ باب اول کے تتمے مین لکھا ہی اسکا جواب بھی براہین واضحہ قویہ سے
اسی مقام مین تحریر کیا گیا۔ ای مسلمانو خدا اور اسکے رسول کے لئے مقامات مذکورہ
مین بدیدۂ انصاف نظر فرماکر جھوٹے مفتری پر لعنت ملامت کرو تاکہ اتباع حق نصیب ہو
اور مسلمانون پر پھر ایسے جھوٹے بہتان نہ لگاوے۔ اور قول مسود کا کہ لیکن بعضے
انمین سے جو اپنے تئین اہل علم جانتے ہین الخ سراسر افترا علیہ یہان کی قسم سے ہی کس لئے کہ
اس کو جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہی دگر نہ نام کیون نہ لکھتا سمجھنے کی بات ہی مسود را
علم کہنے والا بھی یہہ بات کیون بولیگا کہ ایسا کہنا صاف اپنے مذہب کو جھوٹا قرار
دینا ہی۔ اور یہہ قول مسود کا کہ اور ان کے خلیفون کا اپنے مریدون کو حضرت خاتم
الرسالت سے افضل بولنا الخ جواب سب جھوٹ اور افترا ہی نعوذ باللہ مہنا علی غور
ہی کہ جسکے مرتبے کو بنی مرسل اولوالعزم نہ پہنچین امتیون کی کیا طاقت وہ صاحب یہہ
عذر مگار حضور باش ہین کہ دہان بجز ان عذر مگارون کے نہ کسی ہی کا گذر ہی نہ رسول کا
جیسا باب اول کے تتمے وغیرہ مین مذکور ہوا **رجا باب ہشتم** مین بیان آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

ہدایت اب یہان مسود کے لئے کچھ لکھنے دل نہین چاہتا کیونکہ جو شخص سراسر
عیب ہی اسکا عیب بیان کرنا عیب ہی مگر یہہ بیت مثنوی شریف کی تا دیا اسکو
بس ہی ؎ چشم ابلیسانہ را کیدم بہ بند ۔ تا بہ بینی صورت آخر چند چند کو آپ مسود
اور اسکے اخوان کو چاہئے کہ پہلے ان آیات واحادیث کو جو فقیہ علی جہانی نے مع
چند قواعد کے احماض النفیسہ مین لکھا ہی بغور وتامل دیکھین تا عقل وفہم سلیم سے
بہرہ یاب ہون الشیخ الامام الکامل محی الحق والحقیقۃ والدین محمد بن علی الطائی الاندلسی

نفع به اہل الفہم والکیاسۃ الیوم الکلمات صدرۃ عنہ مثل ما صدرۃ من اللہ تعالی ورسولہ وقد ما الصوفیۃ
من المتشابہات تکفر عامۃ زماننا للاولیا، کما نسب عامۃ الاولین الی المجنون للانبیاء فلو سمعوا من ابن العربی مثلا
یخویدہ اللہ فوق ایدیہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علی العرش یستوی الحجر الاسود یمین اللہ فی
الارض انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن مرضت فلم تعدنی وجعت فلم تطعمنی ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی
احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وامثالہا ربی
فی احسن صورۃ فقال لی فیما یختصم الملاء الاعلی یا محمد فقلت انت اعلم ای رب فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض لہبط علی اللہ ثم لیعلوا
ذلک من اللہ ولا من رسولہ لقالوا ما الکفرہ جعل ید اورجلا وجعل رئہ رمی اللہ ویدہ ید اللہ وجعل اللہ مریضا
وجائعا اثبت لہ صورۃ ومکانا ولیدہ برودۃ وجعل الحجر جزء منہ وجعل الیمین الف الرحمن وجعل اللہ تحت رجلیہ
عالیقولون علوا کبیرا وزعموا ان قول الحلاج انا الحق وقول ابی یزید سبحانی ما اعظم شانی کقول فرعون انا ربکم
الاعلی وما علمت لکم من اللہ غیری وان من انکر کلامہما کالامام حجۃ الاسلام وفخر الدین رازی وشیخ شہاب الدین
سہروردی کال فرعون واعتمد وانی معرفۃ ابلیس ورد داعلی اولیائہ فیہا بما ارحاطوا بہ فایق باب الحیض والطلاق
واللعان فلکذبوا بالامر الجلیۃ والعلۃ ولم یطلعوا علی اصطلاحہ فیہم کما قال علیہ السلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا
العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی وقال لکل ہمزۃ لمزۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ علی ہمدانی نے
اوپر کے چند آیات واحادیث بیان کر کے لکھتے ہین کہ شیخ محی الدین ابن عربی پر جو اعتراض کرتے ہو کیا
اللہ ورسول سے نہین سنے کہ فرماتے ہین اللہ کو ہاتھ ہی اور پاؤن ہی اور مٹی پھینکنے کو رسول اللہ تعالی اپنے
ہاتھ سے پھینکنا فرمایا ہے اور فرمانے رسول کہ اللہ تعالی بیمار ہوکر مجھے کہا کہ تو میری بیمار پرسی کیون نہین
کیا اور بھوکا ہوکر مجھے کہا کہ تو مجھے کیون نہین کھلایا رسول فرماے کہ اللہ کو صورت ہی اور مکان اور
بات اسکا تحتہ ہا ہی اور حجر اسود اللہ کا ایک جزہی اور یمن اللہ تعالی کی ناک ہی اور اللہ تعالی پاؤن کے
نیچے ہی بعضون نے زعم کیے ہی کہ قول منصور حلاج کا ہی جو انا الحق ہی اور قول ابی یزید م کا جو سبحانی ما اعظم
شانی ہی مانند قول فرعون کے ہی جو کہا انا ربکم الاعلی ما علمت لکم من اللہ غیری پس جو کہ ان کے کلام کو مانند
کلام فرعون کے کہا آل فرعون سے ہی اور اعتماد کے انکار کرنیوالے اپنی راے پر اور رد کنے اولیا کے
کلام کو اسپر جو سمجھے ہین حیض اور طلاق اور لعان کے باریکیون کو اور جہلاے ایسی چیز پر جو نہین

بجھے اُسکو آپ رسول فرماے ہین کہ بعض علم سے مانند چھپے بعید کے ہی کہ نہین جانتے ہین اُسکو مگر علما باللہ
پس جبکہ وہ اُس علم سے بات کرتے ہین انکار کرتے ہین اُسکا اللہ تعالی سے غرور کر نیوالے اللہ تعالی فرماتا
ہی دوزخ ہی واسطے ہر طعنہ کر نیوالے اور عیب چین کے اُسکی تفصیل شاید محی الدین صاحب قادری دہلوری نے
فصل الخطاب کے چودہوین مقدمہ مین لکھے ہین پس ایسا ہی مسود بھی ہمارے امام ع اور اصحاب رضی
کلام پر طعنہ اور عیب چینی کرنا ہی ہر کیف مسود اسباب مین تیرہوین شبہے اور پانچ سوال لکھا ہی شبہہ اول مین
سوال کرنے سے اُسکا جواب سوالات مین دیا جائیگا شبہہ دوم کا جواب یہہ ہی کہ زبدۃ المحقایق مین عین
المقتضات ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین قومی از محمد صورتی دنی و شخصی مید ند و بشر و بشری پنداشتند گان ظاہر
مینمود ند قل انما انا بشر مثلکم تا ایشان درین مقام گفتند وقالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق اما جان
اور ابہ اہل بصیرۃ بحقیقت مینمود ند تا بہ جان و دل حقیقت او بدید ند بعضی اللھم اجعلنا من امۃ محمد و بعضی گفتند
لا تحزنا من صحبۃ محمد و بعضی گفتند اللھم ارزقنا شفاعۃ محمد اگر درین حالت و درین ولایت اور ا بشر بپندارند
یا او را بشر گویند کافر گردند برخوان فقالوا ابشر یھدوننا فکر و ابہ نا وی نیز بیان گردانی است کہ حد مکم پس خاتم
ولایت محمدی کہ خاص باطن خاتم النبوۃ ہی آپ کا مرتبہ جسکو کہ خدا نے جتنا کچھ بتایا یا اتنا ہی یا جسکو نادر لوگ
بقدر حوصلہ پہچانے بحکم النادر کالمعدوم اور بقولے للاکثر حکم الکل کے یعنے نادر کا دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے
ہی اور اکثر کا حکم کل کا ہی فرماے کہ کسی نے جیسا پہچانا تھا ویسا نہین پہچانا۔ شبہہ سوم کا جواب یہہ کہ مسود
اس مین چوری اور تحریف کیا ہی یعنی شواہد الولایت کی عبارت کے آخر مین یہہ بڑہا اور اُنہون نے اس کلام
پر کچھ انکار نہ کیا انتہی۔ بھلا غور کرین کہ کفار کے مقولے مین دخل ندینا کچھ عیب کی بات ہوتی ہی مثلاً رسول
کفار کو فرماے کہ لا الہ الا اللہ کہو تو کفار کہے کہ اتنے الہونکو ایک اللہ بنا دیا کہ اُس سے اتنے عالم کی سرپرای
کیسی ہوگی بیان مفسرین و محدثین بعد اس بیان کے یہہ کسی نے نہین لکھا کہ رسول اُس سے انکار کے اور یہہ امر
قبل ہجرت واقع ہوا ہی اُسوقت جہاد کا حکم بھی نہین تھا کہ بول سکین اسی پر جہاد شروع ہوا پس صاحب شواہد
الولایت بھی واقع بیان کئے ہین اسپر عدم انکار کا قیاس کرکے ایک عبارت اپنی طرف سے درج کرنا بددیانتی
ہی یا این اُسکا کہنا کیا بجا تھا کہ کہا گاے کے میدکر نیوالے نے گاے کو مارا یعنے اللہ تعالی یہہ نہین کہا کہ آپ
خدا ہو کہ محل انکار رہے چوتھا شبہہ سوالات کے جوابات مین حل ہوگا انشاء اللہ تعالی شبہہ پنجم کا جواب
مسود کے پیشوا کے جانب سے دلواتے ہین علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاء الدین ابری رح کے ذکر مین

لکھا ہی راقم این حروف گوید کہ بعضی اکابر گفتہ اند کہ پیر در آئینہ مرید خود را بیند امام مرید در آئینہ پیر خدا را می بیند
از ایشان در سر قدم استماع افتاد میفرمودند اکنون کہ من در قید حیاتم شما خدا بین نمیشوید کی خواہید شد انتہی
اور زبدۃ الحقایق مین کہ تمہید عین القضات ہمدانی ہی فرماتے ہین ای دوست دلہا منقسم است بر دو قسم قسمی خود
در مقابلہ قلم اللہ است بر وی نوشتہ شدہ است اولئک کتب فی قلوبہم الایمان و یمین اللہ کاتب باشد ہر چہ بداند
باول خود رجوع کند بدین سبب بداند قسم دوم ہنوز نارسیدہ باشد و خام در مقابلہ قلم اللہ بنود چون از کسب و دل
آئینہ لوح و قلم اللہ باشد بہ رسد و معلوم کند و انجا باشد و بداند کہ خدارا در آئینہ جان پیر دیدن چہ بود پیر در جان
مرید خود را بیند امام مرید خدارا در جان پیر بیند یہ جواب آنکا ہوا کہ بندگیمیان سید خوندمیر سے نقل کیا ہی تحقیق
وہ آنکھین کہ مہدی کو دیکھین ہون بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور جواب فرمان امام کہ خدا کو تین خدا دیکھنا ہی
یہہ ہی کہ اسی علی بن حسین نے اسی رشحات کے اسی مولانا آبری کے انفاس قدسیہ کی دوسری قسم کے چودہوین
رشحے کے نیچے لکھا ہی راقم این حروف موید این سخن بخط مبارک حضرت ایشان بر ظہر کتابی نوشتہ دیدہ بود
این کلمات قدسیہ را کہ کمال سلطنت و سلطانی آنکہ متصرف خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشاند
چنانکہ نظر او بہر کہ افتد جز خود را نبیند کمال بندگان او در انکہ از خود تمامی نیستی شوند و در خود و غیر خود آنچہ غیر از پادشاہ
در ایشان است نہ بینند و نہ دانند و از نادیدن و نادانستن نیز نیستی شوند اذا تم تقصرہم فلا ہم الا انا اور اسی تمہید
مذکور مین مسطور ہی شیخ بایزید ازان نشان میدہد کہ ان اللہ تعالی صفی الصوفیۃ عن صفاتہم فاذا صفیہم سموا
صوفیۃ مقام تصوف اول زہد ہا باشد و اعراض از جملہ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را از ہمہ صفات
ذمیمہ و بشریت صفا دہد زاہد و صوفی حقیقی شود و انگہ فقر روی نماید کہ اذا تم الفقر فہو اللہ مگر این از نیجا گفت او را
پرسیدند کہ صوفی کیست و کدام است گفت الصوفی ہو اللہ تعالی گفت صوفی خدای تعالی اذا تم الفقر فہو اللہ
این باشد الفقر فخری پیشہ این صوفی و زاہد فقیر شود و در بقا کہ از و گفتن اما کو شد اگر کہ دقتی بایزید را پرسیدند من
الزاہد فقال ہو الفقیر و من الفقیر ہو الصوفی من الصوفی ہو اللہ تعالی مرتدی اگر ہمہ عمر در فہم این کلمات مذہبی و مذاقی
و ندانستن این کلمات عیبی و ضرری عظیم است و این ضرر را ہرگز تدارک نباشد و عوض نباشد انتہی پس ہر شخص کو
ضرور ہی کہ تصدیق مہدی موعود کرے اور اسکی حقیقت کو جانے و گرنہ مانند فرمان حین القضات رح کے مرتد
و مرجاوے سید شاہ محی الدین صاحب کی فصل الخطاب کے فایدہ بیست و ہشتم مین ہی و نیز در اثبات در بیان سلسلہ
صابریہ کہ بوراطیت شیخ مجد در سیدہ است میگارد و مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کردہ بدہ

ذکر گوید الرفیق ثم الطریق درحق ایشان است و برای نفی خاطر شری تمام دارد بلکه حضرت الموحدین و برہان
العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصح قدس سرہ العزیز
چنین میفرماید که صورت مرشد که ظاہر او دیده میشود مشاہدۂ حق تعالی است در پردۂ آب و گل اما صورت مرشد
که در خلوت نمودار میشود آن مشاہدۂ حق تعالی است بی پردہ آب و گل که ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن
ومن رانی فقد رای الحق درحق او وارد شده است ع گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین ۵ ذات
حق را آشکارا اندر و خندان بین ۵ شبہ ششم کا جواب بسبب تسویۂ کے وہی ہی جو مسود باب اول عقیدۂ
ششم مین لکھا ہی مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۵ ساتوین شبہ کو مسود سوالات مین لانے سے
اسکا جواب اُسی جگہ لایا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ ہشتم کا جواب شبہ پنجم سے معلوم کرلین یعنی اذا تم الفقر
فہو اللہ اور شبہ نہم بھی اُسی پنجم کے قیاس پر ہی کہ رسول بھی فرماے ہین انا احمد بلا میم یعنے مین احد ہون اور
فرماتے انا عرب بلا عین یعنی مین رب ہون شبہ دہم مین مسود سوال کرنے سے اسکا جواب سوالات مین
دیا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ یازدہم کا جواب وہی شبہ پنجم کا جواب ہی اور حدیث قدسی ہی کہ اللہ تعالی
فرمایا جب بندے کو قرب اعلی کہ صوفیہ کے نزدیک ایک مرتبۂ عروجیہ کا نام ہی حاصل ہوتا ہی تو مین اُسکے آنکھین
کان ہات پاؤن ہوجاتا ہون مختصر الخ اور اسکے بعض کا جواب یعنی دیدار کا باب اول عقیدۂ دوازدہم مین
گذرا شبہ دوازدہم کا جواب یواقیت کے چالیس پر پانچوین مبحث مین شیخ اکبر کے فتوحات کے حوالے سے
لکھا ہی کہ قطب سے اللہ تعالی عالم کی حفاظت کرواتا ہی ایسا کہ اُسی پر کام سب عالم کا رہتا کہ وہ ہمیشہ حضور الٰہی
مین رہتا ہی ہر حکم اسی کی وساطت سے جاری ہوتا ہی پس وہ مانند حاجب بادشاہ کے ہی چنانچہ اسکی عبارت
بعینہ باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۂ الباب عقیدۂ تسویہ مین گذری شبہ سیزدہم کا جواب خاموشی
ہی کہ مثل ہی مصرع جواب جاہلان باشد خموشی ۵ کیونکہ خواب پر اعتراض کرنا فقط جہل بسیط ہی اور
خواب کا بیان باب سیوم کے تتمے کے جوابات مین گذرا رجا سلف سے خلف تک آجتک کوئی
مسلمان الخ ہدایت تقریر بالا مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مسود سراسر جھوٹا ہی رجا باین ہمہ خلفا ان کے
کہتے ہین الخ ہدایت یہہ اعتراض تمہارا ہمپر نہین بلکہ اصحاب رسول اور تابعین اور کبار مشائخین
سلف پر ہی کیونکہ وہ بھی اسیطرح کہہ رہے ہین چنانچہ یواقیت کے تیرے فصل مین لکھا ہی ذکرہ الشیخ
محی الدین رح فی رسالۃ التی کتبہا الی الشیخ فخر الدین الرازی وہی نحو ثلثۃ کراریس ثم نوقدران الانکار لم یقع

فی الوجود علی اہل اللہ تعالی وکان النفس کلہم اصحاب عقول سلیمۃ لم یفد قول ابی ہریرۃ رضہ حفظت عن رسول اللہ وعائین فاما احدہما فبثثتہ واما الآخر فلو بثثتہ لقطع منی ہذا البلعوم یعنی مجری الطعام وکذلک لم یفد قول ابن عباس رضہ لو انی ذکرت لکم ما اعلم من تفسیر قولہ تعالی تنزیل الامر بینہن لرجمتمونی او لقلتم انی کافر ونقل الامام الغزالی فی الاحیاء وغیرہ عن الامام زین العابدین علی بن الحسین رضہ انہ کان یقول شعر یارب جوہر علم لو ابوح بہ

لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ۱۲ الاستحل رجال المسلمین دمی یرون افضل ما یا قربہ حسنا ثم قال الغزالی رح المراد بہذا العلم الذی یستحلون دمہ ہو العلم اللدنی الذی ہو علم الاسرار لا من یتوصل من الخلفاء وحاصل اس عبارت کا یہہی کہ شیخ محی الدین ابن عربی رح امام فخر الدین رازی کو ایک رسالہ بھیجا کہ اسمین یہہ مذکور تھا پس اگر مقرر یہہ ہوا کہ سب آدمی عقل سلیم رکھنے سے اہل اللہ پر کسی نے صحابہ کے وقت انکار نہین کیا تو کیون فایدہ نہ دیا ابو ہریرہ رضہ کا یہہ کہنا اُن کے اہل زمان کو کہ انہون نے کہا یا دکیا مین نے رسول سے دو امر اُن سے ایک کو مین نے شہرت دیا اگر دوسرے کو ویسا ہی مشہور کردون تو البتہ میرا گلا کاٹا جائیگا اور ایسا ہی ابن عباس رضہ کا کہنا بھی بے فایدہ ہوا کہ اُنہون نے کہا قولہ تعالی تنزیل الامر بینہن کی تفسیر جو مین جانتا ہون اگر بیان کرون تم لوگ مجکو پتھر مار کر مینگے یا مجھے کافر کہینگے اور امام محمد غزالی رح نے اپنی احیاء العلوم وغیرہ مین امام زین العابدین علی بن حسین رضہ سے نقل کیا ہی کہ وہ یہہ اشعار پڑہتے تھے کہ اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای میرے رب اگر مین علم کے جوہر کو مباح رکھون تو لوگ مجھے بت پرست کہینگے اور مسلمان میرا قتل مباح رکھینگے کیونکہ سمجھینگے کہ آپ جس بات کو نیک جانتے ہین مین بری کہتا ہون امام محمد غزالی رح نے اس سخن پر کہا ہی کہ جس علم پر آپ کا قتل حلال جانتے تھے وہ علم لدنی ہی کہ وہی علم اسرار ہی نہ وہ کہ خلفا سے پہنچا انتہی اور اسی فصل مین لکھا ہی وقد کان الحسن البصری وکذلک الجنید والشبلی وغیرہم لا یقرؤن علم التوحید الا فی قعود بہیئتہم بعد غلق ابوابہم وجعل مفاتیحہا تحت درہم ویقولون التجوبن ان ترقی الصحابۃ والتابعون الذین اخذنا عنہم ہذا العلم بالزندقۃ بہتانا وظلما ترجمہ اور تھے حسن بصری اور ایسا ہی جنید اور شبلی رضہ اور مشایخین اُن کے سوائے بھی نہین پڑہتے تھے علم توحید کو مگر اپنے گھر ونکی بیٹھک کی جاے مین اور دروازے اپنے بند کر لیتے تھے اور کنجیان اپنے چوتڑون کے نیچے رکھ لیتے تھے اور جو کہ اسکا شکار کرنا چاہئے اسکو کہتے تھے کیا گمان کہا تیکہ اصحاب اور تابعین کے دوست رکھتے ہو کہ جنسے ہم نے اس علم کو لئے زندیقیت کے بہتان وظلم کے طور پر یعنی القضات رح بھی تمہید مین چند اصحاب کے ایسے ہی اقوال لکھے ہین سو باب اول

عقیدۂ شانزدہم کے جواب مین یہ خادم الفقرا بعینہٖ نقل کیا ہی پس اب یہود و نصاریٰ کہین کہ اُن کے ظاہری اعتقاد یہ ہین کہ خدا آدم سر یکا جوان بے ریشہ آرکا ہی بلکہ اُنکا خدا ہات پاؤن بھی ہوجاتا ہی پھر اُن کے بڑے بڑے لوگ کہتے ہین کہ ہمارے رسول اللہ فرماے سو ہم کہین تو ہمارے ساتھی ہمارا گلا کاٹین اور کافر بولین یہ کیا بُرا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دوگے وہی ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیوین **رجا** مقبولیت خلایق علامت **ہدایت** یہہ بھی کم فہمی اور سراسر مسود کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات شریف کی اس امر مین بیان کیا سو اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یا عمداً تحریف معنوی کیا کیونکہ حدیث مذکور مین مراد اہل زمین سے ان لوگونکی ہی جو صفت ملایکہ رکھتے ہون کہ سنے سے نداے جبرئیل کے یا اس تاثیر سے جو اُن کے دل بسبب محبت الٰہی اور خلوص و یقین کے اللہ تعالیٰ اور ملایکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہوجاتے ہین اُس محبوب الٰہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل مین القا کیجاتی ہی و گرنہ بہت محبوبان الٰہی کو علی الخصوص پیغمبر و نکو خلق اللہ اتنا ایذا دے کہ کوئی مومن اُن کے برابر ایذا نہ پایا ہوگا چنانچہ رسول سے مروی ہی آپ نے فرماے اشد بلا انبیا کے لئے ہی بعد اولیا کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ویسیل المومنین بلا حسنا اور بلا مین ذالتا ہی اللہ تعالیٰ مومنین کو بلا حسنہ کرکے یعنے اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بھلا انبیا کے نقول اگرچہ چندان مشہور نہین ہین گو کہ اُن کو منکرین قتل کئے ایذا دئے ہین اور صحابہ اور تابعین و ایمۂ مجتہدین اور سلف و خلف کے مشایخین کہ اولیاء اللہ ہین اُن کے حکایات بھی کم کسی جاے لکھے ہین کہ عوام کو اُس سے خبر ہین ہاں ہم مسودے پوچھتے ہین کہ امام حسین رض کو بھی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو مسلمان کو سب تو لعین تھے کس لئے آپ کو مع ہمہ علایق و عشایر و رفقا بہزار تصدیع و ایذا قتل کئے بلکہ حق یہہ ہی جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوا اسپر اللہ تعالیٰ بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی قولہٗ ان اللہ یحب المومنین بالبلاء کما یحب احدکم الذہب بالنار یعنے اللہ تعالیٰ مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم مین سونے کو آتش مین آزماتا ہی کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے درویشی کی فضیلت مین ہی کہ رسول اللہ فرماے ہین جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے آفتون مین گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی افتتا کرتا ہی اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ افتتا کیا ہی تو فرماے افتتا وہ ہی کہ نہ اُسکا مال باقی رکھے نہ اہل و عیال اور ملا حسین کاشفی مصنف تفسیر حسینی روضۃ الشہدا کی ابتدا مین لکھا ہی رسالت پناہ فرماے ہین کہ ان اعظم الجزاء مع عظم البلاء اور فرماے نا اوذی نبی مثل ما اوذیت اور لکھا ہی کتب سماویہ سے ظاہری من

اُحب او اُحبّ نصب علیہ البلاء اور لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اذا احب قوما ابتلاہم پہلی حدیث کا معنی یہ ہی۔
سچ ہی زیادتی ثواب کی بلا کی زیادتی پر ہی دوسری حدیث کا معنی یہ ہی کہ کوئی نبی اتنی ایذا نہین پایا کہ جتنی
مین پایا ہون اور خلاصہ کتب سماوی کا یہ ہی کہ جو اللہ تعالی کو دوست رکہا یا اللہ تعالی کا دوست ہوا نازل ہوا اُسپر بلا
اور تیسری حدیث کا معنی یہ ہی کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو دوست رکہتا ہی اسکو بلا مین گرفتار کرتا ہی۔
اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی وقد قال تعالی وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وقد نقل الجلال الدین
السیوطی فی کتابہ التحدث بالنعمۃ ما صورتہ مما انعم اللہ بہ علی ان اقام لی عدوا یوذینی ویمزق فی عرضی لیکون لی
اسوۃ بالانبیاء والاولیاء قال رسول اللہ ص اشد الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون رواہ الحاکم فی
مستدرکہ واوحی اللہ تعالی الی عیسی لا یعتقد بی حرمتہ الا فی بلدہ الخ ترجمہ اس عبارت کا مع اسکے بقیہ کے مقدمہ
کی سبیں نمبر کی ابتدا مین لکھا گیا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالی کا دوست ہوا خلق اُسکو ایذا دینا
شروع کرتے ہین جتنی محبت زیادہ اُتنی ایذا زیادہ ہوتی ہی اور دنیا کا آرام اللہ تعالی کے دشمنون کے لئے
ہی چنانچہ اللہ تعالی سورۂ زخرف مین فرماتا ہی نحن قسمنا بینہم معیشتہ الآیہ اور جلالین وغیرہ مین قولہ تعالی یبسط
الرزق لمن یشاء کی تفسیر مین لکھتے ہین بوسعہ امتحانا یعنی اللہ تعالی کشادہ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے چاہتا ہی
امتحان کرنا کر کے اور قولہ تعالی یقدر لمن یشاء یعنی ابتلاءً تنگ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے کہ چاہتا ہی
مبتلا کرنا کر کے پس کشادگی دنیا کہ جسکا نام آرام دنیا ہی کہ سبب راحت دنیا دہی ہی دشمنون کے امتحان کے
واسطے ہی اور تنگی دنیا کی کہ سبب ایذا دنیا ہی دوستونکو مبتلا کرنیکے لئے ہی کہ دنیا سے متنافر ہو کر تمام تر
اُسی کی طرف رجوع کرین بشرط سلامتی ایمان کہ علامت اسکی بیزاری دنیا اور اہل دنیا سے اور متوجہ ہونا
ریاضات شاقہ کے لئے کہ جسکے سبب انکے دل روشن ہو کر تاثیر وعظ و بیان قرآن پیدا ہوا ور جو انکی صحبت
بصدق دل کیا دنیا و مافیہا سے بیزار اور اللہ تعالی کی محبت اور عبادت کے نشہ مین سرشار ہو جاتا ہی جیسا
حال مہدویونکا ہی جیسا کہ مروی ہی کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ مین اُنکو بہت دوست رکھتا ہون تو آپ نے
فرمایا تان کیا کہتا ہی اُسنے عرض کیا مین اُنکو بہت دوست رکھتا ہون پھر آپ نے ویسا ہی فرمایا اُسنے
وہی عرض کیا آپ فرمایا محتاجی اور فقیری کو تیار رہو بعد عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ تعالی کو بہت دوست
رکھتا ہون تو آپ نے تین بار ویسا ہی فرمایا اُسنے ویسا ہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا بلا کو تیار رہو رجا
سوال اول نقل اول کے کیا معنے ہین الخ ہدایت اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے

اللہ تعالیٰ کسیکو اُسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہی اسی لئے ہی رکعون پر تکلیف شرعیہ نہین کہ انکو کھیل اور بازی منع ہو بلکہ کبھی علی العموم بھی جواز ہی جیسا کہ کیمیا سعادت مین امام محمد غزالی رح لکھتے ہین سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہ عائشہ صدیقہ رض کو آپ باعث ہوکر زنگیون کا ناچ کہ مسجد مین ہوتا تھا دکھاتے ہین اور زنگیون کو حکم کئے ہین کہ ناچو پس منہیات پر حکم کرنا اُس جناب کا کام نہین ہی اور آپ بھی دیکھے ہین اور عائشہ صدیقہ کو گڑیان کھیلنے سے کہ اُس مین شباہت انسان وغیرہ حیوانات کی صورت پرستی کی تھی منع کرنے کے قطع نظر مدد فرماے کہ زنگیون کو جناب عائشہ صدیقہ رض کے نزدیک کھیلنے کو بھیجا ہے ہین اور امام رح فرماتے ہین کہ جو کام جسکے لایق ہی وہ کرے تو برا نہین انتہی فاما نقل بخصفایل کی یون ہی روزی در کہانبیل میان سعید نجی پیش دایرہ تہا بازی میکرد ند میان دولت شاہ دست گرفتہ پیش بند گیمیان رض آورد ند وگفتند میانجی ایشان تہا بر سر راہ بازی میکرد ند ما آوردیم کہ مبادا کسی بزد اشتہ بر دمیان در کنار گرفتند و پرسید ند سعید نجی راست بگوئید کہ شما آنجا تہا تو بدید و دیگر کدام کس بود گفتند یکی من بودم و دیگر خدا با من بازی میکرد پس میان فرمود ندای برادران بعد امروز بار دیگر کسی سعید نجی را آزار نرسانید کہ خدا با او ہمیشہ در بازی شریک است اس نقل سے کہان ثابت ہی کہ خدا کھیلتا ہی بلکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ خدا یتعالی آپ کے ساتھ ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی انی معکم اینما کنتم مسیح ہی کہ مین تمہارے ساتھ ہون جہان کہ تم ہو یعنے مین تمہارا مددگار ہون پس نقل مین بھی خدا با او ہمیشہ شریک است سے یہی مراد ہی چنانچہ رسولؐ ایک وقت ایک باندی سے پوچھے ہین کہ تیرا رب کہان ہی جیسا یواقیت کے آخرین مبحث مین ہی فان قیل فما الحکمۃ فی سوال رسول اللہ الجاریۃ التی شکوفی اسلامہا وارادو اعتقہا بالانیۃ حین قال لہا این اللہ فاشارۃ الی السماء فقال مومنۃ ورب الکعبۃ مع انہ یعلم قطعا استحالۃ الانیۃ علی الباری جل وعلا فالجواب کما قالہ الشیخ فی الباب خامس والثمانین وثلثمائۃ انہ ما سال الجاریۃ بالانیۃ الا لتنزلہا لعقلہا والشریعۃ قد نزلت علی حسب ما وقع علیہ التواطی فی السنۃ العالم قال تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم ترجمہ پس اگر کہا جاوے کیا حکمت تہی اس باندی سے رسولؐ کے سوال مین کہ جسکے اسلام مین لوگ شک رکھتے تہے اور ارادہ رکھتے تہے اُسکو آزاد کرنیکا قید مکان کر کے جبکہ فرماے اُسکو کہان ہی اللہ تعالی تو شاید کری آسمان کیطرف پس فرماے رسولؐ مومنہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی یا اینکہ رسولؐ جانتے تہے یقینا محال ہو بلکہ مکان کے باریتعالی جل علا پر پس جواب یہہ ہی جیسا کہ کہے شیخ اکبر رح نے تین سو پچاسی باب مین

حضرت نے بالکانہ زبان

بعضون سوال

حکمت نقل

بعضی آدمی

بچے کہ

ہوا

کہ رسول سوال نہین کرتے باندی کو مکان کے واسطے مگر زوال کرنے اسکی عقل طرف اور شریعت مائل ہوئی
ہی برابری پر اسکے جو چاہے موافقت عالم کی زبان مین فرمایا اللہ تعالی اور نہین بھیجے ہم کوئی رسول مگر بزبان
قوم کی زبان کی موافقت پر تا بیان کرے انکو انتہی بندگیمیان سید خود مغیر بھی میران سید محمود کو کہ رکھے تھے
انکی موافقت پر کیسی کا لفظ بیان فرماے وگرنہ مراد نقل سے یہہ ہی اللہ تعالی انکا مددگار ہی جس حال مین کہ
ہون کس کی طاقت ہی جو کہ لیجاوے چنانچہ وارد ہی کہ اللہ تعالی فرمایا مین بندے کے انکہ کان ہاتھ پان
ہو جاتا ہون رجا سوال دوم نقل جہارم مین الخ ہدایت اسکا پہلا جواب ہم مسود کے معتقدا
کی طرف سے دلاتے ہین سید شاہ محی الدین صاحب قادری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دہم مین
لکھے ہین صاحب اصل التائید فی شرح ادلۃ التوحید می نگارد وانما یقولون افشاء سر الربوبیۃ کفر نظرا الی العامۃ
اذ یقصورون بذالک حیث لا یبلغ فہمہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام من حدث علی قوم بحدیث لم یبلغہ افہامہم
الا کان فتنۃ علی بعضہم فہو یصیر سببا لانکارہم علی الاولیا ونکفیرہم ایاہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان من
العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی اور مسود نے لکھا ہی کہ
وہان عوام کہان تھے نعوذ باللہ من ذلک الجہل رسول کے حضور مین ناقص کامل تھے مہدی کے نزدیک
اس امر محال کو فرض کرنا جہل بسیط ہی دوسرا جواب حقیقی یہہ ہی کہ مسود باصغی فرمان امام کا نہین جانا
یا تحریف کیا کیونکہ شواہد الولایت کی نقل ہیہ ہی نقل است یکروز بندگیمیان شیخ بسبکہ را جذبہ حق شدہ بزبان
شان ہمین سخن مکرر بود کہ ہمہ حق است بنابر حضرت امیر بر سر ایشان خود تشریف آوردہ فرمودند کہ می بینید
یا میگوید ایشان ہمین جواب دادند ہمہ حق است حضرت امام فرمودند کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است امام
پس یہہ کہنا مطابق اسکے ہی کہ علی بن الحسین نے رشحات مین مولانا علاؤالدین آبری کے انفاس سے دوسری
قسم کے تیرسیوین رشحہ مین لکھا ہی رشحہ میفرمودند کہ حسین بن منصور ہم کہ انا الحق گفت حقیقت خود را
میگفت وفرعون کہ انا ربکم گفت صورت خود را میگفت کہ اگر او نیز حقیقت را بشناختی آن انا گفتن
او نیز مقبول بودی اگر اینہر مسود کے فہم ناقص مین نہ آوے تو سمجھے کہ جب اپنی حقیقت اپنے پر منکشف
ہووے جیسا جانا اور دیکھا ویسا کہنا عین ایمان ہی اور بن دیکھے فقط زبان سے کہنا کفر ہی کردہ منطبق
حقیقت پر ہی اور یہہ فقط صورت پر چنانچہ امام کے استفسار سے ظاہر ہی کہ فرماے ہی بینید یا میگوید
رجا سوال سوم بسی نقل چہارم الخ ہدایت ایکہی تجلی مین محو ہو جانا فقصان مرتبہ سالک ہی کیونکہ

تجلی الٰہی کو تکرار نہین جیسا یہ اثبات کے باوجود سیوین بحث مین لکھا ہی فان قلت کم ترجیح صور التجلی الالٰہی الی
مرتبۃ فی العدد فالجواب کما قالہ الشیخ فی باب الثامن والتسعین وماۃ انہا ترجع کلہا الی صورتین صورۃ تنکر وصورۃ
تعرف ولا ثالث لہما قال وبہذا ان اللہ تعالی لما کلم موسیٰ تجلی لہ فی اثنی عشر الف صورۃ وفی کل صورۃ یقول لہ
یا موسیٰ لیتنبہ موسیٰ فیعلم انہ لو کان جمیع التجلی بصورۃ واحدۃ لم یقبل لہ فی کل صورۃ وکلمہ یا موسیٰ انتہی ترجمہ پس
اگر کہے تو کتنے عدد سے رجوع ہوتی ہی اللہ تعالی کی تجلی کی صورت پس جواب یہہ ہی جیسا کہ اسکو شیخ اکبر
اکسیوا نیین باب مین مسیح ہی کہ تجلی الٰہی رجوع کرتی ہی اپنے تامی افراد سے دو صورت کی طرف ایک
صورت وہ کہ پہچانے نجاوے ایک صورت وہ کہ پہچانے جاوے تیسری نہین ہی اسکے لئے کہے شیخ نے
وار دہوا حدیث مین تحقیق ہی کہ اللہ تعالی جب کلام کیا موسیٰ سے ظاہر ہوا ازدوے تجلی کے ان پر بارہ ہزار
صورت مین اور ہر صورت مین فرماتا تھا انکو یا موسیٰ تاکہ آگاہ ہون موسیٰ پس جانا جاتا ہی مسیح شان یہہ ہی کہ اگر
ہوتی سب تجلی ایک ہی صورت پر نفرماتا ظاہر صورت اور ہر بات مین یا موسیٰ انتہی اسی لئے رسول فرماے ہین
یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی کل یوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم ترجمہ ای لوگو توبہ کرو دینے پھیرو اللہ تعالی
کے طرف پس مسیح ہی کہ مین ایکدن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور فرماے ہین کہ سو بار میرے دلپر پردہ آتا ہی کہ
سو بار استغفار کرتا ہون یہہ روایت مسلم سے ثابت ہی اور بخاری کی روایت سے ہی کہ آنحضرت ستر بار
فرماے اور شارحین وغیرہ اس تعدد سے مراد کثرت کی لیتے ہین جیسا قسطلانی وغیرہ مین لکھے ہین اور امام
محمد غزالی رح فرماتے ہین کہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب رسالت مآب کو ہمیشہ ہر قدم مین ترقی تھی جس مقام پر کہ
پہنچتے تھے قدم گذشتہ سے کمال زیادہ پاتے تھے اسلئے قدم گذشتہ سے توبہ استغفار کرتے تھے پس کمال
جناب ختم نبوت قرب الٰہی ہی کہ مراد صوفیہ کے نزدیک رویت سے ہی کہ تازہ تازہ تجلیات ہوا کرتے تھے
اسی لئے جناب ختم ولایت محمدی محمد مہدی موعود فرماے تجلی حاصلہ تجلی آئندہ کے بہ نسبت پرانی ہی ہین
اس سے بیزار ہون تم بھی اسپر معتقد نہ ہوا گے بر ہو جیسا کہ رسول بھی فرماے اس سے قصد وخدا دن کا فرض
کرنا فقط اندازہ ہی رجا سوال چہارم نقل ہفتم مین الحق ہدایت اسی باب کے شبہ پنجم کے دفع سے
اسکا بھی حل ہو چکا لیکن اذا تم الفقر فہو اللہ فقیر جب اتمام فقر کے مرتبے کو پہنچا اسکو سوا خدا کے نہ آپ نظر آتا ہی
نہ دوسرے کوئی شی یہہ مرتبہ صوفیہ کے نزدیک اعلی ہی مگر مرتبہ اعلی وہ ہی کہ اس قرب مین اپنا بندہ پنا
بھولے یہہ مرتبہ کمال ہی کہ جتنا قرب زیادہ ہوتا اپنی بندگی مین بڑھتا جاوے جیسا رسول فرماے

نہیں پہچانا میں تجھے جیسا کہ پہچانت کا حق تھا اور نہیں عبادت کیا میں تیری جیسا کہ حق عبادت کا تھا اسی لئے
صوفیہ کے نزدیک قطب المدار کو کہ فرد وقت ہوتا ہی عبداللہ کہتے ہین جیسا یوافیت کے چالیس پر پانچوین
مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب الاربعین ومائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبداللہ وعبدالجامع
المنعوت بالخلق والحق بمعانی جمیع الاسماء الالہیۃ لحکم الخلافۃ ترجمہ کہا فتوحات مین دوسو ستر باب مین سچ ہی
یہہ کہ نام قطب کا ہر زمانے مین عبداللہ اور عبدالجامع ہی کہ سرایا گیا ہی تعریفون سے بسبب اخلاق اور
تحقیق تمامی اسماء الٰہی کی معانیون کے جو بسبب حکم خلافت کے ہی اور قطب وقت مالک الملک ہی اسکی تحقیق
باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمہ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب مین مفصل لکھے گئی ہی جب کہ ہر قطب وقت
مالک الملک خلافۃ اور نیابۃ ہوسکتا ہی تو مہدی موعود کہ جسکا خلیفۃ اللہ اور امام العالمین اور معصوم خطا سے
ہونا نصی ہی کہ رسول سے اسکا ثبوت بحد تواتر پہنچا مالک الملک ہونا اور خلیفہ مہدی اس بشارت سے
مبشر ہونا بطریق اولی ثابت ہوا اور آیہ قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع من تشاء وتعز من تشاء
وتذل من تشاء بدیک الخیر اسی معنی پہ دلیل ہی کہ اسکا ترجمہ یہہ ہی بول ای محمدای بارستعالی مالک ملک کا ہی تو دیتا ہی تو ملک
جسکو کہ چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تیرے ہی ہات مین سب
نیکیان ہین مسود اس آیت مین تحریف معنوی کرنے فقط قل اللہم مالک الملک ہی لکھا ہی بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ بول ای محمد اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اپنے ملک کا خلیفہ بناتا ہی کہ وہ بھی مالک الملک بطریق مجاز کہلاسکتا
جیسا کہ مختار الملک خطاب وزیر دکھن ہی اور دوسری آیت کہ دلالت شرکت پر کرتی ہی خلیفہ کے مالک الملک
ہونے پہ معارض نہین کیونکہ شریک وہ ہی کہ حکومت مین برابری کا دعوی کرے نہ اتباع کا پس مسود کو
جب صاف لکھم آیات مین تحریف کرنیکا اندیشہ نہ مالک الملک علام الغیوب سے ہی نہ اسکے مخلوقات سے
شرم پھر ہمارے اور دوسرے کتب کے عبارات ومعنی مین تحریف اور تبدیل کرنے اسکو کیا خوف المرء مقیس
علی نفسہ چنانچہ ہر جگہہ اس کتاب مین ایسا ہی کیا ہی یہہ پیروی اور مطابقت ہی یہود ونصاری کے علماکی کہ
جنکے لئے اللہ تعالی فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی اہل کتاب بدلاتے ہین باتونکو انکی جگہون سے رجا
سوال پنجم نقل وہم مین الخ ہدایت افسوس اس مسود کی چوری اور جرأت پر کہ بے محابا تبدیل
وتحریف کرتا ہی کہان کا معاملہ کہ ہر لگایا جواب یلد دیولد کا مسود کی یہ علمی ششم تحریف چہارم مین گذرا
وہ بیان ذات بارستعالی نہین بلکہ مراد کثرت ووحدت بیان کرنیکی تھی اسلئے ولایت کے مرتبے کو بلیدو

یولد فرماتے ہین گو کہ محرومان فیض ولایت کو یہہ سمجھنا نہ سمجھا جاوے اور جواب فرمان امام کا یہی ہی اللہ تعالیٰ رسول کو ما کان محمد ابا احد الآیہ فرما یا یعنے محمد کسیکے باپ نہین ہین خاتم النبیین ہین اور رسول فرماے کہ انبیا نہ کسی کے وارث ہین نہ انکا کوئی وارث کہ جس حدیث پر باغ فدک تحت حکومت خلافت رہا پس ہمارے امام کہ خاتم ولایت محمدی ہین یہہ بھی نہ کسیکے وارث ہین نہ کوئی انکا وارث نہ یہہ کہنے کا باپ کے ہون یہ رد

ان لطیفوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

مسود کے باب ہشتم کا جواب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین اب جانے کہ مسود اوپر ابواب ہفتگانہ مین قرآن وحدیث وآثار وغیرہ کے جو جو تحریفات کیا اور جھوٹے افترے کرکے ہمارے مذہب حقہ کو کہ مین پیروی رسول رہنے سے اسکی مدد پر آپ مالک الملک احکم الحاکمین جل جلالہ وعظم برہانہ رسلطانہ بفضلہ حسبک اللہ ومن اتبعک الآیہ ہی باطل کرنے چاہا سوائی مالک الملک نام المومنین کی مدد و قوت سے سب چوریان و دغابازیان اور ابلہ فریبیان مسود کے ظاہر کرکے یقین کو پہنچا کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ المعروف بہ سید خان جونپوری مہدی موعود ہین اور تصدیق اُس ذات کی عین تصدیق محمد مصطفی ہی اور انکار اس ذات کا عین انکار اس ذات کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بحجر وثبوت اس امر کے کل مطلب باب ہشتم مسود کہ فرع اسی اصل کا ہی باطل ہو چکا یعنے جو مہدی موعود فرماوین اور آپکے یار و اصحاب جو جسابات پر اتفاق کرین وہی حق ہی اور مخالف اونکا جو کہے باطل فاما جب کوئی معترض پیش آوے تو علما کو واجب ہی کہ اسکا رفع اعتراض کرکے طالب حق کو راہ صواب کہ صراط المستقیم ہی بتاوین اس لئے مسود کے ان اعتراضات واہیہ ظاہر البطلان کی حقیقت لکھی جاتی ہی رجا بالکرامت اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی الخ ہدایت مسود کی پہلی جہالت اس امر مین یہہ ہی کہ مہدی سے شیخین افضل ہونے کے دلایل پر صحت واثقہ کا اعتقاد کرتے ہوئے رسول کے ابطال تسویہ کے دلایل کے بیان مین طول کلامی کیا اور ہمکو بھی شیخین پر مہدی موعود کی تفضیل ثابت کرنا ہرچند ضرورت نہین کیونکہ ہم برابری اس جناب کی رسول سے بدلایل قویہ ثابت کرتے ہین کہ یہی اصل مذہب اولیا و کبارامت ہی اور وہی خاص پیروان سنت وجماعت ہین مگر مسود کے مطلب اول مقدمہ ثانیہ سے بعض اقوال کے ابطال سے فقط مسود کا اندھا پنا اور اسکی چوری ظاہر کرنا مطلوب ہی واللہ ولی الذین امنوا اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ رجا مخفی نہ رہے کہ

کہ مہدوی اپنے مہدی ع کی الہم ہدایت سچ ہی یہہ تقریر خلیفۃ اللہ کی ہی
اسکی غرابت واعجاب کو سمجھنا کام مومنان صفا شعل کا ہی نہ منکران کور دل کا کہ بچارے
ایسی ضلالت کی اندھیری مین ہین انکو آفتاب بھی روبرو آوے نظر نہین آتا القصہ
مسود اپنے برادرونکی غرض کو ہی پایا مثل ہی کہ دلی را ول شاسد دلی را الی مگر امام
کے جواب کو ہر چند فہم نکیا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اسی لئے
مسود کو گمراہی نصیب ہوئی یہہ بھی فہم نکیا کہ خود لکھا ہی علما نے کہا کہ تم اس امت مین
داخل ہو الخ تو اسکا جواب امام نے فرمایا کہ مین داخل ہون جیسا نبی آس امت مین
داخل ہین کیونکہ رسول فرماے ہین کیف تہلک امتہ انا فی اولہا وعیسی فی آخرہا والمہدی
من اہل بیتی فی وسطہا ترجمہ کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ مین اسکے اول ہین ہون اور
عیسی اسکے آخر مین اور مہدی میری اہل بیت سے اسکے بیچ مین ہی یہہ حدیث مدارک
مین قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی الآیہ کے نیچے ہی پھر علما حب دخول
امام کو جزئیت امت پر حمل کئے تو امام انکے دفع شبہ کے لئے فرماے کہ میرا داخل ہونا
مانند رسول کے ہی کہ شہید امت ہون نہ جزامت اور ان کا یہی جواب شافی تھا
الجواب معاد للسوال مگر ہلالت پر مسود کی افسوس ہی کہ خود کہتا ہی آیت مین ظرفیت
کا بیان ہی پھر کہتا ہی کہ انبیا انمین داخل ہونا محال ہی شاید دخول سے معنی اتحاد حقیقت
کا سمجھا بلکہ داخل ہونا انبیا کا امت دعوت مین قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی الی عاد
اخاہم ہودا الآیہ قولہ تعالی الی ثمود اخاہم صالحا یعنے بھیجے ہم انکی طرف انکے بھائی ہود
اور صالح کو ان دونون قومون کی سرکشی وخرابی مشہور ہی اور قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم الآیہ ترجمہ سچ ہی آیا تمکو رسول یعنے محمد تمہاری جنس سے یعنے عربی

قریشی سب مفسرین اسمین متفق ہین اور ایسا ہی ہمارے امام کا داخل ہونا بھی ہی بہر کیف
ضمیر فہیم کی کفار طرف پھرتی ہی کر کے مسود لکھا اور اکثر معتبر تفسیر و نمین لکھتے ہین کہ کفار
قابل استغفار نہین اسلئے ضمیر موصوفون کی طرف راجع ہی مدارک مین اسکے نیچے لکھا ہی معنا
وما کان اللہ معذبہم وفیہم من یستغفر وہم المسلمون اور حسینی مین ہی حالانکہ ایشان استغفار
میکنند یعنی درمیان ایشان مستغفر اند از مومنان پس بہرکت ایشان بلائی رسد ایسا ہی
بیضاوی جلالین کبیر وغیرہ مین ہی پس مسود مرجع فہیم کی ضمیر کا کفار ہی ٹھہرایا سواسی کا
نام تفسیر بالرای ہی اب معلوم ہوا کہ مرجع فہیم کا امت ہی کہ جسمین کفار مومن سب تھے مگر
عذاب کے مستحق کفار اور مغفرت کے مستحق مومن کہ نبی بھی انہین مین تھے ایسا ہی امام
کے وقت بھی پس قول مسود کا ان کے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین الخ جھوٹا
دلیل تعصب وجہالت ہی رہا سوال اسکے کیا معنے ہین کہ ایمان اس بندے کا
ہدایت اگرچہ اسکا بیان اسی باب کے مطلب دوم مین بوضوح تمام ہوگا انشاء اللہ
تعالی لاکن یہان تھوڑا اجمالا لکھا جاتا ہی کہ خاتم الاولیا کو کہ حقیقت و باطن خاتم الانبیا
ہونے سے نام و اخلاق و شکل و شباہت امت کی بردگاری و افتتاح اور استکمال دین اور انہدام
اختلافات ماقبل اور حکم مین رسول اللہ سے جب برابری ہی دلیل ہی ایمان کی عینیت
پر یعنے ہر دو خاتم کی حقیقت یک ہی ہی جیسا حیوان و ناطق زید و عمر کے لئے فافہم
پس ایمان بھی ولیسا ہی کہ اسی سے متعلق ہی با این مسود کو یہ حدیث بھی یاد نہ آئی کہ
رسول صلی اللہ کرم اللہ وجہہ کے لئے لحمک لحمی وبحمک لحمی وروحک روحی فرمائے یہ نکات
عالیہ کو ربا طلنون کو کب معلوم ہوتے ہین اور مسود کا قیاس و خیال شیخین سے کہ ہیچکا
باطل و کذب ہوگیا اور دوسرے احتمالات واہیہ ہباءً منثورا ہین اور قول خاتم فات کا

مسعود کے نزدیک اگر منظور بھی ہو ہمارے نزدیک مردود ہی مصرع باطل ہے
آنچہ مدعی گوید و اور اس مقدمے کی تقریر ما بقی کہ اُس سے غرض مسعود کی یہی ہی
بعد انبیا کے ابابکر صدیق رضہ افضل امت ہین اور مہدی بسبب جزامت ہونیکے
مفضول ہین سب صریح البطلان ہی کہ انکا بیان باب اول عقیدۂ شانزدہم اور
باب سوم و پنجم اور کچھ اسی باب مین ہو چکا کہ مہدی موعود نبی متبع اور معصوم عن الخطا
اور خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ سید امت ہین اور امامت مہدی موعود کی نفی
ہی نہ ابابکر صدیق رضہ کی الی غیر ذلک کہ بسبب اندیشہ طوالت کے اس محل مین مشروحاً
لکھا نہین گیا پس تمام باب کا یہی جواب بس ہی اور مسعود عالم میان صاحب میان
دام برکاتہ کے چھٹے قول کے نیچے لکھا ہی کہ کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے الخ
جواب غرض ضعف سے بری ہونیکی فقط اسی حدیث مین ہی جو ابن سیرین سے
روایت کیا کیونکہ یہ حدیث دوسری طریق صحیحہ سے بھی مروی ہی نہ یہہ کہ بالکلیہ ضعف سے
بری ہو جاوے اور ابن عراق کی عبارت کا نتیجہ نکالا کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی وہ
حدیث ابوہریرہ رضہ سے مروی نہین بلکہ قول ابن سیرین کا ہی یہہ محض بد دیانتی
ہی کیونکہ ابن عراق اوپر من حدیث ابی ہریرہؓ لکھا ہی اور مراد فقد ورد بسند صحیح آخرہ
ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابن سیرین قولہ سے یہہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین
سے دوسری طریق سے روایت کیا ہی نہ یہہ کہ ابن سیرین کا قول ہی اور آنحضرتین
قول کے نیچے اُسکے جواب مین مسعود عجب چوری اور حیلہ سازی کیا کہ از الدلایل کی
عبارت سے یک آین کا لفظ نکال دیا یعنے صاحب کز الدلایل رح فرماتے ہین رد بہ تحقیق
ابن سیرین این مہدی غیر نبی فاطمہ است یعنے مہدی موعود جو نبی فاطمہ مین سے ہین

اسی لئے بعد اتمام حدیث فرماتے ہین لہذا ابن سیرین ذکر کردہ المہدی من ہذا الامۃ
یوم عیسیٰ بن مریم بلا قید ازیدی خاطمہ انتہی بلکہ اس مہدی کے ذکر مین عمل صالح اور مہدی
موعود کے ذکر مین خلیفے کا لفظ ہی پس یہ مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہی یعنے ابو الیمین
مہدی موعود نہین اور جواب شیخ محی الدین ابن عربی رح کے قول کا قریب مطلب دوم
کے رد مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** بلکہ ابن عدی کی حدیث الخ **ہدایت**
مراد آخر زمانے سے نہایت زمان نہین بلکہ اختتام دور ولایت ہی جیسا ہمارے رسول
کو پیغمبر آخر زمان کہتے ہین بسبب اختتام دور نبوت کے فافہم اور مسود کے باقی دوسرے
واہیات کا جواب اوپر ہوچکا **مسود کے مطلب دوم کا جواب رد**
رجا والد وولد کا ایک ہونا الخ **ہدایت** افسوس ہی مسود کی اس بلادت
اور جہالت پر کہ ہندی عبارات سے مطلب کو فہم نہین کرسکتا کیونکہ کہا ایک ہین
لفظ برابری اور لفظ دو محمد سے ظاہری کہ دو مظہر ہین دو شخص کو دو چیز کرو نہین
کہنے سے مراد یہ ہی کہ دوسرے دو شخص کو اور دوسرے دو چیز کو مانند خاوند بیوی کے
برابری روا نہین نہ یہ کہ مہدی اور رسالت پناہ مین بھی روا نہین کیونکہ کہے
ہین اتنی برابری دو محمد کی پائے ہم یعنے جیسی برابری نام مین پائی گئی ویسی برابری
من کل الوجوہ ہی سوائے اُن دونون ذات زمانے مین کسی دوسرے دو مین ایسی
برابری روا نہین اسکا خلاصہ آگے قریب محل پر ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** ہمارے
حضرت کی کونسی بات ہر الخ **ہدایت** یہ خصیصہ سب انبیاء کے منکرین کا ہی کہ ہر ایک
بات مین انبیاء کے تعجب کرنا اور اسکو اعتبار نکرنا اور مسخری کرنا چنانچہ اللہ تعالی فرمایا
یا حسرۃ علی العباد ما تاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن بڑی افسوس ہی اُن بندون پر

کہ نہیں آیا ان پر کوئی رسول مگر کہتے وہ انکی سخری کرنیوالے اور رسول کے
مومنین کو کہے ان تتبعون الا رجلا مسحورا یعنے اتباع نہیں کرتے ہو تم مگر جادو مارے
یعنے دیوانے پس مسعود کو بھی اپنے اکابرین سابقین کی سنت موروثہ کی اتباع واجب
ہی فاما اس اعتراض کا جواب مسعود کے باب ہفتم کے تیسرے چوتھے سوال کے جواب میں
مفصل بدلایل قویہ گذرا یہاں حاجت اعادہ نہیں رجا معلوم ہوا کہ مجہد دیت
واسطے مساوات کے الخ **ہدایت** یہہ بھی وہی موروثی اندہے پنے کی تقریر
ہی قریب اوپر مسعود کے باب ہفتم سے سوال سوم کے جواب میں چند احادیث بخاری
اور مسلم کی روایت سے گذرے کہ رسول فرماتے تھے میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں
اور مسعود بھی اسی باب کے مطلب اول میں دو سو چوالیسویں صفحے پر ہمارے امام
اور رسول کا ایمان ایک ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس جیسا
حیات میں باعلی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھیں صفات سے
بلکہ یوما فیوما زیادہ اُس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات
کے ترقی مراتب ہو تو حیات میں اُس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہوگی
جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اُسی سبب سے بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات
شاقہ کیا کرتے تھے جب بسبب ریاضات کے خاتم الانبیا کو زیادتی مراتب ہو تو مہدی
کو فی الحقیقت باطن خاتم الانبیا ہین بطریق اولی لازم آیا کہ مترتب بر ریاضات ہین
حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضہ روایت کرتے ہین رسول ہرگز پیٹ بھر نکھاتے
ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرت پر رحم آتا بھوک کے سبب سے اور آپ کے شکم مبارک ہین
ہاتھ رکھتی ہین اور کہتی ہین کہ میرا ان آپ پر فدا ہووے کیا ہوگا کہ اگر آپ اتنا کھاویں

کہ بھو کے نہ رہین فرمائے یا عائشہؓ اولوالعزم پیغمبرون سے میرے بھائی آگے گئے ہین اور اللہ تعالی سے بڑے مرتبے پائے ہین ورنہ تا ہون مین اگر تم کرون درجہ میرا اُنسے کمتر ہو تصور ے روز صبر کردن مین کہ بہت دوست رکھتا ہون اُس سے جو مرتبہ میرا آخرت مین ناقص ہو اور کوئی چیز مجھے اتنی دوست نہین جو اپنے بھائیون کے مرنے کو پہنچون مین کیمیا سعادت کے رکن سوم سے اصل دوم مین ہی اگر کوئی یہود یا نصرانی کہے کہ کیا آپکی نبوت اور رسالت دوسرے انبیا و رسل کی برابر ہی کہ کافی نہتی پھر بر بنا د توکد کر اسکا جو جواب مسود کے نزدیک ہو وہی جواب ہمارے طرف سے تصور کر لیوے پس اس تقریر سے یہی ثابت ہوا کہ یہ ترقی مراتب قرب ہی کہ صوفیہ جسکو ولایت کہتے ہین اور جناب امامؑ کا ہر دم یہہ حال تھا کہ تجلی تازہ تجلی ماضیہ سے اعلی تر تھی نہ کہ نبوت اور عہد ولایت کی زیادتی وکمی سے مراد ہی کیونکہ یہان ہر دو مظہر کی ولایت و نبوت ذاتیات سے ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آئندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی پس اعتقاد ہمارا موافق فرمان ہمارے امامؑ کے مطابق سنت و جماعت ہی البتہ اہل انصاف کو مطالعہ سے اس کتاب کے ظاہر ہوگا فاما مسود کہ متعصب معتبری ہی بحر کذب و بہتان کے اپنی کتاب مین کہین سچی بات نہ لکھا چنانچہ اویل کے لئے لکھا ہی کہ ہمارے نزدیک حرام ہی اور یہہ سراسر بہتان ہی اُسکی تحقیق باب اول عقیدہ نہم کے جواب مین گذری رجاشا یہ کہ اصحاب نے دیکھا الخ ہدایت ذات یعنی تشخص فہم کرنا جہل مرکب ہی بلکہ جہل بسیط ذات یہان معنی مین حقیقت کے ہی اور حقیقت خاتم النبوۃ اور خاتم الولایت کی مظہر وحدت ذاتیہ الہیہ ہی کہ جسکے لئے رسولؐ اول ما خلق اللہ نوری فرمائے اور اصطلاح صوفیہ مین اُسیکو جوہر اول اور حقیقت محمدی

وغیره بهبت نام هین چنانچه عزیز ابن الملقن مقصد الاقصی هین سعد الدین حموی خدش سرح
نقل کئے هین که جوهر اول کو دو مظهر هین ایک خاتم الانبیا دوسرا خاتم الاولیا اور ابن
عربی محمود تبریزی رح لکھتے هین نظم ولایت بود باقی تا سفر کرد و چو نقطه در جهان دور دگر
کرد و ظهور کل او باشد بخاتم که بدو یابد تمامی دور عالم که وجود اولیا اور اچو عضو اند که
که او کلست و ایشان همچو خرمند و چو او با خواجه دار و نسبت تام که از دو باظاهر آمد رحمت عام
شود او مقتدا، هر دو عالم را خلیفه گرد و از اولاد آدم که اسکی شرح مفاتیح الاعجاز هین
بیت اول کی شرح یه هی و بعد از ختم نبوت ظهور ولایت زیبد که از ظاهر بباطن
رسید فلهذا فرمود ولایت بود باقی الخ بیت دوم کے نیچے لکھے هین یعنے ظهور
تامی ولایت و کمالش بخاتم اولیا خواهد بود چه کمال حقیقت دایره در نقطه اخیره در ظهور
میرسد و خاتم الاولیا عبارت از محمد مهدی ؑ است که موعود حضرت رسالت است علیهما السلام
حیث قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجل منی او من
اهل بیتی یواطی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملیت جوراً و ظلماً
و قال ایضا المهدی من عترتی من اولاد فاطمه رض بدو یابد تمامی دور عالم یعنی بخاتم الاولیا
که عبارت از مهدیت دور عالم تمام یعنے کمال تام یابد و حقایق و اسرار الهی در زمان آنحضرت
تمام ظاهر شود زیرا که چنانچه در دور ربوبیت کمال احکام شریعت و اوضاع ملت در زمان
حضرت خاتم انبیا بظهور پیوست ختم نبوت شد در دور ولایت نیز اسرار الهی و حقایق
و معارف یقینی در دور خاتم اولیا بکمال رسیده بآنحضرت مختم میشود فلهذا در صفت
حضرت مهدی ؑ حضرت رسالت فرمود که یرضی عنه ساکن السماء و الارض لا تدع السماء
من قطر ها شیئا الا صبته مدرارا و لا تدع الارض من نباتها شیئا الا اخرجته حتی تمنی

الاحیاء الاموات یعنے زندگان تمنی کنند کہ کاشکی مردگان زندہ شدندی تا فایدہ
وغرض حیات حاصل کردندی و عارف حقیقی گشتندی الخ بیت سیوم کے نیچے
لکھتے ہین یعنی در دایرۂ ولایت کہ خاتم الاولیا مظہر اتست نقاط وجودات اولیا ہمہ مثال
اجزاء اعضا خاتم الاولیا اند چہ حقیقت ولایت در ہر فردی از افراد اولیا بصفتی
از صفات کمال ظاہر گشتہ است و بجمیع صفت کمال در نقطۂ اخیرہ کہ محمد جہدیت ظہور یافتہ
و کمال بالقوۂ دایرۂ ولایت در ین نقطۂ آخرین بظہور رسیدہ و بفعل آمدہ الخ بیت
چہارم کے نیچے لکھے ہین بدانکہ نسبت فرزندی بسہ نوع متحقق میشود یکی نسبت صلبی کہ
متعارف و مشہور است و دوم نسبت قلبی کہ بحسن ارشاد و مناسبت دل تابع در صفا
مثل دل مطبوع گردد و سیوم نسبت حقی حقیقی کہ تابع بحرکت حسن مناسبت متبوع بہ نہایت
مرتبہ کمال کہ جمع و فرق بعد الجمع است رسد و تابع مطبوع یکی گردد چون خاتم الاولیا
البتہ از آل محمد است نسبت صلبی تابعست و چون نسل مبارکش بسبب حسن مناسبت خاتم
انبیا مرات تجلیات ناقصاتی الہی شدہ است و نسبت قلبی و افعست و چون وارث
مقام لی مع اللہ وقت گشتہ است نسبت حقی حقیقی کہ فوق جمیع نسبتہاست متحقق یافتہ
است پس ہر آینہ میان خاتم الولایت و خاتم نبوت علیہما السلام نسبت تام کہ نسب
ثلاثہ است واقع باشد و بحقیقت خاتم الاولیا ہمان حقیقت و باطن نبوت خاتم انبیا
کہ در نشاط دی بطریق پرورندہ بطریق تناسخ ظاہر گشتہ و ختم کمالات ولایت صورتا
و معنا فرموده فلہذا فرمودہ از و باظاہر آمد رحمت عام یعنے چون بین الختمین این نسبت
تام محقق شد چنانچہ بمظہریت اسم الرحمن خاتم الانبیا رحمۃ للعالمین گشت و جامع مخالفات
دایرۂ طرق نبوت شد خاتم الاولیا نیز بکل المولد سر لا بیہ مظہر رحمت عام کہ رحمت رحمانی

مراد است کشته مخالفات دایرهٔ طرق ولایت و هدایت را جامع گردد و سعادت دو جهان
در متابعت آنحضرت منحصر شود و اصول دین بر یک اساس قرار گیرد و اختلاف کثرت
بحکم ظهور احکام وحدة از بین برخیزد و شیخ سعد الدین حموی رح فرمود که این بحر
المهدی است حتی یسمع من شرک فطریه اسرار التوحید بر منصهٔ ظهور جلوه گری کند چون حقیقت
انسان کامل مظهر اسم جامع الهیت و نسبت با جمیع موجودات ربوبیتی دارد و فرمود

بیت پنجم اسکے نیچے لکھتے ہیں قیضے خاتم الاولیا کہ باطن نبوت خاتم الانبیاست و
حسنهٔ از حسنات آنحضرت است بعد از انکه بمقتضای لی مع الله وقت از خود فنا یابد و
بلقاء حق باقی گردد و بحکم اتحاد مظهر و ظاهر کمالات بالقوه در مظهر بفعل آید و مطلع بر حقیقت و
کمال نشاء انسانی شود مقدم و مقتدا و واسطه فیض هر دو عالم که ملک و ملکوت است گردد و باسما
الهیه تصرف در جمیع عوالم نماید و خلافت در دو ی لظهور پیوندد و بدانکه جمیع اقطاب را
اگرچه خلافت حاصل گشته فاما چون خلافت تام با صالت حقیقت محمدی است ختم الولایت
بحقیقت باطن نبوت آنحضرت است که در نشاءت باکمال خاتم الاولیا ظهور یافته است
پس کانه که خلافت بحقیقت از میان اولاد آدم مخصوص اوست دیگر آنکه لشاط اقطاب
در هر دور و زمان علی تفاوت مستعداد اتهم مظاهر خلافت خاتم الاولیا اند و در جمیع نشاءط
خلافت و قطبیت بغیر آنحضرت را نسبت زیرا که چنانچه ذکر یافت باطن نبوت ختم محمدی خاتم
ولایتست که جمیع کمل از حیثیت ولایت اقتباس نور کمال از مشکوة آنحضرت مینمایند و
خلافت باصالت او راست و دیگر آنرا بواسطه مظهریت و تابعیت است پس ایات بالا
مذکور او را سکے شرح کا خلاصہ یہ ہی کہ حقیقت محمدی پہلا مخلوق ہی یعنے آیینہ اور مظہر
وحدت ذاتیہ الٰہیہ کہ صوفیہ کے اصطلاح میں جو ہر اول سیکہ کہتے ہیں مانند ایک نقطے کے

ہی کہ ابتدا اور انتہا دایرۂ وجود عالم کا وہی ہی جس جہت سے کہ ابتدا دایرہ اُس سے
متصور ہی ظہور نبوت ہی کہ اُسکا ختم محمد مصطفیٰ پر ہو چکا اور جس جہت سے کہ انتہا دایرہ
اُسپر متصور ہی ظہور ولایت ہی کہ اسکا ختم محمد مہدی موعود پر ہی اس سے ثابت ہوا
کہ خاتمین یعنی محمدی و محمد مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام من حیث الحقیقت ایک ہی ہین
اسی لئے نام اور نبوت اور حلیہ اور اخلاق وغیرہ مین ہر دو کو ایسی برابری ہی کہ ہم عالم
مین اتنی برابری من کل الوجوہ کسی کے لئے متصور نہین چنانچہ ابیات مذکورہ سے چند
بیتون کے بعد یہہ بیت فرماے ہین ؎ ولایت شد بختم جملہ ظاہر ۔ باول نقطہ ہم
ختم آمد آخر ۔ شارح اسکے نیچے لکھے ہین واین ولایت بسبیل اتمیت واکلیت در نشاء
کاملہ خاتم الاولیا ظہور می یابد زیرا کہ مظہر ولایت مطلقہ اوست وباقی اولیا علی تفاوت
مراتبہم اقتباس نور ولایت از مشکوٰت خاتم الاولیا مینمایند والبتہ مطلق شامل مقید است
واین ولایت مطلقہ باطن نبوت حضرت رسالت است کہ در نشاء نبوت وصف رسالت بانم
اظہار کمال آن بود چون باطن آنحضرت در صورت خاتم الاولیا بروز وظہور یابد اظہار
آن کمال کہ بروجہ اتم واکمل باشد بغیر یابد فلہذا فرمودہ کہ بر اول نقطہ ہم ختم آمد آخر یعنے در دایرہ
کمال ظہور واظہار بر اول نقطہ کہ حقیقت محمدی ہی ہر آئینہ کہ اول ما خلق اللہ نوری ہست ولایت
ختم شود چنانچہ در ان نشاط ختم نبوت نمود در ین نشاط ختم ولایت کند وخاتم الاولیا ہمان
خاتم الانبیا و باطن نبوت آنحضرت ہست الخ اب ہم مسود سے پوچھتے ہین اتفاق صحابہ
کا خاتمین کی حقیقت کے ایک ہونے مین ہی آپ جو اسکو ایک شخص ہونا فہم کئے ہو
اسکی کیا دلیل بتاتے ہو اگر آپ کو اس عبارت سے منشے معلوم ہو اور ہمارا سمجھنا
صحیح نہ جانین تو کسی اپنے برادر سے تحقیق کرین کہ اس عبارت سے مراد شخصیت ہی

یا حقیقت مہربان من علم نام ورق گردانی کا نہین افسوس تمکو شرم نہین آتی کہ ہندی
صاف عبارت سمجھ نہین سکتے ہو ایسے بڑے زبردست مناظر ہین کیون وغل دے مچھے
خیر پھر اگے ایسی جرأت نکرنا کیا تمکو تمہارا اُستاد نہین کہا کہ یہہ عبارت صدرہ کی جواہر کی
حقیقت ایک ہونے کے منع ہین نہین بلکہ دو یا اکثر جوہر کلا یا بعضا مثل جانیکے منع ہین
ہی تمکو اور تمہارے اُستاد کو مرحبا اور اسپر یہہ بھی خوب سمجھین کہ اصطلاح صوفیہ کچھ اور ہی
اور اصطلاح حکما کچھ اور جبتک کسی کی اصطلاح سے خبر نہو اون پر اعتراض کرنا داب
مناظرے سے بعید ہی یہہ بھی ہم سے یاد رکھین اور شکریہ بجالاوین کہ جبتک رسول اللہ
اپنا مرتبہ نہین بیان کئے صحابہؓ کیا جانتے تھے کہ انجگا رتبہ کیا ہی پس بتتہ اللہ کو واجب ہی
کہ اپنا رتبہ بیان کرے تاکہ اپنے مومنین کا ایمان صحیح ہووے چنانچہ رسولؐ فرماے کہ
مین تمامی بنی آدم کا سردار ہون اور یہہ بات تفخر یہ نہین یعنے فی الحقیقت ایسا ہی ہی
پس مہدیؑ کو بھی واجب تھا کہ اپنا مرتبہ بیان فرماوین بلکہ خود رسولؐ سے ثابت ہوچکا
ہی کہ فرماے مہدی خلق بالضم اور خلقت مین میرے سر یکا ہی جیسا باب سوم کی دلیل
ہشتم سے مسود کی دوسری تحریف مین اسکا اثبات ہوا اور فرماے دلین کی کمالیت
اُسی سے ہوگی کہ ہمین سے فنون سے مومنین امت چینگے اور ہمین سے باہم دوست ہونگے
بعد عداوت ملنے کے اور فرماے کہ میرا نام سوا اسکا میرے باب کا نام سوائے کے باب کا
نام ہوگا کہ یہہ سب اشارات اتحاد حقیقت پر ہین کہ وہی جوہر اولی ولایت محمدی حقیقت
محمدی ہی کہ جسکے مظہر اکمل اور خاتم محمد مہدی ہین علیہما السلام جب ولایت حقیقت خاتمین
ہونے پر ہمارے یہان کے اکابرین کا اتفاق ہوا اور نبوت خاتم النبی اُسیکا ظاہر مطابق
حقیقۃ الشی ماعلیہ الشی کے تحت ہمارا اعتقاد رتبہ جناب ختم رسالت کبھی ہونے پر رہے سر یکا

ہدایۃ المسترشدین

اتہام کرنا محض تعصب اور بددیانتی ہی قس علی ہذا الباقی **رجا** اصل سخن یہ ہی کہ خبر خروج مہدی کی الخ **ہدایت** ہم یہ سخن یعنے فقط مہدی کے خروج کا انکار کفری نہ تھا مہدی کا بعض عوام بازاری سے سنتے تھے انھین کی سنت پر مسود کا بھی اعتقاد پایا گیا افسوس ہے اس جہل بسیط پر جسکے خروج کا انکار کفر ہوا سکے خروج کے بعد اسکا انکار عین انکار خروج ہی کیونکہ وہ بسبب ایک شخص ہونے کے خروج اسکا ایک ہی بار موجود ہوگا بعد خروج پھر انتظار کرنا انکار متواتر ہی ورنہ ہر بیتہ اللہ کے منکر مخصوص جناب رسالتماب کے منکر کہلائے بھی یہی بول سکتے ہین موافق قول مسود کے انکو بھی کافر کہنا درست ہوا **رجا** بلکہ بحمد اللہ بھی الخ **ہدایت** یہ مقولہ یعنے منکرین رسول اللہ کا ہی علی الخصوص یہود کا کہ کہے تم محشر اور مستحق اس رہنے کے نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح داؤد ہی کہ بادشاہ بر و بحر ہوگا اور مذیان اسکے ہمراہ رہینگے اور دولت پھر ہمکو آدیگی تب اللہ تعالی فرمایا۔

ان الذین یحادون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتہم ان فی صدورہم الا کبر ما ہم ببالغیہ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع البصیر حسینی کشاف ارواح ثلثہ اگرچہ اس اعتراض مہمل کے جوابات باب سیوم مین بدلایل ساطعہ گذرے تاہم مسود جہان سلطنت کا پتا بھی نہین وہان فقط بادشاہت دنیوی مراد لے بنیاد بنکالا اور لفظ سلطان جہان کہ آیہ یا حدیث مین دیکھا لفجواے الدنیا جیفۃ وطلابہا کلاب کے بے اختیار بہکا اگرچہ معنی وہان دلیل وحجت کا بھی جیسا ابھی آیت سے معلوم ہوا علاوہ یہہ کہ آپ خبر خروج مہدی کی متواتر نہین جانتے ہین چنانچہ لکھے ہین علما محققین کے تزویک خبر واحد ہی الم اگرچہ یہہ بات مجہول ہی کیونکہ خبر خروج بطریق متعددہ اسطور سے مروی ہی کہ احتمال کذب باقی نہین ہر کیف علامات کہ متعارض واقع ہین مسود کے قرارداد کے موافق کیونکہ متواتر ہوسکتی ہین بلکہ جن کے نزدیک خبر

خروج متواتر ہی اُن کے نزدیک بھی سوائے فاطمیت اور مطالبت اسمی اور خروج فی
آخر زمان اور بیعت رکن و مقام اور نصرت دین محمدی کے کوئی علامت بصحت تمام متحقق
نہیں مگر اعتقاد کے لئے مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ المبعوث من اللہ ہونا بھی بیشک متواتر ہی
اِس محل میں اہل انصاف سے ہمکو یہ التماس ہی کہ بالقیاس مسدد ہمارے امام درویش متوکل
مظلوم ظاہر مجبور سلاطین امام بیکس اور بے بس نہ مالک ملک ذوالہ صاحب جہاد و
غزا تھے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ بسبب اغوائے علماء متعصبین اکثر بادشاہان ہمارے
امام کو اپنے اپنے ملکوں سے اخراج کئے اور بعد امام کے اکثر اصحاب و ذوالعین وغیرہ کو
اکثر جابون میں قید و قتل و طرح طرح کے ظلم کئے تاکہ اس مذہب حقہ سے باز آوین جیسا
انبیا اور ان کے توابع و مذبذ بکو کئے لاکن مدد سے ناصر المومنین مالک آسمان و زمین کے
یہہ مذہب ترقی پر رہا اور ہمارے لوگ جہان رہے آشکارا رہے اور جس جگہہ مقابلہ
ہوا باوجود اِس درویشی اور بے اسبابی اور صدہا سے لوگ رہنے کے غالب رہے اور ہمارے
امام کے قطع نظر صحابہ کہ بھی بسبب فیض صحبت اور خلوص و یقین کے وعظ و بیان قرآن میں
تاثیر کیا کچھ ہوتی تھی کہ اکثر لوگ متاثر ہو جاتے تھے گو کہ مخالفین بھی ہون بلکہ یہہ تاثیر بہت
دور پہنچا کہ جسکے لئے مسدد سر بیکا متعصب قایل ہی کہ باب دوم میں میان شیخ علای قدس
اللہ اسرارہ کے احوال میں لکھا ہی پس اس سے زیادہ دلایل اُنکی تصدیق کے اور کیا ہین
کہ تم مہدویت کا انکار کرتے ہو اور خروج سفیانی کی خبر بالکل مصنف ہی بلکہ مہدی موعود
کے خروج کے لئے خروج سفیانی کو علامت مشہر ناخطاء فاحش ہی کہ خروج سفیانی عیسیٰ
کے زمانے میں ہوگا اور مہدی موعود کا عیسیٰ سے ملنا ممنوع ہی جو کہ یہہ بات لکھا بھر سے
رجوع کیا جیسا ملا سعد الدین تفتازانی رح شرح عقاید نسفی میں لکھہ کر پھر شرح مقاصد میں

اُس سے رجوع کئے ہیں کیونکہ رسول فرماے کہ ہلاک ہو وہ امت کہ جسکے اول میں میں ہوں اور وسط میں مہدی اور آخر میں عیسیٰ ہی بلکہ جو مہدی کہ حدیث سفیانی میں مذکور ہی وہ بمعنی ہدایت یافتہ کوئی اور مومن ہی کہ بادشاہ ہوگا اور جنگ عظیم کریگا بخلاف مہدی موعود کے کہ جسکے لئے بہت اخبار و آثار سے ثابت ہی کہ مہدی کے طرف سے فتنے مٹ جائینگے اور مہدی کے ہمراہ قوم گریان کہ یہہ حال فقرا کا ہی بقدر اصحاب بدر ہوگی یا اِس خبر سفیانی کا ثبوت کتب معتبرہ صحاح وغیرہ سے کہیں نہیں جبکہ صحت میں اُسکی توقف ہی لایق حجت و اعتقاد نہوئی چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی لکھا ہی فالجواب علی التنزل من ان الحدیث احاد ضعیف و علی تقدیر صحتہ فلا یفید الا الظن خلاصہ اسکا یہہ ہی حدیث احاد ضعیف ہی اُسکا حکم گمانی ہوا پس الٰہی گمانی ضعیف خبر کو قریب بتواتر کہنا عوام فریبی اور بد دیانتی ہی یا اِس حدیث کی صحت و سند مجتہد کو سزاوار ہی اسکا بیان باب سویم کے ابتدا میں گذرا الغرض جن علامتوں کو مسود متواتر سے کہے جانا اُسکا حال بخوبی سن لئے کہ انکو صحیح کہنا بھی خلاف عقیدۂ اہل سنت ہی چہ جائیکہ متواتر کہیں اور ابواب سبعہ ماسبق میں بتحقیق تاریخ خروج مہدی موعود اور مہدویت جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری علیہ و علی آبائہ الصلوٰۃ والسلام اور مساوات اصحاب مہدی و اصحاب خاتم النبی بدلایل قویہ گذری پس انکار مہدویت و حکم دام افاقی اجماع اصحاب جناب موصوف علیہ السلام عین انکار فرمان رسالت مآب علیہ التحیات ہی لیکن انتظار بعد خروج موعود و اشد الانکار جز خروج اور انحراف فرمان موعود سے حقیقتاً انحراف فرمان مخبر سے ہوا رجا تمام اہل سنت و جماعت الم ہدایت اگرچہ جواب اسکا اور اسکے ابواب میں بہ بسط تمام بیان ہوا علی الخصوص شیخ اکبر کا اعتقاد باب اول عقیدۂ شانزدہم

مین اور احادیث و آثار وغیرہ باب سویم اور اسی باب کی ابتدا مین گذرا مگر یہان بھی
مسعود کی چوری مع اشارات چند دلایل لکھی جاتی ہی یعنے خلاصہ شیخ اکبر رح کے تصانیف
اور شرح مقاصد و مواقف بلکہ تمامی کتب صوفیہ و کلامیہ وغیرہ کا یہہی ہی کہ ولی نبی کے
درجے کو نہین پہنچنے کا سبب یہہی کہ نبی خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونے سے اسکو
بواسطہ ملک یا بیواسطہ تنزیل احکام دینی و تعلیم اسرار ذات و صفات الٰہی خاصۃ ہوتی ہی
کہ عصمت اُسکے علم و عمل مین لازم ہی بخلاف ولی کے کہ اسکو بغیر وساطت نبی کے کوئی بات
حاصل نہین اور علم و عمل اُسکا ظنی ہوتا ہی یہہ کیسے نہین لکھا کہ مہدی موعود بھی عموماً اولیا
مین داخل رہنے سے کسی نبی کے مرتبے کو نہین پہنچتے ہین بلکہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ مبعوث
من اللہ معصوم عن الخطا سیدامت محمدیہ ہونے پر سیکڑون احادیث صحیحہ صریحہ وارد ہوئے ہین
اصحاب و اہل بیت و تابعین و اولیا اکبار وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو
ہمارے امام کے ظہور و دعوے تک انبیا کے طور سے ذکر کئے ہین نہ صرف اولیا کے چنانچہ
جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماے کہ مہدی کے اصحاب پر نہ اول والے
سبقت کرینگے نہ اگے آنے والے انکا پہنچنا جب اصحاب مہدی انگلون کے برابر اور
پچھلون سے برابر ہون تو مہدی کہ جنکے سبب سے انکو وہ مرتبہ ملا ہوگا رتبہ رکھینگے اور یہہ کلام
مرتضوی کی تفسیر اس حدیث کی ہی جو رسول فرماے میری امت کے تین طبقے ہین نہین
دوسرے طبقے والے کہ جن کا مہدی مددگار ہی سب سے زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کرینگے
اور یہہ حدیث اس آیت کا بیان ہی کہ اللہ تعالی فرمایا فسوف یاتی اللہ بقوم الآیہ اور
سوف استقبال بعید پر دلالت کرتا ہی اور بیان اس آیت کا کہ اللہ تعالی فرماتا ہو
آخرین منہم لما یلحقوا بہم اسکا بیان باب سیوم دلیل یازدہم مین ہوا اور کعب الاحبار نے

فرمایا مین کتب ابنیا مین بھی دیکھتا ہون مہدی کا ذکر یون ہی کہ آپکا حکم بے عیب ہی
یعنے مطلق چنانچہ رسول اللہ بھی یون ہی فرماے ہین اور امام باقر رضہ فرماتے ہین کہ
مہدی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدون کے اختلافات یون اٹھا دینگے جیسا رسول
اللہ اپنے آگے کے اختلافات کو دفع کئے گویا مہدی موعود اسلام تازہ بنا دینگے سیہ
اس حدیث کی تفسیر ہی کہ رسول فرماے مہدی آخر زمانے مین دین کی درستگی کے لئے
قایم ہوگا جیسا مین اول زمانے مین قایم ہوا ہون اور یہہ حدیث کئی ہی کہ فرماے مہدی سے
دین کمال کو پہنچیگا اور انکے سوا بہت احادیث و آثار باب سوم مین مذکور ہین پس روایت
ابن سیرین بھی ایسی قبیل سے ہی کہ اسکو بہت احادیث شاہد ہین بیشک رسول اللہ مہدی کو
نام اور شکل اور اخلاق اور دین کی مرد و درستگی وغیرہ مین اپنے برابر فرماے اسی لئے
اکثر اکابرین علماء حدیث انکی روایت کو بصحت و اعتبار بلا تعرض و انکار نفس کے دگرنہ
مانند ابن جبان کے انکو بھی بن قتل کے نچھوڑتے اور انکے کلام کو صاف وضع ابن سیرین
لکھدیتے کیونکہ بہام ابن جبان کے مقولے سے سخت تر ہی اسی لحاظ سے مسودلکی ہی
کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہین الزم اسی سے مسود کی چوری ظاہر ہی باین یک مصنف
عرف وردی کے لکھے کو کالوحی فرض کرلیا چہ نسبت خاک را بعالم پاک لکن معلوم رہے
کہ منکرین مہدی کا قول مانند قول منکرین رسول کے اس امر مین غیر معتبر ہی فاما مجتہدون
اور امامون وغیرہ نے اس اعتقاد پاک کی تحقیق و تشدید کے طرف اس لئے متوجہ ہوے
کہ ہر خلیفہ اللہ کے رہتے کا اعتقاد اسکی ذات کی تصدیق کے مانند اسکے ظہور و دعوے
و بیان کے بعد واجب ہوتا ہی نہ قبل اسکے جیسا ہمارے رسول کی ذات و مراتب کی
تصدیق امم سابقہ پر فرض تھی اسی لئے کتب سالفہ مین تصریحا مذکور نہین بلکہ حقیقت

یہ ہی کہ بلند مرتبے والے کا حال نیچے والوں پر بجز اسکے بیان کے صاف نہیں کھلتا اور مسود
بھی تعرف و شرح تعرف سے یہی لکھا ہی جو شیخ کا یہ فرمان بھی دلالت کرتا ہی کہ لکھے ان
مہدی کے اصحاب کا حال مین اللہ تعالی سے ادب کے سبب پورہ نہ سکا اب باقی رہا
یہہ شبہ کہ بعض احادیث و آثار وغیرہ مین لفظ خلیفہ فقط مذکور ہی اس سے عیسیٰ مراد ہین یا
مہدی موعود علیہما الصلوۃ والسلام اسکا حال آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مسود ہمارے
رسول اللہ خاتم الانبیا کی فضیلت کے دلایل بیان کیا سو بھی اُسکی کور باطنی پر دال ہین کہ مگر
اللہ تعالی جسکی شان مین فرمایا قد جاءکم من اللہ نور اور رسول فرمائے اول ما خلق اللہ
نوری اور فرمائے انا من نور اللہ کل شئی من نوری پس مظہر وحدت ذاتیہ باری عزاسمہ
انکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی و سفلی آپ کے مظاہر اسی لئے فرمائے انا احمد بلا میم
ایسا ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا کچھ بیان باب اول عقیدۂ دہم و یازدہم اور اسی
باب سے اسی مطلب کی ابتدا مین لکھا گیا پس معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیا کے لئے
ثابت ہی خاتم الاولیا کو اُس مین شرکت ہی چنانچہ فصوص مین شیخ اکبر رح فرماتے ہین
کہ خاتم ولایت محمدی کو خاتم الرسل کے ساتھ اتحاد حقیقی ہی اور اسکے شارحین بھی اسی
امر کے قایل ہین اور فصوص فتوحات کے کئی مدت بعد اس دعوے سے لکھے ہین کہ
یہہ کتاب بجنسہ رسول اللہ کی عطا کی گئی ہی فص شیثیہ مین فرماتے ہین لیس بعد اللہ العلم جامی
لکھے ہین الذی یعطی صاحبہ السکوۃ بالاصالۃ شیخ فرماتے ہین الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیاء
و مایراہ جامی رح فرماتے ہین ای مایری ہذا العلم و الشہود و ما یاخذ اور شیخ محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی نسبت این علم و معرفت باصالت و استقلال بکہ مر خاتم رسولان
و پیغامبران راجع غیر ازان از انبیاء دیگر مشارٌ حق و مراتب آن بنا شد مگر از مشکوۃ خاتم

ارسل کہ محمد عیش نست بیاطن خود و اسم الیشان دون اسم خاتم الرسل باشد کہ اسم اعظم باشد
وہمچنین حال خاتم الاولیا چنانکہ کفت و خاتم الاولیا یعنی دیگر خاتم الاولیا را بیشتر انشاء اللہ
تعالی معلوم خواہی نمود بوجہ و فیر از اولیا مشاہد حق نیست مگر از انعام خاتم الاولیا چہ رب او
نیز اسم اعظم و جامع باشد بخلاف اولیا، و دیگر بلکہ رسل نیز نمی بینند مگر از مشکوۃ خاتم الاولیا
واز مقام او چنانکہ خواہی شنید و اگر دل و جان داری خواہی دریافت **بیت** تو نامی کہ زدہ
واد جاز او نزدل مکو نشہ جاز ا چہ دانی کہ شیخ رح فرماتے ہین احد من الانبیاء و الرسل
جامی رح لکھتے ہین من حیث انہم اولیا، والا من حیث انہم انبیاء و رسل خان ہذا العلم لیس
من حقایق النبوۃ شیخ رح فرماتے ہین الا من مشکوۃ الرسول الی الخاتم جامی رح من حیث ولایتہ
شیخ رح ولا یراہ احد من الاولیاء الا من مشکوۃ الولی الخاتم جامی رح التی ہی جہتہ باطنیۃ الرسول
الخاتم شیخ رح حتی ان الرسل ایضا جامی رح من حیث انہم اولیا شیخ رح لا یرونہ منی
راوہ الا من مشکوۃ خاتم الاولیاء جامی رح التی ہی مشکوۃ ولایۃ الرسول الخاتم والا لم یصح کلا
الحصرین معا حصر رویۃ الرسلین اولا فی مشکوۃ خاتم الانبیاء و حصرا ثانیا فی مشکوۃ خاتم الاولیا
فمشکوۃ خاتم الانبیاء ہی الولایۃ الخاصۃ المحمدیۃ و ہی بعینہا مشکوۃ خاتم الاولیاء و لانہ قایم
بمنظریتہا خلاصہ اس عبارت کا یہہ ہی کہ کل اولیا انبیاء رسولان خاتم الولی کے مستفیض
سے اللہ تعالی جل شانہ کی معرفت و دیدار کا علم حاصل کرتے ہین کہ یہہ علم با صالت و
استقلال سوائے خاتمین کے دوسرے کو نہین اور فی الحقیقت ہر دو خاتم ایک ہین کیونکہ یہہ
خاتم الولی و ولایت خاصہ محمدیہ کا خاتم ہونے سے مشکوۃ اس خاتم الولی کا عین مشکوۃ خاتم
النبی ہی اگر کوئی کہے کہ خاتم الولی خاتم النبی کے خزانچی ہین یا ظل جواب یہہ خلاف قرارداد
شیخ ہی کیونکہ شیخ رح فرماتے ہین فالرسلون من کونہم اولیا، لا یرون ما ذکرناہ جامی رح

من العلم الذی یعطی صاحبه السکوة شیخ رح الا من مشکوة خاتم الاولیا و نکیف من وجهم
من الاولیا، و ان کان خاتم الاولیا، جامی رح بحسب نشاة العنصریة شیخ رح تا بحاقی الحکم جاؤ رح
الالهی شیخ رح لما جاء به خاتم الرسل من التشریع قد لک جامی رح ای کونه نا ایجا بحسب نشاة
العنصریة شیخ رح لا یقدح فی مقامه جامی رح الذی یقتضی المتبوعیة بحسب حقیقته شیخ رح ولا
ینا قض ما ذهبنا الیه جامی رح من ان المرسلین لا یرون هذا العلم الا من مشکوة خاتم الولایت
شیخ رح فانه من وجه جامی رح هو کونه ولیا تا ایجا بحسب نشاة العنصریة شیخ یکون انزل
جامی رح مرتبة من الرسول الخاتم من حیث رسالته شیخ رح کما انه من وجه جامی رح هو کونه
جهته باطنیة الرسول الخاتم با عتبار حقیقته شیخ رح یکون اعلی جامی رح مقاما منه بحسب جهته
وظاهریة شیخ رح و قد ظهر فی ظاهر شرعنا ما یؤید ما ذهبنا الیه جامی رح من ان الفاضل یجوز
ان یکون مفضولا من وجه شیخ رح فی الفضل عمر جامی رح علی ابی بکر رضی الله عنهما خلافا صه اسکا

یہہ ہی تمامی مرسل بسبب ولی ہونیکے اس فیض کو خاتم الولی سے لیتے ہین تو اولیا جو ان سے
کم درجے والے ہین کیونکر نہ لین اگرچہ خاتم الاولیا اپنے ظاہری وجود کی صورت سے
حکم الٰہی مین خاتم الرسل کا تابع ہی مگر ولیا ہی خاتم الرسل بھی ظاہری وجود کی صورت سے
خاتم الولی کا تابع ہی پس یہہ بات موجب ضرر و نقصان نہین کیونکہ ہر دو مظہر تابع ہین
اپنی حقیقت کے کہ وہ ولایت ہی جیسا کہ ظاہر شرع مین بھی ایسا ہی ہوا کہ بدر کے قیدیون
کے باب مین عمر رض کو ابی بکر صدیق رض پر فضیلت ہوئی اگرچہ حقیقۃً ہر دو بزرگوار رسول
کی شرع کے تابع ہین مگر یہان فضیلت علم معرفت ذات و صفات و رویت الٰہی مراد ہی
نہ علم شرایع چنانچہ شیخ رح فرماتے ہین و انما نظر الرجال الی التقدم فی رتب العلم بالله سبحانه
جامی رح لا فیما عداه فانه شیخ رح ہمتا لک جامی رح ای فی رتب العلم بالله یحقق شیخ رح معلوم

جامی رح الذی یعرف لقدرهم وتاخرهم شیخ رح وما حوداث الاکوان جامی رح کتابیر الفحل
وامثاله شیخ رح فلا تلتفت بخواطرهم جامی رح بهالدانتهایا بالنسبة الی همم العالیة فلو کانوا فیها
انزل درجة ممن عداهم لایقدح ذلک فی کمالهم الشیخ رح فتحقق ماقضاه جامی رح من علو مرتبة
خاتم الاولیاء فی العلم بالله بحجب حقیقته وانه لایقدح فیه نزول مرتبته عن الرسول الخاتم بحجب
نشاته العنصریة حیث یکون تابعا له من حیث نبوته فان قیل متبوعیة خاتم الاولیاء لخاتم
الانبیاء فی حقایق الولایة تقدم فی رتب العلم بالله لانی العلم بحوادث الاکوان تکلیف
بصحح ماادعاه الشیخ رح من متبوعیة خاتم الولایة لخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء مقدم الکل
فی رتب العلم بالله قلنا ای فی الحقیقة عبارة عن متبوعیة حقیقة ولایته المطلقة لولایته المحجبة
بعد نشاته العنصریة وان شئت تحقیق ذلک فاستمع لما نتلو علیک اعلم ان الحقیقة المحمدیة
مشتملة علی حقایق النبوة والولایة کلها فاحدیة جمع حقایق النبوة ظاهریها واحدیة جمع حقایق
الولایة باطنیها فالانبیاء من حیث انهم انبیاء مستمدون من مشکوة نبوته الظاهرة ومن حیث
انهم اولیاء مستمدون من مشکوة ولایته الباطنیة وکذا الاولیاء التابعون لمستمدون من
مشکوة ولایته فالاولیاء والانبیاء کلهم مظاهر لحقیقته الانبیاء لظاهر نبوته والاولیاء
لباطن ولایته وخاتم الاولیاء مظهر احدیة جمع لحقایق ولایته الباطنة والاستمداد من
مشکوة خاتم الاولیاء بالحقیقة هو استمداد من مشکوة خاتم الانبیاء فان مشکوته بعض
من مشکواته فلا استمداد بالحقیقة الا من مشکوة خاتم الانبیاء واما ضعیف الاستمداد
الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقته التی هی بعض من حقیقة خاتم الانبیاء ومعنی استمداد
خاتم الانبیاء منه بحجب ولایته استمداده بحجب النشاة العنصریة من حقیقته التی هی بعض من
حقیقته وذلک الولی الخاتم مظهره وبهذا بالحقیقة استمداد من نفسه لامن غیره والله اعلم

باتفاق خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اور چونکہ شیخ رح فرماے ہین خاتم الرسل ہی خاتم الاولیاے
اخذ علم کرتے ہین اس سے مراد علم معرفت صفات وذات ورویت الہی عزاسمہ ہی نہ علم
ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح مین محب اللہ الہ آبادی نے لکھا ہی یعنے نیست نظر در دیشان
بہمت دل ایشان مگر بسوی تقدم در مراتب علم بحق تعالی واسما وصفات اورا بجاست
مطلب ومقصد عرفاء کرام یہہ ہی کہ ہمت کاملان بر لست کہ معرفت ذات وصفات ودرجات
تنزلات وامتیاز میان مراتب جمال وجلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشد نہ
عبادت چہ جاے تعلق بحوادث اکوان ازینجاست پس اس صورت مین مرتبے کی بلندی حقیقتاً
خاتم الولی کو ثابت ہوئی اگرچہ بحسب تشخص ونشات عنصری اخذ علم شریع مین خاتم الولی نبوت
خاتم النبی کے تابع ہین یعنے حقیقۃ محمدی کے کہ جسکو برزخ جامع جمیع مراتب اول شین اول عقل اول
روح الارواح وغیرہ نام ہین کہ شان مین اسکی رسول اول ماخلق اللہ روحی اور اول
ماخلق اللہ فرمی اور وہ حقیقۃ نامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوۃ من حیث التشخص عنصریہ اسکے خاتم ہین اور ولایت
اسیکا باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیا ہین من حیث وجود عنصری اور افضل ومفضول
ہونا اور تابع ومتبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس مین من حیث التشخص ونشات عنصریہ
ہی ورنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد وذاتی ہونے سے استمداد خاتم الولی کے مشکوۃ سے
عین استمداد خاتم النبی کے مشکوۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الولی اور خاتم النبی ہر یک من حیث
التشخص اپنی حقیقت کے بعض ہین جیسا ہر یک عمر وبکر سے من حیث التشخص حقیقت
انسانیہ کا بعض ہی نہ یہہ کہ عمر وشخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمر کا پس غیر ممکن
حقیقت انسانیہ سے استمداد کیا تو گویا عمر سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض

ہو تو باعتبار حقیقت عین عمر ہے فیض لیا ہی جیکر عمر اپنی حقیقت سے منسوب ہوکر کس نے
کہ کل کا شمول نے سب اجزا کو بالتساوی ہی اسی لئے جامی رح فرماتے کہ استعداد
خاتم الکلی کا بحسب نشات عنصریہ ہی خاتم الاولیا کی حقیقت سے کہ وہ بحسب ہی خاتم
الکلی کی حقیقت کا بنسبت اپنے مظہریت لیتے اپنی نشات عنصریہ کے اور اُس حقیقت
کا خاص مظہر اکمل وہی ہی مثلاً عمر و کہ انسان کا بعض ہی جیکہ بکر پر انسان کا اطلاق
حقیقۃً کریں تو عمر و کو اسکے تحت میں بطور بعضیت ذکر کرنا واجب ہی ایسا ہی شیخ رح
فرماے وہو جستہ من حسنات سید المرسلین مگر یہاں خاتم الکلی کے لئے کثرت اور خاتم الولی
کے لئے وحدت بیان کریگا سب یہہ ہی کہ نبوت عالم طرف کی جہت ہونے سے مظہر
کثرت اور ولایت خاص اللہ تعالی طرف کی جہت ہونے سے مظہر وحدت ذاتیہ باری
غرا سمہ ہی پس یہہ دونوں جہت حقیقت محمدیہ کے ہیں جسکا ذکر اور مقصد الاقصی و غیرہ
سے بھی ہوا اسی لئے شیخ رح فرماتے ہیں فان فہمت ما اشرت بہ فقد حصل لک العلم الفارق
محب اللہ الہ بادی اسکے نیچے لکھتے ہیں یعنے پس اگر فہمیدی ای طالب اسرار چیزی کہ
اشارت نمودم وقبول کردی کہ انبیا ازین راہ کہ اولیاء اللہ باشند نمی مانند حق تعالی
را مگر از مشکوۃ خاتم الولایۃ پس بتحقیق حاصل شد مرترا علم فارق در دنیا و آخرت یا بگوی
کہ فہمیدی چیزیکہ اشارت کردم بسوی آن کہ خاتم الولایت عین خاتم النبوت باشد کہ ظاہر
میشود ثانیاً برای بیان اسرار و معارف چنانچہ ظاہر شد اولاً برای بیان احکام و شرائع
پس بتحقیق حاصل شد مرترا علم فارق در ہر دو سرا پس آب خاتم الکلی کا خاتم الولی سے استمداد
فی الحقیقت اپنی ذات سے ہوا نہ غیر سے کیونکہ دوسرے انبیا اولیا کی نبوت و ولایت
عوارضات سے ہی نہ ذاتیات سے بخلاف خاتمین کے علیہم الصلوۃ والسلام اور ادم سے

عیسیٰ تک کہ نہایت زمان پر پھر آنحضرت مبعوث ہوگا سب انبیا کو حقیقت محمدیہ سے ہی فیض ہی
چنانچہ شیخ رح فرماتے ہیں فحل نبی من لدن آدم الی آخر نبی ما منہم احد یاخذ النبوۃ الا
من مشکوٰۃ خاتم النبیین وان تاخر وجودہ وطینتہ فانہ بحقیقتہ موجود وہو قولہ کنت نبیا
وآدم بین الماء والطین وغیرہ من الاحادیث وما کان نبیا الا حین بعث وکذلک خاتم
الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین اسکا خلاصہ یہی ہے کہ سب نبیوں کو آدم سے
عیسیٰ تک پھر تشریف لانیکے سب طرح کا فیض بحر مشکوٰۃ حقیقت محمدیہ کے ہیں
قبل وجود عنصری خاتمین یا طنا اور بعد ظہور نشات عنصریہ ظاہرا وباطنا کیونکہ جناب
سید کائنات حقیقۃً قبل خلقت آدم اپنی نبوت سے موجود تھے اور اب بھی موجود
ہیں ایسا ہی قیامت تک بھی رہینگے بخلاف دوسرے انبیا کے کہ وہ سب بعد وجود
عنصری وحصول شرائط نبوت وولایت متصف وماموور ولایت ونبوت سے
ہوئے ہیں اور ویسا ہی خاتم الاولیا بھی ولی تھے کہ آدم پانی مٹی میں تھے کس لئے کہ
اُس حقیقت کے ظاہر کے مظہر خاتم النبی اور باطن کے مظہر خاتم الولی ہیں محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی یعنے مثل رسول خاتم خاتم الاولیا باشد چہ بودہ است خاتم الاولیا
ولی وحال آنکہ آدم صفی ابوالبشر میان آب بود وخاک بخلاف غیر خاتم الاولیا چنانچہ
مثنوی واین قول موی ست لبسوی الخ دیر رود خاتم یعنے از روے حقیقت کے اور
آخذ فیض من جانب اللہ بلا واسطہ خاتم الاولیا ہی جیسا اوپر معلوم ہوا اور شیخ کے
اس قول کے نیچے جو اوپر فرمائے ہیں لما مثل النبی النبوۃ بالمحایط الخ محب اللہ الہ بادی
یوں لکھتے ہیں درین قول تا آخر اشارتست لبسوی فرق میان نبوت وولایت و
تساوی خاتم النبوت وخاتم الولایت در اخذ اسرار ومعارف از سر وباطن وغیب الغیب

اور شیخ رح فرماتے ہیں من کون اللہ سبحانہ نسیمی ہا قولی الحمید جامی رح اسکے نیچے لکھتے
ہیں و لما ذکر ان المرسلین من حیث کونہم اولیا، لا یرون ما یرون الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیاء و کان المتوہم ان یتوہم ان ہذا المعنی انما یصح بالنسبۃ الی من لم یکن خاتم الرسل
دفعہ بقولہ کشیخ رح خاتم الرسل من حیث ولایتہ جامی رح المقیدۃ الشخصیۃ شیخ رح بالنسبۃ
مع الخاتم للولایۃ جامی رح من حیث انہ مظہر لحقیقۃ ولایۃ الخاصۃ او المطلقۃ شیخ رح
بالنسبۃ الانبیاء و الرسل معہ جامی رح ای مع خاتم الولایت فلما ان الرسل یرون ما یرون
من مشکوٰۃ کذلک خاتم الرسل یری ما یری من مشکوٰۃ التی ہی مشکوٰۃ فی الحقیقۃ و انما
یصح ان یری خاتم الرسل ما یری من خاتم الولایۃ شیخ رح فانہ جامی رح ای خاتم الرسل
شیخ رح الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الکامل جامی رح باعتبار تبلیغ الاحکام
و الشرایع شیخ رح النبی جامی رح باعتبار الانباء عن الغیوب و التعریفات الالہیۃ
و لکن بوساطۃ الملک شیخ رح و خاتم الاولیاء الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الوارث
جامی رح خاتم الرسل فی شریعتہ و احکامہ فالورائۃ فیہ بمنزلۃ الرسالۃ شیخ رح الآخذ من
الاصل جامی رح بلا واسطۃ فیصح ان یاخذ منہ من یاخذ بواسطۃ شیخ رح المشاہد للاسرار
جامی رح العارف باستحقاق اصحابہا بالتعطی کل ذی حق حقہ شیخ رح و ہو جامی رح
ای خاتم الولایۃ مع رفعۃ شانہ کما ذکرنا ما شیخ رح حسنۃ من حسناۃ سید المرسلین محمد صلعم
المقام خلاصہ اسکا یہ ہی کہ جیسا خاتم الانبیا کے مشکوٰۃ سے سب انبیا اولیا و غیرہ علم
اسرار دیکھتے ہیں ایسا ہی خاتم الانبیا خاتم الاولیا کے مشکوٰۃ سے دیکھتے ہیں کس لئے
کہ خاتم الانبیا کو فیض واسطے سے پہنچتا ہی اور خاتم الولی کو بلا واسطہ پس ضرور ہی
کہ جسکو واسطے سے فیضان علمیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اسکو حاصل کرے

اسی لئے عبداشت خاتم الولایۃ کی بنسبت رسالت ہی کیونکہ خاص ذات باری سے اس علم کو حاصل کرکے برابر جسکا فیض اسکو پہنچاتے رہنا ہی ہاں مرتبہ اعلیٰ خاتم الاولیا ایک حسنہ ہی حسنات سید المرسلین ہے لیکن جسب نسبت عنصریہ خاتم الاولیا بعض ہیں حقیقت محمدی کے جیسا خاتم الانبیا من حیث وجود عنصری اپنی حقیقت کے بعض ہیں انتہی اب جبکہ عقل سلیم ہی بغور ملاحظہ کریں کہ شیخ اکبر اور جامی رح وغیرہ کیا فرماتے ہیں یعنے اس نامی عبارت کا حاصل یہی علما ربانی کے نزدیک شرف وفضل مترتب ہی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علم پر جو وہ خاتم الاولیا کو بے واسطہ غیر یا بالمشافہ جناب باری عزاسمہ سے حاصل ہوتے پر حقیقت محمدیہ کا بعض ہی نہ شخص محمد مصطفی کا علیہ الصلوٰۃ والسلام فاما اس حقیقت کے ظہور کا پہلا تعلق مظہر نبوت سے کہ اس حقیقت کا ظاہر ہی ہو کر اسی سے مسمی اور مشار ہوا جب دوسرا تعلق مظہر باطن سے کہ ولایت ہی ہوا تو واجب ہوا کہ اول کو بہ نہج کلیت ذکر کرکے ثانی کو اسکی بعضیت کے طور پر ذکر کریں مثلاً ہم کسی حیوان کو شخص کرکے تعریفات حیوانیہ اس سے معلوم کریں تو انسان کو اسکے بہ نسبت نطور جزئیت یاد کرنا واجب ہوگا اگرچہ انسان بہ نسبت اسکے اشرف

وافضل ہی چنانچہ عبدالرزاق کاشی رح تاویلات میں ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم الایہ کے نیچے لکھتے ہیں ازالت خرباز مان والمظہور ای الوجود الحسی ہو الحایز لصفات الکل وکالانسان بالنسبۃ الی سایر الحیوانات ولہذا قال کان خلقہ القرآن یعنے جسب نسبت کی کانت ابوہریرہ کی روایت میں ہے انتہی اور بقی مقام موضع لبنۃ واحدۃ کملت انا لبنۃ الخ والفرق بین المقبول والاہداء علی مذہبہم فی الشمائل التحقیق من قبلہ الخ والقوس ان ما اخرجہ ابن سعد وابن عساکر عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ ص انا اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقرا المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر وانا یومئذ صاحب لواء الحمد بیدی ولا فخر وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور ولا فخر وانا اول من یقرع باب الجنۃ ولا فخر وانا اول من یسجد اذا قمت ویشفع اذا حبسوا ولا فخر وانا اول من یشفع ولا فخر وانا اول من یشفع فی امتی ولا فخر وانا اول من یشفع فی اہل الجنۃ ولا فخر وانا اول من یشفع فی اہل الجنۃ ان یدخلوہا

تسبیحات اشعۃ اللمعات انوار الوسائط اور فوائد فکذا فی الاذان
اور بہتر یہ ہے کہ چھوٹا ہو تو غالب اور چھوٹا ہو تو اور بڑا ہو تو زیادہ تر
فتبہ المجامع الجامع لمصفات الکمال وکالتہ المحاوی لنخوا صہم ومعانیہم
جامع ہے تمام کمالات کا اور ان کا حامل ہے تمام خصوصیات اور معانی کا
یا للازم للجمیعۃ کما قال تعالیٰ لاتم مکارم الاخلاق ومن
کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں
بالشرف والفضیلۃ اور اسکے بعد اگر بحث طویل بیان کرے اخیر مین کہے مین
اور باعتبار خلوص ہمت ومکاشفہ وسبقہ فی القدم والسقاع درجہ کمالہ وفضیلتہ کان قدیم
واولیہم واعلیہم کما قال اول ما خلق اللہ نوری وکنت نبیا وادم بین الماء والطین
فہو مستغرق علیہم بالمرتبۃ والطبقۃ والشرف والفضیلۃ ومتاخر عنہم بالزمان
السر والوجودۃ الزائدۃ الحاصل جاما خاتمین کو بحسب نشات متغیرۃ اگرچہ السپین فصل و
تو دل ہی لاکن من حیث الحقیقۃ اتحاد ہونے سے تساوی فی الخاتمین کا اعتقاد

واجب ہوا جیسا لارسالہ کے اور ان ربکم الذی خلق السموات والارض الآیہ
کے اور عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے پیچھے عبد الرزاق کاشی اور محمود
تبریزی گلشن راز مین اور شارح اسکے مفاتیح الاعجاز مین اور صاحب مقصد الاقصی
سعد الدین حموی سے اور شیخ اکبر رح فصوص مین اور مولانا جامی رح نقوص مین اور
محب اللہ الہ بادی فصوص کی شرح مین لکھے ہین خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہی اگرچہ
ہمارے رسول اللہ گو کہ بہ نسبت فرزندی آدم کے جزو بلکہ جزو اخیر اور فرع الفروع ہین
جیسا انسان بہ نسبت جوہر وحیوان کے مگر کوئی یہ نہ بول سکتا ہی کہ آنحضرت آدم
سے اور انسان جوہر وحیوان سے مرتبے مین کمتر ہین کیونکہ کل جزو سے افضل
فرع سے اعظم ہی پس ایسا ہی خاتم الانبیا بھی اگر کوئی کہے کہ شیخ اکبر رح خاتم الولایہ
کو خاتم الانبیا کے جزو ایجی مقرر کئے ہین تو ہم کہتے ہین شیخ اکبر رح فرماتے ہین جیسی نسبت

کسب انبیا کو خاتم الانبیا کے ساتھ ہی ویسی نسبت خاتم الانبیا کو خاتم الاولیا کے
ساتھ ہی پس اگر موافق قرار داد شیخ اکبر کے خاتم الاولیا خاتم الانبیا کے خزانچی ہیں
تو خاتم الانبیا سید المرسلین کے خزانچی متصور ہوے علیہم الصلوٰۃ والسلام یہہ مطلب کبھی
خواب مین بھی شیخ اکبر کو نہ سوجھا ہوشیخ تو فرماے من حیث التشخص ہر یک کو فضل و
وزیر دل ہی اور من حیث الحقیقت اتحاد دگر مثال بتانے معانعت نہین تنبیہ اس
بیان مین کہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن و حدیث مین ہی اور وہ خاتم الولی جو خاتم البنی
کے مشارکت حقیقی رکھتے ہین مہدی موعود ہین نہ عیسی علیہما السلام اس مین دو حکمت
ہین **حکمت اول** خاتم و ختم ولایت کا ذکر قرآن و حدیث مین کنایتہ رہنے کے
اسباب مین اول ولایت مانند مادے کے ہی اور نبوت مانند صورت کے ثانی ولایت
متعلق ہی حقیقت محمدی سے اور نبوت تشریعی وجود عنصری محمدی سے علیہ الصلوٰۃ
والسلام ثالث ولایت مظہر وحدت ہی اور نبوت مظہر کثرت پس کثرت کے ظہور کے
وقت واجب ہی کہ وحدت پوشیدہ رہے اگرچہ کثرت کو بغیر وحدۃ وجود نہین رابع
ولایت امر باطنی ہی اور اللہ تعالی کی جانب کا جہت اور نبوت امر ظاہری ہی اور
عالم طرف کا جہت پس جب تک ظہور و دور نبوت تھا اسکا اخفا واجب رہا کیونکہ یک
شی ایک وقت مین دو جہت مخالف سے مامور و موصوف ہونا ممنوع ہی چنانچہ نصوص
مین جاری ہے فص شیثیہ سے ہر حسنہ من حسناۃ سید المرسلین کی شرح مین فرماتے ہین

لانہ حین کان ظاہرا بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ لم یظہر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیۃ الجامعۃ
للاسماء کلہا بل یوفی اسم الہادی حقہ فبقیتہ ہذہ الحسنۃ یعنی ولایتہ باطنۃ حتی تظہر فی مظہر
الخ خاتم للولایۃ الخ اسکا خلاصہ یہی ہی جناب رسالت جبکہ مقام رسالت مین احکام شرایع

دلیل چہارم

پہچاننے کے لئے مامور تھے اپنی خاص ولایت کو ظاہر نہیں کرتے سبب مظہر العام رہنے
نا اسم ہادی کا اصل ظہور تکمیل ولایت کے ختم میں ہوتا خاص ولایت موجب عام
شہود و معرفت الٰہی ہونے سے ابدی ہی اور ثبوت تشریعی بیان احکام و شرائع
رہنے سے منقطع پس حاکم اجراء احکام کے لئے جب ضرور ظاہر کرنے سے انتفاء موسراد
واجب ہی چنانچہ نصوص کے خصوص شیئہ سے فان الرسالۃ والنبوۃ الخ کی شرح میں جامی
لکھتے ہیں منقطعان بانقطاع موطن التکلیف بل بالتعطل عن الرسول الخاتم من ہذہ
الموطن فکلیف یستند الیہ بالا ینقطع والولایۃ لا تنقطع ابدا فانہا من الحجبۃ التی لیل
الحق سبحانہ وہی باقیۃ دائمۃ ابدا سرمدا ولکمل مظہر الخاتم الولایۃ فظہورہ استمرت
الربوبیۃ المشار الیہا الیہ الخ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ نبوت تشریعی جو رسالت حکم پہنچانا ہی
کہ متعلق ہی حوادث کون جمعی دنیا سے کہ محل تکلیف ہی منقطع ہوئی اور ولایت
حشہود و معرفت حق سبحانہ کا جہت ہونے سے ہمیشہ باقی ہی اور مظہر اکمل اسکا خاتم
اولیا ہونے سے بہر رویت خاص اسکے طرف نسبت کی گئی ساتویں ثبوت باوجودیکہ
امر ظاہری ہی اسکے ختم و خاتم کو اللہ تعالیٰ کتب سالفہ میں کنایتہً ذکر فرمایا ولی النبیاء
سابقہ بھی پس ولایت کا امر باطنی ہی قبل ظہور کیونکر صاف بیان ہوگی اور حکمت وقت
ظہور ختم نبوت قریب پہنچا رہا ہوں پر یہہ بات بطریق مکاشفہ کھلی تھی ایسی ختم ولایت
کے ظہور کے قریب اولیاء اللہ پر اس امر کا کشف ہوا جیسا آفتاب کے طلوع کے
قریب شفق پھوٹنے سے اہل بصیرت آفتاب کے باہر آنے کو سمجھ لیتے ہیں اور جسے
تو بچارے رایت الشمس لا تعلوا لہا کے خیال میں رہتے ہیں چنانچہ عبدالرزاق
کاشی وغیرہ اولیاء اللہ سے اور پر معلوم ہوا اب چند آیات و احادیث اس قبیل کے

لکھے جاتے ہین **حدیث** یختم امرہ الامر بنا او رجوان یختمہ اللہ
باب ہم دلیل چہارم جس پر فرقہ ہذا
بنا حدیث یختم اللہ بہ الدین کما فتح بنا الخ **حدیث** یتم امرنا بالدین فی
باب سوم دلیل ہیجدہم ۱۲ ہم ہیجدہم ۱۲
آخر الزمان کما تمت بہ فی اول الزمان ان تینون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہ
فرماتے ہین مہدی میرے سر پر کا دین کو قایم کریگا کہ اسی سے دین ختم ہوگا پس یہہ شاہ
ختم ولایت پر ہی یعنے نبوت آپ سے جیسی ختم ہوئی ولیسی مہدی سے کہ اپنے آل مین
ہی ولایت ختم ہوگی کس لئے کمالیت دین وہی ہی کہ نبوت اور ولایت دونو ختم
ہوجاوین چنانچہ عبدالرزاق کاشی قدس سرہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
کے نیچے لکھتے ہین ای فی مقام یجب علی الکل حمدہ وہو مقام ختم الولایۃ بنظیر المہدی
فان خاتم النبوۃ فی مقام محمود من وجہ کونہ خاتم النبوۃ وہو محمود من وجہ
ختم الولایۃ فہو من ہذا الوجہ فی مقام المحمدیۃ فاذا ختم الولایۃ یکون فی مقام محمود
من کل وجہ خلاصہ کا یہہ ہی کہ مقام محمود تام وجہ سے مقام ختم ولایت ہی کو کہا
مہدی سے ہوگا اور چند آیات مسود خود باب سیوم دلیل یازدہم مین ذکر کیا ہی
ان مے بعض لکھے جاتے ہین **قولہ تعالی** قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا
ومن اتبعنی یعنے بہ بنیت عطف مین واجب ہی کہ تابع و متبوع کے لئے ایک ہی نسبت
مقصود رہے پس چاہئے کہ تابع و متبوع کی دعوت من جانب اللہ یعنی ہو کیونکہ عطف
من اتبعنی کا ادعو اپنی مدارک مین لکھے ہین من اتبعنی عطف علی ای ادعو الی اللہ
انا ومن اتبعنی ادعو انا مبتدا و علی بصیرۃ خبر مقدم و من اتبعنی عطف بیان کے
انا یعنی مبتدا یا ہو من اتبعہ علی حجۃ و برہان لا علی ہوی یعنے متبوع اور تابع کی دعوت
اللہ تعالی کے حکم سے ہی نہ اپنے قیاس و اجتہاد سے پس اس امت مرحومہ مین سوائے
قولہ تعالی ولکل وجہ ہو موالیہا فاستبقوا الخیرات

مہدی اور عیسی علیہما السلام کے ایسا کوئی نہین اسکا ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور **قولہ تعالی** خان جاء جوک فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن بیان بھی وہی

صورت ہی چنانچہ بیضاوی مین ہے ومن اتبعن عطف علی التاء وسوغ الفصل

اور **قولہ تعالی** اوجی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ اس آیت مین عطف

یا یای مستکلم کی ہے یا انذر کی ضمیر مستکن پر صورت اولی مین بسبب تقریر بالا کے مرجع

بلغ کی ضمیر کا غیر خاتم الاولیا ہونا ممکن نہین کہ وہی مہدی موعود اور مبشر خاص ثم ان عیسیا

بیانہ ہین جیسا اور پر متعدد مقامون مین معلوم ہوا خصوص دلیل یازدہم مین اور مسودے کے

اسی مطلب مین اور صورت ثانی مین بھی ویسا ہی چنانچہ آیۂ اول کے نیچے مدارک سے

لکھا گیا اگر عطف ضمیر منفصل مخاطبین پر ٹھہراوین اور مرجع بلغ کی ضمیر کا کہ صیغہ ماضی

ہی قرآن تو ممن سے مراد آیندگان کیون ہو سکتے ہین مگر خاتم الاولیا کہ آپکا وجود حقیقی

قبل ظہور آدم ہی بھی افصح وابلغ ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا اگر مرجع بلغ کی ضمیر کا خاتم

الاولیا ہوا وجہ واحسن ہی بسبب اتحاد حقیقت خاتمین کہ یہہ کہنا یہ آپ کے تشریف لانیکا

ہوا اگر کہین اس خطاب کے مستحق خاص صحابہ ہین ہم کہتے ہین یہہ کہنا قرآن وحدیث کے

محاورے کے خلاف ہی یعنے خطاب مطلق مین کل امت داخل ہوتی ہی مثلا قولہ تعالی

یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم الی آخرہ

ہی کہ باب ہشتم مطلب اول کے اخیر مین یہہ تقریر لکھا ہی پس ہی معنے محاورہ قرآنی کو بہت

مناسبت رکھتا ہی کہ کنایہ اور استعارہ کلام مین موجب فصاحت وبلاغت ہی چنانچہ

کتب سالفہ مین خاتم الانبیا کی خبر بھی کنایتا ہی توریت مقدس کے سفر باریم مین ہی ایک

نبی تمہارے بھائیون مین سے تیرے مانند مگر ہمارا اعتقاد تو یہہ ہی کہ ہمارے

نبی خاتم الانبیا سب عالم کے سردار ہین اور دوسرے انبیا آپ کے نایب جیسا اسکا نبوت
فرمان خاتم النبیؐ سے ہی ویسا ہی فرمان خاتم الولی بھی مرتبۂ خاتم الولی کے ثبوت مین ہی

حکمت دوم اُس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلایل مین جو خاتم نبوت سے
مشارکت و مماثلت حقیقی رکھتے ہین اول حقیقت محمدیہ سے کل عالم کو فیضان وجودی
و علمی وغیرہ ہونے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسکا خاتم غیر عیسیٰ ہونے پر
اتفاق جمہور ہی دوم عیسیٰ اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہین کہ جسمین سب اولیا انبیا
بقدر استعداد اپنے بذاتہ شریک ہین اور یہہ ولایت وجود عنصری سے ہر یک کے متعلق
ہی وصفا اسی ولایت کے بہ نسبت ہمارے امام فرماے کہ مین نبی پر فضل نہین رکھتا ہون
جیسا مسود کی بد خلقی مفتم مین مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصہ خاتم
الانبیا ہی ذاتاً اسکو بہ نسبت ولایت عامہ بالا مذکور مقیدہ اور بہ نسبت ولایت مشخصہ
و صفیہ خاتمین مطلقہ بھی کہتے ہین کہ تمام اولیا انبیا کی ولایت اسیکا پرتو ہی اسی سے
ہمارے امام فرماے کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان رسول اللہ ہی چنانچہ اسی باب
کے مطلب اصل مین اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیا اپنی ولایت مشخصہ کے
بہ نسبت ولایت خاصہ مذکورہ سے فیض لیتے ہین نہ اُس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم
عیسیٰ ہین اگر ایسا نہو دو قباحت ہین ایک یہہ کہ آپ محتاج غیر کے ہوئے دوسری
یہہ کہ آپ سے فقط فیض نبوت دوسرے انبیا کو پہنچیا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت
پنجم عیسیٰ کو خاتم الانبیا سے مغایرت تامہ ظاہری ہی کہ دلیل ہی مغایرت باطنی پر ششم
خاتم ولایت خاصہ محمدیہ جامع جمیع اخلاق محمدیہ ہو کر ہمنام خاتم الانبیا ہونا ضروری
ہفتم رسول اللہ مہدیؑ کو امور ظاہری و باطنی مین اپنے برابر فرماے نہ عیسیٰ کو جیسا

ابتدا کرتے ہے یہان تک مذکور ہوا ہشتم تخصیص اسم عہدی ہے ظاہری کہ مظہر اسم ہادی خاصتاً و استقلالاً دیگری ہی اور دوسرے اولیاء انبیا وغیرہ اسکے مظاہر بخلاف خاتم النبی اسی لئے اولیاء کبار کا قرار دادی ہی کہ خاتم ولایت خاصہ محمدیہ موصوفہ محمد مہدی ہین علیہا الصلوۃ والسلام تہم بعضے عیسیٰ کو اور بعضے شیخ اکبر یا کوئی عرب معاصر شیخ کو خاتم اس ولایت کے جانے سو دہم باطلہ ہی کیونکہ ماخذان امور کا عبارت فتوحات ہی سوایسے نقایض و اختلافات ظاہرہ کے باعث قابل اعتبار نہین یعنے شیخ اکبر رح سر کے عالم ربانی ایک کتاب مین ایک امر کو تین طور مخالف سے کیون بیان کرینگے دہم فرمان مدعی امر متنازع فیہ بدلایل اثبات دعوی بدلایل اخلاق و آثار و معجزات وغیرہ حکم قطعی ہی یازدہم اتفاق اجماع اصحاب مدعی موصوف بھی دلیل قطعی ہوگا کہ وہی۔

لب اللباب امت مقبولہ محمدیہ ہین پس اب معلوم رہے کہ قرآن و حدیث مین ذکر خاتم الاولیا کا ایسا ہی جیسا آیات کتب سالفہ اور اقوال انبیاء ماضیہ مین خاتم النبی کا ذکر ہی علیہا الصلوۃ والسلام مگر جناب ختم الانبیا کے مومنین کو منکرین کیے بجز اولیاء الضالون اور جناب پاک مین کہے ساحر او مجنون بلکہ اب بھی کہتے ہین چنانچہ تقتیش الاسلام ہدایۃ المضلین وغیرہ ہین عیسویون نے لکھا ہی کہ جناب ختم الانبیا کو صرع کی یعنی مرگی کی بیماری تھی پس معراج کا بیان کرنا اور وحی آلی کی خبر دینا اسکے شاخسانہ ہین کہ اونت سر پکے چلاتے تھے انتہی خلاصتاً اور آیات قرآنی پر بھی کئی اعتراض واہیہ کئے ہین کہ مسود بھی انہین کی پیروی کرکے فرمان جناب امام پر فضل رسول اللہ کے دلایل سے جسکی دلیل مین اعتراض واہیہ کرکے کہتا ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی یعنے عبارت اور لکھا ہی رجاب سنئے مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال الخ جملہ آیت اگرچہ یہ خادم الفقرا باب اول عقیدہ

شانزدہم مین اسکا بیان بدلایل واضح کرچکا ہی کہ یہہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند حدیث
کے ہی اور تعلیم الہی جیسا آدمؑ کے لئے اللہ تعالی فرمایا عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا یعنے تعلیم
کیا آدمؑ کو نام تمام کے اور خضرؑ کے لئے فرمایا تعالی شانہ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا یعنے
تعلیم کئے ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم باین سمین یہہ عبارت قال الامام المہدی
صلی اللہ علیہ وسلم بندگیمیان صاحب عقیدۂ شریفہ کی ہی کہ ایک طفل مکتب نشین بھی
سمجھ سکیگا اور وہان سے فرمان امام کا تابع محمد رسول اللہ تک پھر وہان سے عبارت
صاحب عقیدۂ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہہ فرمان امام مانند اس حدیث
کے ہی جو مشکات مین مسلم کی روایت سے باب فضایل رسول اللہ مین ہی اور
یہہ خادم الفقرا اسکو عقیدۂ شانزدہم مین ذکر کیا بلکہ ایسے بہت احادیث ہین اور اقوال
اولیاء اللہ بھی فاما تصحیح اسکی یہہ ہی جدید علت کا مفعول ہوکر منصوب ہی اگر
موافق تیری سمجھ مسعود کے واسطہ کی صفت ہو تو اسمین بھی تاے تانیث واجب تھا
اور وہان الف نہوسکا سبب یہہ ہی کہ الفِ اول کا ماقبل اور الفِ ثانی مفتوح ہوگیے
نکالا گیا اسکے نکالنے کی تحقیق اگر منظور ہو تو اتقان کے تیتیسوین نوع مین دیکھ لیجو
اور عالم علم الکتاب مین علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسعود تک العلم نکتہ بھی کہین سنا
یعنے عالم نکتہ الکتاب اب عطف ایمان کا بھی کتاب پر زیبا تر ہی ویسا ہی مبین الشریعۃ
والرضوان بھی فارمضان کی حقیقت مومنو نکو منکشف ہوتی ہی کہ وہ اُسکے مستحق
ہین نہ منکرین کیونکہ یہہ حق دار غضب و نیران کے ہین پس ہرکس آنداند کہ برای الست
اب یہان سمجھنے کی بات ہی کہ ایسی عبارت فصیح و بلیغ کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ
یعنے مشبہ فہمی کو مخفی کرکے مشبہ بہ کو ظاہر کرنا بہت مناسب مقام صراحت سے بہتر ہی

کہ یہی داب اہل بلاغت ہی اسکو بے تکلف و سخافت اور بے موقع محض قرار دینا
مجاجت و رعونت ہی مثل مشہور ہی کہ دیوانہ ہر ایک کو دیوانہ سمجھے مگر افسوس مسود
کی اس جرات پر کہ باوجود اس بے علمی و کج فہمی کے کیا زور و شور سے مقابلے کو موجود
ہین شاید دوسرے علمانے اسی حوصلے پر اس امر کا حوالہ آپ پر بنایا کہ اُسکا یہہ نتیجہ
پیش آیا چنانچہ اس ماجرے کو اپنی سواد کے جو سواد الوجہ فی الدارین جبکا مال ہی باب
دوم مین فخریہ انچالیسوین صفحے پر لکھا ہی اور اس حمق پر آپ در وغ گوئی مین بھی
یکے ہین اگرچہ بہت مقام آپ کی جھوٹ کے اوپر بیان ہوے علی ہذا القیاس یہان
بھی دلیل ہفتم مین بخفضائل کے حوالے سے کیسا بڑا جھوٹا بہتان کیا بخفضائل کی عبارت
یہہ ہی ایک روز در اجماع خود بعد نماز ظہر نشستہ بودند کہ پیش شاہ نظام میان عزیز
محمد بدخشانی عرض کردند کہ میان جی این نقل چیست کہ در روز حشر خدا یتعالی بی بی مریم
و آسیہ را بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم جفت کردہ و ہمچنین است فرمود نداری درست است در
روز قیامت حضرت رسول اللہ و مہدی مراد اللہ علیہما السلام ہر دو بہ یکی مرکب
نوری کہ صورت او چون فیل باشد و نامش محمودہ بود آفتاب یہان بغور ملاحظہ کی
جاے ہی کہ نکاح اُن بی بیون کا محمد مصطفی کے ساتھ بخفضائل مین بیان ہوتے
پر مہدی کے ساتھ لگا دیا اور یہہ واقعہ قبل فیصلے حشر و نشر و میزان کے ہی بہ قیام
اسکے ازان قبل بیان ہاتی بھی یعنے مرکب نوری کہ اُسکی شباہت ہاتھی سے بتاے
ہین بتاے اللہ ہین جیسا رسول معراج کی رات کے احوال مین سدرۃ المنتہی کے بتوکی
شباہت ہاتی کے کان سے فرماے ہین چنانچہ جلالین مین بھی شجین کی روایت
سے انہ ہو السمیع البصیر کی تفسیر مین لکھا ہی اور مقام محمود کے حصول کا استکمال موقوف

ختم ولایت پر ہی جیسا کہ تحقیق صاحب بانو ولات سے سوا اسکا ذکر قریب اور پر ہوا
اور شیخ اکبر رح بھی یون ہی اس آیت کی تغیر مین لکھے ہین اور اوپر بھی اسی مطلب
دوم کے اعتراضات کے جوابات مین گلشن راز اور مفاتیح الاعجاز اور فصوص و
نصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ مجدیہ کے جواب مین عزیز النفسی قدس سرہ
کی مقصد اقصی سے ثابت ہو چکا کہ یہہ خاتم الاولیا حقیقتہً باطن خاتم الانبیا اور مہدی
ہین پس ہر شرف ذاتی مین اتحاد لازم آیا اور قیام مقام محمود کا شرف بھی ازان قبیل
ہی جیسا اوپر معلوم ہوا مگر مسود ہمارے رسول اللہ کی نبوت سب نبیون کے برابر
اور آپ کو اپنا مرتبہ مدت تک معلوم نتھا کر کے دلایل فضل رسول اللہ سے دلیل
ششم مین جو لکھا ہی سراسر بداعتقادی اور خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت
ہی چنانچہ نصوص مین جامی رح لکھتے ہین فمعنی قولہ کنت نبیا انہ کان بالفعل عالما
بنبوتہ یعنی رسول اللہ کو عالم ارواح مین اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا
بھی انتہی خلاصتہً اور شواہد النبوہ کے مقدمے مین حدیث کنت نبیا و ادم بین الماء
والطین کے نیچے لکھے ہین کہ سب انبیا آنحضرت کے نایب ہین بلکہ اپنے عقیدے
مین جو شہر بعقاید جامی سے ہی یون ہی لکھے ہین اور مسود کے دوسرے واہیات
جو دلایل فضل رسول اللہ مین لکھا ہی صاف امت عیسوی کی پیروی ہی کہ تتبعن الخ
رسول اللہ فرماے یعنے دین حق کی تحقیق کے چالیسوین صفحہ پر لکھا ہی جب بہشت
کا حال بخانا تو عرب کی خواہش کے موافق عورتین باغچہ شراب اونٹ گھوڑے
نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصے کا **بیت** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر ہی بیان تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

اور مسود کے دوسرے واہیات کا رد و جواب

اب آن تین فرضون

وغیرہ کا بیان ہی

جو ہمارے امام سے مروی ہین عوذ باللہ من الشیطان الرجیم معلوم کرین کہ احکام ظاہر شرع مین علما و مجتہدین کے خلاف کا حصہ مجال ہی چہ جائیکہ عرفا کرام کہ اہل باطن ہین انسے علما و رسوم کو مخالفت ہنوا سکی تحقیق اوپر مقامات کثیرہ مین ہوئی خصوصا باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب دوم کی ابتدا مین مثلا امام اعظم رح مقتدی کو قرأت قرآن مکروہ فرماے اور امام شافعی فرض جہ جائیکہ سنت و مستحب فرض ہوجاوے یا بالعکس بلکہ اپس مین ایک طبقے کے قیاس مین جو مومن ہی دوسرے کے نزدیک کافر ہی پس یہہ بیان شریعت تازہ نہین بلکہ شریعت محمدیہ کی تحقیق و تکمیل و توضیح ہی یعنے قرآن و حدیث کا بیان رجا اب سنئے کہ فرقہ مہدویہ الخ

ہدایت یہہ نماز رسول اللہ بھی بسبب ولایت سے متعلق ہونیکے چھپا کر پڑہے ہین مشکوۃ کے باب قیام اللیل فی شہر رمضان مین ہی عن ابی ذر رض قال صمنا مع رسول اللہ فلم یقم بنا شیئا من شہر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذا اللیل فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ الا ان الترمذی لم یذکر ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ تیئیس ۲۳ پچیس ۲۵ ستائیسوین ۲۷ رات

رمضان مین نماز پڑھے مگر ساتوین کو اپنے ازکے بالے عورت مرد سب
مومنون کو جمع کرکے اتنے وقت تک نماز ادا کی کہ راوی فرماتے ہین ہمکو
سحری کے چھوٹ جانیکا گمان ہوا چنانچہ اللہ تعالی بھی فرماتا ہی حتی مطلع الفجر
یعنے قدر کی رات کا شرف صبح صادق تک ہی اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ روایت کئے ہین کہ انکے کتب صحاح مین داخل ہین اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول رمضان کی ساتویون شب اپنے سب علایق
اور مومنین کو مع عورات بکوشش طلب کرکے یہہ نماز ادا کئے مگر چھپانے کا حکم
ہونے سے ہنین ظاہر کئے جیسا مشکوۃ کے باب لیلۃ القدر مین ہی عن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ اعتکف العشر الاول من رمضان ثم العشر الاوسط فی قبتہ ترکیہ ثم
اطلع راسہ فقال انی اعتکفت الاول والتمست ہذا اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط
ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشرۃ الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف الاواخر
فقد رایت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رایتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا
فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر فقال فمطرۃ السماء فکان المسجد علی عرش
فوکف المسجد فبصرت عینای رسول اللہ علی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احد وعشرین
متفق علیہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ رمضان کے لیئے مین اعتکاف کرکے
فرماے کہ مین لیلۃ القدر کی تلاش کیا تو مجھے بتائے اور بھلا دئے اور دیکھتا ہون
مین کہ اس رات مین نماز پڑھا ہون اور زید بن ثابت رضی نے روایت کیا کہ رسول
اللہ سے رمضان کی ایک رات اصحاب نے باتفاق نماز شب پڑھنے عرض کیا تو
فرماے در تا ہون مین کہ تمپر فرض ہو جاوے اور تم پڑھ سکو دونون حدیث مین

بخاری اور مسلم کو اتفاق آن حدیثون سے چند امر ثابت ہوئے ایک یہہ کہ
خاص ستاویسوین رات کی نماز کو ہی بتکلیف عورت مرد کو جمع کرنا دوسرا فرمانا
کہ قدر تا ہونین تم پر فرض ہو تیسرا تلاش کے بعد اُسکا حصول اور اچکا اس رات نماز
پڑہنا یہہ امر دلالت کرتے ہین حقیقت وجوب پر چوتھا کشف اسکا بتلاش بیان
کرنا پانچوان فرمانا کہ پھر بھلا دئے چھٹا بے تعین طاق راتون کا اشارہ کرنا
یہہ امور دلیل اخفی ہین وگرنہ کونسی عبادت ہی کہ اُس جناب سے باقی رہی یہہ قدر
ہزار مہینونکا ثواب رکھتی ہی

تیس فرضون کا اثبات قرآن و حدیث سے

فرض اول تصدیق مہدویت جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری
علیہ الصلوۃ والسلام اسکی دلیل یہہ ساری کتاب ہی خصوص باب صوم کا جواب
دوم جناب موصوف کے منکر کو کافر جاننا اول کے دلایل مین ایسکے دلایل ہین سیوم
تسویہ ہمارے امام کا جناب رسالتمآب سے علیہما الصلوۃ اکمل اگرچہ اسکے دلایل
بھی ابواب سبعہ سابق مین کئی جاے بیان ہوے فاما باب ہشتم کا جواب اسکا اثبات
ہی چہارم جناب ممدوح کو بیواسطہ جناب باری جل جلالہ سے تعلیم ہونا باب
اول عقیدۂ شانزدہم کے جواب وغیرہ مقاموں مین اوپر ثابت ہو نیکے قطع نظر
باب ہشتم کا جواب اسکی دلیل ہی پنجم اور ششم عین چہارم ہین ہفتم کا ثبوت بھی
باب اول عقیدۂ شانزدہم اور باب سیوم دلیل ہفدہم کے جواب کی ابتدا مین ہوا
بلکہ اوپر اکثر مقامون مین یعنے مہدی کی عصمت نفسی ہی اور دوسرے سب کو خطا
جوازی ہشتم کے ثبوت کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی بس ہی نہم دلیل اسکی فرمان مہدی موعود
ہی کہ اس کروہ مبارک کو بطفیل ہمارے امام کے سب میرہین چنانچہ اللہ تعالی نے

فرمایا فالذین ہاجروا واخرجوا الآیہ دہم اسکا ثبوت باب اول عقیدۂ پانزدہم کے جواب سے
ہوچکا پانزدہم باب اول عقیدۂ یازدہم کا جواب اسکا ثبوت ہی دوازدہم ہفتم سے
متعلق ہی سیزدہم چہارم سے ثابت ہوچکا چہاردہم چہار امامون سے کسی ایک کی
اتباع خاص کرنا چہارم وہفتم سے متعلق ہی پانزدہم کا ثبوت باب سویم دلیل یازدہم
سے ہوچکا شانزدہم مین پانزدہمی ہی کہ یہہ متعلق ہین فرمان مہدئی سے ہفدہم باب
اول عقیدۂ دوازدہم اور باب سویم دلیل شانزدہم کے جواب سے ثابت ہوچکا ہجدہم باب
جواب باب ہفتم ہے فافہم نوزدہم اسکے دلایل بہت ہین ایک انسے قولہ تعالی من قتل
مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیہ ہی اس آیت مین خصوصیت مسلمان کی ہی
مین کہ جان کہ بدلہ مسلمان کا دفع ہین ہوسکتا کیونکہ کافر تو مومن کو قتل کرے یا نکرے ہمیشہ دوزخ مین رہیگا چنانچہ اسکے اوپر سے
بھی قاتل مقتول دونون مسلمان رہنا مذکور ہی اسکی تقسیر ابن عباسؓ یون فرماے
ہین لاتقبل توبۃ قاتل المؤمن عمدا یعنی توبہ کا قبول وعدم قبول مسلم گناہ گار کے لئے
ہی نہ کافر کے ایسا ہی بیضاوی مین ہی رسول اللہ فرماے ہین لزوال الدنیا
علی اللہ من قتل امرء مسلم یون ہی مدارک مین ہی بیہقی اسپر بھی بہت دلایل ہین ان
یہہ بھی ہی قولہ تعالی من یاتہ مؤمنا قد عمل الصالحات فاولئک لہم الدرجات العلی
لایحسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا
یعلمون بیسط وکلم بھی متعلق ہی پس ہی کہ رسول فرماے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ
بسط دوم وبسط وسویم کے دلایل باب اول عقیدۂ پانزدہم مین گذرے
بسط وچہارم کی دلیل قولہ تعالی قل اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ
جیسا رسول اللہ غار ہرہ مین تشریف رکھے سے باطنی وہ کہ فرماے اگر مین

کسی سے دوستی رکھنا ابی بکر رضہ سے رکھنا کہ اللہ تعالی کی محبت دوسرے کی جائے
نہیں جمہوری ہی کیا کے اصل عزلت مین ہی مبیت دہم کے تہت دلایل ہین
ایک قولہ تعالی واذکروا اللہ فیاما وعلی جنوبکم اسکا بیان مسودکی
دوازدہم اور شانزدہم مین بھی ہوا ہی مبیت وششم متعدد ہم سے متعلق ہی مبیت دہشتم
کا ثبوت متعلق ہی باب سوم دلیل شانزدہم سے اشکال نہم کے جواب کو فاضل
مبیت دہشتم کی دلیل قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و
جاہد وانی سبیلہ لعلکم تفلحون ہی حسینی مین اس کے بیچے بحر المحاسن سے نقل کیا ہی
کہ اللہ تعالی علاج چار امر مین بند کر دیا اول نور ایمان ثانی تقوی کہ منبع اعمال
صالح واخلاق حسنہ ہی ثالث وسیلہ دہونڈھنا وہ افنا ناسوت ہی بقا لاہوت
مین رابع جہاد دینے ایکو ایسا نابود کرنا کہ بجز خدا کے کچھ موجود نہ رہے انتہی خلاصتا
مبیت دہم توبہ قبل باس لینے مرنیکی بیہوشی کے آگے اسکی دلیل یہہ ہی قولہ تعالی
وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون حسینی ام کی دلیل خود مسود کتاب
مردودہ مین مصنف رسالہ سید میرزا جی کے جانب سے نقل کیا ہی اور عشر کی
فرضیت اس آیت سے ثابت ہی قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات
ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان
تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ
یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم الخ جاتے کہ ہر جرح زکوۃ سے زیادہ ہے
سبب بطور تاکید حکم ہوا کہ شیطان اس خرچ کے روکنے کو فقیری سے ڈراتا ہی
اوپر کہی جاے مذکور ہوا کہ امر عبادت مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی پس یہہ قول بعض

مذکورہ قرآن وحدیث کا بیان ہی نہ تشریح تازہ کا نشان **رجا** پچھلا فقرہ دعا کا الخ

ہدایت سب اللہ تعالیٰ کے خلیفوں نے یون ہی دعا مانگے اور منکرین اسیطور کہے مگر اللہ تعالیٰ امر حق کا ثبوت دشمنوں سے کرداتا ہی یعنے مسود سر بگا نصب آدمی دعا کی مقبولیت کا مقرر ہوا حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جب دعا کا بعض مقبول ہونے کے آثار ظاہر ہون تو بعض باقی بھی مقبول ہی کتاب الفوائد کے اٹھاسوین ۵۸

فایدے مین نرحی نے لکھا ہی روی الاحمد بن حنبل فی مسندہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کیا احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من الغد فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من بعد الغد فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ فلما ولی قال کیف العفو فی الدنیا والاخرۃ فاتاہ فی الرابع فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ فان انت اوتیت العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت یعنی

عجب ہی اللہ بعض دعا کو قبول کرے اور بعض رد اسکے دلایل بہت سے ہین مگر

یہان اسی پر اقتصار ہوا **رجا** مانند روز روشن کے الخ **ہدایت**

اندہون کو روز روشن کب نظر آتا ہی سچ ہی ہمارے امام کی مہدویت مانند روز روشن کے ہی کہ خاص مبین مراد اللہ و مراد رسول اللہ آپ ہی ہین اور آپ کا دعوی یہی تھا کہ مین تابع تام رسول اللہ ہون اور قرآن سے احکام ولایت مراد اللہ اور احادیث سے مراد رسول اللہ بیان کرنا میرا کام ہی اور ویسا ہی ہوا کہ آپ کا فرمان بیان کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہی پھر شریعت تازہ کہان کہ

اس کتاب خاتم ولایت محمدیہ کا دوسرا نام

ہدیہ مہدویہ

جو کلام سابق میں خاتم ولایت محمدیہ کے مستقل ہونے کا بیان ہوا تھا اسکو ختم کرکے اب اس باب میں خاتم ولایت محمدیہ کے مقابل یعنی خاتم ولایت مطلقہ کا بیان ہوتا ہے اور اس باب کا نام ہدیہ مہدویہ ہے اور اس ہدیہ مہدویہ کے دو حصے ہیں ایک حصہ میں خاتم ولایت مطلقہ کے اوصاف اور دوسرے حصہ میں خاتم ولایت مطلقہ کے نام اور نسب اور ولادت اور وطن اور ہجرت اور خروج اور بیعت اور غیبت اور ظہور اور حکومت اور وفات اور مدفن اور اولاد اور ازواج اور اعوان اور انصار اور علامات اور فتن اور حروب اور فتوحات اور اخلاق اور عادات اور معجزات اور کرامات اور مکاشفات اور مشاہدات اور مکالمات اور مخاطبات اور مناجات اور ادعیہ اور اوراد اور وظائف اور اذکار اور اشغال اور اعمال اور اسرار اور علوم اور معارف اور حقائق اور دقائق اور لطائف اور رموز اور کنوز اور غرائب اور عجائب اور نوادر اور امثال اور حکم اور مواعظ اور نصائح اور وصایا اور تنبیہات اور تحذیرات اور تبشیرات اور انذارات اور تہدیدات اور تخویفات اور تشویقات اور ترغیبات اور ترہیبات اور تحریضات اور تحریمات اور تحلیلات اور تحسینات اور تقبیحات اور تعریفات اور توصیفات اور تنقیدات اور تنقیحات اور تشریحات اور تصریحات اور تلویحات اور تفہیمات اور تفسیرات اور تاویلات اور تحقیقات اور تدقیقات اور تعلیقات اور تصدیقات اور تکذیبات اور تردید

شرمسار کا بہ سلامتی ایمان وحصول دیدار خاتمہ کر آمین ثم آمین ثم آمین اب سوال
ہمارے امامؑ کے منکرین سے یہہ ہی کہ مہدیٔ موعودؑ کے آثار و علامات مین جو احادیث
واقوال علماء سلف وغیرہ وارد ہین مشاہد و موافق ہین یا معارض و مخالف اگر صورت
اولی ہو پیش کرین وگرنہ صورت ثانی مین ہمارے امامؑ کی تصدیق مانند خاتم الانبیاؐ
کے ہوئی اگر کہین خاتم الانبیاؐ کی سچائی کے معجزات باہرہ شاہد ہین خصوص کلام اللہ
ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب اس رسالے کے باب دوم کی ابتدا وغیرہ مقامون مین
مفصلاً گذرا ایمان بھی اتنا معلوم کرلین کہ منکرین کہتے ہین بعد رسالتمآبؐ کے آپکے
معتقدون نے بنالیا ہی جیسا تم ہمکو کہتے ہین اور قرآن کی فصاحت و بلاغت پر ہمارے
کتابون کے حوالے سے سیکڑون اعتراضات کئے ہین کہ انسے ایک عماد الدین عربی

بھی ہدایت المسلمین وغیرہ مین لکھا ہی اور آپ بھی کہتے ہو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
یعنے جب آیا احتمال تو باطل ہوا دلیل لینا اگر کہوگے انکے احتمالات کے رد وات ہوچکے
تو ہم کہتے ہین کہ تمہارے احتمالات کیا مردود نہین ہوے اگر کہوگے کہ تمہارے
امام سریکے اور بھی متعدد لوگ مہدویت کا دعوی کئے ہین اور انکے معتقدین
تم سریکے دلایل پیش کرتے ہین ہم کہتے ہین نبوت و رسالت کا دعوی بھی بہت
آدمی کئے ہین جیسا مسلمہ کذاب وغیرہ بلکہ ایک عورت نصرانیہ بھی نبوت کا دعوی کرچکی
ہی اور آج انکے معتقدین بھی موجود ہین جیسا آتش پرست کہ زردشت کو اپنا پیغمبر مانتے
ہین اسکا جو تم جواب دوگے ہمارے طرف سے اپنے واسطے خیال کرین اگر کہوگے
تمہارے امام کا وجود تسلیم ختم نبوت و رسالت خلاف شرع محمدی چند احکام اختراعی کئے
ہین اور اخلاق بھی انکے خلاف شرع ہین ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب بھی اسی رسالے کے

باب اول عقیدہ شانزدہم و باب سوم و دلیل ہفدہم وغیرہ مقاموں میں مشروحاً لکھا گیا
ہی پھر بھی اتنا معلوم کر لیں کہ امر دین میں اختلافات ظاہری و باطنی بے حصر و حساب ہوئے
ہمارے امام سے کوئی ایک امر ایسا بتا دیں کہ خلاف شرع واقع ہی مگر انصیحی کا علاج نہیں کیے
منکرین قرآن ہر یک کے نزول اللہ محمد مصطفی ہر یک رسول کو کہے پر اسنے کہا بیان اور
شعر محمدی ہی بلکہ رسول اللہ کہ بعضے مصروع اور بعضے ساحر بعضے جنونی کہے پس اسکا جواب
دین یا ہمارے امام کی تصدیق کریں۔ ذلک من ایات اللہ فمن یہد اللہ

فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا

تمام شد

م

تمت ۹۱ ۱۲ سنہ

۳۰۴

ساتھ بطاقہ در آمدہ تاریخ ۲۶ جمادی الاولی ۹۳ روز چہارشنبہ وقت ضحی در بحری امین
آوردہ تلاوت گردید اوراق ۱۴ سطر ۱۲ سمت نسخ و غیرہ حالت محررہ کاغذ اصفہ
از پنگاہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ سنہ خوندہ اس اوراق بطرز نسخہ رحمت گردید
۲۶-۶-۹۳
از سنور

بنوشت زاحمد ولایت از احمد رموز معرفت کبریا یافتے و جملہ
اورجا و ابوجہل مسبق بودند کہ آیات عدد ی نبی بود و این عدد ی دیگر

نقل نامہ ۱۲۹۱ ہجری

بتاریخ ۱۲۹۲ ہجری

نقل نامہ

بتاریخ ۱۲۹۲ ہجری

بتاریخ ۱۲۹۲ ہجری

بتاریخ ۱۲۹۲ ہجری

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔